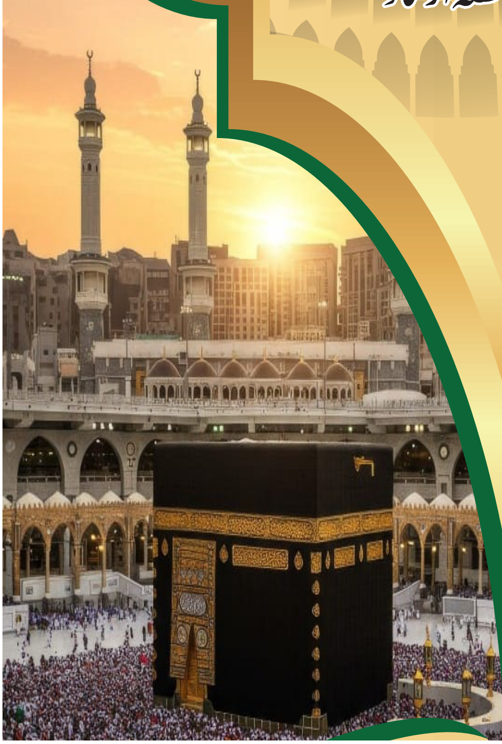
ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

جس نے میری سنّت سے محبت کی، اُس نے مجھ سے محبت کی
اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔

جنّت کا راستہ

مرتبین

ابو محمد حذیفہ ارشاد و حفصہ ارشاد





اَلَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوۃَ لِیَبْلُوَکُمْ اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا (الملك)

”جس نے موت اور زندگی اِس لئے پیدا کی تا کہ وہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے کون عمل میں زیادہ بہتر ہے“

جنّت کا راستہ

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم:

جس نے میری سنّت سے محبت کی، اُس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔

(جامع الترمذی)

مرتبین

ابو محمد حذیفہ ارشاد و حفصہ ارشاد

کتاب کا نام	:	جنّت کا راستہ
جمع وترتیب	:	ابوحذیفہ ارشاد، حفصہ رشاد
سن اشاعت	:	2025
تعداد	:	1100
صفحات	:	490
کمپوزنگ وسیٹنگ	:	البرکہ کمپوزرز، کراچی 0300-3664749

پبلشر

فہرست مضامین

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ كُلِّ شَيْءٍ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ مِلْءَ كُلِّ شَيْءٍ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا خَلَقْتَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ مِلْءَ مَا خَلَقْتَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا أَحْصٰى كِتَابُكَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ مِلْءَ مَا أَحْصٰى كِتَابُكَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِي السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ مِلْءَ مَا فِي السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ

عَدَدَ خَلْقِكَ وَ رِضَا نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

ترجمہ:

اے اللہ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہر چیز کی تعداد کے بقدر رحمت و سلامتی نازل فرما۔

اے اللہ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہر چیز کو بھرنے کے بقدر رحمت و سلامتی نازل فرما۔

اے اللہ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر آپ کی پیدا کردہ مخلوقات کی تعداد کے بقدر رحمت و سلامتی نازل فرما۔

اے اللہ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر آپ کی پیدا کردہ مخلوقات کی بھری ہوئی مقدار کے بقدر رحمت و سلامتی نازل فرما۔

اے اللہ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر لوح محفوظ میں لکھی ہوئی چیزوں کی تعداد کے بقدر رحمت و سلامتی نازل فرما۔

اے اللہ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر آپ کی شمار کردہ چیزوں کے بھرے ہوئے ہونے کے بقدر رحمت و سلامتی نازل فرما۔

اے اللہ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر آسمان و زمین کی چیزوں کے بقدر رحمت و سلامتی نازل فرما۔

اے اللہ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر آسمان و زمین کی چیزوں کے بھرے ہوئے ہونے کے بقدر رحمت و سلامتی نازل فرما۔

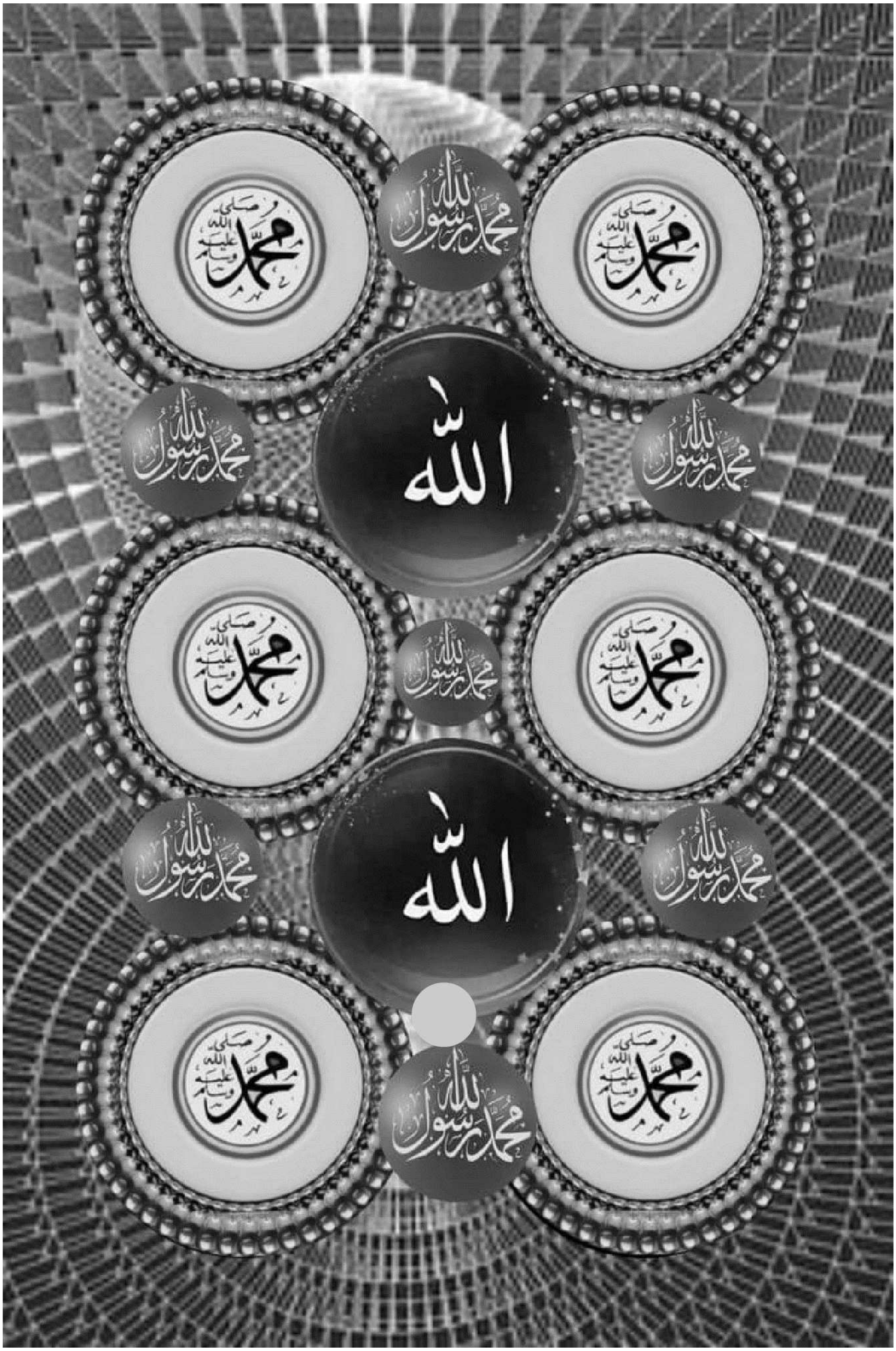
اے اللہ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر رحمت و سلامتی نازل فرما اپنی مخلوق کی تعداد کے برابر، اپنی رضامندی کے بقدر، اپنے عرش کے وزن کے برابر اور اپنے کلمات کی روشنائی کے بقدر۔

انتساب

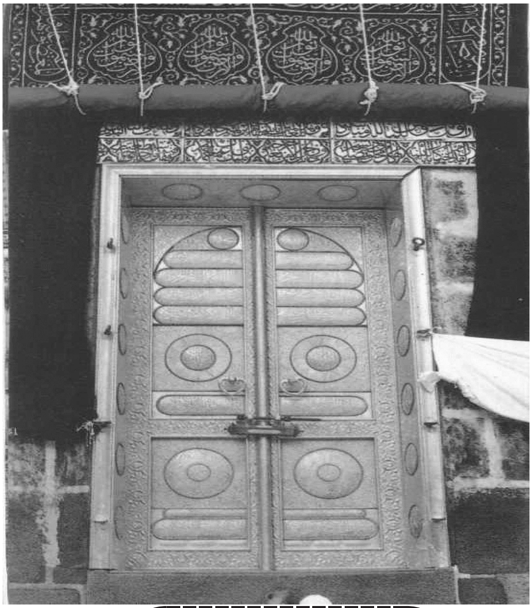
بندہ "جنّت کا راستہ" کے عنوان سے تالیف کی گئی اپنی کتاب کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اپنے والدین کے نام منسوب کرنے کا شرف حاصل کرتا ہے

کی محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

صفحہ 20 پر
تصویر



صفحہ 21 پر تصویر



الٰہی تیری چوکھٹ پر

الٰہی تیری چوکھٹ پر بھکاری بن کے آیا ہوں
سراپا فقر ہوں عجز وندامت ساتھ لایا ہوں

بھکاری وہ کہ جس کے پاس جھولی ہے نہ پیالہ ہے
بھکاری وہ جسے حرص و ہوس نے مار ڈالا ہے

متاع دین و دانش نفس کے ہاتھوں سے لٹوا کر
سکونِ قلب کی دولت ہوس کی بھینٹ چڑھوا کر

لٹا کر ساری پونجی غفلت وعصیاں کی دلدل میں
سہارا لینے آیا ہوں ترے کعبے کے آنچل میں

گناہوں کی لپٹ سے کائناتِ قلب افسردہ
ارادے مضمحل، ہمت شکستہ، حوصلے مردہ

کہاں سے لاؤں طاقت دل کی سچی ترجمانی کی
کہ کس جنجال میں گزری ہیں گھڑیاں زندگانی کی

خلاصہ یہ کہ بس جل بُھن کے اپنی روسیاہی سے
سراپا فقر بن کر اپنی حالت کی تباہی سے

ترے دربار میں لایا ہوں اب اپنی زبوں حالی
تری چوکھٹ کے لائق ہر عمل سے ہاتھ ہیں خالی

یہ تیرا گھر ہے تیرے مہر کا دربار ہے مولا
سراپا نور ہے اک مَہبطِ انوار ہے مولا

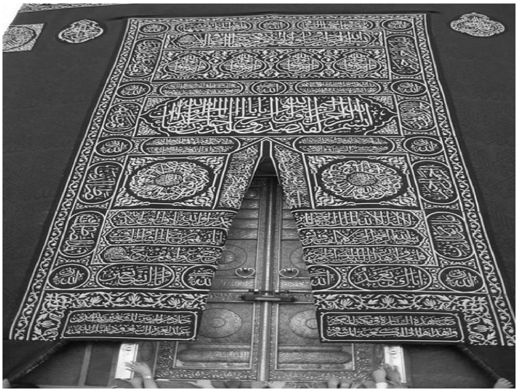
تری چوکھٹ کے جو آداب ہیں میں ان سے خالی ہوں
نہیں جس کو سلیقہ مانگنے کا وہ سوالی ہوں

زباں غرقِ ندامت دل کی ناقص ترجمانی پر
خدایا رحم میری اس زبانِ بے زبانی پر

یہ آنکھیں خشک ہیں یارب انہیں رونا نہیں آتا
سلگتے داغ ہیں دل میں جنہیں دھونا نہیں آتا

(شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ)

صفحہ 22 پر
تصویر



آنسو بہانے کی جگہ

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجر اسود پر اپنے لب مبارک رکھے اور بہت دیر تک رکھے رہے اور آنسو جاری تھے، اس کے بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی کھڑے رو رہے ہیں تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہی جگہ ہے جہاں آنسو بہائے جاتے ہیں۔ (فضائل حج)

مختصر یہ ہے ہماری داستان   خود بخود ہیں آنکھوں سے آنسو رواں

ملتزم: حجر اسود سے لے کر کعبہ شریف کے دروازہ تک کا حصہ کہلاتا ہے، غالباً اسی وجہ سے اس کا نام ملتزم ہے کہ اس کے معنی چمٹنے کی جگہ کے ہیں۔

دعا قبول ہونے کی جگہ: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ملتزم ایسی جگہ ہے جہاں دعا قبول ہوتی ہے، کسی بندے نے وہاں ایسی دعا نہیں کی جو قبول نہ ہوئی ہو۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عمل: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ انہوں نے اس جگہ کھڑے ہو کر اپنے سینہ اور چہرہ کو دیوار سے چمٹا دیا اور دونوں ہاتھوں کو دیوار پر پھیلا دیا اور کہا: میں نے اس طرح حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کرتے دیکھا۔ (ابوداؤد)

پہنچا جو حرم کی چوکھٹ تک اک ابر کرم نے گھیر لیا   باقی نہ رہا یہ ہوش مجھے، کیا مانگ لیا، کیا بھول گیا
پردے اُٹھے ہوئے بھی ہیں، ادھر نظر بھی ہے   بڑھ کے مقدر آزما، سر بھی ہے سنگِ در بھی ہے

کلماتِ تقریظ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ، وَالصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ، وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ، اَمَّا بَعْدُ!

یہ اللہ جل شانہٗ کا عظیم فضل اور رحمت ہے کہ اس نے اس امت میں ہمیشہ ایسے رجالِ کار پیدا فرمائے جو اس کے دین کی خدمت کو اپنی حیاتِ جاوداں کا محور و مرکز بناتے ہیں۔ انھیں صرف اپنی عاقبت کی فکر نہیں ہوتی، وہ اس عظیم فکر سے سرشار ہوتے ہیں جو انبیائے کرام علیہم السلام والی فکر ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک ایک امتی کس طرح جہنم سے بچ کر جنت میں جانے والا بن جائے۔ صرف دنیا اور دنیوی عہدے ومنصب، عزت و دولت اور ہر دل عزیزی و شہرت کا نام کامیابی نہیں ہے۔ قرآن مجید دنیا کی زندگی کو دھوکے کا سامان قرار دیتا ہے۔ (سورہ آل عمران) اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا ہے کہ ''دنیا کی زندگی کھیل اور تماشا ہے''۔ (سورہ محمد) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیاوی مال و متاع کی حقیقت کو بارہا واضح کیا، چنانچہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''دنیا جنت کے مقابلے میں ایک مسافر کے درخت کے نیچے تھوڑی دیر کے لیے آرام کرنے کی مانند ہے''۔ (صحیح بخاری) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''دنیا مؤمن کے لیے قید خانہ ہے اور کافر کے لیے جنت''۔ (صحیح مسلم) حقیقی معنوں میں کامیاب وہی لوگ ہیں جن کو جہنم سے بچا لیا گیا اور جو جنت و نعمائے جنت کے حق دار قرار دیے گئے۔ (سورہ آل عمران)

دنیاوی عہدے، شہرت، دولت اور ظاہری کامیابیوں کو اصل کامیابی سمجھنا اور اسی پر مطمئن ہو کر، اپنے ابدی ٹھکانے کے لیے تیاری نہ کرنا، اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے، قرآن وسنت کے مطابق کامیابی وہی ہے جو اللہ کی رضا اور جنت کی طرف لے جائے اور دنیا کو محض آخرت کی تیاری کے لیے، آخرت کی کھیتی کے طور پر استعمال کرنا ہی اصل حکمت ہے۔ اس کامیابی کے حصول کے لیے ضروری ہے کہ ہم اپنے عقائد بھی درست رکھیں اور اعمال بھی، پورے پورے دین میں داخل ہوں، جس میں عبادات بھی ہیں اخلاقیات و معاشرت بھی اور معاملات

بھی۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر ممکن نہیں، کیونکہ ہمارے دو طاقت ور دشمن ہمارا نفس اور شیطان لعین ہماری تاک میں بیٹھے ہوتے ہیں اور ہمیں طاعات کی طرف نہیں جانے دیتے، جبکہ معصیت و نافرمانی کے کاموں کو ایسا مزین کر کے، سجا سنوار کے پیش کرتے ہیں کہ ہم خود بخود ان کی طرف مائل ہونے لگتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کی زبانی قرآن کریم میں نفس کے ضرر کو یوں بیان فرمایا ہے: ''حقیقت میں نفس تو ہمیشہ برائی کی طرف اُکساتا ہے سوائے اس کے جس پر میرا رب رحم کرے''۔(سورہ یوسف) خلیفہ رابع حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''نفس کی سب سے بڑی دشمنی یہ ہے کہ وہ ہمیشہ خواہشات کی طرف لے جاتا ہے اور حقیقت سے دور کرتا ہے''۔ اسی طرح شیطان بھی انسان کا کھلا دشمن ہے، اور اس کا مقصد انسان کو اللہ کی ہدایت سے منحرف کرنا ہے۔ قرآن کریم میں شیطان کے فریبوں اور اس کی چالاکیوں کے بارے میں کئی آیات آئی ہیں۔ ایک مقام پر اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''شیطان تمہیں برائی اور بے حیائی کا حکم دیتا ہے اور تمہیں اللہ پر وہ بات کہنے (یعنی شرک کرنے) کی ترغیب دیتا ہے جس کا تمہیں علم نہیں''۔ (سورۂ البقرہ) اللہ تعالیٰ نے ہمیں متنبہ فرمایا ہے کہ شیطان کے پیچھے چلنے سے انسان برائی اور فحش کاری میں مبتلا ہو جاتا ہے، جس سے اس کی روحانیت کمزور ہو جاتی ہے اور وہ گمراہی کا شکار ہو جاتا ہے۔ (سورہ نور) خلاصہ یہ کہ نفس اور شیطان دونوں انسان کو اللہ کی ہدایت سے دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ نفس انسان کو برے کاموں کی طرف مائل کرتا ہے، جبکہ شیطان اسے گمراہی میں مبتلا کرتا ہے۔ دونوں کے خلاف اللہ کی پناہ اور دین کی اتباع ہی انسان کو حقیقی کامیابی کی طرف لے جاسکتی ہے۔ اس لیے ہمارے ایمان کی حفاظت اسی صورت میں ممکن ہے جب ہم نفس اور شیطان کی چالوں میں نہ آئیں، اس کے لیے ضروری ہے کہ ہم اپنی چوبیس گھنٹے کی زندگی کے ایک ایک لمحے کو اللہ تعالیٰ کے احکام اور نبی اکرم ﷺ کی سنتوں کے مطابق گزارنے کی کوشش کریں۔ یہ ذکر اللہ میں داخل ہے اور اللہ کا ذکر وہ مضبوط قلعہ ہے جو شیطان جیسے بدترین دشمن کی چالوں کو بھی ناکارہ بنا دیتا ہے، جونہی ہم اللہ کے ذکر سے غافل ہوتے ہیں شیطان ہم پر جری ہو جاتا ہے۔

زیر نظر کتاب (جنت کا راستہ) ایک مسلمان کی چوبیس گھنٹے کی زندگی سے تعلق رکھنے والے تمام اعمال بھی بیان کرتی ہے ان کے فضائل بھی، تمام دعائیں اور اذکار بھی، نبی اکرم ﷺ کی سیرت بھی، زندگی سے جڑی عبادات کی جملہ تفصیلات اور قرآن وسنت سے ان کے دلائل بھی، غرضیکہ تہجد کے وقت اٹھنے سے لے کر رات کو

سونے کے لیے بستر پر جانے تک مکمل راہ نمائی کا سامان اس کتاب میں موجود ہے۔ کتاب پر صاحبِ کتاب کی نیت اور اس کی اپنی زندگی کے اعمال کا بڑا اثر پڑتا ہے اور جو کتاب اچھے جذبے، اچھی نیت کے ساتھ لکھی گئی ہو اور خود کتاب کا مؤلف و مرتب بھی ان اعمال پر عمل پیرا ہونے والا ہو جو اس کتاب میں لکھے گئے ہیں تو ایسی کتابیں پڑھنے والوں کو بھی اعمال پر ابھارتی ہیں۔

یوں تو دینی موضوعات پر بے شمار کتابیں عربی، اردو، انگلش سمیت دنیا کی ہر زبان میں موجود ہیں، جن کے لکھنے والوں میں ہر طبقۂ زندگی سے تعلق رکھنے والے مسلمان شامل ہیں۔ دن رات کی دعاؤں پر بھی کتابی اور جیبی سائز میں رسائل موجود ہیں۔ فقہی مسائل واحکام پر بھی کئی کئی جلدوں پر مشتمل کتب کا معتد بہ ذخیرہ موجود ہے۔ دین کا کوئی گوشہ ایسا نہیں جس پر علمی، تحقیقی، تبلیغی، ترغیبی، معلوماتی اور تعلیمی ضروریات کے تحت کام نہ ہوا ہو۔ اس کے باوجود آئے روز نئی سے نئی کتب اشاعت پذیر ہو رہی ہیں اور اپنے حصے کا کام کر رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام دینی کتب کے مصنفین و مؤلفین کو بہترین اجر سے نوازے۔ آمین!

دیارِ غیر میں بسنے والے مسلمانوں کو دُہرے چیلنج کا سامنا ہے۔ اپنی دینی شناخت قائم رکھنا، اپنی اولاد کو دین پر عمل کرنے پر آمادہ کرنا۔ ان ممالک میں اٹھارہ سال کی عمر تک ہی اولاد والدین کے اختیار میں ہوتی ہے اور والدین کی پوری کوشش ہوتی ہے کہ اس عمر میں اپنی اولاد کے عقائد واعمال پر ایسی محنت کر لی جائے کہ وہ زندگی کے کسی موڑ پر ڈگمگائیں نہیں، ان کے رگ وپے میں دینِ اسلام کی حقانیت، محبت ومحبوبیت کو پیوست کر دیا جائے اور حضرات انبیائے کرام علیہم السلام، حضرات صحابہ کرام، صحابیاتِ عظام بالخصوص بنات وازواج نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، خانوادۂ اہلِ بیت رضی اللہ عنہم کی خواتین کے تذکروں سے ان کے شجرِ ایمانی کو ایسا پانی دیا جائے کہ وہ کبھی زمانے کی تند وتیز ہواؤں کی زد میں آ کر الحاد و بے دینی کی خزاؤں کا شکار نہ ہو۔

محترم بھائی ابوحذیفہ صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ و اللہ تعالیٰ نے صلاحیتوں سے نوازا ہے اور ان کو دین کی فکر عطا فرمائی ہے، تبلیغی جماعت سے وابستہ ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کو دین اسلام پھیلانے اور عوام الناس کی اصلاح کرنے کا جذبہ عطا فرمایا ہے، دیارِ غیر میں رہ کر بھی دین کی محنت سے جڑے ہوئے ہیں۔ محترم ابوحذیفہ صاحب سے سوشل میڈیا کے توسط سے تعارف تھا، دورۂ آسٹریلیا کے موقع پر بالمشافہہ ملاقات ہوئی، انہوں نے اپنے عزم کا اظہار کیا، میں نے اس حوالے سے کچھ مشورے بھی دیے، پھر انھوں نے باقاعدہ کام کا آغاز کیا

تو رابطہ کرتے اور راہ نمائی لیتے رہے۔ حالیہ دورہ آسٹریلیا کے موقع پر مسودہ سامنے رکھ دیا کہ اللہ کے فضل و کرم سے کام پایہ تکمیل تک پہنچ چکا ہے۔ دیکھ کر بہت خوشی ہوئی، دلی اطمینان ہوا کہ وہ علما و مفتیانِ کرام سے رابطے میں رہے اور انہی کی راہ نمائی سے یہ کام تکمیل کو پہنچا۔ کتاب کے نام کی طرح یہ کتاب ان شاء اللہ جنت تک پہنچائے گی، بشرطیکہ اس کے مندرجات پر عمل کیا جائے۔ میری سوچی سمجھی رائے ہے کہ یہ کتاب اپنے شان دار عنوان کی مناسبت سے ایک ایسا شاہکار معلوم ہوتی ہے جو قاری کو فکری طور پر جادۂ مستقیم پر گامزن کرنے کا وصف رکھتی ہے۔ یہ کتاب علمی تحقیق، عمیق تدبر اور دینی بصیرت کی آئینہ دار ہے۔ مرتبین نے زندگی کے مختلف شعبوں کو قرآن وسنت کی روشنی میں پرکھ کر، ہر لمحہ اور ہر عمل کو شریعت کے سانچے میں ڈھالنے کا درس دیا ہے۔ دعاؤں، مسنون اذکار، عبادات کی فضیلت اور احکامِ شریعت کو اس قدر عام فہم اور ادبی چاشنی کے ساتھ پیش کیا گیا ہے کہ ہر قاری اس سے مستفید ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ حوالہ جات کا اہتمام اور موضوعات کی جامعیت کتاب کو ایک علمی و عملی مرجع کا درجہ عطا کرتی ہے۔ مجھے امید ہے کہ یہ کتاب ان نفوس کے لیے روشنی کا مینار ہے جو اللہ کی رضا کے متلاشی اور جنت کے راستے پر چلنے کا سچا عزم وحوصلہ رکھتے ہیں۔ یہ نہ صرف عقائد و اعمال کی اصلاح کا ایک خزینہ ہے بلکہ امت کے لیے محبت، اخلاص اور دین پر عمل کی نئی جوت جگانے کا ذریعہ بھی ہے۔ میری تجویز ہے کہ دیارِ غیر میں رہنے والے مسلمان اگر اپنی اولاد کی مثالی دینی تربیت کرنا چاہتے ہیں تو اس کتاب کو یوں پڑھائیں کہ جتنا پڑھائیں اس پر عمل کرائیں اور جب تک اس پر عمل نہ ہو آگے نہ بڑھیں۔ ان کو درجنوں کتب کے مطالعے سے یہ کتاب ان شاء اللہ مستغنی کردے گی۔ ان شاء اللہ!

دعا ہے کہ یہ کتاب امت کے لیے خیر کا ذریعہ بنے، اللہ تعالیٰ مرتبین کی اس خدمت کو اپنی بارگاہ میں قبولیت کے شرف سے نوازے، مرتبین اور محقق علما و مشائخ کو، جن کے تعاون سے یہ علمی مرقع تیار ہوا، اس کے ایک ایک لفظ پر اجرِ عظیم نصیب ہو، یہ عظیم خدمت ان کی اولاد کی بہترین تربیت کا ذریعہ ثابت ہو، مرحومین کے لیے صدقہ جاریہ بنے اور یہ سلسلۂ ہدایت قیامت تک جاری و ساری رہے۔ اللہ تمام امتِ مسلمہ کو اس کی تعلیمات کو اپنی عملی زندگی کا حصہ بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

بندہ: (مولانا) عزیز الرحمٰن ہزاروی

شیخ الحدیث جامعہ بنوریہ عالمیہ، سائٹ کراچی

کلمۂ حق

حمد وستائش اس ذات کے لئے جس نے کارخانہ عالم کو وجود بخشا اور مخلوق کی ہدایت کے لئے کتاب کو نازل فرمایا اور بے شمار درود وسلام اس آخری نبی پر جس نے دنیا میں حق کا بول بالا کر دیا اور اس کو چار دانگ عالم میں پھیلایا بعدہ!

معزز قارئین کی خدمت میں نہایت ہی ادب سے گزارش ہے کہ زیر نظر کتاب ''جنت کا راستہ'' اعمال صالحہ کے فضائل اور مسنون دعاؤں پر مشتمل ایک جامع اور دلکش کتاب ہے جس سے عوام وخواص نفع اور فیض حاصل کر سکتے ہیں بفضلہٖ تعالیٰ! بندے نے اس کتاب میں تصحیح کی پوری کوشش کی ہے تاکہ ہر بات مستند ہو اس کتاب کی تصحیح اور کتابت پر کافی وقت بھی لگا ہے اور خوب محنت بھی ہوئی ہے اس لئے امید ہے کہ اس کتاب کو دیکھ کر آپ بھائیوں کے دل خوش ہوں گے اور رب العالمین سے قبولیت کی دعا کرتے رہیں گے، بالخصوص اس کتاب کے مؤلف ومرتب محترم بھائی ابوحذیفہ سلمہ کے لئے یہ کتاب صدقہ جاریہ بننے کی خصوصی دعا کی درخواست ہے کیونکہ یہ کتاب موصوف کی انتھک محنت اور شب وروز کی کاوش کا ثمرہ ونتیجہ ہے جس کی وجہ سے اس کتاب کے بارے میں حضرت مولانا عزیز الرحمن ہزاروی صاحب دامت برکاتہم العالیہ (شیخ الحدیث جامعہ بنوریہ عالمیہ، سائٹ کراچی) کے عظیم اصلاحی شہ کار کلمات تقریظ کو پڑھ کر بندہ محو حیرت ہے اور یہ کہنے پر مجبور ہے کہ یہ کتاب محترم بھائی ابوحذیفہ سلمہ کی شخصیت کا جمالِ سحر انگیز ہے۔ آخر میں بندہ دعا گو ہے کہ پروردگار عالم اس کتاب کو انتہائی مقبولیت ومحبوبیت سے نوازے اور جن صاحبان نے اس کتاب کی ترتیب میں معاونت کی اللہ تعالیٰ ان سب کی محنت کو شرف قبولیت بخشے اور اس طرح کے کاموں کے لئے مزید توفیق سے نوازے، آمین۔

بندہ: (مولانا) محمد عبداللہ رشید

امام وخطیب: جامع مسجد عبداللہ، اورنگی ٹاؤن کراچی

خادم: مکتب تعلیم القرآن الکریم کراچی

کلماتِ تحسین

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا، وَصَلَّی اللّٰہُ وَسَلَّمَ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ، اَمَّا بَعْدُ!

زیر نظر کتاب ''جنت کا راستہ'' ہمارے دوست بھائی ابو حذیفہ صاحب کی شبانہ روز محنتوں کی کاوش ہے۔ بھائی ابو حذیفہ صاحب کو اللہ تعالیٰ نے بے شمار صلاحیتوں سے نوازا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو دین اسلام کا پیغام دوسروں تک پہنچانے اور عوام الناس کی اصلاح کی لگن اور جذبہ عطا فرمایا ہے، اسی جذبہ کے تحت انہوں نے یہ کتاب مرتب کی ہے۔ اس کتاب میں صبح اُٹھنے سے لے کر رات سونے تک، پیدائش سے لے کر موت تک ایک مسلمان کی طرف جو شرعی احکام متوجہ ہوتے ہیں ان کی تفصیل، ان کے فضائل اور احکام کو آسان اور عام فہم انداز میں پیش کیا ہے، سب سے بڑھ کر خوبی یہ کہ ہر بات باحوالہ بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

اس کتاب کی ترتیب، تصحیح و دیگر امور میں دیگر اہل علم حضرات کے ساتھ اس ناچیز کو بھی اپنا حصہ شامل کرنے کا موقع ملا ہے، اس بنا پر یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ زیر نظر کتاب عنوانات کی کثرت اور جامعیت کی بنا پر دینی کتابوں میں ایک اہم اضافہ ہے۔ دعا ہے کہ اللہ رب العزت مرتب کی اس کاوش کو اپنی بارگاہ عالیہ میں شرف قبولت عطا فرمائے، اور جملہ قارئین کو اس سے استفادہ کرنے اور عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

محمد ساجد میمن عفا اللہ عنہ

استاذ الحدیث: مدرسہ افضل العلوم، کراچی

10 شعبان 1446ھ

مقدّمہ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذٍ الْحَقُّ فَمَن ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿٨﴾ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنفُسَهُم بِمَا كَانُوا بِآيَاتِنَا يَظْلِمُونَ ﴿٩﴾ (الاعراف)

''اس دن (اعمال کا) وزن ہونا اٹل حقیقت ہے، چنانچہ جن کی ترازو کے پلے بھاری ہوں گے وہی فلاح پانے والے ہوں گے۔ اور جن کی ترازو کے پلے ہلکے ہوں گے وہی لوگ ہیں جنہوں نے ہماری آیتوں کے ساتھ زیادتیاں کر کے خود اپنی جانوں کو گھاٹے میں ڈالا ہے۔''

فَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ ﴿٧﴾ وَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ﴿٨﴾

''چنانچہ جس نے ذرّہ برابر کوئی اچھائی کی ہوگی وہ اُسے دیکھے گا، اور جس نے ذرّہ برابر کوئی برائی کی ہوگی وہ اُسے دیکھے گا۔'' (الزلزال)

وَاذْكُرُوهُ كَمَا هَدَاكُمْ وَإِن كُنتُم مِّن قَبْلِهِ لَمِنَ الضَّالِّينَ۔ (البقرۃ:198)

"اور تم اُسے اِس طرح یاد کرو جس طرح اُس نے تمہیں ہدایت دی اور یقیناً اِس سے پہلے گمراہوں میں سے تھے"۔

فَاذْكُرُوا اللَّهَ كَمَا عَلَّمَكُم مَّا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ۔ (البقرۃ:239)

"پس اللہ کو یاد کرو جس طرح اُس نے تمہیں وہ کچھ سکھایا جو تم نہیں جانتے تھے"۔

تمام تعریفیں صرف اللہ تعالیٰ کی ذات عالی کے لئے ہیں جس نے انسان کو پیدا کیا تا کہ انسان پر اپنی وہ نعمتیں (جو زمانہ کے گذرنے سے ختم نہیں ہوتیں) لٹائے، وہ نعمتیں ایسے خزانوں میں ہیں جو کہ عطا کرنے سے گھٹتے نہیں اور جن تک انسانوں کے ذہنوں کی رسائی نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کے اندر صلاحیتوں کے ایسے جوہر چھپا رکھے ہیں جن کو بروئے کار لا کر انسان رحمٰن کے خزانوں سے فائدہ اٹھا سکتا ہے اور وہ اُنہی صلاحیتوں

سے ہمیشہ ہمیشہ کی جنّت میں رہنے کی سعادت بھی حاصل کر سکتا ہے۔اللہ کی رحمت اور درود وسلام ہو محمد ﷺ پر جو تمام نبیوں اور رسولوں کے سردار ہیں۔

بندہ کی کافی عرصہ سے تمنا تھی کہ قرآنی سورتوں، دُعاؤں اور ذکر واذکار کے معمولات سے مزین ایک ایسی کتاب ہو، جس میں حسبِ موقع اور مقام پر پڑھنے کی دُعائیں اور اُن کے فضائل چوبیس گھنٹے کی ترتیب کے ساتھ درج ہوں۔ اِس کتاب میں سو کر اٹھنے کے وقت سے لے کر سونے کے وقت تک اور حیات سے لے کر قبر کی آغوش تک کے اعمال کی فضیلت اور دُعائیں ہیں۔

میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ اس کتاب کے ذریعے لوگوں کو نفع دے اور اِس کے سبب ہر مسلمان کو وبائی اَمراض جیسا کہ کرونا وغیرہ سے محفوظ رکھے۔(آمِین)۔

یہ اُس وقت کی بات ہے جب لوگ "لاک ڈاون" میں گھروں میں محصور ہونے کی وجہ سے نہایت مشکل میں پھنسے ہوئے تھے، یہاں تک کہ مساجد کے دروازے تک بند تھے، ہر آدمی اپنے نفس، اولاد اور کاروبار کے خوف میں تھا، اور اپنے گناہوں اور اعمالِ بد کی وجہ سے پریشان تھا۔

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ۔(الروم:۴۱)

خشکی وتری میں فساد برپا ہوگیا لوگوں کے اعمال کی وجہ سے، تاکہ چکھائے ان کو ان کے بعض اعمال کا مزہ، شاید کہ وہ اللہ کی طرف پلٹ جائیں۔

یہ مصائب اور آفات انسان کو پرکھنے کے واسطے اللہ کے انداز ہیں کہ وہ اِن حالات میں مبتلا ہو کر اللہ کے قرب کی منازل طے کرتا ہے یا اللہ سے دوری اختیار کر لیتا ہے۔اللہ سے قرب کے نتیجے میں یہ "لاک ڈاون" بھی اِس کے لئے باعثِ رحمت ہے ورنہ اللہ رب العزّت سے دوری کے نتیجے میں باعثِ زحمت اور موجبِ حسرت و یاس ہوگا، اللہ ہم سب کو اپنے سے دوری اختیار کرنے سے بچائے اور اپنے خاص بندوں میں شمار فرمائے۔(آمِین)۔

پس ایک رات (خواب میں) اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے بندہ کو اپنے گھر کی زیارت کا شرف بخشا اور وہاں پر ایک عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔اگلی صبح علماء سے خواب کی تعبیر پوچھی؟ اللہ تعالیٰ نے اِس خاکسار کے ساتھ خیر خواہی کا معاملہ کیا۔ بندہ نے علماء کرام سے مشورہ کیا اور رب کریم سے استقامت کی دُعا کی اور اِس خاکسار

نے جو بہت زیادہ کمزور ہے، دُنیا کی بے ثباتی کا یقین دل میں بٹھا کر اللہ کی طرف رجوع کیا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کی مدد کی، بے شک! اُس کے سوا کوئی مدد کرنے والا نہیں ہے، وہ ہی کارساز ہے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کی دونوں جہانوں میں کامیابی کے لیے اپنے انبیاء علیہم السلام کو مبعوث فرمایا تاکہ وہ امتیوں کو کامیابی کا راستہ دکھائیں اور سب سے آخر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ نے مبعوث فرمایا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام جہانوں کے لئے نبی بن کر آئے اور قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (الاحزاب:۲۱)

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی تمہارے لیے نمونہ ہے"۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت میں ہمیں اپنی زندگی کے ہر شعبے میں رہنمائی ملتی ہے۔ پیدائش سے لے کر موت تک اور قبر میں دفن کرنے تک جتنے مرحلے آتے ہیں اُن تمام مرحلوں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت میں ہمیں ہدایات ملتی ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی اُمّت کو ہر قسم کی بلاؤں سے مصیبتوں سے پریشانیوں سے محفوظ رکھنے کیلئے اذکار اور دُعائیں بتائی ہیں، صبح اٹھنے سے لے کر رات کو سونے تک جتنے مرحلوں سے انسان گزرتا ہے، اُس کیلئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دُعائیں بتائی ہیں۔ اِن دُعاؤں کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ: اللہ کا قرب نصیب ہوجاتا ہے، اللہ کا تعلق نصیب ہوجاتا ہے۔ بندہ اپنے آپ کو ہر وقت اللہ کا محتاج سمجھتا ہے، اور دوسرا فائدہ یہ ہے کہ: بندے کے اندر فرشتوں والی صفات پیدا ہوجاتی ہیں۔ فرشتے کسی بھی وقت کوئی بھی کام اللہ سے پوچھے بغیر نہیں کرتے تو جو دُعاؤں کا اہتمام کرتے ہیں گویا کہ وہ بھی فرشتوں کی طرح ہر کام اللہ سے پوچھ کے کرتے ہیں، دُعاؤں کو پڑھ کر کرتے ہیں، اور ایک تیسرا فائدہ یہ ہے کہ: اِن دُعاؤں کے پڑھنے سے انسان کو مصیبتوں اور پریشانیوں سے نجات مل جاتی ہے۔

قرآن کریم میں ہے:

"جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور اچھی طرح اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کر لیا تو اللہ تعالیٰ عنقریب ایسے لوگوں کو اپنی رحمت اور فضل میں داخل کریں گے اور اُنہیں اپنے تک پہنچنے کا سیدھا راستہ دکھائیں گے"۔ (النساء)

عرضِ مرتب

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ سَیِّدِنَا وَ مَوۡلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَ صَحۡبِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ۔

اللہ تعالیٰ کی توفیق اور مبارک جذبہ نے کتاب ’’جنّت کا راستہ‘‘ کی ترتیب کے مراحل بحسن وخوبی طے کرادئے یہ محض اللہ کا فضل اور صرف اسی کا کرم ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ’’جنّت کا راستہ‘‘ نامی کتاب آپ کے سامنے ہے۔ آج کی مصروف ترین زندگی کے باوجود اب بھی ایسے بندے موجود ہیں جنہیں اپنی جسمانی غذا کے ساتھ ساتھ روحانی غذا کی بھی فکر رہتی ہے۔ وہ جب تک اپنے روزانہ کے معمول کی دُعائیں، قرآنی سورتیں اور وظائف پورے نہ کرلیں، اُنہیں سکون کی دولت میسر نہیں آتی اور حقیقت بھی یہی ہے کہ جب تک روحانی اعتبار سے انسان کا تعلق اپنے خالق ومالک سے استوار نہ ہو، ہزار راحتوں کے باوجود بھی دل کو چین وسکون نصیب نہیں ہوتا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اَلَا بِذِكۡرِ اللّٰهِ تَطۡمَئِنُّ الۡقُلُوۡبُ۔ (الرعد، آیت:۲۸)

’’یاد رکھو کہ! صرف اللہ کا ذکر ہی وہ چیز ہے جس سے دلوں کو اطمینان نصیب ہوتا ہے‘‘۔

چونکہ ہر انسان خدا ہی کا بندہ ہے اور جن اسباب سے بندے راحت پاتے ہیں، وہ بھی خدا ہی کی مخلوق ہیں، اِس لئے انسان کا فریضہ ہے کہ وہ ہر راحت وسکون کو اللہ ہی کی طرف سے سمجھے اور اُن کے ملنے پر اللہ ہی کا شکر ادا کرے اور ہر وقت اور ہر موقع پر اللہ ہی کو یاد کرے اور بار بار اپنی غلامی اور خدا کے معبود ہونے کا اقرار کرے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۔

"اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں، اُسی کی بادشاہت اور اُسی کے لئے سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے"۔

اللہ کی رحمت اور درود وسلام ہو محمد ﷺ پر جو تمام نبیوں اور رسولوں کے سردار ہیں۔ جن کو گنہگاروں کی شفاعت کرنے کا اعزاز دیا گیا ہے، جن کو تمام جہاں والوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا گیا، جن کو اللہ تعالیٰ نے لوح محفوظ اور قلم بنانے سے پہلے تمام نبیوں اور رسولوں کی سرداری اور بندوں تک اپنا پیغام پہنچانے کا شرف عطا کرنے کے لئے چنا اور اُن کا انتخاب اللہ تعالیٰ نے اِس لئے کیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے لامحدود خزانوں میں جو نعمتیں ہیں اُن کی تفصیل بیان کریں۔

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو پیدا کیا پھر اُن کی رُشد و ہدایت کے لئے انبیاء علیہم السلام کو مبعوث فرمایا، اِس سنہری سلسلہ کی آخری کڑی جناب حضرت محمد ﷺ ہیں، جنہوں نے ہر مسئلہ میں اپنی اُمّت کو واضح راہنمائی عطا فرمائی اور اُنہیں ایسے دین پر چھوڑا کہ جن کی راتیں بھی روز روشن کی طرح عیاں ہیں۔

رسالت مآب ﷺ پر قربان جایئے!!! آپ ﷺ نے ہر مشکل کا حل بتایا اور نادان انسانوں کو اُن کی اصل حقیقت اور حیثیت سے آگاہ کر دیا کہ: تم ہر حال میں اللہ رب العزّت کی رحمت کے محتاج ہو۔ تم کمزور ہو، ضعیف ہو، تمہیں اپنے ہر دکھ اور مصیبت کے وقت اللہ رب العزت ہی کے حضور جھکنا چاہئے۔ وہ تمہارا خالق و مالک ہے، زندگی اور موت اُسی کے ہاتھ میں ہے، وہی تمہاری ہر ضرورت پوری کرتا ہے، وہی تمہیں ہر خوف سے پناہ دیتا ہے، تنہا وہی ہے جو تمہارا داتا ہے، وہی تمہیں اولاد کی نعمت عطا کرتا ہے، قادر مطلق کے سوا تمہیں کوئی کچھ نہیں دے سکتا۔ پس! اُسی کے حضور محتاج بن کر التجاء کرو۔ جب بھی تم اُس کی چوکھٹ پر جھکو گے اور رو رو کر فریاد کرو گے، تو ہمیشہ اُس کے دروازے کھلے پاؤ گے۔

رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کو دنیا و آخرت کی ہر بھلائی کی دُعائیں سکھائیں ہیں، ان دُعاؤں کے مضامین مختصر، جامع اور نہایت بلیغ ہیں۔

مسلمانوں کو چاہیے کہ روزمرہ زندگی میں "فتنوں، مصیبتوں اور پریشانیوں" سے بچنے کے لئے اُن دُعاؤں کو

یاد کر کے حسبِ موقع ومقام پر پڑھا کریں کیونکہ اُن کے پڑھنے میں اوّل تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اِتباع ہے جو اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کا، اُس کو راضی کرنے کا بہتر سے بہتر ذریعہ ہے۔ یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع اور دنیا اور آخرت کی کامیابی کا راستہ اور جنّت کا راستہ ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَمَآ اٰتٰـكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰـكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا۔ (الحشر:۷)

”اور جو کچھ رسول تمہیں عطا فرمائیں سو اُسے لے لیا کرو اور جس سے تمہیں منع فرمائیں سو (اُس سے) رک جایا کرو“۔

دوسرا چونکہ اُن دُعاؤں کے الفاظ خود اللہ جل شانہ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو الہام فرمائے ہیں، اِس لئے اُن کی قبولیت یقینی بات ہے۔

اِس کتاب کی اہم خصوصیت یہ ہے کہ: اِس میں قرآن وحدیث کی منتخب دُعائیں فضیلت کے ساتھ اور موقع ومقام کے ساتھ ترتیب دی گئی ہیں۔ اِس کتاب کی تمام دُعائیں اور حدیثیں معتبر کتابوں سے لی گئی ہیں۔ ہر عمل کو علماء کرام سے پوچھ پوچھ کر کیا جائے، آپ یقین کریں کہ: علماء کرام سے رابطہ کی برکت سے آخرت کے ساتھ ساتھ دنیا کا بھی فائدہ ہوتا ہے۔ یہ کتاب جنّت کا راستہ اِنْ شَآءَ اللہ سفر وحضر میں آپ کے لئے بہترین سرمایہ ثابت ہوگی۔

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ وَ اِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَ مَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ۔ (ال عمران:۱۸۵)

”ہر نفس کو موت کا مزا چکھنا ہے اور تم کو قیامت کے دن تمہارے اعمال کا پورا پورا بدلا دیا جائے گا، جو شخص جہنم کی آگ سے بچ گیا اور جنّت میں داخل کیا گیا وہ کامیاب ہو گیا اور دنیا کی زندگی تو دھوکے کا سامان ہے“۔

میں اللہ تعالیٰ سے دُعا گو ہوں کہ: علماء کرام اور جن دوست احباب نے اِس کتاب میں میری معاونت کی اور جن کی محنت وتعاون اور ہمّت افزائی کے سبب یہ اہم کام سرانجام دے سکا، اللہ تعالیٰ ہم سب کی محنت کو قبول فرمائے، اور اُن حضرات کو حیاتِ طیبہ اور جزائے خیر عطا فرمائے۔ اٰمِیْنَ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ یقیناً یہ کتاب اُن سب حضرات کے لئے بہترین صدقہ جاریہ ہے۔

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو اِن دعاؤں کو یاد کر کے اِخلاص کے ساتھ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اپنا عمل مقدّم ہے اور دعوت بھی ضروری ہے۔ بہر حال اِخلاص ہی آخرت میں نجات دلانے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ اِس دولتِ عظمیٰ سے مجھ نا کارہ سمیت سب مسلمانوں کو مزین فرمائے، اللہ تعالیٰ سے اِستدعاء ہے کہ: وہ میری اِس اَدنیٰ سی کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرما کر اِسے میری دُنیا اور آخرت کی کامیابی کا ذریعہ بنائے۔ اِس کتاب "جنّت کا راستہ" کو ہمارے لئے اور میرے والدین کے لئے عظیم الشان صدقہ جاریہ بنائے۔ (اٰمِین ثُمَّ اٰمِین)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو سنّت کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (اٰمِین)

سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ

تو پاک ہے۔ ہم تو اتنا ہی جانتے ہیں جتنا تو نے ہمیں بتایا ہے، بے شک تو بڑے علم والا حکمت والا ہے۔

اَللّٰهُمَّ عَلِّمْنَا مَا يَنْفَعُنَا وَانْفَعْنَا بِمَا عَلَّمْتَنَا

اے اللہ! ہمیں سکھا دے وہ علم جو ہمیں فائدہ پہنچائے اور ہمیں فائدہ دے اس علم سے جو تو نے ہمیں سکھایا ہے

وَزِدْنَا عِلْمًا وَعَمَلًا وَصِدْقًا وَإِخْلَاصًا فِي الدِّيْنِ

اور ہمارے علم و عمل اور سچائی و اخلاص میں زیادتی عطا فرما دین کے معاملے میں

يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

اے رحم کرنے والو میں سب سے زیادہ رحم کرنے والے

محتاجِ دُعا

ابو محمد حذیفہ ارشاد و حفصہ ارشاد

28 ربیع الاول 1447ھ 22 ستمبر 2025ء

اطلاع

اِس کتاب کی ترتیب کے لیے جن علمائے کرام سے مشورہ کیا گیا ان کے نام یہ ہیں:

① شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ (شیخ الحدیث جامعہ دارالعلوم کراچی، صدر: وفاق المدارس العربیہ پاکستان)

② حضرت مولانا عزیز الرحمن صاحب مدظلہ (استاذ الحدیث جامعہ بنوریہ عالمیہ، کراچی)

③ علامہ محمد سعید الاظہری صاحب (فیصل آباد)

④ مولانا محمد عبد اللہ رشید صاحب (مکتب تعلیم القرآن، کراچی)

⑤ مفتی سید اسد علی شاہ بخاری صاحب (مدرسۃ البیان، سڈنی، آسٹریلیا)

⑥ مفتی محمد ساجد میمن صاحب (کراچی)

⑦ محترم جناب محمد اسلم صاحب (کراچی)

اِس تمام کام میں بقدر استطاعت احتیاط کو ملحوظ رکھا گیا ہے اور علمائے کرام کی ایک جماعت نے اِس کام میں بھرپور معاونت فرمائی ہے، اللہ تعالیٰ اُن کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ (آمین)

بشری لغزشیں ممکن ہیں، حضرات علمائے کرام سے گزارش ہے کہ جو چیز اصلاح کے لیے ضروری خیال فرمائیں اُس سے مطلع فرمائیں۔

اِس کتاب کی ترتیب میں مولانا عزیز الرحمٰن صاحب نے لمحہ بہ لمحہ شفقت فرمائی اور مفتی سید اسد علی شاہ بخاری اور مولانا عبد اللہ رشید صاحبان نے قدم بہ قدم معاونت کی، مفتی محمد ساجد میمن صاحب اور محترم اسلم صاحب نے کتاب کی کمپوزنگ، پروف ریڈنگ اور پرنٹنگ کے سلسلہ میں معاونت کی، احقر دُعا گو ہے کہ: اللہ تعالیٰ اِن سات حضرات کو اور ان تمام حضرات کو جنہوں نے اس کتاب میں کسی بھی قسم کا تعاون کیا حیاتِ طیبہ عطا فرمائے۔ (آمین)

ابو محمد حذیفہ ارشاد، و حفصہ ارشاد

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

ایمان کے بنیادی عقیدے

''اللہ تنہا ہے اور صرف وہی معبود ہے، اس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے سچے اور آخری رسول ہیں''، ان دونوں باتوں کی گواہی دینے اور دل و زبان سے اقرار کرنے کو ''ایمان'' کہتے ہیں۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کچھ بھی بتایا اور فرمایا سب حق ہے، اس کا ماننا لازم اور فرض ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو غیب کی باتیں بتائی ہیں، جیسے: قیامت کا آنا، مرنے کے بعد زندہ ہونا، حساب و کتاب ہو کر جنت یا دوزخ میں جانا، قبر میں عذاب یا ثواب ہونا، آسمانوں پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معراج میں جانا وغیرہ وغیرہ سب حق ہے۔ اللہ کی کتابوں اور اس کے فرشتوں اور تمام پیغمبروں پر ایمان لانا بھی فرض ہے، اسی کو ''ایمانِ مجمل'' اور ''ایمانِ مفصّل'' میں بتایا گیا ہے۔

صفت ایمانِ مجمل:

اٰمَنۡتُ بِاللّٰہِ کَمَا ھُوَ بِاَسۡمَآئِہٖ وَصِفَاتِہٖ وَقَبِلۡتُ جَمِیۡعَ اَحۡکَامِہٖ اِقۡرَارٌۢ بِاللِّسَانِ وَتَصۡدِیۡقٌۢ بِالۡقَلۡبِ۔

''میں ایمان لایا اللہ پر جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور صفتوں کے ساتھ ہے اور میں نے قبول کیا اُس کے تمام حکموں کو، زبان سے اقرار کرتا ہوں اور دل سے تصدیق کرتا ہوں''۔

صفت ایمانِ مفصّل:

اٰمَنۡتُ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَالۡقَدۡرِ خَیۡرِہٖ وَشَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالۡبَعۡثِ بَعۡدَ الۡمَوۡتِ۔

''میں ایمان لایا اللہ پر اور اُس کے فرشتوں پر اور اُس کی سب کتابوں پر اور اُس کے سب رسولوں پر اور آخرت کے دن پر اور اچھی و بُری تقدیر پر کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے پر''۔

چھ کلمے

پہلا کلمہ طیّبہ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا اور حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔

دوسرا کلمہ شہادت

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ، وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔

تیسرا کلمہ تمجید

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں اور تمام تعریف اللہ ہی کے لیے ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے اور گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیک کام کرنے کی قوت اللہ ہی کی طرف سے ہے، جو بلند شان اور عظمت والا ہے۔

چوتھا کلمہ توحید

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ، لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ،

بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لیے تمام تعریف ہے، وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ ہمیشہ ہمیشہ زندہ رہے گا، اسے کبھی بھی موت نہیں، وہ عظمت اور بزرگی والا ہے، بہتری اسی کے ہاتھوں میں ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

پانچواں کلمہ استغفار

أَسْتَغْفِرُ اللهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ أَذْنَبْتُهُ عَمَدًا أَوْ خَطَأً سِرًّا أَوْ عَلَانِيَةً وَّأَتُوْبُ إِلَيْهِ مِنَ الذَّنْبِ الَّذِيْ أَعْلَمُ وَمِنَ الذَّنْبِ الَّذِيْ لَا أَعْلَمُ إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ وَسَتَّارُ الْعُيُوْبِ وَغَفَّارُ الذُّنُوْبِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

میں اللہ سے معافی مانگتا ہوں جو میرا پروردگار ہے، ہر گناہ سے جو میں نے کیا، جان بوجھ کر ہو یا بھول کر، درپردہ ہو یا کھلّم کھلا، اور میں توبہ کرتا ہوں اس کے حضور میں اس گناہ سے جو مجھے معلوم ہے اور اس گناہ سے جو مجھے معلوم نہیں، اے اللہ! بے شک تو غیبوں کا جاننے والا ہے اور عیبوں کا چھپانے والا ہے اور گناہوں کا بخشنے والا ہے اور گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیک کام کرنے کی قوت اللہ ہی کی طرف سے ہے، جو بلند شان اور عظمت والا ہے۔

چھٹا کلمہ ردِّ کفر

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ أَنْ أُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا وَّأَنَا أَعْلَمُ بِهٖ وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا أَعْلَمُ بِهٖ تُبْتُ عَنْهُ وَتَبَرَّأْتُ مِنَ الْكُفْرِ وَالشِّرْكِ وَالْكِذْبِ وَالْغِيْبَةِ وَالْبِدْعَةِ وَالنَّمِيْمَةِ وَالْفَوَاحِشِ وَالْبُهْتَانِ وَالْمَعَاصِيْ كُلِّهَا وَأَسْلَمْتُ وَأَقُوْلُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ

الٰہی! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ کسی چیز کو تیرا شریک بناؤں اور مجھے اس کا علم ہو اور میں معافی مانگتا ہوں تجھ سے اس (گناہ) سے جس کا مجھے علم نہیں، میں نے شرک سے توبہ کی اور میں بیزار ہوا کفر سے اور شرک سے اور جھوٹ سے اور غیبت سے اور بدعت سے اور چغلی سے اور بے حیائی کے کاموں سے اور تہمت لگانے سے

اور (دوسری) ہر قسم کی نافرمانیوں سے اور میں نے فرمانبرداری کے لیے سر جھکایا، اور میں کہتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔

ایمان کی تفصیل قرآن کی روشنی میں:

❶ ﴿وَمَآ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ قَبۡلِكَ مِنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا نُوۡحِيۡۤ اِلَيۡهِ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاعۡبُدُوۡنِ۝۲۵﴾ (انبیاء:۲۵)

"اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ارشاد فرمایا: اور ہم نے آپ سے پہلے کوئی ایسا پیغمبر نہیں بھیجا جس کے پاس ہم نے یہ وحی نہ بھیجی ہو کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں اس لیے میری ہی عبادت کرو"۔

❷ ﴿اِنَّمَا الۡمُؤۡمِنُوۡنَ الَّذِيۡنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتۡ قُلُوۡبُهُمۡ وَاِذَا تُلِيَتۡ عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتُهٗ زَادَتۡهُمۡ اِيۡمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمۡ يَتَوَكَّلُوۡنَ۝۲﴾ (انفال:۲)

"اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ایمان والے تو وہی ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کا نام لیا جاتا ہے تو اُن کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب اللہ تعالیٰ کی آیتیں اُن کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ آیتیں اُن کے ایمان کو قوی تر کر دیتی ہیں اور وہ اپنے رب ہی پر توکل کرتے ہیں"۔

❸ ﴿اِنَّا لَنَنۡصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا وَيَوۡمَ يَقُوۡمُ الۡاَشۡهَادُ۝۵۱﴾ (مؤمن:۵۱)

"اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: بیشک! ہم اپنے رسولوں اور ایمان والوں کی دنیا کی زندگی میں بھی مدد کرتے ہیں اور قیامت کے دن بھی مدد کریں گے جس دن اعمال لکھنے والے فرشتے گواہی دینے کھڑے ہوں گے"۔

❹ ﴿اَلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَلَمۡ يَلۡبِسُوۡۤا اِيۡمَانَهُمۡ بِظُلۡمٍ اُولٰۤئِكَ لَهُمُ الۡاَمۡنُ وَهُمۡ مُّهۡتَدُوۡنَ۝۸۲﴾ (انعام:۸۲)

"اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جو لوگ ایمان لائے اور اُنہوں نے اپنے ایمان میں شرک کی ملاوٹ نہیں کی، امن اُنہی کے لیے ہے اور یہی لوگ ہدایت پر ہیں"۔

❺ ﴿وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ﴾ (البقرة:۱۶۵)

"اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور ایمان والو کو تو اللہ تعالیٰ ہی سے زیادہ محبت ہوتی ہے"۔

⑥ ﴿قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ ﴿١٦٢﴾﴾ (انعام:١٦٢)

"اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ سے ارشاد فرمایا: آپ فرما دیجئے کہ: بیشک! میری نماز اور میری ہر عبادت، میرا جینا اور مرنا، سب کچھ اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے جو سارے جہانوں کے پالنے والے ہیں"۔

ایمان کی تفصیل حدیث کی روشنی میں:

① حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ: مجھے بتائیے ایمان کیا ہے؟ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایمان (کی تفصیل) یہ ہے کہ: تم اللہ تعالیٰ، آخرت کے دن، فرشتوں، اللہ تعالیٰ کی کتابوں اور نبیوں پر ایمان لاؤ، مرنے اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے پر ایمان لاؤ، جنّت، دوزخ، حساب اور اعمال کے ترازو پر ایمان لاؤ، اچھی اور بُری تقدیر پر ایمان لاؤ۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا: جب میں اِن باتوں پر ایمان لے آیا تو (کیا) میں ایمان والا ہو گیا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم اِن چیزوں پر ایمان لے آئے تو تم ایمان والے بن گئے۔

② حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایمان کی ستّر سے کچھ زیادہ شاخیں ہیں جن میں سب سے افضل شاخ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کا اقرار کرنا ہے اور اُن میں سب سے نچلا درجہ کسی تکلیف دہ چیز کا راستے سے دور کر دینا ہے اور حیاء بھی ایمان کی ایک (اہم) شاخ ہے۔ (صحیح البخاری، باب امور الایمان، حدیث نمبر:9)

③ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے ایمان کو تازہ کرتے رہا کرو۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ (ﷺ)! ہم اپنے ایمان کو کس طرح تازہ کریں؟ تو ارشاد فرمایا: لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کو کثرت سے کہتے رہا کرو۔ (الترغیب:٢/٤١٥)

④ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کہا، اُس کو یہ کلمہ ایک نہ ایک دن ضرور فائدہ دے گا (نجات دلائے گا) اگرچہ اُس کو کچھ نہ کچھ سزا پہلے بھگتنا پڑے۔

(الترغیب:٢/٤٢٤)

⑤ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر وہ شخص جہنم سے نکلے گا جس نے لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کہا ہو گا اور اُس کے دل میں جو کے وزن کے برابر بھی بھلائی ہو گی (یعنی ایمان ہو گا) پھر ہر وہ شخص جہنم سے نکلے گا جس نے لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کہا ہو گا اور اُس کے دل میں گندم کے دانے کے برابر خیر ہو گی (یعنی

ایمان ہوگا) پھر ہر وہ شخص جہنم سے نکلے گا جس نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا ہوگا اور اُس کے دل میں ذرہ برابر بھی خیر ہوگی۔ (صحیح البخاری، باب قول اللہ)

۶ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا کہ: ایمان کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم کو اپنے اچھے عمل سے خوشی ہو اور اپنے بُرے کام پر رنج ہو تو تم مؤمن ہو۔

(مستدرک للحاکم: ۱/ ۱۳)

۷ حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ایمان کا مزہ اس نے چکھا (اور ایمان کی لذّت اُسے ملی) جو اللہ تعالیٰ کو رب، اسلام کو دین اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رسول ماننے پر راضی ہو جائے۔ (صحیح مسلم، باب الدلیل علی ان من رضی باللہ، حدیث نمبر: ۱۵۱)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بندگی اور اسلام کے مطابق عمل اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت، اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اسلام کی محبت کے ساتھ، جس کو یہ بات نصیب ہوگئی یقیناً ایمانی لذّت میں بھی اُس کا حصہ ہوگیا۔

۸ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اللہ تعالیٰ ہی کے لیے کسی سے محبت کی اور اُسی کے لیے دشمنی کی اور (جس کو دیا) اللہ تعالیٰ ہی کے لیے دیا اور (جس کو نہیں دیا) اللہ تعالیٰ ہی کے لیے نہیں دیا تو اُس نے ایمان کی تکمیل کر لی۔ (سنن ابی داود، باب الدلیل علی زیادۃ الایمان ونقصانہ، حدیث نمبر: ۴۶۸۱)

۹ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے مجھے دیکھا اور پھر مجھ پر ایمان لایا اُس کو تو ایک مبارک باد، اور جس نے مجھے نہیں دیکھا پھر مجھ پر ایمان لایا اُس کو بار بار مبارک باد۔ (مسند احمد: ۳/ ۱۵۵)

۱۰ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم اللہ پر اُسی طرح توکل کرنے لگو جیسا کہ توکل کا حق ہے تو تمہیں اِس طرح روزی دی جائے جس طرح پرندوں کو روزی دی جاتی ہے، وہ صبح خالی پیٹ نکلتے ہیں اور شام بھرے پیٹ واپس آتے ہیں۔

(سنن الترمذی، باب فی التوکل علی اللہ، حدیث نمبر: ۲۳۴۴)

سو کر اُٹھنے کے بعد کی دُعائیں

سو کر اُٹھنے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے متعدد دُعائیں منقول ہیں، چند ایک یہاں ذکر کی جاتی ہیں:

① اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ رَدَّ إِلَيَّ نَفْسِيْ وَلَمْ يُمِتْهَا فِيْ مَنَامِهَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا وَلَئِنْ زَالَتَا إِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهٖ إِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ يُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهٖ إِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۔ (عمل الیوم لابن السنی، باب مایقول اذا استیقظ من منامہ: ۱۵، رقم ۱۴)

"اللہ تعالیٰ (ہر قسم کی) حمد و ستائش کے لائق ہے، جس نے مجھے (میری) جان واپس لوٹا دی اور سونے کی حالت میں موت نہیں دی۔ اللہ تعالیٰ ہی تمام تعریفوں کا مستحق ہے، جس نے آسمانوں اور زمین کو (اپنی جگہ سے) ہٹنے سے روک رکھا ہے اور اگر وہ اپنی جگہ سے ہٹ جائیں تو کون اُنہیں (حکمِ خداوندی کے بعد) روک سکتا ہے۔ بے شک! وہ بردبار بخشنے والا ہے۔ حمد و ثناء کے لائق اللہ تعالیٰ ہے جس نے اپنے حکم کے بغیر آسمان کو زمین پر گرنے سے روکا ہوا ہے۔ بے شک! اللہ تعالیٰ لوگوں پر مہربان اور رحمت والا ہے"۔

② اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ يُحْيِ الْمَوْتٰى وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۔

"اللہ تعالیٰ تمام تعریفوں کے لائق ہے جو مُردوں کو زندہ کرتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے"۔

③ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَآ اَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُوْرُ ۔

(سنن ابی داؤد، باب مایقول عند النوم: ۲/۳۴۶)

"اللہ تعالیٰ، ہر قسم کی حمد و ستائش کے لائق ہے جس نے ہمیں موت (نیند) کے بعد زندگی دی اور (قیامت کے دن) اُسی کی طرف اُٹھنا ہے"۔

④ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اَنْتَ لَا شَرِيْكَ لَكَ سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ اَسْتَغْفِرُكَ

لِذَنۡبِیۡ وَ اَسۡئَلُکَ رَحۡمَتَکَ اَللّٰھُمَّ زِدۡنِیۡ عِلۡمًا وَلَا تُزِغۡ قَلۡبِیۡ بَعۡدَ اِذۡ ھَدَیۡتَنِیۡ وَ ھَبۡ لِیۡ مِنۡ لَّدُنۡکَ رَحۡمَۃً اِنَّکَ اَنۡتَ الۡوَھَّابُ۔

(الدعاء للطبرانی، باب القول اذا تعار الرجل من فراشہ: ۱/ ۲۴۴، رقم: ۷۶۲)

”(اے اللہ!) تیرے سوا کوئی معبود نہیں اور نہ ہی تیرا کوئی شریک ہے تو پاک ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے اپنے گناہوں کی بخشش مانگتا ہوں اور تیری رحمت کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! میرے علم کو زیادہ کر دے اور ہدایت دینے کے بعد میرے دل کو ٹیڑھا نہ کر اور مجھے اپنی طرف سے رحمت عطا فرما، بے شک! تو بہت زیادہ دینے والا ہے“۔

⑤ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ الۡوَاحِدُ الۡقَھَّارُ، رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَمَا بَیۡنَھُمَا الۡعَزِیۡزُ الۡغَفَّارُ۔ (عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی: ۱/ ۶۸۳)

”اللہ تعالیٰ ہی معبود ہے جو ایک (اور) زبردست ہے، (وہ) آسمانوں اور زمین اور جو کچھ اُن کے درمیان ہے کا پروردگار، غالب (اور) بہت بخشنے والا ہے“۔

⑥ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَحۡدَہٗ لَا شَرِیۡکَ لَہٗ، لَہُ الۡمُلۡکُ وَلَہُ الۡحَمۡدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ، اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ وَ سُبۡحَانَ اللہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاللہُ اَکۡبَرُ وَلَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ، اَللّٰھُمَّ اغۡفِرۡ لِیۡ۔

(صحیح البخاری، باب فضل من تعار من اللیل فصلی، حدیث نمبر: ۱۱۵۴)

”اللہ تعالیٰ، اکیلا، بغیر کسی کی شرکت کے عبادت کا مستحق ہے، اُسی کے لیے بادشاہی ہے اور وہی لائق ستائش ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ تمام تعریفوں کے لائق اللہ تعالیٰ ہے اور وہ پاک ہے، اللہ تعالیٰ ہی معبود ہے، اور وہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی طاقت اور قوت دینے والا ہے، اے اللہ! مجھے بخش دے“۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کا دم بھرنے والے آئیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقہ کو دیکھیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان فیض ترجمان سے نکلے ہوئے کلمات کو جو یقیناً بارگاہِ اِلٰہی میں مقبول ہیں یاد کریں اور اپنی دُعاؤں میں دہرائیں، نیند کی غفلت اچھی نہیں، پیروئ سنّت اچھی چیز ہے، درجات اِس سے بلند ہوتے ہیں، مقبولیت اِس سے حاصل ہوتی ہے۔

چار (۴) نیتوں کے ساتھ بیدار ہونا چاہیے:

① اللہ تعالیٰ کے فرائض کو پورا کرنے کی نیت کرے۔

② جن باتوں سے اللہ تعالیٰ نے روکا ہے اُن سے رکنے کی نیت کرے۔

③ معاملات والوں کے ساتھ اِنصاف کی نیت کرے۔

④ جن لوگوں کے ساتھ جھگڑا کیا ہو اُن سے صلح کرنے کی نیت کرے۔

جب اِن سنتوں کے ساتھ بیدار ہوگا تو امید ہے کہ وہ صالحین میں شمار ہوگا اور کامیاب ہوگا۔

بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت کے کلمات:

جب آدمی تہجد پڑھنے کے لیے اٹھے، اگر بیت الخلاء میں جائے تو "بِسْمِ اللّٰہِ" پڑھ کر یہ دُعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَآئِثِ۔

"اے اللہ! میں تکلیف پہنچانے والے نر اور مادّہ (دونوں) شیطانوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں"۔

جب بیت الخلاء سے باہر آئے تو یہ دُعا پڑھے:

غُفْرَانَكَ یا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ۔

"اللہ تعالیٰ کا (بے حد) شکر ہے جس نے مجھ سے تکلیف دور کی اور مجھے عافیت دی"۔

غسل خانہ میں داخل ہو تو کیا پڑھے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ۔

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔ اے اللہ میں آپ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور جہنم سے پناہ مانگتا ہوں۔

ایک حدیث میں ہے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: غسل خانہ اچھی جگہ

ہے جس میں مسلمان داخل ہوتا ہے، جب داخل ہو تو اُس میں سوال کرے اللہ تعالیٰ سے جنّت کا، اور پناہ چاہے جہنم سے۔ (کتاب الاذکار)

فائدہ: یعنی غسل خانہ صفائی ستھرائی کا محل ہے وہاں سے آدمی صاف ستھرا ہو کر نکلتا ہے۔ جیسا کہ حدیث میں آتا ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں كَاَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِيْمَاسٍ کہ وہ ایسے حسین وخوبصورت اور تروتازہ تھے جیسے ابھی ابھی غسل خانہ میں سے نکل کر آرہے ہوں۔

اور چونکہ اصل مقام صفائی ستھرائی اور زینت وجمال کا جنّت ہے، اِس لیے اِس موقع پر مسلمان آدمی کا ذہن اُس کی طرف جانا چاہیے، اور پھر اللہ تعالیٰ سے اپنے لیے اُس کا سوال کرے، اور جہنّم سے پناہ چاہے۔ اِس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ: غسل خانہ پاک وصاف ہونا چاہیے۔ چنانچہ حدیث شریف میں اِس میں پیشاب کرنے کی ممانعت آئی ہے۔ اِس کے بالمقابل جب بیت الخلاء میں داخل ہو تو اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَآئِثِ پڑھنا وارد ہے اس لیے کہ وہاں پر شیاطین جمع ہوتے ہیں، جیسا کہ حدیث میں اِس کی تصریح ہے، لہٰذا! اُن سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنی چاہیے۔

غسل کا بیان

غسل کے معنی ہیں "نہانا" مگر نہانے کا شریعت میں ایک خاص طریقہ ہے۔ حدث اکبر یا جنابت سے "بدن" غسل کرنے سے پاک ہو جاتا ہے۔

غسل کا طریقہ:

غسل کا طریقہ یہ ہے کہ: اوّل دونوں ہاتھ گٹوں تک دھوئے، پھر استنجاء کرے اور بدن سے حقیقی نجاست دھو ڈالے، پھر وضو کرے، پھر تمام بدن کو تھوڑا پانی ڈال کر ہاتھ سے ملے، پھر سارے بدن پر تین مرتبہ پانی بہائے، کلی کرے، ناک میں پانی ڈالے۔

فرائض غسل:

غسل میں تین چیزیں فرض ہیں:

① اِس طرح کلی کرنا کہ سارے منہ میں پانی پہنچ جائے۔

② ناک کے اندر پانی پہنچانا جہاں تک نرم ناک ہے۔

③ سارے بدن پر ایک بار پانی بہانا۔

مندرجہ بالا تینوں چیزیں فرض ہیں، اِس لیے اگر تمام بدن میں بال برابر کوئی جگہ خشک رہ جائے یا کلی کرنا بھول جائے یا ناک میں پانی نہیں ڈالا تو غسل نہیں ہوگا۔ اگر غسل کے بعد یاد آیا کہ فلانی جگہ خشک رہ گئی تھی تو پھر سے نہانا واجب نہیں بلکہ تھوڑا سا پانی لے کر اُس جگہ بہانا ضروری ہے۔ اِسی طرح اگر کلی کرنا بھول گیا تو اب صرف کلی کرلے۔ غرضیکہ جو فرض رہ گیا ہو صرف اُس کو پورا کرلیا جائے نئے سرے سے تمام غسل کرنے کی ضرورت نہیں۔

مسئلہ: اگر ناخنوں پر ناخن پالش لگی ہوئی ہو تو وضو اور غسل فرض میں اُس کو اتار کر وضو اور غسل کرنا واجب ہے۔ ناخن پالش کو اُتارے بغیر وضو یا غسل کیا گیا تو وہ وضو اور غسل نہیں ہوگا۔ خوب سمجھ لیں!!!

غسل کی سنتیں:

غسل میں پانچ سنتیں ہیں:

① دونوں ہاتھ گٹوں تک دھونا۔ ② استنجاء کرنا اور جس جگہ بدن پر نجاست لگی ہو اُسے دھونا۔ ③ ناپاکی دور کرنے کی نیت کرنا۔ ④ پہلے وضو کرلینا۔ ⑤ تمام بدن پر تین بار پانی بہانا۔

غسل کے واجبات:

① کلی کرنا۔ ② ناک میں پانی چڑھانا۔

③ مرد کا اپنے گندھے ہوئے بالوں کو کھول کر تر کرنا۔

④ ناک کے اندر جو میل ناک کے لعاب سے جم جائے اُس کو چھڑا کر اُس کے نیچے کی سطح کو دھونا۔

غسل کرنے والے کو چاہیے کہ پہلے دونوں ہاتھ پہنچوں تک تین مرتبہ دھوئے، پھر بدن پر اگر کسی جگہ گندگی لگی ہوئی ہو تو اُس کو تین مرتبہ پاک کرے، پھر چھوٹا بڑا استنجاء کرے (خواہ ضرورت ہو یا نہ ہو) اُس کے بعد مسنون طریقہ پر وضو کرے۔ اب پانی پہلے سر پر ڈالے پھر دائیں کندھے پر پھر بائیں کندھے پر (اور اتنا پانی ڈالے کہ سر سے پاؤں تک پہنچ جائے) پھر بدن کو ہاتھوں سے ملے۔ یہ ایک مرتبہ ہوا۔ دوبارہ اِسی طرح پانی ڈالے کہ پہلے سر پر

، پھر دائیں کندھے پر، پھر بائیں کندھے پر، پھر اِسی طرح تیسری مرتبہ پانی سر سے پیر تک پہنچائے۔

غسل کے مکروہات:

غسل میں چار (۴) چیزیں مکروہ ہیں:

① ہر قسم کے غسل میں حد سے زیادہ پانی بہانا۔ ② غسل کرتے وقت بلاضرورت باتیں کرنا۔ ③ قبلے کی طرف بیٹھ کر غسل کرنا۔ ④ سنّت کے خلاف غسل کرنا۔ (مسائل رفعتِ قاسمی، مسائل غسل، ج ۱ ص ۲۲)

لباس پہننے کی سنتیں:

لباس پہننے کی بارہ (۱۲) سنتیں ہیں:

① سادہ لباس پہننا۔ ② قمیص گھٹنوں سے نیچے رکھنا۔

③ دائیں طرف سے پہننا۔ ④ پہنتے وقت یہ دُعا پڑھنا سنّت ہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِیْ هٰذَا وَ رَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ۔

⑤ لباس بائیں طرف سے اُتارنا۔

⑥ لباس اُتارتے وقت یہ دُعا پڑھنا: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

⑦ پہلے قمیص پھر شلوار پہننا۔ ⑧ مَردوں کو عمامہ کے نیچے ٹوپی رکھنا۔

⑨ مَردوں کو سیاہ صافہ باندھنا۔ ⑩ مَردوں کو ٹوپی پہننا۔

⑪ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کو کرتا پسند تھا اِس لیے کرتا پہننا سنّت ہے۔

⑫ مَردوں کو پائجامہ یا شلوار یا لنگی ٹخنوں سے اُونچی رکھنا سنّت ہے۔ (مسائل رفعتِ قاسمی، کتاب المعاشرۃ، ج ۲ ص ۷۹)

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا پسندیدہ لباس:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کو تمام لباسوں میں سب سے زیادہ پسندیدہ کرتا تھا۔ (شمائل، ص ۵)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم دنیا سے تشریف لے گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے پاس سوتی کرتا تھا۔ (سیرت، ۷/۱۴۸)

کرتے کی مسنون لمبائی:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کرتا زیادہ لمبا تھا نہ اُس کی آستین زیادہ لمبی ہوتی تھی۔(ابن ماجہ، ۲/ ۲۹۴)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آستین گٹوں تک ہوتی تھی۔(سیرت، ۷/ ۴۶۲)

کرتے میں سنّت یہ ہے کہ: آستین گٹے تک رہے البتہ جبہ، چوغہ میں اُنگلیوں تک اجازت ہے۔

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قمیص مبارک کا گریبان سینے کے مقام پر تھا اور یہی قمیص کی سنّت ہے۔

(عمدۃ القاری، ۲۱/ ۳۰۳)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک کرتا بنوایا تھا جو تکمہ دار گھنڈی والا تھا۔(جمع ص ۱۱۱)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کرتا زیب تن فرماتے تو پہلے دائیں طرف پہنتے۔(مشکوٰۃ، ۳۷۴)

جبہ:

ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صوف کا یعنی اُونی جبہ تھا جس کی آستین چھوٹی تھی۔(ابن ماجہ، ۲/ ۲۹۲)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مَیں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر رومی جبہ دیکھا۔(مسند ابو یعلی)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر کی حالت میں تنگ آستین والے جبہ پہنتے تھے۔(بخاری، ۲/ ۸۶۳)

سفید لباس:

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: مَیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، تو اُن کو سفید لباس میں ملبوس پایا۔(بخاری، ۲/ ۸۶۷)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سب سے بہتر لباس جس میں تم قبروں یا مساجد میں ملاقات کرو گے، وہ سفید ہے۔(ابن ماجہ)

جنت سفید ہے:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جنّت کو سفید بنایا ہے اور سفید رنگ ہی اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔

(مجمع، ۵/ ۱۳۱)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ٹوپی:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تین (۳) ٹوپیاں تھیں: ① سفید مصری ٹوپی۔ ② سبز دھاری والی ٹوپی۔ ③ اُونچی بارڈر والی ٹوپی۔ (سیرت، ۷/۴۴۸)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سفر کی ٹوپی ذرا بڑی اور اُونچی ہوتی تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس سے سفر میں (نماز کے لیے) سترہ کا بھی کام لیتے تھے۔ (جمع الوسائل، ص ۱۶۶)

عمامہ باندھنے کا طریقہ:

عمامہ کھڑے ہوکر اور پاجامہ بیٹھ کر پہننا چاہیے، اِس کے برخلاف کرنا نسیان اور فقر پیدا کرتا ہے۔ (زرقانی، ۵/۴)

عمامہ قبلہ رخ ہوکر باندھے۔ (ارشاد الطالبین، ص ۳۲)

عمامہ باندھتے وقت بسم اللہ پڑھے۔ (ابن حبان)

ہر پیچ پر درود شریف پڑھے۔

عمامہ باندھ کر آئینہ اور شیشہ میں دیکھ کر ٹھیک کرنا ثابت ہے۔ (قرطبی، ۶/۱۹۶)

عمامہ کھولتے وقت سارا نہ کھولیں بلکہ پیچ در پیچ کھولتے جائیں یہ سنّت ہے۔ (تبیین الحقائق، ۲/۲۲۹)

عمامہ باندھنے کی دعا:

عمامہ باندھتے وقت یہ دعا پڑھنا سنّت ہے:

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا كَسَوْتَنِيْهِ اَسْئَلُ خَيْرَ مَا صُنِعَ لَهٗ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهٗ۔ (ترمذی، ۲/۴۰۱)

نیا لباس پہننے کی دُعا:

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی کپڑے پہنے اور دُعا کرے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ کَسَانِیْ هٰذَا وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ۔ (سنن ابی داوٗد: ۲/ ۲۰۲)

"اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے یہ لباس پہنایا اور مجھے عطا فرمایا، میری طاقت اور قوت کے بغیر"۔

فائدہ: جس شخص نے نیا لباس پہننے سے پہلے یہ دُعا پڑھی، اُس کے سارے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

نیا لباس پہننے کی ایک اور دُعا:

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نیا لباس پہنا تو اِس طرح دُعا کی:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ کَسَانِیْ مَآ اُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِیْ حَیَاتِیْ۔ (مسند احمد: ۱/ ۴۴)

"تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے وہ لباس پہنایا میں ڈھانپتا ہوں جس سے اپنا ستر اور اپنی زندگی کے لیے اُس کے ساتھ زینت حاصل کرتا ہوں"۔

اِس دُعا کرنے کے بعد امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو کوئی نیا لباس پہنے اور مذکورہ بالا دُعا کرے، پھر پرانے کپڑے کی طرف توجہ کرے اور اُسے خیرات کر دے تو وہ اللہ کی پناہ، اللہ شانہ کی حفاظت اور اللہ جل شانہ کی پردہ پوشی میں ہوگا جیتے مرتے۔

دوست کے نئے کپڑے دیکھتے وقت کی دُعا:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کسی کے سامنے اِس بات کا ذکر ہو کہ فلاں پیارے بھائی نے نئے کپڑے پہنے ہیں تو اُس کے لیے اِس طرح دُعا کریں:

تُبْلِیْ وَیُخْلِفُ اللّٰهُ۔ (سنن ابی داوٗد: ۲/ ۲۰۲)

"تو اُسے پرانا کرے اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ اُس کو بدل دے۔

وضاحت: دُعا سے مراد یہ ہے کہ اللہ تجھے لباس عطا فرماتا رہے اور تیری عمر دراز ہو۔

کپڑے پہننے اور عمامہ باندھنے کے بعد پڑھیں:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نیا کپڑا زیب تن فرماتے تو اُس کا نام رکھتے، عمامہ (شریف) یا قمیص (مبارک) یا چادر (مقدّس) پھر فرماتے:

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کَمَا کَسَوْتَنِیْہِ اَسْأَلُکَ خَیْرَہٗ وَخَیْرَ مَا صُنِعَ لَہٗ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّہٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَہٗ۔

"الٰہی! تیرا شکر ہے جیسے تو نے یہ (لباس) مجھے پہنایا ویسے ہی میں مانگتا ہوں تجھ سے اِس کپڑے کی خیر اور جس کے لیے بنایا گیا اُس کی خیر اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں اِس کے شر سے اور جس کے لیے بنایا گیا اُس کے شر سے"۔

کپڑے پہنتے وقت کی ایک اور دُعا:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کوئی کپڑا پہنتے تو اُس کپڑے کا نام لے کر فرماتے یہ "کُرتہ یا چادر یا عمامہ" (اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا فرمایا) ہے اور پھر یہ دُعا پڑھتے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْأَلُکَ مِنْ خَیْرِہٖ وَخَیْرِ مَا ھُوَ لَہٗ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّہٖ وَشَرِّ مَا ھُوَ لَہٗ۔ (سنن ابی داود، حدیث نمبر:4020)

"الٰہی میں تجھ سے اِس کپڑے اور جس مقصد کے لیے یہ کپڑا ہے اُس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور تجھ سے اِس کی بُرائی اور جس مقصد کے لیے یہ کپڑا ہے اُس کی بُرائی سے پناہ چاہتا ہوں"۔

کپڑے اُتارتے وقت کی دُعا:

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے:

جنات کی آنکھوں اور بنی آدم کے درمیان بِسْمِ اللّٰہِ شریف پردہ ہے، اِس لیے جب کپڑے اُتاریں یا تبدیل کرنے لگیں تو پڑھ لیں:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

"اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم فرمانے والا ہے"۔

غسل کرنے یا سونے کیلئے کپڑے تبدیل کرتے وقت کی دُعا:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنے کپڑے تبدیل کرنے یا اُتارنے کا ارادہ کرے تو وہ یوں کہے:

بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ۔

"اللہ کے نام سے وہ ذات جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں"۔

تو یہ ذکر جنات کی آنکھوں اور انسانوں کی شرمگاہوں کے مابین پردہ ہوگا۔

ناخن تراشنا:

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو جمعہ کے دن ناخن کاٹے گا دوسرے جمعہ تک مصائب سے محفوظ رہے گا۔

(کنزالعمال، ۶/ ۳۷۲)

پندرہ (۱۵) دن پر ناخن تراشنا سنّت ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پندرہ (۱۵) دن میں ناخن تراشا کرتے تھے۔

(کنزالعمال، ۶/ ۳۸۷)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو زیر ناف بال نہ مونڈے، ناخن نہ تراشے، لب (مونچھیں) نہ کاٹے وہ ہم میں سے نہیں۔ (کنزالعمال: ۶/ ۳۷۱)

ناخن کاٹنے کی سنتیں:

ناخن کاٹنے کی درج ذیل سنتیں ہیں:

① جمعہ کے دن ناخن کاٹنا۔ ② بسم اللہ پڑھ کر ناخن کاٹنا (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عادت تھی کہ ہر اچھے کام سے پہلے بسم اللہ پڑھتے تھے)۔

ناخن کاٹنے کا مستحب طریقہ:

پہلے سیدھے ہاتھ کی شہادت کی اُنگلی، بیچ کی اُنگلی، اُس کے برابر والی اُنگلی، پھر چھنگلیا، اُس کے بعد اُلٹے ہاتھ کی چھنگلیا، اُس کے برابر والی اُنگلی، بیچ کی اُنگلی، اُس کے برابر والی اُنگلی، انگوٹھا پھر سیدھے ہاتھ کا انگوٹھا۔

پاؤں کے ناخن:

پاؤں کے ناخن کاٹنے میں حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسبِ ذیل طریقہ اِختیار فرماتے: سیدھے پاؤں کی چھنگلیا سے شروع کرتے اور بالترتیب اَنگوٹھے تک ختم کرتے۔ اُلٹے پاؤں کے اَنگوٹھے سے شروع کرتے اور بالترتیب چھنگلیا پر ختم کرتے۔ (شمائل نبوی)

ناخن سے متعلق چند مسائل:

غسل خانے اور ناپاک جگہ میں ناخن ڈالنا مکروہ ہے۔ (مرقات، ۴/۴۵۶)

ناپاک جگہوں میں ناخن ڈالنے سے بیماری کا خطرہ رہتا ہے۔ (شامی، ۶/۴۰۵)

دانت سے ناخن کاٹنا مکروہ اور تنگی رزق اور غربت کا باعث ہے۔ (اتحاف، ۵/۲۸۷)

رات کو ناخن کاٹنے میں کوئی قباحت نہیں۔ (شرح احیاء، ۲/۴۱۲)

ناخن خود بھی کاٹ سکتے ہیں اور دوسروں سے بھی کٹوا سکتے ہیں۔ (شرح احیاء، ۲/۴۱۲)

لب تراشنا:

لب (مونچھیں) تراشنا سنّت ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لب کو خوب مبالغہ سے تراشا کرتے تھے۔ (مجمع، ۵/۱۶۹)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: وہ اپنے لبوں کو خوب مبالغہ کرکے تراشتے، یہاں تک کہ کھال کی سفیدی نظر آنے لگتی۔ (بخاری، ۲/۸۷۴)

لبوں کے بال بڑھے ہوئے چھوڑ دینا خلافِ سنّت ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جس کے لب کے بال بڑھے ہوئے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسواک اور قینچی منگوائی اور اُسے کاٹ ڈالا۔ (بیہقی فی الشعب، ۵/۲۲۲)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مونچھیں کٹاؤ، داڑھی بڑھاؤ، مجوسیوں کی مخالفت کرو۔ (مسلم، ۱/۱۲۲)

لمبی اور بڑی مونچھ کافروں کا طریقہ ہے۔ (بخاری، ص ۸۷۵)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بالوں کی مقدار:

نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بال مبارک کانوں تک تھے۔ (بخاری، ۱/۶۸۷)

ملّا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے کہ اَحادیث شریفہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بال مبارک کی چھ (۶) کیفیتوں

کا ذکر ہے: ① نصف کانوں تک۔ ② کانوں کی لو تک۔ ③ کندھے اور کانوں کی لو تک۔ ④ کندھے تک۔ ⑤ کندھے کے قریب۔ ⑥ چوٹیوں کی شکل میں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بال کیسے تھے؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بال گھنے تھے۔ (دلائل النبوۃ، ص ۲۲۳)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بال پیچیدہ گھنگھریالے تھے۔ (بخاری، ص ۸۷۵)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بال نہ بالکل پیچیدار تھے نہ بالکل سیدھے۔ (مختصر شمائل)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: مَیں نے حضورِ اَقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بالوں کو چپکا ہوا دیکھا۔ (بخاری، ۲/۸۷۶)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عادتِ طیبہ سر پر بال رکھنے کی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صرف حج اور عمرہ کے موقع پر بال اُسترے سے صاف کرائے، اِس کے علاوہ کسی موقع پر منڈوانا ثابت نہیں۔ علّامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے فتاویٰ میں بیان کیا ہے کہ: ہجرت کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صرف چار (۴) مرتبہ بال منڈوائے: ① حدیبیہ۔ ② عمرۃ القضاء۔ ③ عمرۃ الجعرانہ۔ ④ حجۃ الوداع۔

شرح احیاء میں علّامہ زبیدی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ: حج اور عمرہ کے علاوہ کہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بال منڈانا ثابت نہیں ہے۔ (مسلم، ۲/۴۰۸)

بعض علماء کی رائے ہے کہ: سر نہ منڈوانا بہتر ہے، سر منڈوانا خوارج کی علامت ہے۔ (اتحاف، ۲/۱۴۰۸)

اِمام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ: جو شخص تنظیف (اَچھی طرح صفائی) کا اِرادہ کرے اُسے سر منڈوانے میں کوئی حرج نہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی اسی ارادے سے سر منڈوایا کرتے تھے۔ (اتحاف، ۲/۴۰۸)

مانگ نکالنا:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: مَیں جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مانگ نکالتی تو بیچ سر بالوں کو پھاڑ دیتی اور پیشانی کے بالوں کو دونوں آنکھوں کے درمیان کر لیتی۔ (ابن ماجہ، ص ۳۶۳۳)

بالوں میں مانگ نکالنا سنّت ہے۔ (ابوداؤد، ۲/۲۲۴)

قینچی سے بال تراشنا:

سر کے بالوں کا قینچی سے تراشنا سنّت ہے۔

حضرت ہاویہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ: مَیں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موئے مبارک مروہ کے پاس قینچی سے تراشے ہیں۔ (مسلم، ص ۴۰۸)

اِس سے معلوم ہوا کہ قینچی کا اِستعمال اور بال تراشنا، خلافِ سنّت نہیں۔

وضاحت: خیال رہے کہ: سر کے کسی جگہ سے کم کسی جگہ سے زیادہ کاٹنا جیسا کہ انگریزی بالوں میں ہوتا ہے یہ ناجائز ہے، ہر طرف کے بال یکساں ہونے چاہئیں۔

انگریزی یا ہندی بال رکھنا خلافِ سنّت ہے۔ (مسلم، ۲/۲۰۳)

بالوں کا اِکرام:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: جس کے بال ہوں وہ اُس کا اِکرام کرے۔ (مشکوۃ، ص ۳۸۲)

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ میرے بال ہیں، کیا مَیں اِن میں کنگھی کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اِس کا اِکرام کرو۔ (ص ۳۸۴)

بالوں میں تیل لگانا:

کثرت سے تیل لگانا سنّت ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کثرت سے سر میں تیل لگایا کرتے تھے اور پانی سے داڑھی سنوارتے تھے۔ (بیہقی شعب الایمان، ۵/۲۲۶)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ: وہ دن میں دو (۲) مرتبہ تیل لگاتے تھے۔ (ابن ابی شیبہ، ۸/۳۹۲)

اِہل علم کے لیے تیل لگانا بہت ضروری ہے، اِس سے دماغ میں خشکی پیدا نہیں ہوتی، اِس سے دماغ تر اور قوی رہتا ہے۔

البتہ تزئین وآرائش کے لیے تیل کثرت سے لگانا خلافِ سنّت ہے۔ (شعب الایمان، ص ۵۲۰)

تیل لگانے کا مسنون طریقہ:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیل لگاتے اُسے بائیں ہاتھ میں رکھتے، پہلے دونوں

بھوؤں پر لگاتے پھر دونوں آنکھوں پر پھر سر پر لگاتے۔(شیرازی کنز، ۷/ ۴۷)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی تم میں تیل لگائے تو بھنوؤں سے شروع کرے اُس سے سر کا دَردُ دُور ہوتا ہے۔(فیض القدیر، ص ۲۰۲)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیل لگانے کی اِبتداء (پیشانی کی جانب) سے کرتے۔(سیرت، ۷/ ۵۴۷)

بغیر بسم اللہ پڑھے تیل لگانا خلافِ سنّت ہے۔ بسم اللہ پڑھے بغیر ستر (۷۰) شیاطین اُس کے ساتھ شریک ہوجاتے ہیں۔(جامع صغیر، ص ۵۱۰)

تیل لگانے کی سنتیں:

تیل لگانے کی درج ذیل سنتیں ہیں:

① بائیں ہاتھ کی ہتھیلی میں تیل ڈال کر دائیں ہاتھ کی دو (۲) اُنگلیوں سے لگانا۔ ② پہلے دائیں ابرو میں پھر بائیں ابرو میں تیل لگانا۔ ③ پھر سر میں سیدھی مانگ میں تیل لگانا۔ ④ پھر سر کے دائیں جانب پھر بائیں جانب میں تیل لگانا۔(جامع الترمذی، باب فی تعطر النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ج ۲، ص ۷۳۷)

کنگھی:

نیند سے بیدار ہونے کے بعد کنگھی کرنا مستحب ہے۔

سونے سے پہلے بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کنگھی کرنا ثابت ہے۔(سیرۃ الشامی، ص ۲۲۴)

ایک روایت میں ہے کہ: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر دن دو (۲) مرتبہ کنگھی کرتے تھے۔(سیرۃ الشامی، ص ۲۲۴)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیدار ہوتے، مسواک کرتے کنگھی فرماتے اور وضو فرماتے۔(جمع الوسائل، ۱/ ۸۴)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روزانہ بلا ناغہ کنگھی کرنے سے منع فرمایا۔(مشکوٰۃ، ص ۳۸۲)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جو کنگھی تھی وہ ہاتھی دانت کی بنی ہوئی تھی۔(سیرۃ، ۷/ ۵۴۶۷)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کنگھی کرنے میں اور جوتا پہننے میں دائیں جانب سے پہل کرتے۔(بخاری، ص ۸۷۸)

نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کنگھی کو اپنے سے الگ نہیں کرتے تھے بلکہ ساتھ رکھتے تھے۔(طبرانی)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مصلیٰ مسواک اور کنگھی سفر میں ضرور ساتھ رکھتے۔(طبرانی)

کنگھی کرنے کی سنتیں:

کنگھی کرنے کی مندرجہ ذیل سنتیں ہیں:

① سیدھی مانگ نکالنا تمام انبیاء علیہم السلام کی سنّت ہے۔ ② پہلے سر کے دائیں جانب پھر بائیں جانب کنگھی کرنا۔ ③ پٹی جھکا کر کنگھی کرنا۔ (سنن ابی داؤد، باب فی الفرق، ج ۲، ص ۲۲۳) ④ بسم اللہ پڑھ کر کنگھی کرنا (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی عادت تھی کہ ہر اچھے کام سے پہلے بسم اللہ پڑھتے تھے)۔

نوٹ: بالوں کے اسٹائل بنانا درست نہیں، اِس کے اَندر پف بھی شامل ہے۔

کٹے ہوئے بالوں کا کیا کریں:

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا: اپنے ناخنوں اور بالوں کو دفن کرو، تاکہ جادوگر اُس سے نہ کھیلیں۔ (کنزالعمال، ۶/ ۳۷۳)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم بال اور ناخن دفن کرنے کا حکم دیتے تھے۔ (شعب الایمان، ۵/ ۲۳۲)

اِس سے معلوم ہوا کہ ناخن، بال اور خون آدمی کو دفن کرنا چاہیے یہ مستحب ہے اور ناپاک مقام پر ڈالنا یہ مکروہ ہے۔ (مرقات، ۴/ ۴۵۲)

بچوں کے بال:

بچوں کے بال منڈوانا سنّت ہے، حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے سر مونڈنے والے کو بلایا اور حکم فرمایا کہ ہمارا سر مونڈ دے۔ (ابوداؤد، ص ۷۷)

بچوں کے بالوں کا بڑا رکھنا خلافِ سنّت ہے۔ (مشکوٰۃ، ص ۳۸۴)

حد سے زیادہ بڑے بال رکھنا:

وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: مجھے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے منع فرمایا جب میرے بال لمبے تھے۔ (ابن ابی شیبہ، ۲۶۷)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ایک صحابی کے متعلق فرمایا: کیا ہی اَچھا آدمی ہے کاش اِس کے بال اور ازار نہ لٹکتے۔ صحابی کو اِس کی خبر پہنچی تو اُنہوں نے بالوں کو کاٹ دیا اور اِزار کو نصف ساق کرلیا۔ (ابوداؤد، ص ۵۶۵)

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ جمعہ کے دن محافظ دستوں کو بھیجا کرتے تھے تاکہ وہ مسجد کے دروازے پر کھڑے رہیں اور جن کے بال لمبے ہوں اُس کو کاٹ دیں۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، ۸/ ۲۶۷)

عورتوں کا بال کاٹنا:

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورتوں کو اپنے سر کے بال منڈوانے سے منع فرمایا۔(مشکوٰۃ)

البتہ اگر سر میں شدید دَرد ہو اور اُس کے دُور کرنے سے اُس میں خفت ہوتی ہو۔ایسی صورت میں منڈوانا درست ہے۔(تکملہ بحر الرائق)

آسمانوں پر ملائکہ کی تسبیح ہے:سُبۡحَانَ مَنۡ زَیَّنَ الرِّجَالَ بِاللُّحٰی وَالنِّسَآءَ بِالذَّوَائِبِ۔ پاک ہے وہ ذات جس نے مَردوں کو داڑھی سے اور عورتوں کو چوٹیوں سے زینت بخشی۔(۲۳۱/۸)

البتہ چھوٹی بچی کے بال منڈوانا درست ہے۔(تنویر الشعور)

زیرناف بال کس سے کاٹے؟

ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نورہ اور ہڑتال وغیرہ سے زیرناف بال خود صاف فرماتے تھے۔ (ابن ماجہ،ص ۲۲۶)

دوسری روایت میں حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہڑتال وغیرہ کا اِستعمال نہ فرماتے، بال جب بڑھتے تو (استرے سے) مونڈتے۔(سیرۃ النسائی،۳۰۸/۷)

اِمام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے دونوں روایتوں کو یوں جمع کیا ہے کہ: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زیرناف بال اکثر حلق فرماتے تھے اور کبھی ہڑتال وغیرہ سے بھی دُور فرماتے تھے۔(سیرۃ النسائی،۵۵۸/۷)

زیرناف بال کی تفصیل:

زیرناف بال سے مراد مرد اور عورت کے پیشاب گاہ کے اِردگرد بال (جو بلوغت کے بعد) اُگتے ہیں وہ مراد ہیں۔(مرقات،۴۵۱/۴)

مَردوں اور عورتوں کے پیشاب گاہ کے اُوپری حصہ کے بال بھی صفائی میں شامل ہے۔(فتح،۳۴۳/۱۰)

پیشاب گاہ اور پاخانے کے مقام دونوں جگہ کے بالوں کا دُور کرنا مستحب ہے۔(فتح،۳۴۳/۱۰)

قینچی سے بھی دُور کرنا درست ہے۔(فتح،۲۴۳/۱۰)

سنّت کا ثواب منڈانے سے ہوگا۔(مرقات،۴۵۷/۴)

زیرناف بال دُور کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ: ناف کے نیچے سے اِبتداء کرے۔ (شامی، ۵/۲۸۸)

زیرناف بال صاف کرنے کے بعد غسل خانے میں اِس طرح نہ چھوڑے کہ کسی دوسرے کی نگاہ پڑے (بلکہ اس کے نالی میں بہادے)۔ (نفع المفتی، ۱/۱۱۶)

بغل کے بال:

اَوّل دائیں بغل کے بال مونڈنا سنّت ہے، پھر بائیں بغل کے۔ (فتح، ۱۰/۳۴)

نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب دعا کے لیے ہاتھ اُٹھاتے تو بغل کی سفیدی نظر آجاتی۔ (دلائل النبوۃ، ۱/۲۴۷)

ناک کے بال:

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ناک کے بال مت اُکھاڑو کہ اِس سے مرض آکلہ پیدا ہوتا ہے مگر اُس کو قینچی سے کاٹو۔

زائد بالوں کو کاٹنے کی مدّت:

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لب تراشنے، ناخن کاٹنے، بغل کے بال صاف کرنے اور زیرناف بال مونڈنے کی مدّت چالیس (۴۰) دن مقرر کی ہے کہ چالیس (۴۰) دن سے زائد نہ چھوڑے رکھیں۔ (ترمذی، ۲/۱۰۰)

مستحب ہے کہ: ہر جمعہ ورنہ پندرہ (۱۵) دن کے بعد زیرناف بال اور ناخن تراشے، اگر یہ نہ ہوسکے تو چالیس (۴۰) دن، یہ آخری حد ہے اِس سے زیادہ تاخیر نہ کریں۔ (مرقات، ۴/۴۵۷)

ختنہ:

ختنہ سنّت مؤکدہ (واجب) ہے اور شعائرِ اِسلام میں ہے۔ بہتر یہ ہے کہ ختنہ پیدائش کے بعد ساتویں دن ہوجائے۔ (شرح مسلم، ۱/۱۲۸)

بالوں میں خضاب کا بیان

بالوں میں خضاب لگانا سنّت ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: مَیں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم داڑھی کو زرد فرماتے تھے (ورس یا زعفران لگاتے تھے)۔ (شعب الایمان، ۵/۴۱۳)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اِتباع میں ورس اور زعفران لگاتے تھے۔ (دلائل النبوۃ، ۱/ ۲۳۸)

ابورمثہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ: نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو (۲) سفید چادروں میں ملبوس تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بال مبارک مہندی کے خضاب سے سرخ تھے۔ (دلائل النبوۃ، ۱/ ۲۳۷)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کچھ بال سفید تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مہندی اور کستم کا خضاب کیا تھا۔ (سبل الہدی، ۷/ ۵۴۱)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خضاب کا اِرادہ فرماتے تو تیل اور زعفران کو ہاتھ میں لیتے اور پھر داڑھی مبارک میں لگا لیتے۔

مہندی کے خواص:

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مہندی کا خضاب لگاؤ اِس کی بو خوشگوار ہے اور دوسروں کے لیے مفید ہے۔

(مطالب عالیہ، ۲/ ۲۷۵)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خضابوں کا سردار مہندی ہے، یہ جسم کے لیے خوشگوار اور مقوی باہ ہے۔

(کنز العمال، ۶/ ۳۸۱)

اِرشاد فرمایا: مہندی کا خضاب کرو یہ تمہارے شباب جمال اور قوّت باہ میں اِضافہ کرتا ہے۔

(مسند بزار، کنز العمال، ۶/ ۳۷۹)

بیری کے پتے:

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیری کے پتوں سے خضاب فرماتے اور بالوں کے تغیر کا حکم فرماتے۔ (شرح مناوی، ص ۹۸)

سیاہ خضاب:

سیاہ خضاب لگانا خلافِ سنّت ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوقحافہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: بالوں میں خضاب کرو اور سیاہ (کالے) خضاب سے بچو۔

(شعب الایمان، ۵/ ۲۱۵)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ: ایک جماعت آخری زمانے میں ہوگی جو کبوتر کے سینے کی مانند کالا خضاب کرے گی، یہ لوگ جنّت کی بو بھی نہ پائیں گے۔ (مشکوٰۃ، ص ۳۸۲)

نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سیاہ خضاب کافر کا ہے، مؤمن کا خضاب زرد ہے۔ (مجمع الزوائد، ۵/ ۶۶)

سیاہ خضاب فرعون کی اِیجاد ہے۔

وضاحت: البتہ مجاہدین کے لیے جائز ہے کہ وہ اَعدائے اِسلام کو مرعوب کرنے کے لیے کالا خضاب اِستعمال کر سکتے ہیں۔ (جمع الوسائل، ص ۱۰۲)

عورتوں کے لیے خضاب:

عورتوں کا خضاب مہندی ہے۔ (مشکوٰۃ، ص ۳۸۳)

عورتوں کا مہندی لگانا سنّت ہے۔

اَزواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن رات کو مہندی لگایا کرتی تھیں۔ (شعب الایمان، ۵/ ۲۱۷)

بلا مہندی کے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے خاتون کو بیعت نہیں کی۔ (مجمع، ۵/ ۱۷۵)

بعض جگہ ماحول ہے کہ عورتیں عید اور شادیوں کے موقع پر مہندی لگاتی ہیں، اِس کی کوئی خصوصیت نہیں بلکہ ہمیشہ مہندی لگانا سنّت ہے۔

آئینہ دیکھنا:

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: آئینہ دیکھنا دانائی اور عقل مندی ہے۔ (کنز: ۶/ ۲۸۱)

آئینہ دیکھتے وقت کی دُعا:

جب اپنا چہرہ آئینہ میں دیکھے تو پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ حَسَّنْتَ خَلْقِیْ فَحَسِّنْ خُلُقِیْ۔

”اے اللہ! تو نے میری صورت اچھی بنائی ہے، پس! میرے اخلاق کو بھی اچھا بنا دے“۔

اَللّٰھُمَّ کَمَا حَسَّنْتَ خَلْقِیْ فَاَحْسِنْ خُلُقِیْ وَحَرِّمْ وَجْھِیْ عَلَی النَّارِ۔

”اے اللہ! جس طرح تو نے میری صورت کو حسین بنایا میرے اخلاق کو بھی اچھا بنا دے اور آگ پر میرے چہرے کو حرام کر دے (یعنی جہنّم کی آگ سے بچا)“۔

جوتا پہننے اور اُتارنے کی سنتیں:

جوتا پہننے اور اُتارنے کی پانچ (۵) سنتیں ہیں:

① جوتا پہنتے وقت "بِسْمِ اللہِ" پڑھنا اور جوتا جھاڑ کر پہننا۔

② پہلے دائیں پاؤں میں جوتا پہننا۔ ③ پھر بائیں پاؤں میں جوتا پہننا۔

④ پہلے بائیں پاؤں سے جوتا اتارنا۔ ⑤ پھر دائیں پاؤں سے جوتا اتارنا۔

(جامع الترمذی، باب ما جاء فی نعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ج ۱ ص ۳۰۷)

وضو کی تفصیل قرآن کی روشنی میں:

❶ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ۔ (مائدہ، ۶)

"اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اے ایمان والو! جب تم نماز کے لیے اُٹھو تو پہلے اپنے منہ کو اور کہنیوں تک اپنے ہاتھوں کو دھولیا کرو، اور اپنے سروں کا مسح کرلیا کرو اور اپنے پاؤں (بھی) ٹخنوں تک دھولیا کرو"۔

❷ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ۔ (سورۂ توبہ، ۱۰۸)

"اور اللہ تعالیٰ خوب پاک رہنے والوں کو پسند فرماتے ہیں"۔

وضو کی تفصیل حدیث کی روشنی میں:

❶ حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وضو آدھا ایمان ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہنا (اعمال کے) ترازو کو ثواب سے بھر دیتا ہے۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ آسمان وزمین کے درمیان کی خالی جگہ کو ثواب سے بھر دیتے ہیں، نماز نور ہے، صدقہ دلیل ہے، صبر کرنا روشنی ہے اور قرآن تمہارے حق میں دلیل ہے یا تمہارے خلاف دلیل ہے (یعنی اگر اِس کی تلاوت کی اور اُس پر عمل کیا تو یہ تمہاری نجات کا ذریعہ ہوگا ورنہ تمہاری پکڑ کا ذریعہ ہوگا)۔ (مسلم، باب فضل الوضوء، حدیث نمبر: ۵۳۴)

❷ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: مؤمن

کا زیور قیامت کے دن وہاں تک پہنچے گا جہاں تک وضو کا پانی پہنچتا ہے۔ (یعنی اعضاء کے جن حصوں تک وضو کا پانی پہنچے گا وہاں تک زیور پہنایا جائے گا)۔ (مسلم، باب تبلغ الحلیۃ، حدیث نمبر:۵۸۶)

۳ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: میری اُمّت قیامت کے دن اِس حال میں بلائی جائے گی کہ اُن کے ہاتھ پاؤں اور چہرے وضو میں دھلنے کی وجہ سے روشن اور چمکدار ہوں گے، لہٰذا جو شخص اپنی روشنی کو بڑھانا چاہے تو اُسے چاہیے کہ وہ اُسے بڑھائے۔
(بخاری، باب فضل الضوء، حدیث نمبر:۱۳۶)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ وضو اِس اہتمام سے کیا جائے کہ اعضاء وضو میں کوئی جگہ خشک نہ رہے۔

وضو کب فرض ہے؟

وضو ہر نماز کے لیے فرض ہے۔ خواہ وہ نماز نفل ہو یا سنّت یا واجب ہو یا فرض، جنازہ کی نماز ہو یا سجدۂ تلاوت۔ (درمختار: جلد:۱،صفحہ:۸۹)

وضو کب واجب ہے؟

وضو دو صورتوں میں واجب ہے:

۱ خانہ کعبہ کے طواف کرنے کے لیے۔ ۲ قرآنِ کریم چھونے کے لیے۔ (درمختار: جلد:۱،صفحہ:۸۹)

وضو کب مسنون ہے؟

وضو دو صورتوں میں مسنون ہے:

۱ سوتے وقت۔ ۲ غسل کے لیے۔ (علم الفقہ: جلد:۱،صفحہ:۷۰)

وضو کب مستحب ہے؟

وضو کرنا اٹھارہ صورتوں میں مستحب ہے:

۱ اذان و تکبیر کے وقت۔

۲ خطبہ پڑھتے وقت۔ (خطبہ خواہ نکاح کا ہو یا جمعہ کا یا کسی اور چیز کا)

۳ علمِ دین پڑھتے وقت۔ ۴ دین کی کتابیں چھوتے وقت۔

⑤ سلام کرتے یا سلام کا جواب دیتے وقت۔ ⑥ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے وقت۔

⑦ سو کر اُٹھنے کے بعد۔ ⑧ اُونٹ کا گوشت کھانے کے بعد۔

⑨ میت کو غسل دینے کے بعد۔ ⑩ جنازہ اُٹھانے کے بعد۔

⑪ ہر وقت باوضو رہنا۔ ⑫ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت کے لیے۔

⑬ عرفات میں ٹھہرنے کے لیے۔ ⑭ صفا و مروہ کی سعی کے لیے۔

⑮ جنبی (ناپاک) کو غسل سے پہلے کھانا کھانے کے لیے۔

⑯ اپنی زوجہ سے خواہش پوری کرنے کے لیے۔

⑰ وہ حالتیں جن میں ہمارے نزدیک وضو نہیں جاتا اور دوسرے ائمہ کے نزدیک جاتا رہتا ہے۔

⑱ حیض یا نفاس والی عورت کو ہر نماز کے وقت وضو کرنا مستحب ہے۔ (درمختار: جلد:۱، صفحہ:۶۱)

وضو کے فرائض:

وضو میں چار فرض ہیں:

① پیشانی کے بالوں سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان سے دوسرے کان تک چہرہ دھونا۔

② دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھونا۔ ③ چوتھائی سر کا مسح کرنا۔ ④ دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا۔

وضو کی سنتیں:

وضو میں بارہ سنتیں ہیں:

① نیت کرنا۔ ② شروع میں بِسۡمِ اللّٰہِ پڑھنا۔

③ پہلے تین بار دونوں ہاتھ کلائی تک دھونا۔ ④ تین بار کلی کرنا۔

⑤ مسواک کرنا۔ ⑥ تین بار ناک میں پانی ڈالنا۔

⑦ ہر عضو کو تین تین بار دھونا۔ ⑧ سارے سر اور کانوں کا مسح کرنا۔

⑨ داڑھی کا خلال کرنا۔ ⑩ انگلیوں کا خلال کرنا۔

⑪ لگاتار اِس طرح دھونا کہ پہلا عضو خشک نہ ہونے پائے اور دوسرا عضو دُھل جائے۔

⑫ ترتیب وار دھونا کہ پہلے منہ دھوئے پھر کہنیوں سمیت ہاتھ دھوئے پھر سر کا مسح کرے پھر پاؤں دھوئے۔

مکروہاتِ وضو:

وضو میں چار چیزیں مکروہ ہیں:

① ناپاک جگہ وضو کرنا۔ ② سیدھے ہاتھ سے ناک صاف کرنا۔

③ وضو کرتے وقت دنیا کی باتیں کرنا۔ ④ خلافِ سنّت وضو کرنا۔

وضو توڑنے والی چیزیں:

آٹھ چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، اُنہیں نواقض وضو کہتے ہیں:

① پاخانہ کرنا۔ ② پیشاب کرنا (یا ان دونوں راستوں سے کسی چیز کا نکلنا)۔

③ ریح یعنی ہوا کا پیچھے سے نکلنا۔

④ بدن کے کسی مقام سے خون یا پیپ کا نکل کر بہہ جانا۔

⑤ منہ بھر کر قے ہونا۔ ⑥ لیٹ کر یا سہارا لگا کر سو جانا۔

⑦ مجنون یعنی دیوانہ ہو جانا۔ ⑧ رکوع سجدہ والی نماز میں قہقہہ مار کر ہنسنا۔

وضو کا مسنون طریقہ اور آداب:

جب آپ وضو کرنا چاہیں تو وضو کرنے سے پہلے دل میں ارادہ کریں کہ میں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے وضو کرتا ہوں، پھر وضو کرنے کے لیے قبلہ کی طرف منہ کر کے کسی پاک اور بلند جگہ پر بیٹھ جائیں، تا کہ وضو میں استعمال ہونے والا پانی جسم اور کپڑوں پر نہ گرے۔

وضو کی دُعائیں

وضو شروع کرتے وقت درجِ ذیل تین دعاؤں میں سے کوئی بھی دعا پڑھ لیں:

پہلی دعا:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

"میں شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت ہی رحم کرنے والا ہے"۔

دوسری دعا:

بِسْمِ اللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی دِیْنِ الْاِسْلَامِ۔

"اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو کہ بڑے بلند ہیں اور حق تعالیٰ کا شکر ہے دین اسلام نصیب ہونے پر"۔

تیسری دُعا:

بِسْمِ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

"میں شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں"۔

پھر سب سے پہلے دونوں ہاتھ تین دفعہ گٹوں (پہنچوں) تک دھوئیں۔

دونوں ہاتھ دھونے کی دُعا:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْأَلُكَ الْیُمْنَ وَالْبَرَکَۃَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الشُّوْمِ وَالْھَلَاکَۃِ۔

"اے اللہ! میں آپ سے دینی اور دنیاوی برکت مانگتا ہوں اور بدبختی اور ہلاکت سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں"۔

پھر دائیں ہاتھ سے تین مرتبہ کلّی کریں اور مسواک کریں۔ اگر مسواک نہ ہو تو کسی موٹے کپڑے یا صرف اُنگلی سے اپنے دانت صاف کریں، تاکہ سب میل کچیل دُور ہو جائے اور اگر روزہ نہ ہو تو غرغرہ کر کے پانی خُوب اچھی طرح سارے منہ میں پہنچائیں اور اگر روزہ ہو تو غرغرہ نہ کریں۔

کلی کرنے کی دُعا:

اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی تِلَاوَۃِ الْقُرْاٰنِ وَذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ۔

”اے اللہ! قرآن کریم کی تلاوت کرنے میں اور اپنے ذکر و شکر اور اچھی طرح عبادت کرنے میں میری مدد فرما“۔

مسواک کرنے کی دُعا:

اَللّٰھُمَّ طَھِّرْ فَمِیْ وَنَوِّرْ قَلْبِیْ وَ طَھِّرْ بَدَنِیْ وَ حَرِّمْ جَسَدِیْ عَلَی النَّارِ ۔ (مشکوٰۃ المصابیح، باب السواک، ج۱، ص۷۴)

”اے اللہ! تُو پاک کردے میرے منہ کو اور مُنوّر کردے میرے دل کو اور پاک کردے میرے بدن کو اور حرام کر دے میرے جسم کو جہنّم کی آگ پر“۔

پھر دائیں ہاتھ سے تین بار ناک میں پانی ڈالیں اور بائیں ہاتھ سے ناک صاف کریں اور کوشش کریں کہ پانی نتھنوں کی جڑ تک پہنچ جائے، لیکن! جس شخص کا روزہ ہو وہ جتنی دُور تک نرم گوشت ہے اُس سے اوپر پانی نہ لے جائے۔

ناک میں پانی ڈالنے کی دُعا:

اَللّٰھُمَّ اَرِحْنِیْ رَائِحَۃَ الْجَنَّۃِ وَلَا تُرِحْنِیْ رَائِحَۃَ النَّارِ ۔

”اے اللہ! مجھ کو جنّت کی خوشبو سنگھانا اور دوزخ کی بدبو سے بچانا“۔

پھر تین مرتبہ چہرہ دھوئیں اِس طرح کہ پیشانی کے بالوں سے ٹھوری کے نیچے تک اور ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک، سب جگہ پانی بہہ جائے، دونوں ابروؤں کے نیچے بھی پانی پہنچائیں کہ کوئی جگہ سوکھی نہ رہے۔

چہرہ دھونے کی دُعا:

اَللّٰھُمَّ بَیِّضْ وَجْھِیْ یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْہٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْہٌ۔

”اے اللہ! جس دن بہت سے چہرے روشن اور بہت سے سیاہ ہوں گے اُس دن میرا چہرہ روشن فرما“۔

پھر تین بار داہنا ہاتھ کہنی سمیت دھوئیں، پھر بایاں ہاتھ کہنی سمیت تین بار دھوئیں، اِس طرح کہ انگلیوں سے دھوتے ہوئے کہنیوں تک لے جائیں اور ایک ہاتھ کی انگلی کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کر کے حرکت دیں۔ انگوٹھی پہنے ہوں یا عورت نے چھلّے پہن رکھے ہوں تو اُن کو ہلائیں تاکہ کہیں کوئی جگہ سُوکھی نہ رہ جائے۔

دایاں ہاتھ دھونے کی دُعا:

اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِیَمِیْنِیْ وَحَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا۔

"اے اللہ! میرا اعمال نامہ میرے داہنے ہاتھ میں دینا اور میرا حساب آسان لینا"۔

بایاں ہاتھ دھونے کی دُعا:

اَللّٰھُمَّ لَا تُعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِشِمَالِیْ وَلَا مِنْ وَّرَآءِ ظَھْرِیْ۔

"اے اللہ! میرا اعمال نامہ میرے بائیں ہاتھ میں نہ دینا اور نہ میری پیٹھ کے پیچھے سے"۔

وضو کے درمیان کی دُعا:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَ وَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ۔

"اے اللہ! تُو میرے گناہوں کو بخش دے، اور میرے اصلی گھر یعنی قبر کو کشادہ کر دے، اور میرے رزق میں برکت عطا فرما"۔

پھر ایک مرتبہ تمام سر کا مسح کریں۔

سر کا مسح کرنے کی دُعا:

اَللّٰھُمَّ اَظِلَّنِیْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِكَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّ عَرْشِكَ۔

"اے اللہ! جس روز آپ کے عرش کے سایہ کے علاوہ اور کوئی سایہ نہ ہوگا اُس روز مجھے اپنے عرش کا سایہ عنایت فرما"۔

پھر کان کا مسح کریں اور کانوں کے اندر کا مسح شہادت کی اُنگلی سے اور کانوں کے اوپر کی طرف کا مسح انگوٹھوں سے کریں، پھر اُنگلیوں کی پشت سے گردن کا مسح کریں، لیکن! گلے کا مسح نہ کریں کہ یہ بُرا اور منع ہے اور کانوں کے مسح کے لیے نیا پانی لینے کی ضرورت نہیں، سر کے مسح سے جو بچا ہوا پانی ہاتھ پر لگا ہوا ہے وہی کافی ہے۔

دونوں کانوں کا مسح کرنے کی دُعا:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ۔

"اے اللہ! مجھے اُن لوگوں میں سے بنا جو (اچھی) باتیں سن کر نیک باتوں پر عمل کرتے ہیں"۔

گردن کا مسح کرنے کی دُعا:

اَللّٰهُمَّ اَعْتِقْ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ۔

"اے اللہ! میری گردن دوزخ سے آزاد فرما"۔

پھر داہنا پاؤں ٹخنوں سمیت تین بار دھوئیں، پھر بایاں پاؤں ٹخنوں سمیت تین بار دھوئیں اور بائیں ہاتھ کی چھوٹی اُنگلی سے پیر کی اُنگلیوں کا اِس طرح خلال کریں کہ داہنے پیر کی چھوٹی اُنگلی سے شروع کریں اور بائیں پیر کی چھوٹی اُنگلی پر ختم کریں اور پیروں کو دھوتے ہوئے داہنے ہاتھ سے پانی ڈالیں اور بائیں ہاتھ سے مَلیں۔

دایاں پاؤں دھونے کی دُعا:

اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ قَدَمَيَّ عَلَى الصِّرَاطِ يَوْمَ تَزِلُّ الْاَقْدَامُ۔

"اے اللہ! جس روز پُل صراط پر بہت سے قدم پھسلیں گے میرے پاؤں ثابت قدم رکھنا"۔

بایاں پاؤں دھونے کی دُعا:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ ذَنْبِيْ مَغْفُوْرًا وَسَعْيِيْ مَشْكُوْرًا وَتِجَارَتِيْ لَنْ تَبُوْرَ۔

"اے اللہ! میرے گناہ معاف فرما اور میری کوشش کو قبول فرما اور میری تجارت کو ترقی عطا فرما"۔

(اعضاء وضو کی تمام دعائیں ردالمحتار جلد ۱ ص ۱۲۷ سے لی گئی ہیں)

وضو کے بعد کی دعائیں

پہلی دُعا:

پھر وضو ختم ہونے پر آسمان کی طرف منہ کر کے کلمۂ شہادت پڑھیں:

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

"میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اُس کا کوئی شریک نہیں اور میں گوائی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے بندے اور اُس کے رسول ہیں"۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ۔

"اے اللہ! مجھے بہت توبہ کرنے والوں اور پاک رہنے والوں میں شامل فرما"۔

دوسری دُعا:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَ اجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ. وَ اجْعَلْنِيْ مِنْ عِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ۔ (جامع الترمذی، باب ما یقال بعد الوضو، ج۱، ص۱۰۹)

"اے اللہ! تُو مجھے توبہ کرنے والوں میں اور پاک رہنے والوں میں اور اپنے نیک بندوں میں شامل کردے"۔

تیسری دُعا:

سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ۔

"اے اللہ! آپ پاک ہیں اور میں آپ کی تعریف کرتا ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ صرف آپ ہی معبود ہیں اور میں آپ سے مغفرت چاہتا ہوں اور پھر آپ کے سامنے توبہ کرتا ہوں"۔

اِس کے بعد برتن میں وضو کا پانی بچا ہو تو اُس کو پی لیں، خواہ تھوڑا سا ہو، اگر مکروہ وقت نہ ہو تو دو رکعت "تحیۃ الوضو" پڑھیں احادیث میں اِس کا بڑا ثواب آیا ہے۔

پہلے ایک ایک کرکے مذکورہ دُعائیں یاد کریں، کسی سے سب دُعائیں نہ ہوسکیں تو وضو کے شروع میں بِسْمِ اللہ درمیان میں وضو کی دُعا اور آخر میں کلمہ شہادت اور

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ

یاد کرلیں۔

تَحِیَّۃُ الْوُضُوْ کی فضیلت:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فجر کی نماز کے وقت دریافت فرمایا: بلال! اِسلام لانے کے بعد اپنا وہ عمل بتاؤ جس سے تمہیں ثواب کی سب سے زیادہ امید ہو؟ کیونکہ میں نے جنّت میں اپنے آگے آگے تمہارے جوتوں کی آہٹ سنی ہے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ مجھے اپنے اعمال میں سب سے زیادہ اُمید جس عمل سے ہے وہ یہ ہے کہ میں نے رات یا دن میں جب کسی وقت بھی وضو کیا ہے تو اُس وضو سے اتنی نماز (تَحِیَّۃُ الْوُضُوْ) ضرور پڑھی ہے، جتنی مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُس وقت توفیق ملی۔ (بخاری، باب فضل الطہور باللیل والنہار، حدیث نمبر:۱۱۴۹)

مسواک کے فضائل:

❶ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسواک منہ کو صاف کرنے والی ہے اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا ذریعہ ہے۔ (نسائی، باب الترغیب فی السواک، حدیث نمبر:۵)

❷ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب بھی جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے مجھے مسواک کرنے کی تاکید کی، یہاں تک کہ مجھے اندیشہ ہونے لگا کہ مسواک زیادہ کرنے کی وجہ سے میں اپنے مسوڑھوں کو چھیل نہ ڈالوں۔ (مسند احمد:۵/ ۲۶۳)

❸ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دن یا رات میں جب بھی سو کر اُٹھتے تو وضو کرنے سے پہلے مسواک ضرور فرماتے۔ (ابوداؤد، باب السواک لمن قام باللیل، حدیث نمبر:۵۷)

❹ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ میری اُمّت مشقت میں پڑ جائے گی تو میں اُن کو ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا۔ (مسلم، حدیث نمبر:۵۸۹)

⑤ حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار چیزیں پیغمبروں کی سنتوں میں سے ہیں:

① حیا کا ہونا ② خوشبو کا لگانا ③ مسواک کرنا ④ نکاح کرنا۔ (ترمذی، فضل التزویج، حدیث نمبر: ۱۰۸۰)

مسواک کرنے کی سنتیں:

مسواک کرنے کی چار سنتیں ہیں:

① وضو میں مسواک کرنا۔ ② جب سو کر اُٹھے تو مسواک کرنا۔ ③ مسواک کا ایک بالشت سے لمبا ہونا۔ ④ مسواک پکڑنے کا مسنون طریقہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دائیں ہاتھ کی چھنگلی (چھوٹی انگلی) مسواک کے نیچے رکھے اور انگوٹھا مسواک کے اوپر سرے کے نیچے رکھے اور باقی انگلیاں مسواک کے اوپر رکھے۔

تیمّم کا بیان

پاک مٹی یا کسی ایسی چیز سے جو مٹی کے حکم میں ہو، بدن کو نجاستِ حکمیہ سے پاک کرنے کو تیمم کہتے ہیں۔

جب پانی نہ ملے یا پانی کے استعمال کرنے سے بیمار ہو جانے یا مرض بڑھ جانے کا اندیشہ ہو تو تیمم کرنا جائز ہوتا ہے۔

جب پانی ایک میل دور ہو، یا کسی دشمن کے خوف سے پانی نہ لے سکتا ہو۔ مثلاً: گھر سے باہر کنواں موجود ہے، مگر ڈر ہے کہ گھر سے نکلا تو دشمن یا چور مار ڈالے گا یا کنوئیں کے پاس بڑا بھاری سانپ پھر رہا ہے یا شیر کھڑا ہے یا تھوڑا پانی اپنے پاس موجود ہے مگر ڈر ہے کہ اگر اُسے وضو میں خرچ کر دیا تو پیاس سے تکلیف ہوگی یا کنواں موجود ہے مگر ڈول رسّی نہیں ہے یا پانی موجود ہے مگر یہ شخص اُٹھ کر اُسے لے نہیں سکتا اور دوسرا آدمی موجود نہیں، یہ سب صورتیں پانی نہ ہونے کے حکم میں داخل ہیں۔

جب انسان کسی ایسی جگہ پر ہو جہاں پانی موجود نہیں، لیکن اُسے کسی کے بتانے سے یا اپنی اٹکل سے اِس بات کا گمان غالب ہو جائے کہ پانی ایک میل کے اندر ہے تو پانی لانا اور وضو کرنا ضروری ہے۔

مگر جب کوئی بتانے والا بھی نہ ہو اور کسی طریقہ سے بھی پانی کا پتہ نہ چلے یا پانی کا پتہ تو چلے لیکن وہ ایک میل یا اُس سے زیادہ دور ہو تو پھر پانی لانا ضروری نہیں، تیمم کر لینا جائز ہے۔

تیمّم کے فرائض:

تیمّم میں تین فرض ہیں:

(۱) نیت کرنا۔ (۲) دونوں ہاتھ مٹی پر مار کر منہ پر پھیرنا۔

(۳) دونوں ہاتھ مٹی پر مار کر دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت ملنا۔

تیمّم کرنے کا پورا طریقہ:

اوّل نیت کرو کہ میں ناپاکی دور کرنے اور نماز پڑھنے کے لیے تیمّم کرتا ہوں، پھر دونوں ہاتھ مٹی کے بڑے ڈھیلے پر مار کر اُنہیں جھاڑ دو، زیادہ مٹی لگ جائے تو منہ سے پھونک دو اور دونوں ہاتھوں کو منہ پر اِس طرح پھیرو کہ کوئی جگہ باقی نہ رہ جائے، ایک بال برابر جگہ چھوٹ جائے گی تو تیمّم جائز نہ ہوگا۔ پھر دوسری مرتبہ دونوں ہاتھ مٹی پر مارو اور اُنہیں جھاڑ کر پہلے بائیں ہاتھ کی چاروں انگلیاں سیدھے ہاتھ کی انگلیوں کے سروں کے نیچے رکھ کر کھینچتے ہوئے کہنی تک لے جاؤ، اِس طرح لے جانے میں سیدھے ہاتھ کے نیچے کی جانب ہاتھ پھر جائے گا، پھر بائیں ہاتھ کہ ہتھیلی سیدھے ہاتھ کے اوپر کی طرف کہنی سے انگلیوں تک کھینچتے ہوئے لاؤ اور بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے اندر کی جانب کو سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے کی پشت پر پھیرو، پھر اِسی طرح سیدھے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر پھیرو، پھر انگلیوں کا خلال کرو، اگر انگوٹھی پہنے ہوئے ہو تو اُسے اُتارنا یا ہلانا ضروری ہے۔ ڈاڑھی کا خلال کرنا بھی سنّت ہے۔

مسئلہ: وضو اور غسل دونوں میں تیمّم جائز ہے۔

کن چیزوں پر تیمّم کرنا جائز ہے؟

پاک مٹی اور ریت اور پتھر اور چونا اور مٹی کے کچے یا پکے برتن جن پر روغن نہ ہو اور مٹی کی کچی یا پکی اینٹیں اور مٹی یا اینٹوں یا پتھر یا چونے کی دیوار اور گیرو اور ملتانی مٹی پر تیمّم کرنا جائز ہے۔ اِسی طرح غبار سے بھی تیمّم کرنا جائز ہے۔

کس قسم کے موزوں پر مسح کرنا جائز ہے؟

تین قسم کے موزوں پر مسح جائز ہے:

(۱) اوّل چمڑے کے موزے جن سے پاؤں ٹخنوں تک چھپے رہیں۔

② دوسرے وہ اونی سوتی موزے جن میں چمڑے کا تلا لگا ہوا ہو۔

③ تیسرے وہ اونی سوتی موزے جو اِس قدر موٹے اور گاڑھے ہوں کہ خالی موزے پہن کر تین چار میل راستہ چلنے سے نہ پھٹیں۔

وضو میں موزوں کا مسح جائز ہے، غسل میں نہیں۔ اگر موزہ اتنا پھٹ گیا کہ پاؤں کی تین چھوٹی انگلیوں کے برابر پاؤں کھل گیا یا چلنے میں کھل جاتا ہے تو اُس پر مسح جائز نہیں اور اُس سے کم پھٹا ہو تو جائز ہے۔

مسح کس طرح کرے؟

ہاتھ کی انگلیاں پانی سے بھگو کر تین انگلیاں پاؤں کے پنجے پر رکھ کر اوپر کی طرف کھینچے۔ انگلیاں پوری رکھے، صرف اُن کے سرے رکھنا کافی نہیں۔

تہجد کے چار (۴) اعمال:

① نماز پڑھنا۔ ② قرآن کو دیکھ کر پڑھنا۔

③ ذکر کرنا۔ ④ اللہ سے گڑگڑا کر دُعا مانگنا۔

نمازِ تہجد سے پہلے پڑھنے والی دُعا:

① اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ لَكَ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ، وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ، وَقَوْلُكَ حَقٌّ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ، وَمُحَمَّدٌ ﷺ حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ، اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ، وَبِكَ اٰمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ، وَبِكَ

خَاصَمْتُ، وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ، فَاغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَآ أَخَّرْتُ، وَمَآ أَسْرَرْتُ وَمَآ أَعْلَنْتُ، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ، وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، أَنْتَ إِلٰهِيْ لَآ إِلٰهَ إِلَّآ أَنْتَ۔ (عمدۃ القاری، کتاب التہجد: ۷/ ۱۶۵)

"اے اللہ! تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں، تو آسمانوں، زمین اور جو کچھ اِن میں ہے (سب کو) قائم رکھنے والا ہے، تیرے ہی لیے سب تعریفیں ہیں، تو آسمان و زمین اور جو کچھ اِن میں ہے، کا بادشاہ ہے اور تو ہی لائق تعریف ہے، تو آسمانوں زمین اور جو کچھ اِن (دونوں) میں ہے، کو روشن کرنے والا ہے اور تو ہی لائق حمد و ستائش ہے (کہ) تو ہی حق ہے، تیرا وعدہ حق، تیری ملاقات حق، تیرا کلام حق، جنّت حق، جہنم حق، انبیاء کرام حق، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حق، اور قیامت بھی حق ہے۔ اے اللہ! میں تیرا فرماں بردار رہا، تجھ پر ایمان لایا، تجھ ہی پر بھروسہ کیا، تیری ہی طرف میں نے رجوع کیا، میں تیری ہی مدد سے (دشمنوں کے ساتھ جھگڑتا ہوں اور تجھ ہی سے فیصلہ چاہتا ہوں، تو ہمارا رب ہے اور تیری ہی طرف رجوع ہے تو میرے گزشتہ اور آئندہ پوشیدہ اور ظاہر گناہ معاف فرما اور میرے وہ گناہ جن کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے تو ہی (جس کو چاہے) آگے کرنے والا اور (جس کو چاہے) پیچھے کرنے والا ہے، تو ہی میرا معبود ہے، اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

② وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ۔

اور گناہوں سے باز رہنے اور نیکی (کرنے) کی قوت صرف اللہ تعالیٰ کی مدد سے ہے۔

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

"جو شخص اللہ تعالیٰ کی تعریف کرے اللہ نے سن لی۔ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کو پالنے والا ہے"۔

③ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

"اللہ تعالیٰ پاک ہے جو تمام جہانوں کو پالنے والا ہے"۔

④ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ۔

"اللہ تعالیٰ پاک ہے اور اُسی کی تعریف ہے"۔

⑤ رات کے آخری تہائی حصے میں اُٹھ کر بیٹھے تو آسمان کی طرف نگاہ کر کے سورۂ آل عمران کی

آخری دس آیات (جن کی ابتداء "اِنَّ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَاخۡتِلَافِ الَّیۡلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الۡاَلۡبَابِ۔" سے ہوتی ہے) پڑھیں۔

❻ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کو نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو دس مرتبہ "اَللّٰهُ اَكۡبَرُ" دس مرتبہ "اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ" دس مرتبہ "سُبۡحَانَ اللّٰهِ" اور دس مرتبہ "اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ" پڑھتے۔

❼ دس مرتبہ:

اَللّٰهُمَّ اغۡفِرۡ لِیۡ وَاهۡدِنِیۡ وَارۡزُقۡنِیۡ وَعَافِنِیۡ۔

"اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھے ہدایت دے، رزق عطا فرما اور مجھے عافیت دے"۔

❽ دس بار:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡۤ اَعُوۡذُبِكَ مِنۡ ضِیۡقِ الدُّنۡیَا وَضِیۡقِ یَوۡمِ الۡقِیَامَةِ۔

(سنن ابی داود، کتاب الادب، باب مایقول اذا اصبح، حدیث نمبر:5085)

"اے اللہ! دنیا میں اور قیامت کے دن، جگہ کی تنگی سے میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں"۔

نماز تہجد شروع کرتے وقت کی دُعا:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ جَبۡرَائِیۡلَ، وَمِیۡكَائِیۡلَ، وَإِسۡرَافِیۡلَ، فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ، عَالِمَ الۡغَیۡبِ وَالشَّهَادَةِ، اَنۡتَ تَحۡكُمُ بَیۡنَ عِبَادِكَ فِیۡمَا كَانُوۡا فِیۡهِ یَخۡتَلِفُوۡنَ، اِهۡدِنِیۡ لِمَا اخۡتُلِفَ فِیۡهِ مِنَ الۡحَقِّ بِإِذۡنِكَ، إِنَّكَ تَهۡدِیۡ مَنۡ تَشَآءُ إِلٰی صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ۔

"اے اللہ! جبرئیل، میکائیل اور اسرافیل علیہم السلام کے رب، آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے، پوشیدہ اور ظاہر کو جاننے والے، تو بندوں کے درمیان اُن باتوں کا فیصلہ کرتا ہے جس میں وہ جھگڑتے ہیں، جس حق بات میں اختلاف کیا جائے اُس میں اپنی توفیق سے میری راہ نمائی فرما۔ بے شک! تو جس کو چاہے سیدھا راستہ دکھاتا ہے"۔

نمازِ تہجد:

اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے، اُن میں دوسری چیز نماز ہے۔ پانچ وقت کی نماز کا فرض ہونا ساری دنیا

کو معلوم ہے، اُس کے ساتھ ایک نماز اور بھی معروف ہے، جسے شاید ہی کوئی مسلمان ہوگا جو نہ جانتا ہو، اُس کی اہمیت اور اُس کی فضیلت سے اجمالاً سبھی اہلِ ایمان واقف ہیں، وہ ہے "تہجد" کی نماز! یہ نماز ہے تو نفل مگر ابتداً فرض رہ چکی ہے، اِس لیے ثواب کے لحاظ سے قریب قریب فرض کے ہم پایہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بندوں پر مہربانی فرمائی کہ اُسے فرض کے بجائے نفل قرار دے دیا کہ کوئی سست ہو، اور اُس کی پابندی نہ کر سکے تو وہ گنہگار نہ ہو، اور جس کو حوصلہ ہو، وہ مجاہدہ کر کے اُس کی پابندی کرے، اور درجاتِ عالیہ سے سرفراز ہو۔ یہ رات کی نماز ہے جسے قیام اللّیل کہا جاتا ہے عموماً یہ رات کے آخری حصہ میں پڑھی جاتی ہے، نیند کے لحاظ سے یہی حصہ رات کا سب سے شیریں حصہ ہوتا ہے، اِس حصہ میں نیند کے تمام موانع زائل ہوتے ہیں۔ گرمیوں میں اِس وقت رات ٹھنڈی ہو جاتی ہے، سردیوں میں لحاف کی گرمی عروج پر ہوتی ہے، سناٹا بھی گہرا ہو جاتا ہے، تمام آوازیں خاموشی کی آغوش میں سو چکی ہوتی ہیں، اُس وقت اللہ کی محبت کا شدید تقاضا ہوتا ہے، جو انسان کو بستر راحت سے اُٹھاتا ہے، اور خدا کے حضور کھڑا کرتا ہے۔ ہر زمانہ میں صالحین کا یہ طریقہ رہا ہے کہ عام لوگ جب رات کے آخری حصہ میں خوابِ شیریں کے مزے لیتے ہیں، تو اللہ کے نیک بندے اپنی نیند قربان کر کے اللہ سے مناجات کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:

تم رات کے قیام کو یعنی نماز پڑھنے کو اپنے اوپر لازم کرو، کیونکہ یہ تم سے پہلے صالحین کا طریقہ رہا ہے، اور اِس سے تمہارے رب کا قرب حاصل ہوتا ہے، گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے، اور اِس سے گناہوں سے رکاوٹ ہوتی ہے۔ (ترمذی، باب، حدیث نمبر: ۳۵۴۹)

نمازِ تہجد کے فوائد:

① قبر میں نور ہوگا۔
② اللہ تعالیٰ اُس کو ولی بنا کر چھوڑیں گے۔
③ اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔
④ مؤمن کی شرافت ہے۔
⑤ دُعا قبول ہوتی ہے۔
⑥ رات کے دو (۲) نفل دنیا و مافیہا سے افضل ہیں۔
⑦ افضل نماز رات کے اخیر حصہ کی ہے مگر اِس کے پڑھنے والے بہت تھوڑے ہیں۔
⑧ صالحین کا طریقہ ہے۔
⑨ سارا دن آدمی خوش رہتا ہے۔
⑩ تہجد گناہوں سے روکتی ہے۔
⑪ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنّت ہے۔

⑫ قربِ الٰہی کا ذریعہ ہے۔ ⑬ روح وجسم کے لیے نور ہے۔

"آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور عرض کی کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جتنے سال بھی زندہ رہیں پھر بھی ایک دن جانا ہوگا، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جس سے بھی محبت کرلیں پھر بھی ایک دن اُس سے جدا ہونا پڑے گا۔ مؤمن کی شرافت تہجد ہے، مؤمن کی عزّت لوگوں سے استغناء ہے۔"

تہجد کا ذکر قرآن کریم میں:

اللہ تعالیٰ نے نمازِ تہجد کا حکم پہلے اپنے پیغمبر علیہم السلام کو دیا، اُس کے بعد ساری اُمّت کو اِس کی ترغیب دی۔ قرآن کریم میں متعدد مقامات پر اس کا تذکرہ ہے۔

پہلی آیت:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۝١ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝٢ نِّصْفَهٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا ۝٣ اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ۝٤ (سُوْرَةُ الْمُزَّمِّل)

"اے کپڑوں میں لپٹنے والے! رات کو (نماز) میں کھڑے رہا کرو، مگر تھوڑی سی رات یعنی نصف رات یا اُس سے کسی قدر کم کردو یا نصف سے کچھ بڑھا دو، اور قرآن خوب صاف صاف پڑھو۔"

دوسری آیت:

اِس نماز کا کیا مقام ومرتبہ ہے؟! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خطاب کرکے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ۝٧٨ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۝٧٩ (سُوْرَةُ بَنِیْٓ اِسْرَآءِيْل)

"اور کچھ رات قرآن کے ساتھ جاگتے رہو، یہ تمہارے لیے مزید ہے، قریب ہے کہ تم کو تمہارا رب مقامِ محمود میں کھڑا کرے۔"

حضرت شاہ عبد القادر محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اِس کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ: "یعنی نیند سے جاگ کر (تہجد میں) قرآن پڑھا کر، یہ حکم سب سے زیادہ تجھ پر کیا ہے کہ تجھ کو مرتبہ (سب سے) بڑا دینا ہے"۔ (تفسیر عثمانی)

اور "مقامِ محمود" کی تفسیر کرتے ہوئے علامہ شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "مقامِ محمود" شفاعتِ عظمیٰ کا مقام ہے، جب کوئی پیغمبر نہ بول سکے گا تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ سے عرض کر کے خلقت کو تکلیف سے چھڑائیں گے، اُس وقت ہر شخص کی زبان پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حمد (تعریف) ہوگی، اور حق تعالیٰ بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف کرے گا، گویا شانِ محمدیت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پورا پورا ظہور اُس وقت ہوگا۔ (تفسیر عثمانی)

تیسری آیت:

اللہ تعالیٰ نے تہجد پڑھنے والوں کا تذکرہ قرآن پاک میں کس اہتمام سے کیا ہے؟ قربان ہوجانے کی چیز ہے!! کس قدر خوش نصیب ہے وہ بندہ جس کا آقا اُس کے کاموں کو بطور مدح کے ذکر فرمائے۔ ارشاد ہے:

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿۱۵﴾ اٰخِذِيْنَ مَآ اٰتٰهُمْ رَبُّهُمْ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُحْسِنِيْنَ ﴿۱۶﴾ كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ (سورۃ الذّٰریٰت)

"بے شک اصحابِ تقویٰ باغوں میں ہیں، جو کچھ اُن کو اُن کے رب نے دیا ہے، اُسے لیتے ہیں، وہ اُس سے پہلے نیکی والے تھے، وہ رات کو تھوڑا سوتے تھے، اور صبح کے وقتوں میں معافی مانگتے تھے"۔

یعنی دنیا سے نیکیاں سمیٹ کر لاتے تھے، آج اُن کو نیک پھل مل رہا ہے، آگے اُن نیکیوں کی قدرے تفصیل ہے (پہلی بات اُن نیکیوں میں یہ ہے کہ وہ) رات کا اکثر حصہ عبادتِ الٰہی میں گزارتے اور سحر کے وقت جب رات ختم ہونے کو آتی ہے تو اللہ سے اپنی تقصیرات کی معافی مانگتے کہ الٰہی حقِ عبودیت ادا نہ ہوسکا، جو کوتاہی ہوئی اپنی رحمت سے معاف فرما دیجیے، کثرتِ عبادت اُن کو مغرور نہ کرتی تھی، بلکہ جس قدر بندگی میں ترقی کرتے جاتے خشیت وخوف بڑھتا جاتا"۔ (تفسیر عثمانی)

چوتھی آیت:

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص بندوں کے لیے "عِبَادُ الرَّحْمٰنِ" (رحمت والے کے بندے) کا عنوان اختیار فرمایا ہے، وہاں اُن "عِبَادُ الرَّحْمٰنِ" کی صفات جو باعث رحمت ہیں، اُنہیں بیان کرتے ہوئے حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا ﴿۶۴﴾ (سورۃ الفرقان)

”اور وہ لوگ جو اپنے رب کے سامنے سجدہ اور قیام کی حالت میں گزار دیتے ہیں“۔

یعنی رات کو جب غافل بندے نیند اور آرام کے مزے لوٹتے ہیں، یہ خدا کے آگے کھڑے اور سجدے میں پڑے ہوئے گزارتے ہیں“۔ (تفسیر عثمانی)

محبوبیت کا کتنا اعلیٰ مقام ہے کہ اُن کی راتوں کی خلوت کا اللہ تعالیٰ اِس محبت سے ذکر فرماتے ہیں، اور ایسے لوگوں کو رحمٰن کا خاص بندہ قرار دیتے ہیں۔ یہ ہے وہ کام جس میں اہلِ ایمان کو سبقت کرنا چاہیے، اور لوگوں کی رات مردہ ہو، تو اِن کی رات زندہ ہو، دنیا سو کر اپنی رات تاریک بنا رہی ہو، تو یہ جاگ کر اپنی راتوں کو روشن کر رہے ہوں، اِن کا دن بھی اُجالا اور رات بھی چاندنی، اہل ایمان کے لیے نور ہی نور ہے۔

پانچویں آیت:

راتوں کو جاگ کر نمازیں پڑھنا، اللہ کو خلوت میں یاد کرنا، اُس سے اُمید وخوف کے ساتھ دُعائیں کرنا، اللہ کو کس قدر محبوب ہے!!! اور کتنے پیار سے ایسے لوگوں کا ذکر کیا ہے ملاحظہ ہو:

اِنَّمَا يُؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّسَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۱۵﴾ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۱۶﴾ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۷﴾ (الم تنزیل السجدۃ)

”ہماری باتوں کو وہی مانتے ہیں کہ اُن کو جب اُن باتوں سے سمجھایا جاتا ہے، تو وہ سجدے میں گر جاتے ہیں اور پاک ذات کو یاد کرتے ہیں اپنے رب کی خوبیوں کے ساتھ اور وہ بڑائی نہیں کرتے، اُن کے پہلو خوابگاہوں سے جدا رہتے ہیں اور اپنے رب کو خوف اور لالچ سے پکارتے ہیں، اور جو کچھ ہم نے روزی دی ہے اُس میں سے خرچ کرتے ہیں، پس! کوئی نہیں جانتا آنکھوں کی اِس ٹھنڈک کو جو اُن کے لیے پوشیدہ رکھ دی گئی ہے، اِس عمل کے بدلے میں جو وہ کرتے تھے“۔

چھٹی آیت:

ہر زمانے میں، اور ہر شخص کے لیے قیام اللیل میں کھڑا ہونا اللہ تعالیٰ کو محبوب رہا ہے، جو شخص بھی آرام اور

راحت قربان کر کے اللہ کے حضور سر بسجود ہوگا اللہ کو محبوب ہے۔ حق تعالیٰ کا ارشاد ہے:

لَيْسُوْا سَوَآءً ۭ مِنْ اَھْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَاۗىِٕمَةٌ يَّتْلُوْنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَاۗءَ الَّيْلِ وَھُمْ يَسْجُدُوْنَ ؀ (سورۂ آل عمران)

"وہ سب برابر نہیں ہیں، اہلِ کتاب میں ایک جماعت سیدھی راہ پر ہے، اللہ کی آیتوں کو راتوں میں پڑھتے ہیں اور سجدے کرتے ہیں"۔

ساتویں آیت:

اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَاۗءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّقَاۗىِٕمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَيَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ ۭ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۭ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ۧ (سُوْرَۃُ الزُّمَر)

"بھلا ایک وہ جو رات کی گھڑیوں میں بندگی میں لگا ہوا ہے، کبھی سجدہ کرتا ہے، کبھی کھڑا رہتا ہے وہ آخرت سے ڈرتا ہے اور اپنے رب کی مہربانی کی امید رکھتا ہے، تم کہہ دو کہ کیا سمجھ والے اور بے سمجھ کبھی برابر ہو سکتے ہیں، سوچتے وہی ہیں جنہیں عقل ہے"۔

نمازِ تہجد کی فضیلت احادیث کی روشنی میں:

احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ آدمی اگر باوضو سوئے اور تہجد کے وقت بیدار ہونے کی نیت سے سوئے، تو ایک مبارک اور مستحب کام ہے، حق تعالیٰ کی طرف سے بڑے انعامات سے نوازا جاتا ہے۔ حق تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ؀ (سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ)

"اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں اور طہارت والوں سے محبت فرماتے ہیں"۔

طہارت اور وضو کی فضیلت میں اگر اور کوئی بات نہ ہوتی، تو یہی بات کافی ہے کہ وہ بندہ جو طہارت کا اہتمام رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ کی محبت کا مورد بن جاتا ہے، بندے کے لیے کتنی بڑی فضیلت ہے۔

① حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے طہارت کی حالت میں یعنی باوضو) رات بسر کی، تو اُس کے بدن سے لگا ہوا ایک فرشتہ بھی اُس کے پاس رات گزارتا ہے اور جب بھی اُس کی آنکھ کھلتی ہے، فرشتہ دُعا کرتا ہے کہ اے اللہ! آپ فلاں بندے کو بخش دیجیے، یہ باوضو

سویا ہے۔

② حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ: جب بھی کوئی مسلمان ذکر اللہ کے ساتھ باوضو سوتا ہے، پھر اُس کی آنکھ رات میں کسی وقت کھلتی ہے، اور اُس وقت وہ اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت کی کوئی بھلائی مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسے ضرور عطا فرماتے ہیں۔

③ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول نقل کرتے ہیں کہ: جو شخص اپنے بستر پر اس نیت سے آیا کہ رات کو اُٹھ کر نماز پڑھے گا، مگر اُس کی آنکھ صبح ہی کے وقت کھلی، رات میں نہیں اُٹھ سکا، تو جو اُس نے نیت کی تھی اُس عمل کا ثواب اُس کے حق میں لکھ دیا گیا اور اُس کی نیند اُس کے حق میں خدا کی طرف سے صدقہ اور بخشش ہے۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ فضل وکرم کی بارگاہ ہے، وہاں گھاٹے اور نقصان کا کوئی تصور نہیں۔ آنکھ کھل گئی اور نماز پڑھ لی تب نورٌ علی نور ہے اور اگر آنکھ نہ کھل سکی سویا ہی رہ گیا جب بھی اُسے تہجد کا ثواب مل گیا۔ سُبْحَانَ اللهِ! کیا انتہاء ہے بخشش وعطا کی؟!!!

نمازِ تہجد کی ترغیب:

① حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہمارے رب تبارک وتعالیٰ ہر رات کے آخری تہائی وقت آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتے ہیں، اور ارشاد فرماتے ہیں کہ: کون ہے جو مجھ سے دُعا کرے اور میں اُسے قبول کروں؟ کون ہے جو مجھ سے مانگے اور میں اُسے عطا کروں؟ کون ہے جو مجھ سے مغفرت چاہے اور میں اس کی مغفرت کروں؟

اور "مسلم شریف" کی روایت میں مزید اتنا اور ہے:

پھر رب تبارک وتعالیٰ اپنے دونوں ہاتھوں کو پھیلا دیتے ہیں اور فرماتے ہیں: کون ہے جو ایسی ذات کو قرض دے جس کے پاس نہ کچھ کمی ہے اور نہ وہ ظلم کرنے والا ہے۔ یہ بات صبح طلوع ہونے تک فرماتے رہتے ہیں۔

اہل اللہ اور اہل محبت کو یقین کی یہی طاقت حاصل ہوتی ہے جس سے اُن کو راتوں کا یہ جاگنا نہ صرف یہ کہ آسان ہوتا ہے بلکہ اُن کو اِس میں ایک غیر فانی لذّت وحلاوت نصیب ہوتی ہے۔ رَزَقَنِيَ اللهُ وَسَائِرَ الْمُسْلِمِيْنَ (آمِيْن)

❷ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد نقل فرمایا ہے کہ آدمی جب سوتا ہے تو شیطان اُس کے سر کے پچھلے حصہ میں کچھ گرہیں لگاتا ہے، اور ہر گرہ پر کہتا ہے: لمبی رات ہے، سوئے۔ پھر اگر اُس کی آنکھ کھلتی ہے اور وہ اللہ کا نام لیتا ہے، تو ایک گرہ کھل جاتی ہے، پھر اگر وضو کر لیتا ہے تو ایک گرہ اور کھل جاتی ہے، اور اگر نماز پڑھ لیتا ہے تو تمام گرہیں کھل جاتی ہیں، اور ہشاش بشاش ہو جاتا ہے، ورنہ بدمزہ اور سست رہتا ہے۔

❸ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تذکرہ آیا کہ کوئی صبح ہونے تک سوتا رہا، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایسے آدمی کے کان میں شیطان نے پیشاب کر دیا ہے۔ (بخاری ومسلم)

❹ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تین آدمیوں سے محبت فرماتے ہیں اور اُن کیلئے ہنستے ہیں، یعنی بہت زیادہ خوش ہوتے ہیں:

① ایک وہ شخص جو ایسے وقت میں خود کو میدانِ جنگ میں اللہ کے لیے جھونک دیتا ہے جب کہ لشکر میں شکست کی وجہ سے بھگدڑ مچ گئی ہو، وہ اُس نازک حالت میں جان کی بازی لگا دیتا ہے، اب یا تو اللہ اُس کی نصرت فرمائیں اور وہ کامیاب ہو جائے، یا وہ قتل ہو جائے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرے بندے کو دیکھو! کس طرح اِس نے اپنے آپ کو میرے لیے جمائے رکھا۔

② دوسرا وہ شخص ہے جس کے پہلو میں خوبصورت بیوی ہو، اور نرم بچھونا ہو لیکن وہ رات میں اُٹھ جاتا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: یہ اپنی خواہش اور شہوت کو برطرف کر کے میری یاد میں کھڑا ہو گیا حالانکہ چاہتا تو سویا رہتا۔

③ تیسرا وہ شخص جو رات میں سفر کرتا رہا اُس کے ساتھ قافلہ بھی ہے، رات میں زیادہ تر بیدار رہا، پھر لوگوں پر نیند کا غلبہ ہوا تو سب سو گئے، مگر وہ شخص خواہ تکلیف میں ہو، خواہ آرام میں، نماز میں مشغول ہو جاتا ہے۔

❺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عبداللہ بن ابی قیس سے فرمایا کہ تہجد کی نماز نہ چھوڑو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِس کو کبھی نہیں چھوڑتے تھے، کبھی مریض ہوتے، یا طبیعت پر سستی کا غلبہ ہوتا، تو بیٹھ کر پڑھتے (مگر چھوڑتے نہ تھے)۔

❻ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اُس شخص پر رحمت فرمائیں جو رات کو اُٹھ کر تہجد پڑھے پھر اپنی بیوی کو بھی جگائے اور وہ بھی نماز پڑھے اور اگر نیند کے غلبہ کی وجہ سے وہ نہ اُٹھی تو اُس کے منہ پر پانی کا ہلکا سا چھینٹا دے کر جگا دے۔ اور اِسی طرح اللہ تعالیٰ اُس عورت پر

رحمت فرمائیں جو رات کو اُٹھ کر تہجد پڑھے پھر اپنے شوہر کو جگائے اور وہ بھی نماز پڑھے اور اگر وہ نہ اُٹھے تو اُس کے منہ پر پانی کا ہلکا سا چھینٹا دے کر اُٹھا دے۔ (نسائی، باب الترغیب فی قیام اللیل، رقم الحدیث: ۱۶۱۰)

فائدہ: اِس حدیث کا تعلق اُن میاں بیوی سے ہے جو تہجد کا شوق رکھتے ہوں اور اِس طرح اُٹھانا اُن کے درمیان ناگواری کا سبب نہ ہو۔ (معارف الحدیث)

⑦ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص تہجد پڑھنے کا عادی ہو اور نیند کے غلبہ کی وجہ سے (کسی رات) آنکھ نہ کھلی تو اللہ تعالیٰ اُس کے لیے تہجد کا ثواب لکھ دیتے ہیں اور اُس کا سونا اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُس پر ایک انعام ہے کہ بغیر تہجد پڑھے اُسے (اُس رات) تہجد کا ثواب مل جاتا ہے۔ (نسائی، باب من کان لہ صلاۃ باللیل: حدیث نمبر ۱۷۸۵)

⑧ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: عبداللہ! تم فلاں کی طرح مت ہو جانا کہ وہ رات کو تہجد پڑھا کرتا تھا پھر تہجد چھوڑ دی۔ (بخاری، باب ما یکرہ من ترک قیام اللیل: حدیث نمبر: ۱۱۵۲)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ بلا کسی عذر کے اپنے دینی معمول کو چھوڑنا اچھی بات نہیں ہے۔ (مظاہر حق)

⑨ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تہجد ضرور پڑھا کرو۔ وہ تم سے پہلے کے نیک لوگوں کا طریقہ رہا ہے، اِس سے تمہیں اپنے رب کا قرب حاصل ہوگا، گناہ معاف ہوں گے اور گناہوں سے بچے رہو گے۔ (مستدرک حاکم: ۱/۳۰۸)

⑩ حضرت ایاس بن معاویہ مزنی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تہجد ضرور پڑھا کرو اگرچہ اتنی تھوڑی دیر ہی کے لیے ہو جتنی دیر میں بکری کا دودھ دوہا جاتا ہے اور جو نماز بھی عشاء کے بعد پڑھی جائے وہ تہجد میں شامل ہے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

فائدہ: سو کر اُٹھنے کے بعد جو نفل نماز پڑھی جائے اُسے تہجد کہتے ہیں۔ بعض علماء کے نزدیک عشاء کے بعد سونے سے پہلے جو نفل پڑھ لیے جائیں وہ بھی تہجد ہے۔ (اعلاء السنن)

⑪ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رمضان المبارک کے بعد سب سے افضل روزے ماہ محرم کے ہیں اور فرض نمازوں کے بعد سب سے افضل نماز رات کی (نمازِ تہجد) ہے۔ (مسلم)

⑫ حضرت موسیٰ علیہ السلام جلیل القدر صاحبِ شریعت نبی ہیں، تورات مقدس آپ علیہ السلام ہی کو عطا ہوئی تھی، اُن کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس رات مجھ کو معراج ہوئی، میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا، وہ اپنی قبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔ (مسلم شریف)

⑬ حضرت داؤد علیہ السلام کے فرزند حضرت سلیمان علیہ السلام تھے، اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَوَهَبْنَا لِدَاوُدَ سُلَيْمَانَ نِعْمَ الْعَبْدُ إِنَّهُ أَوَّابٌ۔ (سُوْرَۃُ صٓ، ۳۹)

"ہم نے داؤد علیہ السلام کو (ایک بیٹا) سلیمان عطا کیا، وہ اچھا بندہ تھا، وہ (ہماری طرف) رجوع کرنے والا تھا، یہ بھی اپنے والد گرامی کے نقش قدم پر ہے"۔

اِن کا ایک قول امام احمد ابن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے "کتاب الزہد" میں نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: حیرت ہے، وہ تاجر جو دن میں قسمیں کھاتا ہے، اور رات میں سوتا ہے، وہ کیسے نجات پائے گا؟!!

حضرت کے اِس قول سے معلوم ہوا کہ: رات میں جاگنا باعثِ نجات ہوتا ہے، اور رات بھر سوتے رہنا کوئی اچھی چیز نہیں ہے۔

⑭ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی والدۂ مکرمہ نے اُنہیں نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ: اے میرے بیٹے! رات میں زیادہ نہ سوؤ رات میں زیادہ سونا آدمی کو قیامت کے دن فقیر بنا کر چھوڑے گا۔ (ابن ماجہ وبیہقی)

نمازِ تہجد کی جو شان احادیث سے معلوم ہوتی ہے، اُس کے پیش نظر واقعی اِسے کبھی ترک نہیں کرنا چاہیے، یہ "مِفْتَاحُ الْحَسَنَات" ہے، لیکن ہمارے زمانے میں زیادہ تر لوگ اِس سے غافل ہیں، البتہ جن لوگوں نے اِس کی اہمیت سمجھی ہے، وہ مضبوطی کے ساتھ اِس پر جمے ہوئے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اہتمام تہجد:

جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے نمازِ تہجد کے فضائل بیان فرمائے ہیں، اور اِس کی ترغیب دی ہے اِسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اِس کا عملی اہتمام بھی کیا، نبوّت کے بعد سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زندگی کی کوئی ایسی رات نہیں ملتی جس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم رات بھر سوئے ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی راتوں کے احوال جو احادیث میں بیان کیے

گئے ہیں، اُن سے اندازہ ہوتا ہے، آپ ﷺ کے قلب مبارک کو ایک بے قراری سی رہتی تھی، یادِ محبوب میں بار بار اُٹھتے تھے، رات کا زیادہ حصہ جاگتے گزرتا تھا، اور اِس جاگنے کا آپ ﷺ خاص اہتمام کرتے تھے، آپ ﷺ کا بستر ایسا ہوتا تھا کہ آرام کی نیند نہ آسکے، دنیا کے بڑے لوگ تو زیادہ سے زیادہ نرم اور آرام دہ بستر تلاش کرتے ہیں، تا کہ میٹھی نیند آسکے، مگر آپ ﷺ کا جو حال تھا اُس کا ذکر حدیثوں میں اس طرح آیا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک بار رسول اللہ ﷺ کی خدمت مبارکہ میں حاضر ہوا، آپ ﷺ کھردری رسی سے بنی ہوئی چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے، آپ ﷺ کے سر مبارک کے نیچے چمڑے کا ایک تکیہ تھا، جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی، پھر آپ ﷺ کی خدمت میں چند اور صحابہ رضی اللہ عنہم بھی حاضر ہوئے، اُن کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے، رسول اللہ ﷺ نے تھوڑی سی کروٹ لی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ آپ ﷺ کے پہلوئے مبارک اور رسیوں کے درمیان کپڑے کا کوئی حجاب نہیں ہے، آپ ﷺ کے پہلو پر رسیوں کا نشان پڑ گیا تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ رونے لگے، آپ ﷺ نے فرمایا: عمر! کیا بات ہے کیوں روتے ہو؟ عرض کیا: واللہ! میں جانتا ہوں کہ آپ (ﷺ) کا مرتبہ ومقام اللہ کے نزدیک قیصر وکسریٰ سے بہت بڑھ کر ہے، لیکن وہ لوگ دنیا میں جس طرح کھیلتے ہیں وہ معلوم ہے، اور آپ (ﷺ) کو میں اِس حال میں دیکھ رہا ہوں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: کیا تم اِس پر مطمئن نہیں ہو کہ اُن کے لیے دنیا ہو اور ہمارے لیے آخرت ہو؟!! عرض کیا: ضرور!! کیوں نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ایسا ہی ہے۔ (مسند احمد)

یہ روایت "بخاری و مسلم" میں خود حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے، ایک موقع پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ: "مجھ کو دنیا سے کیا واسطہ؟ میری اور دنیا کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی مسافر جو گرمی میں سفر کر رہا ہے وہ دن میں تھوڑی دیر کسی درخت کے سایہ میں بیٹھا پھر اُسے چھوڑ کر چل دیا۔" (مسند احمد)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ کا بستر جس پر آپ رات آرام فرماتے تھے چمڑے کا ایک گدا تھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔ (ابوداود، ترمذی)

رسول اللہ ﷺ کی پوری زندگی گواہ ہے کہ آپ ﷺ نے دنیا کو اِسی طرح برتا جیسے کوئی مسافر کسی درخت کے نیچے تھوڑی دیر بیٹھ کر چل دیتا ہے، آپ ﷺ نے نہ رات میں نہ دن میں کبھی راحت و آرام کا قصد کیا ہی نہیں، اور کھانے، لباس، مکان، بستر سب کو اتنا ہی استعمال کیا ہے جس کے بغیر گزارہ ممکن نہ ہو،

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم راتوں کو سوئے ضرور ہیں لیکن! راحت و آرام کو مقصد بنا کر نہیں بلکہ اِس لیے کہ تازہ دم ہو کر عبادت الٰہی میں مصروف ہوں اور اِس لیے کہ اُمّت کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیروی آسان ہو۔

حضرت مولانا شاہ وصی اللہ صاحب قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہٗ ایک جگہ تحریر فرماتے ہیں کہ:

”جس کی تہجد اچھی اُس کی رات اچھی، اور جس کی رات اچھی اُس کا دن اچھا، لوگ اچھے اچھے حالات کے خواہش مند تو ہیں لیکن! نہ اپنی رات کو اچھی بنانے کی فکر ہے نہ دن کو اچھا بنانا چاہتے ہیں، حالانکہ حال درست ہوتا ہے عمل سے، اور احوال عمل کے تابع ہوتے ہیں، باقی فاسقوں کا سا عمل اور اُس کے ساتھ اہل اللہ جیسے حالات کی تمنا بجز خام خیالی کے کچھ نہیں۔ (تالیفات مصلح الامت، ص: ۴۲۵، ج: ۳)

یہ وقت اللہ تعالیٰ سے مانگنے کا ہے خیالات کو جمع کر کے اللہ کے حضور یکسوئی حاصل کرنے کا ہے، اِسی لیے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے اِس وقت میں بکثرت دُعائیں منقول ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیروی یہی ہے کہ جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جو عمل کیا ہم بھی ذوق وشوق سے اور دل لگا کر وہی کام کریں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تہجد کے لیے کب اُٹھتے تھے؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا عام دستور یہ تھا کہ عشاء کی نماز کے بعد جلد سو جاتے تھے، اُس وقت بات چیت آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پسند نہیں کرتے تھے الّا یہ کہ کوئی ضروری بات ہو۔ چنانچہ حدیث میں وارد ہے کہ حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا معمول نقل فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم عشاء سے پہلے سونے کو اور عشاء کے بعد بات کرنے کو ناپسند کرتے تھے۔ (بخاری شریف)

”مسند احمد“ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نہ عشاء سے پہلے سونے کا معمول تھا اور نہ عشاء کے بعد جاگنے کا۔

صاحبِ فتح الباری نے لکھا ہے کہ عشاء کے بعد اگر کوئی ادھر اُدھر کی بات چیت میں وقت گنواتا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُسے مارتے اور فرماتے: کیا شروع رات میں گپ کرتے ہو اور آخر رات میں سوؤ گے؟

(فتح الباری، ص: ۹۳، ج: ۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم شروع رات میں سو جاتے تھے اور آخر رات میں عبادت میں مشغول رہتے تھے۔ (بخاری، ومسلم)

مشہور تابعی حضرت مسروق رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس وقت نماز (تہجد) پڑھتے تھے؟ فرمایا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مرغ کی بانگ سنتے تھے تو اُٹھ جاتے اور نماز پڑھتے۔ (بخاری ومسلم)

مرغ عموماً آدھی رات کے بعد بانگ دینا شروع کردیتا ہے، اِس سے معلوم ہوا کہ آدھی رات کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دستور اُٹھ جانے کا تھا۔

مرغ کا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہنا:

مرغ کی بانگ سے اٹھنا سنّت ہے۔

روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر میں مرغ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رات میں رہتا تھا۔ (حیاۃ الحیوان، ۲/۳۴۴)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سفید مرغ جس کے سر پر تاج ہو میرا دوست ہے اور میرے دوست کا دوست ہے اور میرے دشمن کا دشمن ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مرغ کو برامت کہو یہ تم کو نماز کے لیے بیدار کرتا ہے۔

جس گھر میں یہ سفید مرغ ہوگا، شیطان اور جادوگر قریب نہ آنے پائے گا اور نہ سانپ بچھو وغیرہ۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم مرغ کی بانگ سنو تو اللہ پاک سے اس کے فضل کا سوال کرو کہ اس نے فرشتوں کو دیکھا۔

نمازِ تہجد کی رکعتیں:

تہجد کی نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرض نمازوں، سنن مؤکدہ کے مثل رکعتوں کی تعداد اور کیفیت متعین نہیں فرمائی ہے، اِس کا وقت تو متعین ہے، لیکن! کتنی رکعتیں پڑھی جائیں، اِس کا مدار نشاطِ طبع، صحت و قوت، شوق وذوق پر ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عموماً اِس نماز میں قرات اور "رکوع وسجود" طویل فرماتے تھے، رکعتوں کی گنتی احادیث مبارکہ میں مختلف ملتی ہے، اِس سلسلے میں چند حدیثیں ذکر کی جاتی ہیں:

① حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات میں تیرہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے، اُن میں وتر کی نماز اور فجر کی سنّت بھی شامل ہے۔ (بخاری شریف)

تین رکعت وتر اور دو رکعت فجر کی سنّت الگ کر دی جائے تو کل آٹھ رکعتیں تہجد کی ہوئیں۔

۲ مشہور تابعی حضرت مسروق رحمۃ اللہ علیہ نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کی نماز کس طرح پڑھا کرتے تھے؟ فرمایا کہ فجر کی سنّت کے علاوہ کبھی سات رکعت، کبھی نو رکعت، کبھی گیارہ رکعت پڑھتے تھے۔ (بخاری شریف)

اِس سے معلوم ہوا کہ تہجد کی نماز علاوہ وتر کے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چار رکعت بھی پڑھی ہے، چھ رکعت بھی پڑھی ہے، اور آٹھ رکعت بھی پڑھی ہے۔

۳ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نمازِ تہجد دیکھنے کا عزم کیا، (غالباً یہ واقعہ سفر کا ہے) تو میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو ہلکی رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں طویل، بہت طویل پڑھیں، پھر دو رکعتیں اُن سے ہلکی پڑھیں، پھر دو رکعتیں اُن سے ہلکی پڑھیں، پھر دو رکعتیں اُن سے ہلکی پڑھیں، پھر وتر پڑھی، یہ تیرہ رکعتیں ہوئیں۔ (مسلم شریف)

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کی یہ روایت "موطا امام مالک" میں بھی ہے، اِس میں دو خفیف رکعتوں کا ذکر نہیں ہے، اگر اُن کو بھی شامل کر لیا جائے، تو موطا کی روایت کے لحاظ سے پندرہ رکعتیں ہو جائیں گی، بہرکیف اِس روایت کے لحاظ سے تہجد کی ۱۲ رکعتیں ہو رہی ہیں۔

۴ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: ایک مرتبہ میں نے اپنی خالہ امّ المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر رات گزاری (قصد یہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات میں کتنی نمازیں پڑھتے ہیں، اور کس طرح پڑھتے ہیں؟) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کچھ دیر سونے کے بعد اُٹھے، ضروریات سے فارغ ہوئے اور پانی کے برتن کے پاس جا کر وضو کیا، جس میں نہ تو بہت زیادہ پانی استعمال کیا اور نہ بہت کم، اوسط درجہ کا وضو کیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز میں مشغول ہو گئے، میں حالانکہ جاگ رہا تھا، لیکن انگڑائی لیتا ہوا اُٹھا، اِس ڈر سے کہ کہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے جاگتے رہنے کو سمجھ نہ جائیں، میں نے بھی وضو کیا، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بائیں کھڑا ہو گیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر دائیں طرف کر لیا (بعض روایتوں میں کان پکڑنے کا ذکر ہے) اُس رات میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تیرہ رکعت نماز پڑھی، پھر سو گئے۔ (مسلم شریف)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی اِسی روایت کے بعض طرق میں یہ بھی ذکر ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کچھ دیر

سو رہے تھے۔

تہجد میں ایک ہی آیت کو بار بار پڑھنا:

تہجد کی نماز میں کبھی کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایسی کیفیت کا ورود ہوا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ہی آیت کو بار بار پڑھتے رہے حتی کہ صبح ہوگئی، اِس سلسلے میں ایک روایت ملاحظہ ہو، اِس روایت کو امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ، امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد ابن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور متعدد ائمۂ حدیث نے ذکر کیا ہے، ہم امام محمد بن نصر رحمۃ اللہ علیہ مروزی کی مشہور کتاب "قیام اللیل (ص:۵۹)" سے اُسے نقل کرتے ہیں:

''حضرت جسرہ بنت دجاجہ رحمۃ اللہ علیہا فرماتی ہیں کہ ہمارا قافلہ عمرہ کرنے کے ارادے سے نکلا، ہم نے مقام "ربذہ" میں پڑاؤ ڈالا، (اخیر عمر میں صحابیٔ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا قیام اُسی مقام ربذہ میں تھا) ہم لوگ صحابیٔ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عشاء کی نماز پڑھائی، پھر گھر تشریف لے گئے، پھر جب لوگ سو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں تشریف لائے، اور نماز میں مشغول ہوگئے، میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رکوع کرنے سے پہلے حاضر ہوگیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے کھڑا ہوگیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اشارہ فرمایا تو میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دائیں جانب کھڑا ہوگیا، اتنے میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ آگئے، وہ ہمارے پیچھے کھڑے ہونے لگے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کو بھی اشارہ کیا، تو وہ بائیں جانب کھڑے ہوئے، اُس رات میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح تک ایک ہی آیت کی تلاوت میں مشغول رہے، اُسی پر رکوع کرتے رہے، سجدہ کرتے اور مسلسل دُعا میں مشغول رہے، وہ آیت یہ تھی:

إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿١١٨﴾ (سُوْرَةُ الْمَآئِدَة)

"اے اللہ! اگر آپ اِن کو عذاب دیں، تو بلاشبہ یہ آپ کے بندے ہیں، اور اگر آپ اِن کی مغفرت فرمادیں تو یقیناً آپ ہی غلبہ اور حکمت والے ہیں"۔

جب صبح ہوئی تو میں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آج رات جو کچھ کیا ہے، ذرا آپ اُس کے بارے میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کچھ پوچھ لیتے؟ تو حضرت

عبداللہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان! آپ نے پوری نماز ایک ہی آیت میں گزار دی، اُسی پر آپ رکوع کرتے رہے، سجدہ کرتے رہے، دُعائیں کرتے رہے، حالانکہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے پورا قرآن سکھا رکھا ہے؟!! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں اپنی امت کے لیے دُعا کر رہا تھا۔"

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے مزید اتنا اور نقل کیا ہے کہ میں نے اپنی اُمّت کے لیے اللہ تعالیٰ سے شفاعت کی درخواست کی تھی، اللہ تعالیٰ نے اُسے قبول فرمالیا، تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ یہ شفاعت ہر اُس شخص کے کام آئے گی جو اللہ کے ساتھ شرک نہیں کرتا۔

ایک رکعت میں ایک سے زائد سورتوں کا پڑھنا:

تہجد کی نماز میں لمبا قیام بہتر ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قیام بہت طویل ہوا کرتا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پورا قرآن یاد تھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جتنا چاہتے پڑھتے، مگر اُمّت میں سب کو یہ بات کہاں میسر؟!! یعنی اِس بات میں اگر کوئی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کرنا چاہے، تو کیا صورت ہوگی؟ قربان جایئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر!!! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب کے لیے نمونۂ کامل ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرتِ مبارکہ میں کہیں کوئی خلا موجود نہیں ہے کہ پیروی کرنے والا متحیر رہ جائے کہ اُن کے نقشِ پا کدھر ہیں کہ میں اُن پر چلوں؟ یہاں بھی نمونہ موجود ہے، وہ یہ کہ ایک رکعت میں کئی کئی سورتیں پڑھ کر رکعت طویل کی جاسکتی ہے، جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک ہی آیت میں شب تمام کردی، اُسی ایک آیت پر رکوع وسجود کرتے رہے، اب یہ نمونہ ملاحظہ ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باوجود سارے قرآن کے حافظ ہونے کے ایک ایک رکعت میں دو دو سورتیں پڑھا کرتے تھے۔

امام محمد بن نصر مروزی رحمۃ اللہ علیہ نے "قیام اللیل" میں حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: میں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک رکعت میں متعدد سورتیں پڑھا کرتے تھے؟ اُنہوں نے جواب دیا: مفصل کی سورتیں اکٹھا پڑھا کرتے تھے۔ (ص:۶۱)

طویل قرات کی ایک صورت تو یہ ہے کہ ہر رکعت میں ایک ایک طویل سورۃ کی تلاوت کی جائے، یہ سب سے افضل ہے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ ایک ایک رکعت میں کئی کئی سورتیں پڑھی جائیں، یہ بھی بلا کراہت درست ہے۔ تیسری صورت یہ ہے کہ ایک رکعت میں مختلف جگہ کی مختلف آیات کی تلاوت کی جائے، یہ تیسری صورت پسندیدہ نہیں ہے۔ چنانچہ حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تہجد

کے وقت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے وہ آہستہ قرات کر رہے تھے، اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو وہ کچھ آیتیں ایک سورت سے اور کچھ آیتیں ایک دوسری سورت سے پڑھ رہے تھے، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے وہ بلند آواز سے قرات کر رہے تھے۔ بعد میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ: میں تمہارے پاس سے گزرا تو تم بغیر آواز کے قرآن پڑھ رہے تھے؟ انہوں نے عرض کیا: جس سے میں مناجات کر رہا تھا، وہ سن رہا تھا۔ فرمایا کہ قدرے آواز بلند رکھو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ میں تمہارے پاس سے گزرا تو تم کافی بلند آواز سے پڑھ رہے تھے؟ اُنہوں نے عرض کیا: میں شیطان کو بھگاتا اور سونے والوں کو بیدار کرتا ہوں۔ فرمایا کہ آواز قدرے پست کرو۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ میں تمہارے پاس سے گزرا تو تم کچھ اِس سورت سے پڑھ رہے تھے اور کچھ اُس سورۃ سے؟ اُنہوں نے عرض کیا: میں ایک بہترین بات کو دوسری بہترین بات میں مخلوط کر رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سورت کو اُسی طریقہ پر پڑھو، یعنی جب کوئی سورۃ شروع کرو، تو اُسے چھوڑ کر اِدھر اُدھر سے مت پڑھو۔ دوسری روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب کسی سورت کو پڑھو تو اُسے مکمل ہی کرو۔ (ص:۶۲)

اِس روایت سے معلوم ہوا کہ نماز میں مختلف سورتوں کی مختلف آیات الگ الگ جگہوں سے پڑھنے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پسند نہیں فرمایا ہے، اِس لیے یہ طریقہ اِختیار کرنا مناسب نہیں ہے۔

تہجد کی نماز میں رکوع:

فرض نمازیں چونکہ جماعت کے ساتھ پڑھی جاتی ہیں، اور جماعت میں ہر طرح کے لوگ ہوتے ہیں، بوڑھے بھی، بیمار بھی، تو وہاں حکم یہ ہے کہ سنّت کے مطابق اِختصار کا لحاظ رکھا جائے، چنانچہ جماعت کی نمازوں میں نہ بہت طویل قیام ہے، نہ طویل رکوع و سجود ہیں، مگر تہجد کی نماز جو تنہاء پڑھی جاتی ہے، رات کے سناٹے میں پڑھی جاتی ہے، اطمینان کا وقت ہوتا ہے، بندے کا حق تعالیٰ سے نہایت قرب ہوتا ہے، آسمانِ دنیا پر حق تعالیٰ نزول فرماتے ہیں، ایسے وقت میں بندہ جتنی دیر قیام کرے، جتنا لمبا رکوع کرے، جتنا طویل سجدہ کرے سب بجا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک طریقہ اِس کا شاہد ہے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رکوع، سجدہ دونوں کے درمیان جلسہ اور جب رکوع سے اُٹھتے تو قومہ بجز قیام وقعود کے سب تقریباً برابر ہوتے۔ (صحیح ابن خزیمہ)

اِس سے پہلے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت گزر چکی ہے، جس میں اُنہوں نے ذکر کیا ہے کہ: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رکوع، قیام کے قریب تھا۔ حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں تہجد کی نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کھڑا ہوا، تو جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رکوع کیا تو اتنا لمبا رکوع کیا، جتنی دیر میں سورۃ البقرۃ پڑھی جاسکتی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رکوع اور سجدہ میں یہ کلمات دہرا رہے تھے:

سُبْحَانَ ذِی الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَآءِ وَالْعَظَمَةِ۔ (نسائی)

سورۃ البقرۃ کے بقدر رکوع کا مطلب یہ ہوا کہ تقریباً ایک گھنٹہ یا کم از کم پون گھنٹہ کا رکوع ہوا، سُبْحَانَ اللہِ کتنا خشوع وخضوع تھا!

تہجد میں رکوع کے اذکار:

فرض نمازوں میں معلوم ہوتا ہے کہ قدرے اختصار ملحوظ رہتا ہے، اِس لیے فرض نمازوں میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ تین یا پانچ یا سات مرتبہ پڑھا جائے، لیکن! تہجد کی نماز تو دل کھول کر پڑھنے کی ہے، اُس میں پڑھنے کے متعدد اذکار احادیث میں وارد ہیں۔

① سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ۔

"پاک ہے میرا پروردگار جو صاحبِ عظمت ہے"۔

اِس تسبیح کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تہجد کے رکوع میں بار بار پڑھتے تھے۔

② سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ۔

"پاک ہے میرا پروردگار جو صاحبِ عظمت ہے اور وہی قابل حمد ہے"۔

(کم از کم تین بار) اِس کو بھی بار بار دہراتے تھے۔ (ابوداؤد، احمد)

③ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلَآئِكَةِ وَالرُّوْحِ۔ (مسلم شریف)

"پاک ہے، منزہ ہے، ملائکہ اور روح کا رب ہے"۔

④ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ۔ (بخاری شریف)

"اے اللہ! آپ کی ذات پاک ہے، اور آپ ہی لائق حمد ہیں، اے اللہ! میری مغفرت فرمادیجیے۔

۵ اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ وَاَنْتَ رَبِّيْ خَشَعَ لَكَ بَصَرِيْ وَمُخِّيْ وَعَظْمِيْ وَمَا اسْتَقَلَّتْ بِهٖ قَدَمِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ (مسلم)

"اے اللہ! میں نے آپ کے سامنے رکوع کیا، آپ پر ایمان لایا، آپ کی فرماں برداری کی، آپ میرے رب ہیں، آپ کے سامنے میرا کان، میری آنکھ، میرا مغز، میری ہڈی سب جھکے ہوئے ہیں، اور وہ سب چیزیں جنہیں میرے پاؤں نے اوپر اُٹھا رکھا ہے، سب اللہ کے حضور جو سارے جہاں کا پروردگار ہے، دبی اور جھکی ہوئی ہیں"۔

۶ اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَاَنْتَ رَبِّيْ رَكَعَ لَكَ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَلَحْمِيْ وَدَمِيْ وَشَعْرِيْ وَعِظَامِيْ وَمُخِّيْ وَعَصَبِيْ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّيْ إِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔ (قیام اللیل)

"اے اللہ! میں نے آپ کے حضور رکوع کیا، اور آپ پر ایمان لایا، آپ میرے رب ہیں، آپ کے لیے میرا کان، میری نگاہ، میرے گوشت، میرے خون، میرے بال، میری ہڈی، میرے مغز، میرے پٹھے، سب نے رکوع کیا، اے اللہ! اِسے میری طرف سے قبول فرمالیجیے، بلاشبہ! آپ ہی سننے والے اور جاننے والے ہیں"۔

۷ سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ۔

"پاک ہے ملکوت، اور جبروت اور کبریائی اور عظمت والی ذات"۔ (نسائی شریف، ۶۷)

۸ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَآ إِلٰهَ إِلَّآ اَنْتَ۔

"آپ کی ذات اے اللہ! پاک ہے اور لائق حمد ہے، آپ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے"۔

اِن اذکار وتسبیحات پر غور کیجیے!! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کس کس طرح اللہ تعالیٰ کی عظمت وکبریائی بیان فرمائی ہے؟!! اور کس کس طرح اپنی عبدیت اور نیازمندی کا اعلان فرمایا ہے؟!! اور اِس طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی اُمّت کو اپنے رب کے حضور کس طرح پیش ہوا جائے، اُس کا طریقہ سکھلایا ہے؟!!

نوٹ: یہ تمام اذکار نفل نمازوں میں پڑھے جائیں۔

قومہ کے اذکار:

پچھلے صفحات میں اِس بات کا تذکرہ آچکا ہے کہ: رسول اکرم ﷺ تہجد کی نماز میں "قیام، رکوع اور سجود" میں تقریباً برابری رکھتے تھے، اِسی طرح رکوع سے جب اُٹھتے تھے، جسے قومہ کہا جاتا ہے، وہ بھی تقریباً اتنا ہی لمبا ہوتا تھا، جتنا رکوع ہوتا تھا، اِس حالت میں بھی آپ سے مختلف اذکار وادعیہ منقول ہیں، چند روایات یہاں لکھی جاتی ہیں۔

① صاحبِ قیام اللیل نے اپنی سند سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ جب آپ ﷺ رکوع سے سر اُٹھاتے تو یہ پڑھتے:

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ مِلْأَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْأَ الْأَرْضِ وَمِلْأَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ۔

"اللہ تعالیٰ نے اُس شخص کی بات سنی جس نے اُس کی حمد کی، اے ہمارے رب! اور آپ کے لیے حمد ہے، اتنی حمد جس سے آسمان بھر جائے، زمین بھر جائے، اور ہر وہ چیز بھر جائے جس پر آپ کی مشیت ہو"۔

② اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے صاحب قیام اللیل نے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب رکوع سے سر اُٹھاتے تھے تو کہتے تھے:

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْأَ السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ وَمِلْأَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ، اَهْلُ الثَّنَآءِ وَالْمَجْدِ اَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ، اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَآ اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔

"اے اللہ، اے ہمارے رب! آپ ہی کے لیے حمد ہے، آسمان بھر کے، زمین بھر کے، اور ہر وہ چیز بھر کے جو آپ چاہیں، تعریف اور بڑائی اللہ کو زیبا ہے، بندے نے جو کچھ کہا اُسی کے حق دار ہیں۔ اور ہم سب آپ کے بندے ہیں۔ اِس میں سب سے سچی بات یہ ہے کہ اے اللہ! جسے آپ دیں، اُسے کوئی روکنے والا نہیں اور جسے روک دیں اُسے کوئی دینے والا نہیں، اور کسی صاحب دولت کی دولت آپ کے مقابلے میں کوئی فائدہ نہیں دے سکتی"۔

③ "بخاری شریف میں اور موطا امام مالک" میں یہ الفاظ بھی منقول ہیں:

رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ۔

نیز یہ کہ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى۔

"اے ہمارے رب آپ ہی کے لیے ساری حمد ہے، بہت زیادہ حمد، پاکیزہ اور برکت والی حمد، جیسا کہ ہمارے رب کو پسند اور محبوب ہو"۔

فائدہ: یہ رکوع سے اُٹھنے کے اذکار ہیں، اللہ کی حمد جس قدر زبان ودل سے اَدا ہوجائے بندے کی سعادت ہے، حمد بہترین دُعا ہے، دُعا کرنے والے کو جتنا ملے گا حمد کرنے والا اُس سے بڑھ کر پائے گا، کثرت سے اللہ کی حمد بیان کرنے والا اللہ کے دفتر میں: "حماد" لکھ دیا جاتا ہے۔ حمد کے الفاظ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک سے ادا ہوئے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنہیں بہت پسند کیا ہے، خوش نصیب ہیں وہ بندے جو اُنہیں یاد کریں اور اپنی زبان سے دہرائیں۔

"بخاری شریف" میں حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے منقول ہے، وہ فرماتے ہیں: ہم لوگ ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب رکوع سے سر اُٹھایا تو فرمایا: **سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ** ایک آدمی نے آپ کے پیچھے کہا: **رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ۔** آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلام پھیرنے کے بعد پوچھا: پیچھے سے کون بولا تھا؟ اُس شخص نے کہا: میں نے! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے تیس سے زیادہ ملائکہ کو دیکھا کہ وہ جھپٹ کر آئے ہر ایک چاہتا تھا کہ پہلے اُسے (اِن الفاظ کے ثواب کو) وہ لکھے۔ (صحیح البخاری، کتاب الاذان)

سجدہ کے اذکار:

سجدہ کی حالت پوری نماز میں قربِ الٰہی کی مرکزی حالت ہے، بندہ خدا کے اتنے قریب پہنچ جاتا ہے کہ اُس کی ہر مانگ سنی جاتی ہے، ایسے وقت میں بہت اہتمام سے ذکر کرنا چاہیے، اور دُعائیں کرنی چاہئیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: رکوع اور سجدہ کی حالت میں مجھے قرآن پڑھنے سے منع کیا گیا ہے، تو رکوع میں رب تعالیٰ کی عظمت بیان کرو، اور رہا سجدہ تو اُس

میں خوب کوشش سے جی لگا کر دُعا کرو، اِس میں قبولیت کی زیادہ اُمید ہے۔ (مختصر قیام اللیل ص:۷۵)

اِسی قربِ خاص کی وجہ سے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نمازِ تہجد میں طویل سجدہ کرتے تھے۔ چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تہجد کی نماز میں اتنا طویل سجدہ کرتے تھے، جس میں پچاس آیتوں کی تلاوت ہوسکتی تھی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سجدہ کی حالت میں متعدد اذکار منقول ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدہ میں کم از کم تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰی کہتے (میرا رب جو سب سے برتر ہے، میں اُس کی پاکی بیان کرتا ہوں) اور بسا اَوقات اِسی تسبیح کو بار بار دہراتے تھے، بالخصوص تہجد کی نماز میں بے شمار مرتبہ دہراتے تھے۔

① بعض اَوقات سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰی وَبِحَمْدِهٖ کہتے تھے۔

"میرا رب جو سب سے برتر ہے، میں اُس کی پاکی اور اُس کی حمد بیان کرتا ہوں"۔

② سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلَآئِكَةِ وَالرُّوْحِ۔ (قیام اللیل ص:۷۵)

"پاک ہے، منزہ ہے، ملائکہ اور روح کا رب ہے"۔

③ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ۔ (بخاری ومسلم)

"اے اللہ! آپ کی ذات پاک ہے، اور آپ ہی لائق حمد ہیں، اے اللہ! میری مغفرت فرما دیجیے"۔

④ اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُّ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ وَاَنْتَ رَبِّيْ سَجَدَ وَجْهِيْ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ فَاَحْسَنَ صُوَرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ۔ (مسلم)

"اے اللہ! میں نے آپ کے حضور سجدہ کیا، اور آپ ہی پر ایمان لایا، اور آپ ہی کے سامنے سرِ اطاعت خم کیا، آپ میرے پروردگار ہیں، میرا چہرہ اُس ذات کے حضور سجدہ ریز ہوا، جس نے اُسے پیدا کیا، اور اُس کی اچھی صورت بنائی، اور اُس میں کان اور آنکھ بنائی، پس! عظمت وشان والا ہے اللہ، جو کہ بہترین پیدا کرنے والا ہے"۔

⑤ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ كُلَّهٗ دِقَّهٗ وَجِلَّهٗ وَاَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ وَعَلَانِيَتَهٗ

وَسِرَّهٗ۔ (مسلم شریف)

”اے اللہ! میرے سب گناہوں کی بخشش فرما دیجیے، چھوٹے گناہ کی اور بڑے گناہ کی، اوّل اور آخر کی، علانیہ کی اور پوشیدہ کی“۔

٦ سَجَدَ لَكَ سَوَادِیْ وَخَیَالِیْ وَاٰمَنَ بِكَ فُؤَادِیْ اَبُوْءُ بِنِعْمَتِكَ عَلٰی هٰذِیْ یَدَایَ بِمَا جَنَیْتُ عَلٰی نَفْسِیْ۔ (قیام اللیل ص:٨٥)

”آپ کے حضور میرے جسم نے سجدہ کیا، میرے خیال نے سجدہ کیا اور آپ کے اوپر میرا دل ایمان لایا، میرے اوپر جو آپ کا احسان ہے میں اُس کا اقرار کرتا ہوں، یہ میرے ہاتھ (دُعا کے لیے پھیلے ہوئے) ہیں، کیونکہ میں نے اپنے اوپر جنایت کی“۔

٧ سُبْحَانَ ذِی الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِیَآءِ وَالْعَظَمَةِ۔

”پاک ہے وہ ہستی جو زور آور ہے، بادشاہت والی ہے، کبریائی اور عظمت والی ہے“۔

٨ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْكَ لَآ اُحْصِیْ ثَنَآءً عَلَیْكَ اَنْتَ كَمَآ اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِكَ۔ (مسلم شریف، باب ماجاء فی الرکوع والسجود)

”اے اللہ! میں آپ کی ناراضگی سے بھاگ کر آپ کی رضا مندی کی پناہ میں آتا ہوں، اور آپ کی سزا سے بھاگ کر آپ کے عفو و درگزر کی پناہ میں آتا ہوں، اور آپ کی پناہ میں آتا ہوں، میں آپ کی پوری تعریف نہیں کرسکتا، آپ کی تعریف وہی ہے، جو خود آپ نے ارشاد فرمائی ہے“۔

٩ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ مَآ اَسْرَرْتُ وَمَآ اَعْلَنْتُ۔ (نسائی)

”اے اللہ! میری مغفرت فرما دیجیے، جو کچھ میں نے پوشیدہ طور پر کیا، اور جو کچھ میں نے کھلم کھلا کیا“۔

١٠ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا، وَفِیْ لِسَانِیْ نُوْرًا، وَاجْعَلْ فِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا، وَاجْعَلْ فِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا، وَاجْعَلْ مِنْ تَحْتِیْ نُوْرًا، وَاجْعَلْ مِنْ فَوْقِیْ نُوْرًا، وَاجْعَلْ عَنْ یَمِیْنِیْ نُوْرًا، وَاجْعَلْ عَنْ یَسَارِیْ

نُوْرًا، وَاجْعَلْ اَمَامِيْ نُوْرًا، وَاجْعَلْ خَلْفِيْ نُوْرًا، وَاَعْظِمْ لِيْ نُوْرًا وَاجْعَلْنِيْ نُوْرًا۔

”اے اللہ! میرے دل میں نور عطا فرما دیجیے، اور میری زبان میں نور عطا فرما دیجیے، میرے کان میں نور عطا فرما دیجیے، میری آنکھ میں نور عطا فرما دیجیے، میرے نیچے نور عطا فرما دیجیے، میرے اوپر نور عطا فرما دیجیے، میرے داہنے اور میرے بائیں نور عطا فرما دیجیے، میرے سامنے اور میرے پیچھے نور عطا فرما دیجیے، اور مجھے بڑا نور عطا فرما دیجیے، اور مجھے نور بنا دیجیے“۔

⑪ سُبْحَانَكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ۔ (قیام اللیل، ص:۷۵)

”آپ کی ذات پاک ہے، آپ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے“۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حق تعالیٰ کی ذات وصفات کے سچے عارف تھے، اللہ تعالیٰ کی شان آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قلب اطہر پر ہر وقت جلوہ گر رہتی تھی، جس شان کا جو مقتضٰی ہوتا اُس کے مطابق کلمات واذکار آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بارگاہِ الٰہی میں پیش کرتے، ہمارے سامنے یہ کلمات اور دُعائیں ہیں، یہ دُعائیں نورِ نبوّت سے جگمگا رہی ہیں، اگر اِن اذکار وادعیہ کو ہم اپنا معمول بنائیں تو کیا عجب ہے کہ اِن مقبول کلمات کی برکت سے ہم پر بھی قبولیت برس جائے، کوشش کرنی چاہیے۔

دونوں سجدوں کے درمیان جلسہ کے اذکار:

دونوں سجدوں کے درمیان جو تھوڑی سی نشست ہوتی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسے بھی دُعاء سے معمور فرمایا ہے، اُن دُعاؤں کو ہم یہاں نقل کرتے ہیں، جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہیں:

① رَبِّ اغْفِرْ لِيْ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ۔ (ابن ماجہ)

اے میرے رب! مجھے بخش دے، اے میرے رب! مجھے بخش دے،

② رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاجْبُرْنِيْ وَارْفَعْنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَاهْدِنِيْ۔

اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، میرے نقصان کی تلافی فرما، مجھے بلندی عطا فرما، مجھے رزق عطا فرما، مجھے ہدایت عطا فرما۔ (ترمذی)

③ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاجْبُرْنِیْ واھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ۔ (ابوداؤد)

اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، میرے نقصان کی تلافی فرما، مجھے ہدایت عطا فرما، مجھے رزق عطا فرما۔

④ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَارْفَعْنِیْ۔ (ابوداؤد)

اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھے عافیت عطا فرما، مجھے رزق عطا فرما، مجھے ہدایت عطا فرما۔

⑤ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاجْبُرْنِیْ واھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَارْفَعْنِیْ

(ابن ماجہ)

اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، میرے نقصان کی تلافی فرما، مجھے ہدایت عطا فرما، مجھے رزق عطا فرما، مجھے بلندی عطا فرما۔

⑥ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَاجْبُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ وَارْفَعْنِیْ وَارْزُقْنِیْ واھْدِنِیْ۔ (مستدرک حاکم)

اے اللہ! مجھے بخش دے، میرے نقصان کی تلافی فرما،، مجھ پر رحم فرما، مجھے بلندی عطا فرما، مجھے رزق عطا فرما، مجھے ہدایت عطا فرما۔

⑦ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ کُلَّہٗ دِقَّہٗ وَجِلَّہٗ وَاَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ وَعَلَانِیَتَہٗ وَسِرَّہٗ۔ (مشکوٰۃ، کتاب الصلاۃ: حدیث نمبر: 856)

اے اللہ! میرے سارے گناہوں کو بخش دے، چھوٹے ہوں یا بڑے، سابقہ ہوں یا آئندہ، اعلانیہ ہوں یا پوشیدہ۔

الفاظ سب دُعاؤں کے تقریباً ایک ہی ہیں، کسی میں کوئی لفظ زیادہ ہے، کسی میں کم، کہیں ترتیب بدلی ہوئی ہے، سب کو نقل کر دیا ہے، کہ جس کو جیسے یاد ہو پڑھتا رہے، سب کا حاصل مجموعی طور پر یہ ہے کہ

”اے اللہ! میری مغفرت فرما دیجیے، مجھ پر رحم کیجیے، میرے بگاڑ کو درست کر دیجیے، مجھے ہدایت دیجیے، مجھے روزی عطا فرمائیے، مجھے عافیت بخشئے، مجھے بلندی عطا فرمائیے“۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اخیر عمر میں بیٹھ کر تہجد پڑھنا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تہجد کی نماز عموماً کھڑے ہو کر پڑھتے تھے، اوپر گزر چکا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قیام بھی

اور رکوع و سجود بھی اِس نماز میں بہت طویل ہوتا تھا، لیکن اخیر عمر میں جب کہ بڑھاپے کے آثار آپ ﷺ پر ظاہر ہونے لگے تھے، آپ ﷺ نے بسا اَوقات یہ نماز بیٹھ کر بھی ادا کی ہے۔ علّامہ ابن قیم e نے زاد المعاد میں لکھا ہے کہ نمازِ تہجد آپ ﷺ سے تین طریقے سے ثابت ہے:

① ایک یہ کہ آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر پڑھی ہے، اور یہی طریقہ زیادہ تر رہا ہے۔ ② دوسرے بیٹھ کر قرأت کی ہے اور بیٹھ کر ہی آپ ﷺ نے رکوع کیا، ③ تیسرے بیٹھ کر قرأت کی ہے جب قرأت کا کچھ حصہ باقی رہا تو آپ ﷺ کھڑے ہو گئے، اور اُسے پورا کر کے رکوع کیا۔

یہ تینوں طریقے آپ ﷺ سے ثابت ہے۔

حضرت عبداللہ بن شقیق رحمۃ اللہ علیہ نے ایک بار امّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ رسول اللہ ﷺ کیا بیٹھ کر بھی نماز پڑھتے تھے؟ فرمایا کہ ہاں! جب آپ ﷺ بوڑھے ہو گئے تھے، تو بیٹھ کر بھی پڑھتے تھے۔ (مسلم شریف)

واضح ہو کہ!! جس نماز کا یہاں ذکر ہے کہ وہ آپ ﷺ بیٹھ کر بھی پڑھ لیتے تھے، وہ تہجد اور دیگر نوافل ہیں۔ فرض نماز بغیر معذوری کے آپ ﷺ نے بیٹھ کر نہیں پڑھی ہے، نوافل کو بغیر عذر بھی بیٹھ کر ادا کرنا بالاجماع اُمّت جائز ہے۔

"مسلم شریف" کی ایک روایت میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا قول نقل کیا گیا ہے: وفات سے پہلے آپ ﷺ بکثرت بیٹھ کر نماز ادا کرتے تھے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو تہجد کی نماز میں کبھی بیٹھ کر قرأت کرتے ہوئے نہیں دیکھا، لیکن! جب آپ ﷺ بوڑھے ہو گئے تو آپ ﷺ نے بیٹھ کر قرأت کی اور جب کسی سورت میں تیس یا چالیس آیات باقی رہ جاتیں تو آپ ﷺ کھڑے ہو جاتے اور اُنہیں پڑھ کر رکوع کرتے۔ (مسلم شریف)

فائدہ: اِس حدیث سے معلوم ہوا نماز تہجد کا کچھ حصہ بیٹھ کر اور کچھ حصہ کھڑے ہو کر پڑھنا درست ہے۔

وتر کے بعد بیٹھ کر دو رکعتیں:

رسول اللہ ﷺ کا دستور تھا کہ نمازِ تہجد کے بعد وتر کی نماز ادا فرماتے تھے، اور وتر کے بعد کبھی دو رکعت

نفل بیٹھ کر پڑھتے تھے۔ "مسلم شریف" میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کے متعلّق دریافت کیا، تو اُنہوں نے بتایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیرہ رکعت پڑھتے تھے، آٹھ رکعت تہجد، تین رکعت وتر، پھر دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے، اور جب رکوع کا ارادہ ہوتا تو کھڑے ہو کر رکوع کرتے، پھر فجر کی اذان واقامت کے درمیان دو رکعت پڑھتے۔

"مسند احمد" میں حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وتر کے بعد دو رکعت بیٹھ کر پڑھتے اور ان میں اِذَا زُلْزِلَتْ اور قُلْ يَآاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ پڑھتے۔

علّامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے اِس موضوع پر نفیس کلام کیا ہے، وہ فرماتے ہیں:

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلّق ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وتر کے بعد کبھی دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے تھے، اور کبھی اُن میں قرأت بیٹھ کر کرتے اور رکوع کرنے کا جب وقت آتا تو کھڑے ہو جاتے اور رکوع کرتے۔ اور "مسند احمد" میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وتر کے بعد دو ہلکی رکعتیں بیٹھ کر ادا کرتے۔ اِن احادیث کے نقل کرنے کے بعد وہ فرماتے ہیں کہ بہت سے لوگوں کو اِس حدیث پر اشکال ہوا ہے، اور اِس کو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان اِجْعَلُوْا اٰخِرَ صَلَاتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا (رات کی آخری نماز وتر کو بنا) کے خلاف گمان کیا ہے۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اِن دونوں رکعتوں کا انکار کیا ہے، اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے کہ نہ میں اِس پر عمل کرتا ہوں، اور نہ اِس پر عمل کرنے والوں کو منع کرتا ہوں، اور فرمایا کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اِس کا انکار کیا ہے، اور ایک جماعت کا کہنا ہے کہ: یہ دونوں رکعتیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِس لیے ادا کی ہیں تاکہ معلوم ہو جائے کہ وتر کے بعد نفل جائز ہے، اور وتر کا ادا کرنا نفل پڑھنے سے مانع نہیں ہے، اور وتر کے سلسلے میں جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان نقل ہوا ہے، اِس کو اِن حضرات نے اِستحباب پر محمول کیا ہے، اور اِس کے بعد کی دو رکعتوں کو جواز پر محمول کیا ہے۔

لیکن! درست یہ ہے کہ دونوں رکعتیں سنّت کے قائم مقام ہیں جو وتر کی تکمیل کے لیے ہیں، کیونکہ وتر ایک مستقل نماز ہے، بالخصوص جب کہ اِس کے وجوب کا بھی ایک قول ہے، پس! یہ دو رکعتیں وہی حیثیت رکھتی ہیں جو مغرب کی سنّت کو حاصل ہیں، مغرب دن کی وتر ہے، اور اُس کی تکمیل کے لیے دو رکعت سنّت ہے، اِسی طرح رات کی وتر یہ ہے، اور یہ دو رکعتیں اُس کی تکمیل کے لیے ہیں"۔

نمازِ تہجد کی قضاء:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رات کی نماز فوت ہوجاتی تو دن میں بارہ رکعت نماز ادا کرتے تھے۔ (مسلم شریف) اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے "مسلم شریف" میں منقول ہے کہ جس شخص کا رات کا وظیفہ یا اُس کا کچھ حصہ فوت ہوجائے اور وہ اُسے فجر اور ظہر کے درمیان پڑھ لے تو گویا ایسا ہے کہ اُس نے رات میں پڑھا ہے۔

"قیام اللیل" میں امام محمد بن نصر مروزی نے اِس حدیث کو اِن الفاظ میں بھی بیان کیا ہے کہ:

فَلْيُصَلِّ بِهِ صَلٰوةً قَبْلَ الظُّهْرِ فَاِنَّهَا تَعْدِلُ صَلَاةَ اللَّيْلِ۔ (ص: ۸۷)

تہجد کی جو نماز چھوٹ گئی ہے اسے ظہر کی نماز سے پہلے پڑھ لے تو یہ رات کی نماز کے برابر ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَهُوَ الَّذِیْ جَعَلَ اللَّیْلَ خِلْفَةً لِّمَنْ اَرَادَ اَنْ یَّذَّکَّرَ اَوْ اَرَادَ شُکُوْرًا۔

(سُوْرَةُ الْفُرْقَان، ٦٢)

"اور وہی ہے، جس نے بنائے رات اور دن ایک دوسرے کے قائم مقام، اُس شخص کے لیے جو دھیان رکھنا یا شکر کرنا چاہتا ہے"۔

اِس آیت کی تفسیر میں حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر رات میں نہ کر سکے، تو دن میں ادا کرلے اور اگر دن کا عمل دن میں نہ کرسکے تو رات میں کرلے، دونوں ایک دوسرے کے قائم مقام ہیں۔ (قیام اللیل، ص: ۷۹)

غرض یہ ہے کہ!!! عمل کو ترک نہ کرنا چاہیے، بہترین عمل وہی ہے جس پر دوام ہو، تہجد کی قضاء پڑھ لینے سے دوام اور تسلسل باقی رہتا ہے۔

تہجد کی نماز میں اعانت کرنے والے کو دُعا:

جن لوگوں نے تہجد کی نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کوئی خدمت کی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کو بڑی دُعاؤں سے نوازا ہے۔ حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر رہا کرتا تھا، ایک روز میں نے وضو کا پانی اور ضرورت کی چیزیں حاضر کیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مانگو! میں نے عرض کیا: جنّت میں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی رفاقت چاہتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اور کچھ؟

میں نے عرض کیا کہ بس یہی، آپ ﷺ نے فرمایا کہ سجدوں کی کثرت سے میری مدد کرو، یعنی کثرت سے نمازیں پڑھا کرو۔ (مسلم شریف)

غور کیجیے!! تہجد میں خدمت کی بدولت حضرت ربیعہ رضی اللہ عنہ کو کتنا بڑا مرتبہ حاصل ہوا؟!!

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں تشریف فرما تھے، میں نے تہجد کے لیے وضو کا پانی رکھ دیا، حضرت ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ: یارسول اللہ (ﷺ)! یہ پانی آپ کے واسطے عبداللہ بن عباس نے رکھا ہے۔ آپ ﷺ نے دُعا کی:

اَللّٰھُمَّ فَقِّھْهُ فِی الدِّیْنِ وَعَلِّمْهُ التَّاْوِیْلَ۔

"اے اللہ! اُسے دین کی سمجھ عطا فرما اور علم تاویل بخش!" (الاصابہ)

دیکھا آپ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے تہجد کی نماز کے لیے ہلکی سی مدد کی، تو بارگاہ نبوّت سے کتنی بڑی دُعا پائی، اِسی دُعا کی برکت تھی کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اُمّت کے اتنے زبردست عالم بنے۔

سخت گھڑیوں میں تہجد کا عمل:

غزوۂ بدر کا موقع اِسلام اور مسلمانوں کے لیے کتنا سخت تھا، اُس موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سب لوگ رات میں سو رہے تھے، مگر رسول اللہ ﷺ ایک درخت کے نیچے رات بھر نماز پڑھتے رہے، دُعائیں کرتے رہے اور روتے رہے۔ (مسند احمد)

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے "البدایہ والنہایہ: ۶/ ۲۹۴" میں لکھا ہے کہ: بدر کے موقع پر رسول اللہ ﷺ رات بھر ایک درخت کے نیچے نماز پڑھتے رہے اور بہت الحاح وزاری سے سجدے میں یہ دُعا کرتے رہے، یَا حَیُّ یَا قَیُّوْم، یہ لفظ دہراتے تھے، پوری رات گریہ وزاری اور دُعا میں گزاری۔ فرماتے تھے:

اَللّٰھُمَّ اَنْشُدُكَ عَھْدَكَ وَوَعْدَكَ اَللّٰھُمَّ اِنْ شِئْتَ لَمْ تُعْبَدْ۔

"اے اللہ! میں آپ کو آپ کا عہد یاد دلاتا ہوں، اے اللہ! اگر آپ چاہیں تو آپ کی عبادت نہ ہو"۔

آپ نماز پڑھ رہے تھے اور وہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی نماز میں مشغول تھے۔ آپ ﷺ دُعا کر رہے تھے:

اَللّٰھُمَّ ھٰذِہٖ قُرَیْشٌ قَدْ اَتَتْ بِخُیَلَائِھَا وَفَخْرِھَا تُجَادِلُ وَتُکَذِّبُ رَسُوْلَکَ اَللّٰھُمَّ فَنَصْرَکَ الَّذِیْ وَعَدْتَّنِیْ۔

”اے اللہ! یہ قریش کا گروہ ہے، جو تکبر اور غرور کے ساتھ مقابلہ کے لیے آیا ہے، تجھ سے جھگڑتا ہے، تیرے رسول کو جھٹلاتا ہے، اے اللہ! آپ اپنی نصرت نازل فرمائیے، جس کا آپ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے“۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دُعا کر رہے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چادر گری جا رہی تھی، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اُسے اُٹھا کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کندھے پر ڈال دیا، اور پھر پیچھے سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چمٹ گئے، اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! بس اتنی مدد کافی ہے اللہ تعالیٰ اپنا وعدہ پورا فرمائیں گے۔

”مسلم شریف“ کی روایت ہے حضرت ابراہیم تیمی رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں، اُنہوں نے فرمایا کہ ہم لوگ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے، ایک شخص نے کہا کہ اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زمانہ پایا ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہو کر کفار سے خوب جنگ کرتا، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم ایسا کر بھی پاتے، میں اپنا حال بتاتا ہوں۔ غزوۂ خندق کی ایک رات تھی، ہوا تیز تھی اور ٹھنڈک بھی شدّت پر تھی (اُس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز میں مشغول تھے، دیر تک نماز پڑھنے کے بعد) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا کوئی آدمی نہیں ہے جو کفار کا اِس وقت پتہ لگائے کہ کس حال میں ہیں؟ یہ آدمی قیامت کے دن میرے ساتھ ہوگا، سب خاموش رہے، کسی نے جواب نہ دیا، (پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز میں مشغول ہو گئے) کچھ دیر کے بعد دوبارہ فرمایا، ایسا کوئی آدمی نہیں ہے جو کفار کی خبر لائے، وہ قیامت کے دن میرے ساتھ ہوگا، اِس پر بھی کوئی نہ بولا (خوف اور جاڑا بھی اتنا تھا کہ کسی کو ہمت نہ ہوتی تھی)۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حذیفہ! جاؤ اور کفار کا پتہ لگا کر آؤ، جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرا نام لیا، تو اب کوئی چارا نہ رہا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جاؤ! صرف پتہ لگاؤ، کوئی نیا کام کر کے نہ آنا۔ میں جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سے چلا تو ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ گویا میں گرم حمام میں چل رہا ہوں، میں نے ابوسفیان کو دیکھا کہ: وہ اپنی پیٹھ آگ سے سینک رہا ہے، میں نے کمان میں تیر کو رکھا کہ ماردوں، مگر فوراً آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہدایت یاد آئی، تو میں باز رہا، پھر میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اِسی حال میں لوٹا جیسے گرم حمام میں چل رہا ہوں، میں نے آکر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ساری بات بتا کر فارغ ہوا تو مجھے ٹھنڈک لگنے

لگی، آپ ﷺ نے اپنے پاس سے کمبل کا ایک حصہ میرے اوپر ڈال دیا جسے اوڑھ کر آپ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے، میں صبح تک سویا رہا، اور آپ ﷺ نماز میں مشغول رہے، صبح کو آپ ﷺ نے جگایا اور فرمایا: او بہت سونے والے! اُٹھ۔

غزوۂ تبوک کی رات:

"مسند احمد" میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ غزوۂ تبوک کے موقع پر ایک رات آپ ﷺ نماز میں مشغول تھے، اور حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کے پاس پہرہ دے رہے تھے، آپ ﷺ جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: آج کی رات مجھے پانچ چیزیں ایسی عطا ہوئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں ملی ہیں:

① تمام لوگوں کے لیے نبی ہوں اور مجھ سے پہلے انبیاء علیہم السلام اپنی قوم میں بھیجے جاتے تھے۔

② دشمنوں پر میری مدد رُعب اور دبدبہ سے کی گئی، اگر دشمن مجھ سے ایک ماہ کی مسافت پر ہو تو اُس پر میرا رُعب مسلط ہو جاتا ہے۔

③ میرے لیے مالِ غنیمت حلال کر دیا گیا ہے، مجھ سے پہلے اُس کا استعمال حرام تھا، اُسے جلا دیا جاتا تھا۔

④ میرے لیے ساری زمین مسجد اور پاک بنا دی گئی ہے، جہاں بھی نماز کا وقت ہو تو ضرورت کے وقت تیمّم کر کے نماز پڑھ سکتا ہوں، مجھ سے پہلے صرف عبادت خانوں میں نماز پڑھی جا سکتی تھی۔

⑤ مجھ سے کہہ دیا گیا ہے کہ دُعا کرو، اور نبیوں سے بھی یہ بات کہی گئی تھی، اُنہوں نے دُعا کر لی تھی اور وہ قبولیت سے بہرہ یاب ہوئی، مگر میں نے اپنی دُعا کو قیامت کے دن کے لیے ذخیرہ بنا دیا ہے، یہ دُعا تمہارے لیے ہے اور ہر اُس شخص کے لیے ہے جو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کی گواہی دیتا ہو۔

تہجد کی نماز کی برکت ملاحظہ فرمایئے! آپ ﷺ کے لیے اور ساری اُمّت کے لیے کتنی بڑی دولت نصیب ہوئی؟!!

اَللّٰھُمَّ انْفَعْنَا بِھٰذِہِ الصَّلَاۃِ وَاجْعَلْنَا قَآئِمِیْنَ بِھَا وَلَا تَحْرِمْنَا اَجْرَھَا وَبَرَکَتَھَا۔

اے اللہ! ہمیں اس نماز کے منافع عطا فرما اور ہمیں اس نماز کو قائم کرنے والا بنا اور ہمیں اس کے اجر و ثواب اور

برکات سے محروم نہ فرما۔ آمین

تہجد کے وقت خوشبو کا استعمال:

خوشبو تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عام حالات میں بھی پسند تھی، مگر یہ وقت خاص جو قربِ الٰہی کی معراجِ کمال کا وقت ہے جس میں آسمان وزمین کے ملکوت اللہ کے خاص بندوں کی خدمت میں حاضری دیتے ہیں، اُس وقت میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بطورِ خاص خوشبو استعمال فرمائی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک برتن تھا، اُس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسواک رکھی رہتی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کو اُٹھتے تو ضرورت سے فارغ ہو کر مسواک کرتے، وضو کرتے، پھر خوشبو طلب کر کے استعمال فرماتے۔ (مختصر قیام اللیل، باب الاغتسال لقیام اللیل: ۱/ ۱۱۲)

خوشبو اور عطر کا اہتمام:

خوشبو اور عطر سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو محبت تھی۔ (کنز العمال: ۷/ ۷۳)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بکثرت عطر کا استعمال فرماتے۔ (کنز العمال: ۷/ ۷۴)

عطر اور خوشبو کب لگائے؟

تہجد کے وقت عطر کا استعمال سنت ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخری شب میں عطر کا استعمال فرماتے۔ (سیرۃ الشامی: ۷/ ۵۳۲)

وضو کے بعد عطر لگانا سنت ہے۔ (۱/ ۲۴۵)

اجتماع اور مجالس کے موقع پر عطر کا استعمال سنت ہے۔ (سیرۃ الشامی: ص ۵۳۳)

جمعہ کے دن عطر کا استعمال سنت ہے۔ (بخاری: ۱/ ۱۲۱)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پسندیدہ خوشبو:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عطر ذریرہ خوشبو اپنے ہاتھوں سے لگایا۔ (بخاری)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عود میں سب سے زیادہ پسندیدہ قماری تھا۔ قماری ہندوستان میں پیدا ہونے والی ایک عود کا نام ہے۔ (سیرۃ الشامی: ۷/ ۵۳۷)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب سے زیادہ مشک اور عود پسند تھی۔(سیرۃ الشامی: ۷/ ۵۴۳)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تین (۳) پسندیدہ چیزیں:

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: تین (۳) چیزیں مجھے پسند ہیں:

① خوشبو۔ ② عورتیں۔ ③ نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ (رواہ احمد والنسائی، مشکوٰۃ المصابیح، باب فضل الفقراء، الفصل الثالث، ج ۲ ص ۴۴۹)

علّامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصنیف "المنبہات" میں بیان فرمایا ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی پسندیدہ اشیاء کا ذکر فرمایا تو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اجازت لے کر عرض کیا: حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! مجھے بھی تین (۳) چیزیں بہت پسند ہیں:

① آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے چہرۂ انور کی طرف دیکھنا، دنیا و مافیہا سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

② آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے منشاء وحکم پر اپنا مال خرچ کرنا مجھے بڑا پسند ہے۔

③ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے نکاح میں اپنی بیٹی دینا بھی مجھے بہت پسند ہے۔

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے بعد سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! مجھے بھی تین (۳) چیزیں بہت پسند ہیں:

① امر بالمعروف کرنا، حسنات و معروفات کی اشاعت کرنا مجھے بہت پسند ہے۔

② نہی عن المنکر کرنا، برائیوں کا خاتمہ کرنا مجھے بہت پسند ہے۔

③ پرانے (مگر پاک وصاف) کپڑے پہننا بھی مجھے بہت پسند ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بعد سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! مجھے بھی تین (۳) چیزیں بہت پسند ہیں:

① بھوکوں کو کھانا کھلانا مجھے بہت پسند ہے۔

② ناداروں اور ننگوں کو کپڑا پہنانا مجھے بہت پسند ہے۔

③ قرآن کریم کی تلاوت کرنا مجھے بہت پسند ہے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بعد سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! مجھے بھی تین (۳) چیزیں بہت پسند ہیں:

① مہمانوں کی خدمت کرنا مجھے بہت پسند ہے۔

② جہاد بالسیف یعنی راہ حق میں تلوار سے جہاد کرنا مجھے بہت پسند ہے۔

③ شدید گرمیوں میں روزے رکھنا بھی مجھے بہت پسند ہے۔

ابھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان جلیل القدر صحابہ رضی اللہ عنہم کی باتیں ہو رہی تھیں کہ سیّد الملائکہ حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور عرض کیا کہ رب العالمین نے آپ تمام کی گفتگو سن کر مجھے بھیجا ہے تا کہ میں اپنی اور رب العالمین کی پسند بتلاؤں۔ میری پسند تو یہ ہیں:

① (دنیاوی اور دینی اعتبار سے) بھٹکے ہوؤں کو راہِ راست بتلانا مجھے بہت پسند ہے۔

② عیال دار تنگ دست کی نصرت کرنا، جس کی جیب تو خالی ہو مگر ضمیر محفوظ ہو، مجھے بہت پسند ہے۔

③ عبادت گزار غریبوں سے محبت کرنا یعنی باضمیر غریبوں سے دوستی کرنا مجھے بہت پسند ہے۔

پھر فرمایا: اللہ پاک کو اپنے بندوں سے تین (۳) چیزیں بہت پسند ہیں:

① بندہ کا اپنی طاقت واستطاعت کو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے خرچ کرنا اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے۔

② فاقہ کے وقت شکوہ کے بجائے صبر کرنا اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے۔

③ گناہوں پر ندامت کے ساتھ رونا بھی اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے۔

”نزھۃ المجالس“ میں علّامہ عبدالرحمٰن صفوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جب یہ حدیث ائمہ اربعہ رحمۃ اللہ علیہم کو پہنچی تو ہر ایک نے اپنی پسند بیان فرمائی۔ سب سے پہلے حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تین (۳) پسندیدہ چیزیں بیان فرمائیں:

① طویل رات میں جاگ کر علم حاصل کرنا مجھے بہت پسند ہے۔

② تکبر ترک کرنا اور تواضع اختیار کرنا مجھے بہت پسند ہے۔

③ وہ دل جو دنیا کی محبت سے خالی ہو اور اللہ کی محبت سے لبریز ہو مجھے بہت پسند ہے۔

پھر حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تین (۳) پسندیدہ چیزیں بیان فرمائیں:

① روضۂ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قرب مجھے بہت پسند ہے۔

② آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاک (مدینہ) سے چمٹے رہنا مجھے بہت پسند ہے۔

③ اہل بیتِ رسول صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی تعظیم کرنا بھی مجھے بہت پسند ہے۔

پھر حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تین (۳) پسندیدہ چیزیں بیان فرمائیں:

① مخلوق کے ساتھ اَخلاق کے ساتھ پیش آنا مجھے بہت پسند ہے۔

② ترکِ تکلفات اور سادگی سے زندگی گذارنا مجھے بہت پسند ہے۔

③ راہِ تصوّف اختیار کرنا بھی مجھے بہت پسند ہے۔

آخر میں حضرت امام احمد ابن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تین (۳) پسندیدہ چیزیں بیان فرمائیں:

① اتباعِ نبی صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم مجھے بہت پسند ہے۔

② آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے انوارات وارشادات سے برکت حاصل کرنا بھی مجھے بہت پسند ہے۔

③ آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے نقشِ قدم پر چلنا مجھے بہت پسند ہے۔ (نزہۃ المجالس، ج ا،ص ۹۹)

تلاوتِ قرآن مجید کے آداب

تلاوت کے وقت مندرجہ ذیل آداب کا خیال رکھنا ضروری ہے:

① تلاوت سے پہلے جسم اور کپڑوں کو پاک اور صاف کریں۔

② جس جگہ تلاوت کی جائے وہ جگہ بھی پاک اور صاف ہو، اُس کے اردگرد بھی کوئی گندگی وغیرہ نہ ہو۔

③ تلاوت شروع کرنے سے پہلے "اَعُوْذُ بِاللّٰہِ" اور "بِسْمِ اللّٰہِ" ضرور پڑھیں۔

④ باوضو ہو کر تلاوت کرے اور ہو سکے تو قبلہ رُخ بیٹھ کر تلاوت کرے۔

⑤ قرآن مجید کو رحل یا کسی اونچی جگہ پر رکھ کر پڑھا جائے، ہاتھوں پر اٹھا کر بھی پڑھا جا سکتا ہے۔

⑥ انتہائی تعظیم کے ساتھ تلاوت کرے، تلاوتِ قرآن کے فضائل کو مدِّنظر رکھ کر تلاوت کرے۔

⑦ اور جس وقت آیتِ سجدہ پڑھے تو تکبیر کہہ کر سجدہ کرے۔

⑧ صرف دکھاوے کے لیے بلند آواز سے تلاوت نہ کرے، اگر کوئی نماز وغیرہ پڑھ رہا ہو تو بھی اُس کے پاس بلند آواز سے تلاوت نہ کرے۔

⑨ تلاوت میں جلدی ختم کرنے کی کوشش نہ کرے بلکہ خوب سمجھ کر پڑھے۔ جہاں وعید کی آیت آئے وہاں اپنے اندر خوف کی حالت پیدا کرے اور اللہ کی پناہ مانگے اور جہاں رحمت اور بشارت کی آیت

آئے وہاں خوشی کی کیفیت پیدا کرے اور اللہ کی رحمت طلب کرے۔

⑩ قرآن شریف کو دیکھ کر پڑھے کیونکہ اِس میں زیادہ ثواب ملتا ہے کیونکہ آنکھ بھی اُس طرف مشغول رہتی ہے۔ایک قرآن دیکھ کر پڑھنے میں سات (۷) قرآن بغیر دیکھے پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔

⑪ قرأت اور خوش الحانی سے پڑھنے کی کوشش کرے کیونکہ جتنا خوش الحانی سے تلاوت کرے گا اُتنا ہی اِس میں زیادہ اثر پیدا ہوگا۔

⑫ دَورانِ تلاوت اِدھر اُدھر کی باتیں نہ کی جائیں اور نہ اِدھر اُدھر دیکھیں پورا دھیان اور توجہ تلاوت کی طرف ہو۔

⑬ اگر دَورانِ تلاوت کوئی بات چیت کرنی ہو تو قرآن مجید بند کر کے بات کریں۔دوبارہ شروع کرنے سے پہلے پھر"اَعُوْذُ بِاللّٰه" اور "بِسْمِ اللّٰه" پڑھیں۔

قرآن کریم کے فضائل

① يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝٥٧ قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ۝٥٨ (یونس)

"اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: لوگو! تمہارے پاس، تمہارے رب کی طرف سے ایک ایسی کتاب آئی ہے جو سراسر نصیحت اور دلوں کی بیماری کے لیے شفا ہے اور (اچھے کام کرنے والوں کے لیے اس قرآن میں) رہنمائی اور (عمل کرنے والے) مؤمنین کے لیے ذریعہ رحمت ہے۔آپ کہہ دیجیے کہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے اِس فضل و مہربانی یعنی قرآن کے اترنے پر خوش ہونا چاہیے۔یہ قرآن اس دنیا سے بدرجہا بہتر ہے جس کو وہ جمع کر رہے ہیں"۔

② اُتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ۔ (عنکبوت:۴۵)

"اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ارشاد فرمایا: جو کتاب آپ پر اُتاری گئی ہے اُس کی تلاوت کیا کیجیے"۔

③ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ۔ (سُوْرَةُ الْبَقَرَة ۱۲۱)

"جو اِس قرآن کی تلاوت اِس طرح کرتے ہیں جیسے اِس کی تلاوت کا حق ہے"۔

④ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ۔ (مزمل،۲۰)

"تم قرآن میں سے اتنا ہی پڑھ لیا کرو جو تمہارے لیے آسان ہو"۔

⑤ وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ۔

(سُوْرَةُ الْاَعْرَاف،۲۰۴)

"جب قرآن پڑھا جائے تو قرآن کو کان لگا کر سنو اور خاموش رہو، تا کہ تم پر رحمت ہو"۔

⑥ فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ ﴿۷۵﴾ وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ ﴿۷۶﴾

اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ ﴿۷۷﴾ فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ﴿۷۸﴾ لَّا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ﴿۷۹﴾

تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۰﴾ اَفَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ ﴿۸۱﴾ (الواقعہ)

"میں ستاروں کے غروب ہونے اور چھپنے کی قسم کھاتا ہوں اور اگر تم سمجھو تو یہ قسم بہت بڑی قسم ہے۔ قسم اِس پر کھاتا ہوں کہ: یہ قرآن بڑی شان والا ہے جو لوحِ محفوظ میں درج ہے۔ اُس لوحِ محفوظ کو پاک فرشتوں کے علاوہ اور کوئی ہاتھ نہیں لگا سکتا۔ یہ قرآن رب العالمین کی جانب سے بھیجا گیا ہے تو کیا تم اِس کلام کو سرسری بات سمجھتے ہو۔

⑦ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ۔ (بنی اسرآئیل)

"یہ قرآن جو ہم نازل فرما رہے ہیں، یہ مسلمانوں کے لیے شفا اور رحمت ہے"۔

⑧ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خٰشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ

خَشْيَةِ اللّٰهِ۔ (حشر،۲۱)

"قرآن کریم اپنی عظمت کی وجہ سے ایسی شان رکھتا ہے کہ اگر ہم اِس قرآن کو کسی پہاڑ پر نازل کرتے اور پہاڑ میں شعور و سمجھ ہوتی تو آپ اُس پہاڑ کو دیکھتے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے خوف سے دب جاتا اور پھٹ جاتا"۔

⑨ اِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا

مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ﴿۲۹﴾ (فاطر)

"جو لوگ قرآن کریم کی تلاوت کرتے رہتے ہیں اور نماز کی پابندی کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے اُن کو دیا ہے اُس میں سے پوشیدہ اور علانیہ خرچ کیا کرتے ہیں وہ یقیناً ایسی تجارت کی امید لگائے ہوئے ہیں جس کو کبھی نقصان پہنچنے والا نہیں یعنی اُن کو اُن کے اَعمال کا اَجر و ثواب پورا پورا دیا جائے گا۔

قرآن کی فضیلت حدیث کی روشنی میں:

① حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ حدیث قدسی بیان فرمائی: اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے کہ: جس شخص کو قرآن شریف کی مشغولی کی وجہ سے ذکر کرنے اور دُعائیں مانگنے کی فرصت نہیں ملتی، میں اُس کو دُعائیں مانگنے والوں سے زیادہ عطا کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کے کلام کو سارے کلاموں پر ایسی ہی فضیلت ہے جیسے خود اللہ تعالیٰ کو تمام مخلوق پر فضیلت ہے۔ (ترمذی، باب فضائل القرآن، حدیث نمبر: ۲۹۲۶)

② ایک روایت میں ہے کہ قیامت کے دن قرآن پڑھنے والے کو کہا جائے گا کہ قرآن پڑھتا جا اور جنّت کے درجات طے کرتا جا اور اِس طرح ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جس طرح تو دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرتا تھا، پس بے شک! تیری منزل آخری آیت کے پاس ہے جو تو پڑھے گا۔ (ابوداوٗد، ترمذی)

③ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن کریم ایسی شفاعت کرنے والا ہے جس کی شفاعت قبول کی گئی اور ایسا جھگڑا کرنے والا ہے کہ اُس کا جھگڑا تسلیم کرلیا گیا، جو شخص اُس کو اپنے آگے رکھے یعنی اُس پر عمل کرے اُس کو یہ جنّت میں پہنچا دیتا ہے اور جو اُس کو پیٹھ پیچھے ڈال دے یعنی اُس پر عمل نہ کرے اُس کو یہ جہنم میں گرا دیتا ہے۔ (ابن حبان)

فائدہ: "قرآن کریم ایسا جھگڑا کرنے والا ہے کہ اُس کا جھگڑا تسلیم کرلیا گیا" اِس کا مطلب یہ ہے کہ: پڑھنے اور اُس پر عمل کرنے والوں کے لیے درجات کے بڑھانے میں اللہ تعالیٰ کے دربار میں جھگڑتا ہے اور اُس کے حق میں لاپرواہی کرنے والوں سے مطالبہ کرتا ہے کہ میرا حق کیوں نہیں ادا کیا؟!!

④ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اللہ تعالیٰ کا قرب اُس چیز سے بڑھ کر کسی اور چیز سے حاصل نہیں کرسکتے جو خود اللہ تعالیٰ سے نکلی ہے یعنی قرآن کریم۔
(مستدرک حاکم: ۱/ ۵۵۵)

⑤ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اِس قرآن شریف کی وجہ سے بہت سے لوگوں کے مرتبہ کو بلند فرماتے ہیں اور بہت سوں کے مرتبہ کو گھٹاتے ہیں یعنی جو لوگ اِس پر عمل کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اُن کو دنیا و آخرت میں عزّت عطا فرماتے ہیں اور جو لوگ اِس پر عمل نہیں کرتے اللہ تعالیٰ اُن کو ذلیل کرتے ہیں۔ (مسلم، باب فضل من یقوم بالقرآن، حدیث نمبر: ۱۸۹۷)

⑥ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو ہی شخصوں پر رشک کرنا چاہیے: ایک وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف عطا کیا ہو اور وہ دن رات اُس کی تلاوت میں مشغول رہتا ہو، دوسرا وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا ہو اور وہ دن رات اُس کو خرچ کرتا ہو۔ (مسلم، حدیث نمبر: ۱۸۹۴)

⑦ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن شریف سیکھو پھر اُس کو پڑھو، اِس لیے کہ جو شخص قرآن شریف سیکھتا ہے اور پڑھتا ہے اور تہجد میں اُس کو پڑھتا رہتا ہے، اِس کی مثال اُس کھلی تھیلی کی سی ہے جو مُشک سے بھری ہوئی ہو کہ اُس کی خوشبو تمام مکان میں پھیلتی ہے اور جس شخص نے قرآن کریم سیکھا پھر باوجود اِس کے کہ قرآن کریم اُس کے سینے میں ہے وہ سوجاتا ہے یعنی اُس کو تہجد میں نہیں پڑھتا اُس کی مثال اُس مُشک کی تھیلی کی طرح ہے جس کا منہ بند کر دیا گیا ہو۔ (ترمذی، حدیث نمبر: ۲۸۷۶)

فائدہ: قرآن کریم کی مثال مُشک کی ہے اور حافظ کا سینہ اُس تھیلی کی طرح ہے جس میں مشک ہو۔ لہٰذا قرآن کریم کی تلاوت کرنے والا حافظ اُس مشک کی تھیلی کی طرح ہے جس کا منہ کھلا ہو اور تلاوت نہ کرنے والا مشک کی بند تھیلی کی طرح ہے۔

⑧ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ اپنے باڑے میں ایک رات قرآن مجید پڑھ رہے تھے۔ اچانک اُن کی گھوڑی اچھلنے لگی، اُنہوں نے مزید پڑھا وہ گھوڑی اور اُچھلنے لگی۔ وہ پڑھتے رہے گھوڑی پھر اُچھلی۔ حضرت اسید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے خطرہ ہوا کہ گھوڑی کہیں میرے بچے یحییٰ کو (جو وہیں قریب تھا) کچل نہ ڈالے، اِس لیے میں گھوڑی کے قریب جا کر کھڑا ہو گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ میرے سر کے اوپر بادل کی طرح کوئی چیز ہے جس میں چراغوں کی طرح کچھ چیزیں روشن ہیں پھر وہ بادل کی طرح کی چیز فضا میں اُٹھتی چلی گئی یہاں تک کہ میری نظروں سے اوجھل ہوگئی۔ میں صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں گزشتہ رات اپنے باڑے میں قرآن پڑھ رہا تھا اچانک میری گھوڑی اچھلنے لگی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابن حضیر! پڑھتے رہتے۔ انہوں نے عرض کیا: میں پڑھتا رہا وہ گھوڑی پھر اچھلی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابن حضیر پڑھتے رہتے۔ انہوں نے عرض کیا: پھر میں اُٹھ کر چل دیا کیونکہ میرا لڑکا یحییٰ گھوڑی کے قریب ہی تھا، مجھے یہ خطرہ ہوا کہ گھوڑی کہیں یحییٰ کو کچل نہ ڈالے، تو کیا دیکھتا ہوں کہ: بادل کی طرح کوئی چیز ہے جس میں چراغوں کی طرح

کچھ چیزیں روشن ہیں، پھر وہ چیزیں فضا میں اُٹھتی چلی گئیں یہاں تک کہ میری نظروں سے اوجھل ہو گئیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ فرشتے تھے تمہارا قرآن سننے آئے تھے اگر تم صبح تک پڑھتے رہتے تو اور لوگ بھی اُن کو دیکھ لیتے، وہ فرشتے اُن سے چھپے نہ رہتے۔ (مسلم، حدیث نمبر:۱۸۵۹)

❾ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: یہ قرآن کریم فکر و بے قراری (پیدا کرنے) کے لیے نازل ہوا ہے۔ جب تم اُسے پڑھو تو رویا کرو، اگر رونا نہ آئے تو رونے والوں جیسی شکل بنالو اور قرآن شریف کو اچھی آواز سے پڑھو کیونکہ جو شخص اُسے اچھی آواز سے نہ پڑھے، وہ ہم میں سے نہیں ہے یعنی ہماری کامل اتباع کرنے والوں میں سے نہیں ہے۔ (ابن ماجہ، حدیث نمبر:۱۳۳۷)

فائدہ: علماء نے اِس روایت کے دوسرے معنی یہ بھی لکھے ہیں کہ جو شخص قرآن کریم کی برکت سے لوگوں سے مستغنی نہ ہو وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

❿ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حافظ قرآن جسے یاد بھی خوب ہو اور پڑھتا بھی اچھا ہو اُس کا حشر قیامت میں اُن معزّز فرماں بردار فرشتوں کے ساتھ ہوگا جو قرآن شریف کو لوح محفوظ سے نقل کرنے والے ہیں اور جو شخص قرآن شریف کو اٹک اٹک کر پڑھتا ہے اور اُس میں مشقت اُٹھاتا ہے اُس کے لیے دوہرا اجر ہے۔ (مسلم، حدیث نمبر:۱۸۶۲)

فائدہ: اٹکنے والوں سے مراد وہ حافظ ہے جسے قرآن شریف اچھی طرح یاد نہ ہو، لیکن وہ یاد کرنے کی کوشش میں لگا رہتا ہو۔ نیز اِس سے مراد وہ دیکھ کر پڑھنے والا بھی ہو سکتا ہے جو دیکھ کر پڑھنے میں بھی اٹکتا ہو لیکن! صحیح پڑھنے کی کوشش کر رہا ہو، ایسے شخص کے لیے دو اجر ہیں، ایک اجر تلاوت کا ہے، دوسرا اجر بار بار اٹکنے کی وجہ سے مشقت برداشت کرنے کا ہے۔ (طیبی، مرقاۃ)

⓫ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صاحبِ قرآن قیامت کے دن (اللہ تعالیٰ کے دربار میں) آئے گا تو قرآن شریف اللہ تعالیٰ سے عرض کرے گا: اے رب! اِن کا اعزاز و اکرام فرما، پس! اِن کو اِعزاز و اکرام کا تاج پہنایا جائے گا۔ قرآن عرض کرے گا: اے رب مزید اِعزاز و اکرام فرما، تو اللہ تعالیٰ اُن کو عزّت والا زیور پہنائیں گے، پھر قرآن کہے گا: اے اللہ! اِن سے راضی ہو جا، پس! اللہ اُن سے راضی ہو جائے گا۔ پھر صاحبِ قرآن سے کہا جائے گا: قرآن پڑھتا جا اور جنّت کے

درجوں اور بالاخانوں پر چڑھتا جا۔ چنانچہ جب تک وہ قرآن پڑھتا رہے گا چاہے روانی سے پڑھے چاہے ٹھہر ٹھہر کر پڑھے وہ (جنّت کے درجوں اور بالاخانوں پر) چڑھتا جائے گا۔ (ترمذی، حدیث نمبر:۲۹۱۵)

⑫ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں فقراء مہاجرین کی ایک جماعت میں بیٹھا ہوا تھا (اُن لوگوں کے پاس اتنا کپڑا نہ تھا کہ جس سے پورا بدن ڈھانپ لیں) بعض نے بعض کی آڑ لی ہوئی تھی اور ایک صحابی رضی اللہ عنہ قرآن شریف پڑھ رہے تھے کہ اِس دَوران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے آئے اور بالکل ہمارے قریب کھڑے ہوگئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری پر تلاوت کرنے والے صحابی خاموش ہوگئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلام کیا پھر دریافت فرمایا: تم لوگ کیا کر رہے تھے؟ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! ایک تلاوت کرنے والے ہمارے سامنے تلاوت کر رہے تھے؟ ہم اللہ کی کتاب کی تلاوت توجہ سے سن رہے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمام تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جنہوں نے میری اُمّت میں ایسے لوگ بنائے کہ اُن میں مجھے ٹھہرنے کا حکم دیا گیا۔ اِس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے درمیان بیٹھ گئے تاکہ سب کے برابر رہیں (کسی سے قریب اور کسی سے دور نہ ہوں) پھر سب کو اپنے ہاتھ مبارک سے حلقہ بنا کر بیٹھنے کا حکم فرمایا۔ چنانچہ سب حلقہ بنا کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف منہ کر کے بیٹھ گئے۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجلس والوں میں میرے علاوہ کسی کو نہیں پہچانا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے فقرائے مہاجرین کی جماعت! تمہیں قیامت کے دن کامل نور کی خوشخبری ہو اور اِس بات کی بھی کہ تم مالداروں سے آدھے دن پہلے جنّت میں داخل ہوگے اور یہ آدھا دن پانچ سو سال کا ہوگا۔ (ابوداؤد، حدیث نمبر:۳۶۶۶)

فائدہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو پہچاننے اور باقی لوگوں کو نہ پہچاننے کی وجہ شاید یہ ہوگی کہ رات کا اندھیرا تھا اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ چونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قریب تھے اِس لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کو پہچان لیا۔ (بذل المجہود)

⑬ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص قرآن کریم کا ایک حرف پڑھے اُس کے لیے ایک حرف کے بدلہ ایک نیکی ہے اور ایک نیکی کا اجر دس نیکی کے برابر ملتا ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ سارا الٓمّٓ ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف، لام ایک حرف اور میم ایک حرف

ہے یعنی یہ تین حروف ہوئے اِس پر تیس نیکیاں ملیں گی۔ (ترمذی، حدیث نمبر:۲۹۱۰)

⑭ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: قرآن کریم کی تلاوت اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کا اہتمام کیا کرو، اِس عمل سے آسمانوں میں تمہارا ذکر ہوگا اور یہ عمل زمین میں تمہارے لیے ہدایت کا نور ہوگا۔ (بیہقی فی شعب الایمان: ۴/ ۲۴۲)

⑮ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سورۃ البقرۃ میں ایک آیت ہے جو قرآن شریف کی تمام آیتوں کی سردار ہے۔ وہ آیت جیسے ہی کسی گھر میں پڑھی جائے اور وہاں شیطان ہو تو فوراً نکل جاتا ہے، وہ آیت الکرسی ہے۔ (ترغیب: ۲/ ۳۷۰)

⑯ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آسمان وزمین کی پیدائش سے دو ہزار سال پہلے اللہ تعالیٰ نے کتاب لکھی۔ اُس کتاب میں سے دو آیتیں نازل فرمائیں جن پر اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرہ کو ختم فرمایا۔ یہ آیتیں جس مکان میں تین رات تک پڑھی جاتی رہیں شیطان اُس کے نزدیک بھی نہیں آتا۔ (ترمذی، حدیث نمبر:۲۸۸۲)

⑰ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ (یعنی گھروں کو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے آباد رکھو) جس گھر میں سورۃ البقرۃ پڑھی جاتی ہے شیطان اُس گھر سے بھاگ جاتا ہے۔ (مسلم، حدیث نمبر:۱۸۲۴)

⑱ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک رات مکہ مکرمہ میں کھڑے ہوئے اور تین مرتبہ یہ ارشاد فرمایا: اے اللہ! کیا میں نے پہنچا دیا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جو بہت زیادہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آہ وزاری کرنے والے تھے، اُٹھے اور عرض کیا: جی ہاں! میں اللہ تعالیٰ کو گواہ بناتا ہوں کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے پہنچا دیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو اسلام کے لیے خوب اُبھارا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس کے لیے خوب کوشش کی اور نصیحت فرمائی، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایمان ضرور غالب ہو کر رہے گا یہاں تک کہ کفر کو اُس کے ٹھکانوں کی طرف لوٹا دیا جائے، اور یقیناً تم اسلام کو پھیلانے کے لیے سمندر کا سفر بھی کرو گے اور لوگوں پر ضرور ایسا زمانہ آئے گا جس میں لوگ قرآن کریم سیکھیں گے، اُس کی تلاوت کریں گے اور کہیں گے ہم نے پڑھ لیا اور جان لیا، اب ہم سے بہتر کون ہوگا؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

ارشاد فرمایا: کیا اُن لوگوں میں کوئی خیر ہو سکتی ہے؟ (یعنی اُن میں ذرہ برابر بھی خیر نہیں ہے اور دعویٰ ہے کہ ہم سے بہتر کون ہے؟) صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! یہ کون لوگ ہیں؟ ارشاد فرمایا: یہ لوگ تم ہی میں سے ہوں گے یعنی اِسی اُمّت میں سے ہوں گے اور یہی لوگ دوزخ کا ایندھن ہیں۔ (مجمع الزوائد: ۱/۱۹۱)

۱۹ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی نے پوچھا کہ بہترین اعمال میں سے کون سا عمل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "حَالِّ مُرْتَحِل"، لوگوں نے پوچھا کہ "حَالِّ مُرْتَحِل" کیا چیز ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ صاحبِ قرآن ہیں جو اوّل سے چلے حتی کہ اخیر تک پہنچے اور اخیر کے بعد پھر اوّل پر پہنچے جہاں ٹھہرے پھر آگے چل دے۔ (ترمذی)

فائدہ: حال کہتے ہیں منزل پر آنے والے کو اور مرتحل کوچ کرنے والے کو یعنی یہ کہ جب کلام پاک ختم ہو جائے تو پھر از سر نو شروع کر لے، یہ نہیں کہ بس ختم ہو گیا دوبارہ پھر دیکھا جائے گا۔ "کنز العمال" کی ایک روایت میں اِس کی شرح وارد ہوئی "الخاتم المفتح" ختم کرنے والا اور ساتھ ہی شروع کرنے والا یعنی ایک قرآن ختم کرنے کے بعد ساتھ ہی دوسرا شروع کر لے۔ اِسی سے غالباً وہ عادت ماخوذ ہے جو ہمارے دیار میں متعارف ہے کہ ختم قرآن شریف کے بعد مُفْلِحُوْن تک پڑھا جاتا ہے، مگر اب لوگ اِسی کو مستقل ادب سمجھتے ہیں اور پھر پورا کرنے کا اہتمام نہیں کرتے، حالانکہ ایسا نہیں بلکہ دراصل معاً دوسرا قرآن شریف شروع کرنا بظاہر مقصود ہے جس کو پورا بھی کرنا چاہیے۔ شرح احیاء میں اور علّامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اتقان میں بروایت دارمی کے نقل کیا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس پڑھا کرتے تو سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ سے مُفْلِحُوْن تک ساتھ ہی پڑھتے اور اُس کے بعد ختم قرآن کی دُعا فرماتے تھے۔

قرآن کریم کو اچھی آواز سے پڑھنا:

قرآن کریم کو تجوید و ترتیل کے ساتھ پڑھنے کا حکم ہے، یعنی حروف کو اُن کے مخارج سے صحیح طور سے اَدا کیا جائے، اور اُن کی صفات کی رعایت کی جائے، اِس رعایت واہتمام کے بعد ایک اور چیز ہے، جو اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک پسندیدہ اور محبوب ہے، وہ یہ کہ: اِس کو بالکل سادہ اور سپاٹ انداز میں عام عربی عبارات کی طرح نہ پڑھا جائے، بلکہ اچھی آواز سے ایک طرز میں، ترنم سے پڑھا جائے، ایسا ترنم جس سے قرآن، گانا نہ معلوم ہو، اور نہ اُس کے مخارج وصفات میں کوئی خرابی پیدا ہو، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہایت خوش آواز

تھے، اور قرآن کو خوش آوازی سے پڑھتے تھے، اور اِس کو پسند فرماتے تھے۔

حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ نے جسے بھی نبی بنا کر بھیجا وہ خوبصورت اور خوش آواز ضرور رہا ہے۔ (مختصر قیام اللیل ص:۵۶)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ: قرآن کریم کو اپنی آواز سے خوبصورت بناؤ، کیونکہ اچھی آواز قرآن کے حسن کو بڑھا دیتی ہے۔ (رواہ البخاری تعلیقا والدارمی)

اِس سے معلوم ہوا کہ اچھی آواز سے پڑھنا مطلوب ہے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور حضرت سالم مولیٰ حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ بہت خوش آواز تھے، اور ترنم کے ساتھ قرآن مجید کی تلاوت تہجد میں کیا کرتے تھے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کے پڑھنے کو بہت پسند فرماتے تھے۔

صاحبِ قیام اللیل نے اپنی سند سے نقل کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی قرات سنی، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ان کو حضرت داؤد علیہ السلام کی خوش آوازی کا ایک حصہ ملا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ایک شب حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ مسجدِ نبوی میں تہجد کی نماز میں قرآن کریم پڑھ رہے تھے، اُن کی آواز نہایت شیریں تھی، حضرات امہات المؤمنین رضی اللہ عنہن نے سنا تو جس جس نے سنا، کھڑی ہوکر بغور سننے لگیں، صبح کو کسی نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو یہ بات بتائی کہ خواتین آپ کی تلاوت بغور سن رہی تھیں، اُنہوں نے فرمایا کہ: اگر مجھے معلوم ہوتا تو اور خوب بنا سنوار کر پڑھتا، اور اُن کے شوق میں اضافہ کرتا۔

حضرت ابوعثمان نہدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی جیسی عمدہ آواز تھی، ویسی نہ میں نے کسی بانسری، نہ کسی بربط اور نہ کسی جھانجھ کی آواز سنی، وہ جب نماز پڑھاتے تھے، تو ہماری تمنا ہوتی کہ کاش یہ سورۂ بقرہ پڑھتے، اتنی اچھی اُن کی آواز تھی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ حال تھا کہ جب حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اُن کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوتے، تو فرماتے کہ ابوموسیٰ! ہمارے رب کی یاد ہمارے دلوں میں ذرا تازہ کرو، تب وہ قرآن پڑھتے۔

ایک بار حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ اِس شخص کو تغنی بالقرآن (قرآن کریم کو ترنم سے پڑھنا) سے آپ منع کیوں نہیں کرتے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کوئی جواب نہ دیا، جب رات ہوئی تو حضرت امیر المؤمنین باہر تشریف لائے، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ قرآن پڑھ رہے تھے، وہ سننے لگے، اُن پر رقت

طاری ہوئی، اور بے اختیار رونے لگے، جب صبح ہوئی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اُن کے لوگ جمع ہوئے تو فرمایا کہ تم میں سے جس کا ترنم ابوموسیٰ جیسا بن سکے، اُسے چاہیے کہ ویسا بنائے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک شب میں عشاء کے بعد ذرا دیر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پہنچی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا: کہاں رہ گئی تھی؟ میں نے عرض کیا کہ آپ کے اصحاب میں سے ایک صاحب مسجد میں قرآن پڑھ رہے تھے، اُن کے جیسی آواز اور اُن کے جیسی قرات میں نے اور کسی صحابی کی نہیں سنی، میں اُسی کو سننے میں رہ گئی تھی، یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُٹھ کر چلے، میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ چلی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی سنا، پھر ارشاد فرمایا: یہ ابوحذیفہ کے آزاد کردہ غلام سالم ہیں اللہ کا شکر ہے کہ اِس جیسے شخص کو میری اُمّت میں رکھا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جو خود ایک خوش آواز قاری تھے، اُن کے مشہور شاگرد حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پڑھنے میں مجھے اچھی آواز عطا فرمائی تھی، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مجھ سے قرآن پڑھواتے، اور فرماتے: تم پر میرے ماں باپ فدا ہوں، تم پڑھو، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ اچھی آواز قرآن کی زینت ہے۔ (یہ تمام روایتیں مختصر قیام اللیل سے منقول ہیں)

قرآن کریم کو ترنم سے پڑھنے کا ایک خاص لہجہ اور نغمہ ہے جس کی رعایت کرنے سے قرآن کریم کا حسن دوبالا ہوجاتا ہے، اور وہ ایک پسندیدہ چیز ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ

"جس نے قرآن میں نغمگی نہیں اختیار کی اُس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں"۔ (صحیح بخاری، حدیث نمبر: ۷۵۲۷)

اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کسی چیز کو اتنے اہتمام سے نہیں سنتے جتنا کہ خوش آوازی کے ساتھ کوئی نبی قرآن پڑھتا ہے، تو اُسے سنتے ہیں۔ (صحیح بخاری، حدیث نمبر: ۵۰۲۳)

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابوداؤد نے اِس حدیث میں لِنَبِیٍّ حُسْنُ التَّرَنُّمِ بِالْقُرْاٰنِ کے الفاظ نقل کیے ہیں، یعنی ایسا نبی جو قرآن کی تلاوت میں بہتر ترنم والا ہو۔

سجدۂ تلاوت کی دُعائیں

سجدۂ تلاوت میں کم از کم تین مرتبہ "سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی" کہنے کے بعد بار بار یہ کلمات کہیں:

① سَجَدَ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ خَلَقَهٗ وَ صَوَّرَهٗ وَ شَقَّ سَمْعَهٗ وَ بَصَرَهٗ بِحَوْلِهٖ وَ قُوَّتِهٖ۔

"میرے چہرے نے اُس ذات کو سجدہ کیا جس نے اِسے پیدا کیا، صورت دی، اور اپنی قوّت اور قدرت سے اُس کے کان اور آنکھیں کھولیں"۔

② فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِیْنَ۔ (سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْن، ۱۴)

"بہت ہی برکت والا ہے اللہ، سب سے اچھا پیدا کرنے والا ہے۔"

③ اَللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِیْ بِهَا عِنْدَكَ اَجْرًا وَ ضَعْ عَنِّیْ بِهَا وِزْرًا وَ اجْعَلْهَا لِیْ عِنْدَكَ ذُخْرًا وَ تَقَبَّلْهَا مِنِّیْ كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوٗدَ۔

"اے اللہ! اِس سجدے کے سبب میرے لیے اپنے ہاں ثواب لکھ دے، اِس کے سبب مجھ سے بوجھ ہٹا دے، اِس کو اپنے ہاں میرے لیے ذخیرہ بنا دے اور اِس (سجدہ) کو مجھ سے اِس طرح قبول فرما جس طرح تُو نے اِس کو اپنے بندے داوٗد علیہ السلام سے قبول فرمایا"۔

فائدہ: حدیث شریف میں آتا ہے کہ جو آدمی سجدے میں سر رکھ کر یہ دُعا پڑھتا ہے تو سر اٹھانے سے قبل اُس کی بخشش ہو جاتی ہے۔

سجدہ تلاوت کی فضیلت حدیث کی روشنی میں:

"مسلم شریف" میں ہے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب ابن آدم آیتِ سجدہ تلاوت کر کے سجدہ کرتا ہے تو شیطان روتا ہوا اُس سے دور چلا جاتا ہے۔ کہتا ہے: ہائے میری ہلاکت! ابن آدم کو سجدہ کا حکم دیا گیا اور اُس نے سجدہ کیا تو اُس کے لیے جنّت ہے اور مجھے سجدے کا حکم دیا گیا اور میں نے سجدہ کرنے سے انکار کیا تو میرے لیے جہنّم ہے۔

دُعاءِ خَتْمُ الْقُرآنِ:

❶ صَدَقَ اللّٰہُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ، وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ، وَ نَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ مِنَ الشّٰھِدِیْنَ ، رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ،

❷ اَللّٰھُمَّ اٰنِسْ وَ حْشَتِیْ فِیْ قَبْرِیْ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ بِالْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ وَاجْعَلْہُ لِیْٓ اِمَامًا وَّ نُوْرًا وَّھُدًی وَّرَحْمَۃً اَللّٰھُمَّ ذَکِّرْنِیْ مِنْہُ مَا نَسِیْتُ وَعَلِّمْنِیْ مِنْہُ مَا جَھِلْتُ وَارْزُقْنِیْ تِلَاوَتَہٗ اٰنَآءَ الَّیْلِ وَاٰنَآءَ النَّھَارِ وَاجْعَلْہُ لِیْ حُجَّۃً یَّارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ، (آمِیْنَ)

❸ اَللّٰھُمَّ بَلِّغْ ثَوَابَ مَاقَرَاْنَاہُ وَنُوْرَ مَا تَلَوْنَاہُ ھَدِیَۃً وَّاصِلَۃً مِّنَّا اِلٰی رُوْحِ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاِلٰٓی اَرْوَاحِ اَوْلَادِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَاَصْحَابِہٖ رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ، وَ اِلٰٓی اَرْوَاحِ اٰبَآئِنَا وَاُمَّھَاتِنَاوَ اَبْنَآئِنَا وَ بَنَاتِنَا وَ اِخْوَانِنَا وَ اَخَوَاتِنَاوَاَصْدِقَآئِنَا وَ اَسَاتِذَتِنَا وَ اَقْرِبَآئِنَا وَ مَشَایِخِنَا وَلِمَنْ لَّہٗ حَقٌّ عَلَیْنَا وَ اِلٰٓی اَرْوَاحِ جَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ، وَ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ، اَلْاَحْیَآءِ مِنْھُمْ وَالْاَمْوَاتِ، بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ، جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَاھُوَ اَھْلُہٗ، سُبْحٰنَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ، وَ سَلٰمٌ

عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ،

ترجمہ دعائے ختم القرآن:

① اللہ بلند اور عظمت والے نے سچا کلام نازل فرمایا، اور اُس کے رسول جو بہت ہی عزّت اور اکرام والے نبی ہیں، اُنھوں نے سچ سچ ہم تک پہنچا دیا، اور ہم سب اُس کے سچا ہونے کی گواہی دیتے ہیں۔ اے ہمارے رب! تو اِس قرآن کی تلاوت ہم سے قبول فرما، بے شک! تُو بڑا سننے والا، جاننے والا ہے۔

② "اے اللہ! میری قبر سے میری وحشت اور پریشانی کو دور فرما، خدایا! قرآنِ عظیم کی برکت اور رحمت سے مجھے نواز دے، قرآن کو میرے لیے رہنما اور پیشوا بنا اور ساتھ ہی نور اور سبب ہدایت اور رحمت بنا، الٰہی! اِس میں سے جو بھی بھول گیا ہوں مجھے یاد دلا دے اور اِس میں سے جو میں نہیں جانتا وہ مجھ کو سکھا دے اور رات دن مجھے اِس کی تلاوت نصیب فرما، اور قیامت کے روز اِس کو میرے لیے دلیل بنا، اے سارے عالم کی پرورش کرنے والے۔ آمِیْن"

③ اے اللہ! جو ہم نے پڑھا ہے اُس کا ثواب اور جس کی ہم نے تلاوت کی ہے اُس کا نور ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی روح کو ہماری طرف سے پہنچا دے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بیبیاں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اولاد اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابہؓ کی ارواح کو بھی پہنچا دے، اور ہمارے آباء واجداد اور ہماری مائیں اور ہمارے بیٹے اور ہماری بیٹیاں اور ہمارے بھائی اور ہماری بہنیں اور ہمارے دوست اور ہمارے اساتذہ اور ہمارے رشتہ دار اور ہمارے مشائخ اور وہ جس کا ہم پر حق ہے اور تمام مؤمنین ومؤمنات اور تمام مسلمین ومسلمات جو اُن میں سے زندہ ہیں اور جو مر چکے ہیں اُن سب کی ارواح کو بھی پہنچا دے۔ اپنی رحمت کے ذریعہ سے، اے رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والے! اے اللہ! بدلہ دے ہماری طرف سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو جس بدلہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اہل ہیں، پاک ہے تیرا رب جو کہ عزّت والا رب ہے اُن چیزوں سے جو لوگ بیان کرتے ہیں اور سلام ہو تمام رسولوں پر اور تمام تعریف اُس اللہ کے لیے ہے جو سارے جہانوں کا پالنے والا ہے۔

فضیلت ذکر۔ قرآن کی روشنی میں۔

① فَاذْكُرُونِيٓ أَذْكُرْكُمْ ۔(البقرۃ:۱۵۲)

"تم مجھے یاد رکھو، میں تمہیں یاد رکھوں گا"۔

یعنی دنیا و آخرت میں میری عنایات اور احسانات تمہارے ساتھ رہیں گے۔

② أَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ ۔(الرعد:28)

"خوب سمجھ لو، اللہ تعالیٰ کے ذکر ہی سے دلوں کو اطمینان ہوا کرتا ہے"۔

③ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ أَكْبَرُ ۔ (العنکبوت:۴۵)

"اور اللہ تعالیٰ کی یاد بہت بڑی چیز ہے"۔

④ وَاذْكُر رَّبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَخِيفَةً وَدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ وَلَا تَكُن مِّنَ الْغَافِلِينَ ۔(الاعراف:۲۰۵)

"اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ارشاد فرمایا: اور صبح و شام اپنے رب کو دل ہی دل میں عاجزی، خوف اور پست آواز سے قرآن کریم پڑھ کر یا تسبیح کرتے ہوئے یاد کرتے رہیے، اور غافل نہ رہیے"۔

⑤ وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ ﴿۲۱۷﴾ الَّذِي يَرَاكَ حِينَ تَقُومُ ﴿۲۱۸﴾ وَتَقَلُّبَكَ فِي السَّاجِدِينَ ﴿۲۱۹﴾ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿۲۲۰﴾ (الشعراء)

"اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ارشاد فرمایا: اور آپ اُس زبردست رحم کرنے والے پر بھروسہ رکھیے، جو آپ کو اُس وقت بھی دیکھتا ہے جب آپ تہجد کی نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں اور اُس وقت بھی آپ کے اُٹھنے بیٹھنے کو دیکھتا ہے جب آپ نمازیوں میں ہوتے ہیں، بیشک! وہی خوب سننے والا، جاننے والا ہے"۔

⑥ الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللّٰهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ ۔(الِ عمران:191)

"عقلمند وہ لوگ ہیں جو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے، ہر حال میں اللہ تعالیٰ کو یاد کیا کرتے ہیں"

⑦ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ آبَاءَكُمْ أَوْ أَشَدَّ ذِكْرًا ۔ (بقرۃ:200)

"تم اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرو جس طرح تم اپنے باپ دادا کا ذکر کیا کرتے ہو بلکہ اللہ تعالیٰ کا ذکر اُس سے بھی

زیادہ کیا کرو"۔

⑧ وَمَا تَكُونُ فِي شَأْنٍ وَّمَا تَتْلُوْا مِنْهُ مِنْ قُرْاٰنٍ وَّلَا تَعْمَلُوْنَ مِنْ عَمَلٍ إِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُوْدًا إِذْ تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ۔ (یونس:61)

"اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: اورتم جس حال میں ہوتے ہو یا قرآن میں سے کچھ پڑھتے ہو یا تم لوگ کوئی (اور) کام کرتے ہو، جب اُس میں مصروف ہوتے ہو تو ہم تمہارے سامنے ہوتے ہیں"۔

⑨ فَلَوْلَآ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ ﴿١٤٣﴾ لَلَبِثَ فِيْ بَطْنِهٖٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿١٤٤﴾ (الصّٰفّٰت)

"اگر یونس k مچھلی کے پیٹ میں بھی اور مچھلی کے پیٹ میں جانے سے پہلے بھی، اللہ تعالیٰ کی کثرت سے تسبیح کرنے والے نہ ہوتے تو قیامت تک مچھلی کے پیٹ سے نکلنا نصیب نہیں ہوتا (یعنی مچھلی کی غذا بن جاتے)۔

فائدہ: مچھلی کے پیٹ میں حضرت یونس علیہ السلام کی تسبیح ل َآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ تھی)"۔

⑩ وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ۔ (الحدید:4)

"اور اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہیں جہاں کہیں تم ہو"۔

⑪ وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ۔

"اور جو اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل ہوتا ہے تو ہم اُس پر ایک شیطان مسلّط کر دیتے ہیں پھر ہر وقت وہ اُس کے ساتھ رہتا ہے"۔ (زخرف:36)

⑫ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ﴿٤١﴾ وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿٤٢﴾ (احزاب)

"ایمان والو! اللہ تعالیٰ کو بہت یاد کیا کرو اور صبح وشام اُس کی تسبیح بیان کیا کرو"۔

⑬ وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا

فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿١٣٥﴾ اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴿١٣٦﴾ (آل عمران)

”(تقوے والوں کی صفات میں سے یہ ہے کہ) وہ لوگ جب کھلم کھلا کوئی بے حیائی کا کام کر بیٹھتے ہیں یا اور کوئی بری حرکت کر کے خاص اپنی ذات کو نقصان پہنچاتے ہیں تو اُسی لمحہ اللہ تعالیٰ کی عظمت وعذاب کو یاد کر لیتے ہیں پھر اپنے گناہوں کی معافی چاہنے لگتے ہیں، اور بات بھی یہ ہے کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے کون گناہوں کو معاف کر سکتا ہے؟ اور برے کام پر وہ اڑتے نہیں، اور وہ یقین رکھتے ہیں کہ توبہ سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن کا بدلہ اُن کے رب کی جانب سے بخشش اور ایسے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں، یہ لوگ اُن باغوں میں ہمیشہ رہیں گے اور کام کرنے والوں کی کیسی اچھی مزدوری ہے“۔

⑭ ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ عَمِلُوا السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْٓا اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔ (نحل:۱۱۹)

”اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ارشاد فرمایا: پھر بے شک! آپ کا رب اُن لوگوں کے لیے جو نادانی سے کوئی برائی کر بیٹھیں پھر اُس برائی کے بعد وہ توبہ کر لیں اور اپنے اعمال درست کر لیں تو بیشک! آپ کا رب اُس توبہ کے بعد بڑا بخشنے والا، نہایت مہربان ہے“۔

⑮ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ۔ (روم:۱۷)

”تو اللہ تعالیٰ کی تسبیح ہر وقت کیا کرو خصوصاً شام کے وقت اور صبح کے وقت“۔

⑯ لَوْلَا تَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ۔ (نمل:۴۶)

”تم لوگ اللہ تعالیٰ سے استغفار کیوں نہیں کرتے تا کہ تم پر رحم کیا جائے“۔

⑰ وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۔ (النور:۳۱)

”ایمان والو! تم سب اللہ تعالیٰ کے سامنے توبہ کرو تا کہ تم بھلائی پاؤ“۔

⑱ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا۔ (تحریم:۸)

”ایمان والو! تم اللہ تعالیٰ کے سامنے سچے دل سے توبہ کرو کہ دل میں اُس گناہ کا خیال بھی نہ رہے“۔

⑲ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ

وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۔(احزاب:۵٦)

"بیشک! اللہ تعالیٰ اور اُس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں، ایمان والو! تم بھی اُن پر درود بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو"۔

یعنی اللہ تعالیٰ اپنی خاص رحمت سے اپنے نبی کو نوازتے ہیں اور اُس خاص رحمت کے بھیجنے کے لیے فرشتے اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتے ہیں۔ لہٰذ مسلمانو! تم بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لیے اُس خاص رحمت کے نازل ہونے کی دُعا کیا کرو اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر کثرت سے سلام بھیجا کرو۔

فضیلت ذکر کی تفصیل حدیث کی روشنی میں

① حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں بندے کے ساتھ ویسا ہی معاملہ کرتا ہوں جیسا وہ میرے ساتھ گمان کرتا ہے۔ جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اُس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اُس کو اپنے دل میں یاد کرتا ہوں۔ اگر وہ مجمع میں میرا ذکر کرتا ہے تو میں اُس مجمع سے بہتر یعنی فرشتوں کے مجمع میں اُس کا تذکرہ کرتا ہوں۔ اگر بندہ میری طرف ایک بالشت متوجہ ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اُس کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ اگر وہ میری طرف ایک ہاتھ بڑھتا ہے تو میں دو ہاتھ اُس کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ اگر وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اُس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔ (بخاری:٦/ ٢٢٩٤)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ جو شخص اعمال صالحہ کے ذریعہ جتنا زیادہ میرا قرب حاصل کرتا ہے میں اُس سے زیادہ اپنی رحمت اور مدد کے ساتھ اُس کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔

② حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)! احکام تو شریعت کے بہت سے ہیں جن پر عمل تو ضروری ہے ہی لیکن مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجیے جس کو میں اپنا معمول بنالوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہاری زبان اللہ تعالیٰ کے ذکر سے ہر وقت تر رہے۔

(ترمذی: حدیث نمبر:٣٣٧٥)

③ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تم کو ایسا عمل نہ بتاؤں جو تمہارے اعمال میں سب سے بہتر ہو؟!! تمہارے مالک کے نزدیک سب سے زیادہ پاکیزہ،

تمہارے درجوں کو بہت زیادہ بلند کرنے والا، سونے چاندی کو اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرنے سے بھی بہتر اور جہاد میں تم دشمنوں کو قتل کرو وہ تم کو قتل کریں اِس سے بڑھا ہوا ہو؟!! صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ضرور بتائیں! آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ عمل اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے۔ (ترمذی، حدیث نمبر:۳۳۷۷)

❹ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار چیزیں ایسی ہیں جس کو وہ مل گئیں اُس کو دنیا وآخرت کی ہر خیر مل گئی۔ شکر کرنے والا دل، ذکر کرنے والی زبان، مصیبتوں پر صبر کرنے والا بدن اور ایسی بیوی جو نہ اپنے نفس میں خیانت کرے یعنی پاک دامن رہے اور نہ شوہر کے مال میں خیانت کرے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

❺ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میری آخری گفتگو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے جدائی کے وقت ہوئی وہ یہ تھی کہ میں نے پوچھا تمام اعمال میں محبوب ترین عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک کیا ہے؟ ایک روایت میں ہے کہ: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے کہا کہ مجھے سب سے افضل عمل اور اللہ کے سب سے زیادہ قرب دلانے والا عمل بتائیے۔ ارشاد فرمایا: تمہاری موت اِس حال میں آئے کہ تمہاری زبان اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تر ہو اور یہ اُسی وقت ہوسکتا ہے جب زندگی میں ذکر کا اہتمام رہا ہو۔ (عمل الیوم واللیلۃ، بزار، مجمع الزوائد)

❻ حضرت حنظلہ اُسیدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! اگر تمہارا حال ویسا رہے جیسا میرے پاس ہوتا ہے اور تم ہر وقت اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہو تو فرشتے تمہارے بستروں پر اور تمہارے راستوں میں تم سے مصافحہ کرنے لگیں، لیکن! حنظلہ بات یہ ہے کہ یہ کیفیت کبھی کبھی ہوتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ بات تین مرتبہ ارشاد فرمائی (یعنی انسان کی ایک ہی کیفیت ہر وقت نہیں رہتی بلکہ حالات کے اعتبار سے بدلتی رہتی ہے۔) (مسلم، حدیث نمبر:۶۹۶۶)

❼ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے اور جو ذکر نہیں کرتا، اُن دونوں کی مثال زندہ اور مردے کی طرح ہے۔ ذکر کرنے والا زندہ اور ذکر نہ کرنے والا مردہ ہے۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ اُس گھر کی مثال جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا ہو زندہ شخص کی طرح ہے یعنی وہ آباد ہے اور جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ ہوتا ہو وہ مردہ شخص کی طرح ہے یعنی ویران ہے۔ (بخاری، مسلم)

⑧ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا: کون سے جہاد کا اجر سب سے زیادہ ہے؟ ارشاد فرمایا: جس جہاد میں اللہ تعالیٰ کا ذکر سب سے زیادہ ہو۔ پوچھا: روزہ داروں میں سب سے زیادہ اجر کسے ملے گا؟ ارشاد فرمایا: جو اللہ تعالیٰ کا سب سے زیادہ ذکر کرنے والا ہو۔ پھر اُسی طرح "نماز، زکوٰۃ، حج اور صدقہ" کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ "نماز، زکوٰۃ، حج اور صدقہ" افضل ہے، جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر زیادہ ہو۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ابو حفص! ذکر کرنے والے ساری خیر وبھلائی لے گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بالکل ٹھیک کہتے ہو۔ (مسند احمد: ۳/ ۴۳۸)

⑨ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر ایک شخص کے پاس بہت سے روپے ہوں اور وہ اُن کو تقسیم کر رہا ہو اور دوسرا شخص اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول ہو تو اللہ تعالیٰ کا ذکر (کرنے والا) افضل ہے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

⑩ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرے، وہ نفاق سے بری ہے۔ (طبرانی، جامع الصغیر)

⑪ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فرشتوں کی ایک جماعت ہے جو راستوں میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں کی تلاش میں گھومتی پھرتی ہے۔ جب وہ کسی ایسی جماعت کو پا لیتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مصروف ہوتی ہے تو ایک دوسرے کو پکار کر کہتے ہیں کہ آؤ! یہاں تمہاری مطلوبہ چیز ہے۔ اُس کے بعد وہ فرشتے مل کر آسمانِ دنیا تک اُن لوگوں کو اپنے پروں سے گھیر لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن فرشتوں سے پوچھتے ہیں جب کہ اللہ تعالیٰ اُن فرشتوں سے زیادہ باخبر ہیں کہ میرے بندے کیا کہہ رہے ہیں؟ فرشتے جواب کہتے ہیں: وہ آپ کی پاکی، بڑائی، تعریف اور بزرگی بیان کرنے میں مشغول ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ اُن فرشتوں سے پوچھتے ہیں: کیا اُنہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ فرشتے کہتے ہیں: اللہ کی قسم! اُنہوں نے آپ کو دیکھا تو نہیں۔ ارشاد ہوتا ہے کہ: اگر وہ مجھے دیکھ لیتے تو کیا حال ہوتا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اگر وہ آپ کو دیکھ لیتے تو اور بھی زیادہ عبادت میں مشغول ہوتے اور اِس سے بھی زیادہ آپ کی تسبیح اور تعریف کرتے۔ پھر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے کہ وہ مجھ سے کیا مانگ رہے ہیں؟ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ وہ آپ سے جنّت کا سوال کر رہے ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے: کیا اُنہوں نے جنّت کو دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے

ہیں: اللہ کی قسم اے رب! اُنہوں نے جنّت کو دیکھا تو نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے کہ اگر وہ جنّت کو دیکھ لیتے تو اُن کا کیا حال ہوتا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اگر وہ اُس کو دیکھ لیتے تو اُس سے بھی زیادہ جنّت کے شوق، تمنا اور اُس کی طلب میں لگ جاتے۔ پھر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے: کس چیز سے پناہ مانگ رہے ہیں؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: وہ جہنم سے پناہ مانگ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے: کیا اُنہوں نے جہنم کو دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اللہ کی قسم! اگر دیکھ لیتے تو اور بھی زیادہ اُس سے ڈرتے اور بھاگنے کی کوشش کرتے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے: اچھا تم گواہ رہو میں نے اُن مجلس والوں کو بخش دیا۔ ایک فرشتہ ایک شخص کے بارے میں عرض کرتا ہے کہ وہ شخص اللہ تعالیٰ کے ذکر کرنے والوں میں شامل نہیں تھا بلکہ وہ اپنی کسی ضرورت سے مجلس میں آیا تھا (اور اُن کے ساتھ بیٹھ گیا تھا) ارشاد ہوتا ہے: یہ لوگ ایسی مجلس والے ہیں کہ اُن کے ساتھ بیٹھنے والا بھی (اللہ تعالیٰ کی رحمت سے) محروم نہیں ہوتا۔ (بخاری)

⑫ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہت سے لوگ ایسے ہیں جو نرم نرم بستروں پر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ اُس ذکر کی برکت سے اُن کو جنّت کے اعلیٰ درجوں میں پہنچا دیتے ہیں۔ (ابویعلی، مجمع الزوائد: ۱۰/ ۸۰)

⑬ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لیے جمع ہوں اور اُن کا مقصود صرف اللہ تعالیٰ ہی کی رضا ہو تو آسمان سے ایک فرشتہ (اللہ تعالیٰ کے حکم سے اُس مجلس کے ختم ہونے پر) اعلان کرتا ہے کہ بخشے بخشائے اُٹھ جاؤ، تمہاری برائیوں کو نیکیوں سے بدل دیا گیا ہے۔ (مسند احمد، طبرانی، ابویعلی، بزار، مجمع الزوائد)

⑭ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ بعض لوگوں کا حشر اِس طرح فرمائیں گے کہ اُن کے چہروں پر نور چمکتا ہوا ہوگا، وہ موتیوں کے منبروں پر ہوں گے۔ لوگ اُن پر رشک کرتے ہوں گے، وہ انبیاء علیہم السلام اور شہداء نہیں ہوں گے۔ ایک دیہات کے رہنے والے (صحابی) نے گھٹنوں کے بل بیٹھ کر عرض کیا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! اُن کا حال بیان کر دیجیے تاکہ ہم اُن کو پہچان لیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ لوگ ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کی محبت میں مختلف خاندانوں سے، مختلف جگہوں سے آکر ایک جگہ جمع ہو گئے ہوں اور اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول ہوں۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

⑮ حضرت عبد الرحمٰن بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے گھر میں تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یہ آیت اُتری:

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ۔ (سُوْرَةُ الْكَهْف،۲۸)

"اپنے آپ کو اُن لوگوں کے پاس بیٹھنے کا پابند کیجیے جو صبح وشام اپنے رب کو پکارتے ہیں"۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِس آیت کے نازل ہونے پر اُن لوگوں کی تلاش میں نکلے، ایک جماعت کو دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول ہے۔ بعض لوگ اُن میں بکھرے ہوئے بالوں والے، خشک کھالوں والے اور صرف ایک کپڑے والے ہیں (کہ صرف ایک لنگی اُن کے پاس ہے) جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کو دیکھا تو اُن کے پاس بیٹھ گئے، اور ارشاد فرمایا: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں جس نے میری اُمّت میں ایسے لوگ پیدا فرمائے کہ مجھے خود اُن کے پاس بیٹھنے کا حکم فرمایا ہے۔ (تفسیر ابن کثیر)

⑯ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ رضی اللہ عنہم کے ایک حلقہ میں تشریف لے گئے اور اُن سے دریافت فرمایا: تم یہاں کیسے بیٹھے ہو؟ اُنہوں نے عرض کیا: ہم اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے اور اِس بات کا شکر ادا کرنے کے لیے بیٹھے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو اسلام کی ہدایت دے کر ہم پر احسان کیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! کیا تم صرف اِسی وجہ سے بیٹھے ہو؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ کی قسم! صرف اِسی لیے بیٹھے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے تمہیں جھوٹا سمجھ کر قسم نہیں لی بلکہ بات یہ ہے کہ جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے تھے اور یہ خبر سنا گئے کہ اللہ تعالیٰ تم لوگوں کی وجہ سے فرشتوں پر فخر فرما رہے ہیں۔ (مسلم)

⑰ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب جنّت کے باغوں پر گزرو تو خوب چرو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! جنّت کے باغ کیا ہیں؟ ارشاد فرمایا: ذکر کے حلقے۔ (ترمذی، حدیث نمبر: ۳۵۱۰)

⑱ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے اور اللہ تعالیٰ کے خوف سے اُس کی آنکھوں سے کچھ آنسو زمین پر گر پڑیں تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اُسے عذاب نہیں دیں گے۔ (مستدرک حاکم)

⑲ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سات آدمی ہیں جن کو اللہ

تعالیٰ اپنی رحمت کے سایہ میں ایسے دن جگہ عطا فرمائیں گے جس دن اُس کے عرش کے سایہ کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا: ① عادل بادشاہ۔ ② وہ جوان جو جوانی میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہو۔ ③ وہ شخص جس کا دل ہر وقت مسجد میں لگا رہتا ہو۔ ④ دو ایسے شخص جو اللہ تعالیٰ کے لیے محبت رکھتے ہوں اُن کے ملنے اور جدا ہونے کی بنیاد یہی ہو۔ ⑤ وہ شخص جس کو کوئی اونچے خاندان والی حسین عورت اپنی طرف متوجہ کرے اور وہ کہہ دے: میں تو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں۔ ⑥ وہ شخص جو اِس طرح چھپا کر صدقہ کرے کہ بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہ ہو کہ داہنے ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے۔ ⑦ وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کا ذکر تنہائی میں کرے اور آنسو بہنے لگیں۔ (بخاری)

⑳ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھیں جس میں نہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں اور نہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجیں تو وہ مجلس اُن کے لیے قیامت کے دن خسارہ کا سبب ہوگی۔ اب یہ اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے چاہے اُن کو عذاب دیں چاہے معاف فرما دیں۔ (ترمذی)

㉑ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی مجلس میں بیٹھے جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے تو وہ مجلس اُس کے لیے نقصان دہ ہوگی اور جو شخص لیٹنے کے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے تو یہ لیٹنا بھی اُس کے لیے نقصان دہ ہوگا۔ (ابوداؤد)

㉒ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھیں جس میں نہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں اور نہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجیں تو اُن کو قیامت کے دن (ذکر اور درود شریف) کے ثواب کو دیکھتے ہوئے اُس مجلس پر افسوس ہوگا۔ اگرچہ وہ لوگ (اپنی دوسری نیکیوں کی وجہ سے) جنّت میں داخل بھی ہو جائیں۔ (ابن حبان)

㉓ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے جنّت کی طرف بلائے جانے والے وہ لوگ ہوں گے جو خوشحالی اور تنگدستی (دونوں حالتوں میں) اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتے ہیں۔ (مستدرک حاکم)

آدابِ ذکر

علماء نے ذکر کے چند آداب بتلائے ہیں، اُن کا اہتمام کرنا چاہیے:

① جس جگہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے اُس کا نامناسب اور غیر شرعی اُمور سے پاک اور خالی ہونا مناسب ہے۔

② اگر کسی جگہ بیٹھا ہوا ذکر کر رہا ہو تو قبلہ رُخ ہو جائے۔

③ خشوع، عاجزی، سکون اور اطمینان اور وقار سے ذکر کرنے والا ہو۔

④ ذکر کرتے وقت دل حاضر ہو یعنی دل جمعی سے ذکر کرے۔

⑤ اگر ذاکر کے منہ میں کسی قسم کی تبدیلی (یعنی بو وغیرہ) ہو تو اُسے مسواک کے ذریعے دور کرے۔

⑥ جن کلمات کا ذکر کرے اُن میں غور و فکر کرے اور اُن کے معانی سمجھنے کی کوشش کرے۔

⑦ ذکرِ لسانی مخصوص اَوقات میں کرنا چاہیے، یہ اَوقات بھی اِنسان کی طبیعت پر گہرا اَثر ڈالتے ہیں، مثلاً: سحری کا وقت بھی اپنی سحر انگیزی کے لئے مشہور ہے، یہ سنّتِ انبیاء علیہم السلام ہے۔

⑧ ذکر کرتے وقت دل میں نہایت عاجزی اور انکساری پیدا کرے۔

⑨ قبولیتِ ذکر کے لیے اِخلاص بھی اوّلین شرط ہے۔ لہٰذا یہ پیدا کرنا ضروری ہے۔

مسنون اذکار:

① حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ دو کلمے ہیں۔ اِن میں سے ایک لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ تو عرش سے پہلے کہیں رکتا ہی نہیں اور دوسرا اَللّٰہُ اَکْبَرُ زمین و آسمان کے درمیانی خلا کو نور یا اجر سے بھر دیتا ہے۔ (طبرانی، ترغیب: 2/ ۳۴۳)

② قبیلہ بنو سلیم کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اِن باتوں کو میرے ہاتھ یا اپنے دست مبارک پر گن کر فرمایا: سُبْحَانَ اللّٰہِ کہنا آدھے ترازو کو ثواب سے بھر دیتا ہے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہنا پورے ترازو کو ثواب سے بھر دیتا ہے اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ کا ثواب زمین و آسمان کے درمیان کی خالی جگہ کو پُر کر دیتا ہے۔ (ترمذی)

③ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میرے پاس تشریف لائے میرے سامنے چار ہزار کھجور کی گٹھلیاں رکھی ہوئی تھیں جن پر میں تسبیح پڑھ رہی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: حُیی کی بیٹی صفیہ یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ اِن گٹھلیوں پر تسبیح پڑھ رہی ہوں۔ ارشاد فرمایا: میں جب سے تمہارے پاس آ کر کھڑا ہوں اُس سے زیادہ تسبیح پڑھ چکا ہوں۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)! مجھے سکھا دیں۔ ارشاد فرمایا: سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا خَلَقَ مِنْ شَیْءٍ کہا کرو یعنی جو چیزیں اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمائی ہیں اُن کی تعداد

کے برابر میں اللہ کی پاکی بیان کرتی ہوں۔ (مستدرک حاکم)

④ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تم کو نہ بتاؤں کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ کلام کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ کلام "سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ" ہے۔ (مسلم)

⑤ حضرت زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ (میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہتا ہوں جن کے سوا کوئی معبود نہیں وہ زندہ ہیں، قائم رہنے والے ہیں اور اُنہی کے سامنے توبہ کرتا ہوں۔) کہے، اُس کی مغفرت کردی جائے گی اگرچہ وہ میدانِ جہاد سے بھاگا ہو۔ ایک روایت میں اِن کلمات کے تین مرتبہ پڑھنے کا ذکر ہے۔
(ابوداؤد، مستدرک حاکم)

⑥ حضرت سلمیٰ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)! مجھے چند کلمات بتادیجیے مگر زیادہ نہ ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: دس مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہو، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: یہ میرے لیے ہے۔ دس مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ کہو، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: یہ میرے لیے ہے، اور کہو اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ (اے میرے اللہ! میری مغفرت فرمادیجیے) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں نے مغفرت کردی۔ تم اِس کو دس مرتبہ کہو اللہ تعالیٰ ہر مرتبہ فرماتے ہیں: میں نے مغفرت کردی۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

⑦ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہات کے رہنے والے شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا: مجھے کوئی ایسا کلام سکھا دیجیے جس کو میں پڑھتا رہوں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہا کرو:

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ۔

"اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلے ہیں، اُن کا کوئی شریک نہیں اللہ تعالیٰ بہت ہی بڑے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہی کے لیے بہت تعریفیں ہیں، اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہیں جو تمام جہانوں کے پالنے والے ہیں، گناہ سے بچنے کی

طاقت اور نیکی کرنے کی قوت اللہ تعالیٰ ہی کی مدد سے ہے جو غالب ہیں حکمت والے ہیں"۔

اُس دیہات کے رہنے والے شخص نے عرض کیا یہ کلمات تو میرے رب کو یاد کرنے کے لیے ہیں۔ میرے لیے وہ کون سے کلمات ہیں جن کے ذریعہ میں اپنے لیے دُعا کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اِس طرح مانگو!

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَعَافِنِیْ۔

"اے اللہ! میری مغفرت فرما دیجیے، مجھ پر رحم فرما دیجیے، مجھے ہدایت دے دیجیے، مجھے روزی دے دیجیے اور مجھے عافیت عطا فرما دیجیے"۔

ایک روایت میں ہے کہ: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کلمات تمہارے لیے دنیا اور آخرت کی بھلائی کو جمع کر دیں گے۔(مسلم)

⑧ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ سب سے افضل دُعا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ "سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے" اور سب سے افضل ذکر ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ "اللہ کے سوا کوئی (حقیقی) معبود نہیں"۔

⑨ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کوئی شخص روزانہ ایک ہزار نیکی کرنے سے عاجز ہے؟ ہم نشینوں میں سے کسی نے دریافت کیا کہ ہم میں سے کوئی شخص ایک ہزار نیکی کیسے کرے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "دو سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ کہے تو اُس کے لیے ایک ہزار نیکی لکھ دی جاتی ہے اور اُس کے ایک ہزار گناہ مٹا دیے جاتے ہیں"۔

سمندر کی جھاگ کے برابر گناہ معاف:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ایک دن میں سو مرتبہ کہے:

① سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ۔ "پاک ہے اللہ اپنی خوبیوں سمیت"۔

اُس کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر بھی ہوں تو معاف ہو جاتے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

② سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ۔

"پاک ہے اللہ بہت عظمت والا اور اپنی تعریفوں کے ساتھ"۔

اُس کے لیے جنّت میں ایک کھجور کا درخت لگا دیا جاتا ہے۔

۳ نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: دو کلمے زبان پر ہلکے پھلکے ہیں (لیکن) میزان میں انتہائی وزنی اور اللہ تعالیٰ کو از حد محبوب ہیں (اور وہ یہ ہیں)

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔

"پاک ہے اللہ اپنی خوبیوں سمیت، پاک ہے اللہ بہت عظمت والا"۔

دنیا کی ساری نعمتوں سے محبوب عمل

نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: میں یہ (کلمات) کہوں:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ۔

"اللہ پاک ہے، سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے"۔

تو مجھے یہ عمل اُن تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہے جن پر سورج طلوع ہوتا ہے، (یعنی یہ کلمات کہنا ساری دنیا کی نعمتوں سے زیادہ محبوب ہیں)۔

باقیاتِ صالحات (باقی رہنے والے عمل) یہ ہیں:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

"اللہ پاک ہے، سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اللہ سب سے بڑا ہے، اور برائی سے بچنے کی ہمت ہے نہ نیکی کرنے کی طاقت مگر اللہ ہی کی توفیق سے"۔

نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: جو شخص دس دفعہ یہ پڑھے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

"اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں، اُسی کی بادشاہت اور اُسی کے لیے سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے"۔

وہ اُس شخص کی طرح ہوگا جس نے اولادِ اسماعیل میں سے چار غلام آزاد کیے۔

جنت کا خزانہ:

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے عبداللہ بن قیس! کیا میں تمہیں جنّت کے خزانوں میں سے ایک خزانے کے متعلق نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! کیوں نہیں؟ (ضرور بتائیے) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، تم کہو:

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

"گناہ سے بچنے کی ہمت ہے نہ نیکی کرنے کی طاقت مگر اللہ تعالیٰ ہی کی توفیق سے"۔

توبہ واستغفار کی تفصیل احادیث کی روشنی میں:

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

"میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور اُس سے توبہ مانگتا ہوں۔"

① حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ میں نے کسی یہ پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ (ابن السنی)

② رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں ستر سے زیادہ مرتبہ اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگتا ہوں اور اُس کے سامنے توبہ کرتا ہوں۔ (بخاری مع فتح: ۱۱/۱۰۱)

③ نیز نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ: اے لوگو! اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ کرو۔ میں دن میں ایک سو دفعہ اُس کے حضور توبہ کرتا ہوں۔ (مسلم: ۴/۲۰۷۶)

④ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص یہ کلمات کہے:

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ۔

"میں اللہ سے معافی مانگتا ہوں جس کے علاوہ کوئی سچا معبود نہیں ہے، وہ زندہ وجاوید اور قائم ہے اور میں اُسی کے حضور توبہ کرتا ہوں"۔

تو اللہ تعالیٰ اُسے بخش دیتے ہیں خواہ وہ لڑائی سے بھاگا ہو۔

رَبِّ اغْفِرْ لِیْ۔

"اے میرے رب! مجھے بخش دے"۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ۔

"اے اللہ! مجھے معاف فرما"۔

دن میں سو مرتبہ کہے:

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ۔

"میں اللہ سے بخشش مانگتا ہوں، اور اُس کے حضور توبہ کرتا ہوں"۔

⑤ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب دو مسلمان ملاقات کے وقت مصافحہ کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتے ہیں (مثلاً: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ کہتے ہیں) تو اُن کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔

(ابوداؤد، باب فی المصافحۃ، حدیث نمبر:۵۲۱۱)

⑥ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص پابندی سے اِستغفار کرتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کے لیے ہر تنگی سے نکلنے کا راستہ بنا دیتے ہیں، ہر غم سے اُسے نجات عطا فرماتے ہیں اور اُسے ایسی جگہ سے روزی عطا فرماتے ہیں جہاں سے اُس کو گمان بھی نہیں ہوتا۔

(ابوداؤد، باب فی الاستغفار، حدیث نمبر:۱۵۱۸)

⑦ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خوشخبری ہے اُس شخص کے لیے جو اپنے اعمال نامے میں قیامت کے دن زیادہ استغفار پائے۔ (ابن ماجہ، باب فی الاستغفار، حدیث نمبر:۳۸۱۸)

⑧ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص یہ چاہے کہ قیامت کے دن اُس کا نامہ اعمال اُس کو خوش کر دے تو اُسے کثرت سے استغفار کرتے رہنا چاہیے۔ (المعجم الاوسط، حدیث نمبر:۸۳۹)

⑨ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: میرے بندو! تم میں سے ہر شخص گنہگار ہے سوائے اُس کے جسے میں بچا لوں، لہٰذا مجھ سے مغفرت مانگو میں تمہاری مغفرت کر دوں گا، اور جو شخص یہ جانتے ہوئے کہ میں معاف کرنے پر قادر ہوں مجھ سے معافی مانگتا ہے میں اُس

کو معاف کر دیتا ہوں۔ اور تم سب گمراہ ہو سوائے اُس کے جسے میں ہدایت دوں، لہٰذا مجھ سے ہدایت مانگو میں تمہیں ہدایت دوں گا۔ اور تم سب فقیر ہو سوائے اُس کے جسے میں غنی کر دوں، لہٰذا مجھ سے مانگو میں تم کو روزی دوں گا۔ اگر تمہارے زندہ، مردہ، اگلے، پچھلے، نباتات اور جمادات (بھی انسان بن کر) جمع ہو جائیں، پھر یہ سارے اُس شخص کی طرح ہو جائیں جو سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا ہو تو یہ بات میری بادشاہی میں مچھر کے پر کے برابر بھی زیادتی نہیں کر سکتی اور اگر یہ سب اکٹھے ہو کر کسی ایسے شخص کی طرح ہو جائیں جو سب سے زیادہ گنہگار ہو تو یہ چیز بھی میری بادشاہی میں مچھر کے پر کے برابر کمی نہیں کر سکتی۔ اگر تمہارے زندہ، مردہ، اگلے پچھلے نباتات اور جمادات (بھی انسان بن کر) جمع ہو جائیں اور اُن میں سے ہر ایک مانگنے والا اپنی خواہشات کو آخر حد تک مانگ لے تو میرے خزانوں میں اتنی بھی کمی نہیں آئے گی جتنی تم میں سے کوئی سمندر کے کنارے پر سے گزرے اور اُس میں سوئی ڈبو کر نکال لے۔ یہ اِس لیے کہ میں بہت سخی ہوں بزرگی والا ہوں، میرا دینا صرف کہہ دینا ہے، میں جب کسی چیز کا ارادہ کرتا ہوں تو اُس چیز کو کہہ دیتا ہوں کہ ہو جا وہ ہو جاتی ہے۔

(ابن ماجہ، باب ذکر التوبہ، حدیث نمبر: ۴۲۵۷)

اللہ تعالیٰ کتنی بار گناہ معاف کرتا ہے؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے رب تبارک وتعالیٰ سے حکایت کرتے ہوئے فرمایا کہ: ایک بندے نے گناہ کیا، پھر کہنے لگا: اے اللہ! میرا گناہ معاف کر دے۔ اُس پر اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: میرے بندے نے گناہ کیا اور وہ جانتا ہے کہ اُس کا ایک رب ہے جو گناہ کو معاف کر دیتا ہے اور گناہ پر گرفت بھی کرتا ہے۔ اُس بندے نے پھر دوبارہ گناہ کیا اور کہنے لگا کہ اے رب میرا گناہ معاف کر دے۔ اِس پر اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: میرے بندے نے گناہ کیا اور اُسے علم ہے کہ اُس کا ایک رب ہے جو گناہ کو بخش دیتا ہے اور گناہ پر گرفت بھی کرتا ہے۔

حضرت جندب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایک آدمی نے کہا کہ: اللہ کی قَسم! اللہ فلاں شخص کی مغفرت نہیں کرے گا۔ اِس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ کون ہے جو مجھ پر قسم اٹھا رہا ہے کہ میں فلاں کی مغفرت نہیں کروں گا؟ میں نے اُس کی مغفرت کر دی ہے اور تیرے اعمال کو ضائع کر دیا ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم سے پہلی امتوں میں ایک شخص تھا جس نے ننانوے قتل کیے تھے۔ اُس نے پوچھا کہ روئے زمین پر سب سے بڑا عالم کون ہے؟ چنانچہ اُسے ایک راہب کے بارے میں بتایا گیا، وہ اُس کے پاس گیا اور کہا کہ اُس نے ننانوے قتل کیے ہیں کیا اُس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ راہب نے کہا کہ نہیں! (اُس کی توبہ قبول نہ ہو گی) تو اُس نے اُس راہب کو بھی مار ڈالا اور یوں سو (۱۰۰) قتل پورے کر دیئے۔ پھر اُس نے لوگوں سے پوچھا کہ زمین میں سب سے بڑا عالم کون ہے؟ لوگوں نے ایک عالم کے بارے میں بتایا (تو وہ اُس کے پاس گیا) اور پوچھا کہ اُس نے سو (۱۰۰) قتل کیے ہیں کیا اُس کے لیے توبہ ہے؟ اُس نے بولا کہ: ہاں ہے، اور آخر توبہ کرنے میں کون سی شے حائل ہو سکتی ہے؟ تُو فلاں علاقہ میں جا، وہاں کچھ لوگ ہیں جو اللہ کی عبادت کرتے ہیں تُو بھی جا کر اُن کے ساتھ عبادت کر اور اپنے علاقہ میں واپس نہ جانا کیونکہ وہ بری جگہ ہے۔ چنانچہ وہ اُس علاقہ کی طرف چل پڑا، جب آدھا سفر طے کر لیا تو اُس کو موت آ گئی۔ اب عذاب کے فرشتوں اور رحمت کے فرشتوں میں جھگڑا ہو گیا۔ رحمت کے فرشتوں نے کہا کہ یہ توبہ کر کے صدق دل کے ساتھ اللہ کی طرف متوجہ ہو کر آ رہا تھا۔ جب کہ عذاب کے فرشتوں نے کہا کہ: اِس نے کبھی کوئی نیکی نہیں کی۔ آخر ایک فرشتہ آدمی کی صورت میں آیا اور دونوں فرشتوں نے اُسے حَکَم مان لیا۔ اُس نے کہا کہ دونوں طرف کی زمینوں کو ناپو! یہ جدھر سے قریب ہو گا اِسے اُدھر ہی کا مان لیا جائے گا۔ سو اُنہوں نے زمین کو ناپا تو اُسے اُس زمین سے زیادہ قریب پایا جس کا اُس نے ارادہ کیا تھا، چنانچہ رحمت کے فرشتے اُس کو لے گئے۔

"بخاری شریف" کی روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُس زمین کو بذریعہ وحی حکم دیا تو دور ہو جا اور اِس زمین کو حکم دیا کہ تو قریب ہو جا اور کہا کہ اِن دونوں کے مابین کی مسافت کو ناپو، تو معلوم ہوا کہ وہ اُس زمین سے ایک بالشت کی مقدار زیادہ قریب ہے، چنانچہ اُس کی مغفرت کر دی گئی۔

ایک روایت میں ہے کہ اُس نے اپنے سینہ کو کھینچ کر اُس زمین کی طرف کر دیا۔ (بخاری و مسلم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے کی فضیلت:

① ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ

وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿۵۶﴾ (سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب)

"بے شک! اللہ تعالیٰ اور اُس کے فرشتے نبی پر رحمت بھیجتے ہیں، ایمان والو! تم بھی اُن پر درود بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو"۔

یعنی اللہ تعالیٰ اپنی خاص رحمت سے اپنے نبی کو نوازتے ہیں اور اُس خاص رحمت کے بھیجنے کے لیے فرشتے اللہ تعالیٰ سے دُعا کیا کرتے ہیں، لہٰذا مسلمانو! تم بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لیے اُس خاص رحمت کے نازل ہونے کی دُعا کیا کرو اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر کثرت سے سلام بھیجا کرو۔

۲ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص صبح اور شام مجھ پر دس مرتبہ درود شریف پڑھے اُس کو قیامت کے دن میری شفاعت پہنچے گی۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

۳ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے پوچھا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)! آپ پر اور آپ کے گھر والوں پر ہم کس طرح درود بھیجیں؟ اللہ تعالیٰ نے سلام بھیجنے کا طریقہ تو آپ کے ذریعہ سے ہمیں خود ہی سکھا دیا ہے کہ ہم تشہد میں اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ کہہ کر آپ پر سلام بھیجا کریں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا یوں کہا کرو:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

"یا اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے گھر والوں پر رحمت نازل فرمایئے جیسے کہ آپ نے حضرت ابراہیم k پر اور حضرت ابراہیم k کے گھر والوں پر رحمت نازل فرمائی، یقیناً آپ تعریف کے مستحق، بزرگی والے ہیں۔ یا اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے گھر والوں پر برکت نازل فرمایئے جیسے کہ آپ نے حضرت ابراہیم k پر اور حضرت ابراہیم k کے گھر والوں پر برکت نازل فرمائی یقیناً آپ تعریف کے مستحق، بزرگی والے ہیں۔ (بخاری)

۴ حضرت ابوساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)! ہم آپ پر

کس طرح درود بھیجا کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یوں کہا کرو:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّاتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّاتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

"یا اللہ! محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیویوں پر اور آپ کی نسل پر رحمت نازل فرمایئے جیسا کہ آپ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے گھر والوں پر رحمت نازل فرمائی اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیویوں پر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسل پر برکت نازل فرمایئے جیسا کہ آپ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے گھر والوں پر برکت نازل فرمائی۔ بلاشبہ! آپ تعریف کے مستحق بزرگی والے ہیں۔ (بخاری)

۵ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ: جس کو یہ بات پسند ہو کہ جب وہ ہمارے گھرانے پر درود پڑھے تو اُس کا ثواب بہت بڑے پیمانہ پر پایا جائے تو وہ اِن الفاظ سے درود شریف پڑھا کرے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِيِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّاتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

"یا اللہ! نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیویوں پر جو کہ مؤمنین کی مائیں ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسل پر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سب گھر والوں پر رحمت نازل فرمایئے جیسے کہ آپ نے حضرت ابراہیم k کے گھر والوں پر رحمت نازل فرمائی۔ آپ تعریف کے مستحق، عظمت والے ہیں۔ (ابوداؤد)

۶ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ: جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔

۷ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ: میری قبر کو میلہ گاہ نہ بنانا اور مجھ پر درود بھیجو، تم جہاں بھی ہو تمہارا درود مجھے پہنچ جاتا ہے۔ (ابوداؤد، باب زیارۃ القبور، حدیث نمبر: ۲۰۴۲)

⑧ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے: بخیل وہ ہے جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔

⑨ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو روئے زمین پر چلتے پھرتے ہیں وہ میری اُمت کا سلام مجھے پہنچاتے ہیں۔

⑩ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ کوئی شخص جب بھی مجھے سلام کہتا ہے اللہ تعالیٰ میری روح مجھے واپس لوٹا دیتے ہیں کہ میں اُسے سلام کا جواب دوں۔

⑪ کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ منبر کے قریب ہو جاؤ ہم لوگ قریب ہو گئے، جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منبر کے پہلے درجہ پر قدم مبارک رکھا تو فرمایا: آمین، جب دوسرے پر قدم رکھا تو فرمایا: آمین، جب تیسرے پر قدم رکھا تو پھر فرمایا: آمین۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ سے فارغ ہو کر نیچے اترے تو ہم نے عرض کیا: ہم نے آج آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے منبر پر چڑھتے ہوئے ایسی بات سنی جو پہلے کبھی نہیں سنی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اُس وقت جبرئیل علیہ السلام میرے سامنے آئے تھے، جب پہلے درجہ پر میں نے قدم رکھا تو اُنہوں نے کہا کہ: ہلاک ہو جائے وہ شخص جس نے رمضان کا مبارک مہینہ پایا پھر بھی اُس کی مغفرت نہ ہوئی، میں نے کہا: آمین، پھر جب میں دوسرے درجہ پر چڑھا تو اُنہوں نے کہا: ہلاک ہو جائے وہ شخص جس کے سامنے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا ذکر مبارک ہو اور وہ درود نہ بھیجے، میں نے کہا: آمین، جب میں تیسرے درجہ پر چڑھا تو اُنہوں نے کہا: ہلاک ہو وہ شخص جس کے سامنے اُس کے والدین یا اُن میں سے کوئی ایک بڑھاپے کو پہنچ جائے اور وہ اُس کو جنّت میں داخل نہ کرائیں میں نے کہا: آمین۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

”اے اللہ! رحمت نازل فرما محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جیسے تو نے رحمت نازل فرمائی ابراہیم علیہ السلام اور آل

ابراہیم علیہ السلام پر یقیناً تو قابل تعریف بڑی شان والا ہے۔ اے اللہ! برکت نازل فرما محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جیسے تو نے برکت نازل فرمائی ابراہیم علیہ السلام اور آل ابراہیم علیہ السلام پر یقیناً تو قابل تعریف بڑی شان والا ہے“۔

دُعا

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو پیدا کیا پھر اُن کی رشد و ہدایت کے لیے انبیاء علیہم السلام کو مبعوث فرمایا، اِس سنہری سلسلہ کی آخری کڑی جناب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں جنہوں نے ہر مسئلہ میں اُمّت کو واضح رہنمائی عطا فرمائی اور اُنہیں ایسے دین پر چھوڑا کہ جس کی راتیں بھی روز روشن کی طرح عیاں ہیں۔

جہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیگر عبادات کا طریقہ سکھایا وہاں اللہ تعالیٰ سے دُعا کرنے کے بارے میں بھی راہنمائی فرمائی کہ: ہر حال میں اُسے ہی پکارا جائے جو ہر بے کس اور لاچار کی فریاد رسی کرتا ہے۔ فرمان الٰہی ہے:

أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْأَرْضِ ۗ أَإِلَٰهٌ مَعَ اللَّهِ ۚ قَلِيلًا مَا تَذَكَّرُونَ ﴿٦٢﴾ (سُوْرَةُ النَّمْل)

”کون ہے جو بے قرار و لاچار کی دُعا سنتا ہے جب وہ اُسے پکارے اور کون اُس کی تکلیف رفع کرتا ہے؟ اور کون ہے جو تمہیں زمین کا خلیفہ بناتا ہے؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور الٰہ بھی یہ کام کرنے والا ہے؟ تم لوگ کم ہی نصیحت حاصل کرتے ہو“۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے: جس کے لیے دُعا کا دروازہ کھولا گیا یعنی دُعا کرنے کی توفیق دی گئی اُس کے لیے قبولیت جنّت اور رحمت کے دروازے کھولے گئے۔

فضیلت دُعا:

① رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دُعا عبادت ہی ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن پاک کی آیت پڑھی:

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ ۔ (سُوْرَةُ الْمُؤْمِن، ٦٠)

”اور تمہارے رب نے مجھے فرمایا مجھ سے دُعا مانگو، میں قبول کروں گا“۔

② اللہ کے علاوہ جن معبودوں سے مانگا جاتا ہے اُن کی بے بسی کو اللہ تعالیٰ نے بڑے خوبصورت انداز میں بیان فرمایا:

يَآيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ يَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ وَاِنْ يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْـًٔا لَّا يَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ ﴿٧٣﴾ (سُوْرَةُ الْحَجّ)

"اے لوگو! ایک مثال دی جاتی ہے غور سے سنو۔ جن معبودوں کو تم اللہ کو چھوڑ کر پکارتے ہو وہ سب مل کر ایک مکھی بھی پیدا کرنا چاہیں تو نہیں کر سکتے، بلکہ اگر مکھی اُن سے کوئی چیز چھین لے جائے تو اُسے چھڑا بھی نہیں سکتے۔ مدد چاہنے والے بھی کمزور اور جن سے مدد چاہی جاتی ہے وہ بھی کمزور"۔

یعنی معبودان باطل اتنے تہی دامن ہیں کہ وہ کسی چیز کے خالق ہیں نہ مالک۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ ﴿١٣﴾ (سُوْرَةُ فَاطِر)

"وہی اللہ تمہارا رب ہے، بادشاہی اُسی کی ہے، اُسے چھوڑ کر جن دوسروں کو تم پکارتے ہو وہ کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے بھی مالک نہیں"۔

③ تقدیر کو صرف دُعا ہی بدل سکتی ہے اور نیکی ہی عمر کو بڑھاتی ہے۔ قضا وقدر سے کوئی چیز نہیں بچا سکتی، البتہ دُعائیں اُن مصائب وتکالیف کے دور کرنے میں بھی نفع دیتی ہیں جو آ چکیں اور اُن میں بھی جو ابھی تک نہیں اتریں، اور بے شک! مصیبت نازل ہوتی ہے تو دُعا اُس سے متصادم ہوتی ہے اور قیامت تک دونوں میں کشمکش جاری رہتی ہے یعنی آنے والی مصیبت کو اللہ تعالیٰ دُعا کے سبب روک دیتا ہے۔

④ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک دُعا سے زیادہ بلند مرتبہ کوئی چیز نہیں ہے۔ (ترمذی، باب ما جاء فی فضل الدعاء، حدیث نمبر: ۳۳۷۰)

⑤ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ایسی قوم کے پاس سے گزرے جو مصیبت میں مبتلا تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ لوگ اللہ تعالیٰ سے عافیت کی دُعا کیوں نہیں کرتے اور جب بھی کوئی مسلمان اپنا چہرہ اللہ تعالیٰ کی طرف کر کے سوال کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُسے عطا فرماتا ہے تو جلد ہی دنیا میں دے دیتا ہے یا آخرت کے لیے جمع کر دیتا ہے۔

۶ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ! اللہ تعالیٰ کی ذات میں بہت زیادہ حیاء کی صفت ہے، وہ بغیر مانگے بہت زیادہ دینے والے ہیں۔ جب آدمی اللہ تعالیٰ کے سامنے مانگنے کے لیے ہاتھ اُٹھاتا ہے تو اُنہیں اُن ہاتھوں کو خالی اور ناکام واپس کرنے سے حیاء آتی ہے۔ (اِس لیے ضرور عطا فرمانے کا فیصلہ فرماتے ہیں)۔ (ترمذی، حدیث نمبر: ۳۵۵۶)

۷ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زمین پر جو مسلمان بھی اللہ تعالیٰ سے کوئی ایسی دُعا کرتا ہے جس میں کوئی گناہ یا قطع رحمی کی بات نہ ہو تو اللہ تعالیٰ یا تو اُس کو وہی عطا فرما دیتے ہیں جو اُس نے مانگا ہے یا کوئی تکلیف اُس دُعا کے بقدر اُس سے ہٹا لیتے ہیں یا اُس کے لیے اُس دُعا کے برابر اجر کا ذخیرہ کر دیتے ہیں۔ ایک شخص نے عرض کیا: جب بات یہ ہے کہ دُعا ضرور قبول ہوتی ہے اور اُس کے بدلے میں کچھ نہ کچھ ضرور ملتا ہے تو ہم بہت زیادہ دُعائیں کریں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ بھی بہت زیادہ دینے والے ہیں۔ (ترمذی، حدیث نمبر: ۳۶۰۴)

۸ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دُعا کے سوا کوئی چیز تقدیر کے فیصلہ کو ٹال نہیں سکتی اور نیکی کے سوا کوئی چیز عمر کو نہیں بڑھا سکتی اور آدمی بسا اوقات کسی گناہ کے کرنے کی وجہ سے روزی سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ (مستدرک حاکم، کتاب الدعاء، حدیث نمبر: ۱۸۱۴)

فائدہ: حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں یہ طے ہوتا ہے کہ یہ شخص اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگے گا اور جو مانگے گا وہ اُسے ملے گا۔ چنانچہ حدیث شریف میں آتا ہے: دُعا کرنا بھی اللہ کے ہاں مقدر ہوتا ہے۔

۹ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ سے اُس کا فضل مانگو کیونکہ اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند ہے کہ اُن سے مانگا جائے اور کشادگی کی دُعا کے بعد کشادگی کا انتظار کرنا افضل عبادت ہے۔ (ترمذی، باب فی انتظار الفرج، حدیث نمبر: ۳۵۷۱)

فائدہ: کشادگی کے انتظار کا مطلب یہ ہے کہ: اِس بات کی امید رکھی جائے کہ جس رحمت، ہدایت، بھلائی کے لیے دُعا مانگی جارہی ہے وہ اِنْ شَآءَ اللہ ضرور حاصل ہوگی۔

۱۰ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

دُعا عبادت ہی ہے۔ اُس کے بعد آپ ﷺ نے بطور دلیل قرآن کریم کی یہ آیت تلاوت فرمائی:

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ ﴿٦٠﴾ (سُوْرَةُ الْمُؤْمِن)

"اور تمہارے رب نے ارشاد فرمایا ہے: مجھ سے دُعا مانگا کرو میں تمہاری دُعا قبول کروں گا، بلاشبہ! جو لوگ میری بندگی کرنے سے تکبر کرتے ہیں وہ عنقریب ذلیل ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔ (ترمذی، باب الدعاء مخ العبادة، حدیث نمبر: ۳۳۷۲)

⑪ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نبی کریم ﷺ کا ارشاد منقول ہے: دُعا عبادت کا مغز ہے۔
(ترمذی، باب الدعاء مخ العبادة، حدیث نمبر: ۳۳۷۱)

⑫ حضرت حبیب بن مسلمہ فہری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو جماعت ایک جگہ جمع ہو اور اُن میں سے ایک دُعا کرے اور دوسرے آمین کہیں تو اللہ تعالیٰ اُن کی دُعا ضرور قبول فرماتے ہیں۔ (مستدرک حاکم، باب مناقب حبیب بن مسلمہ، حدیث نمبر: ۵۴۷۸)

⑬ حضرت زہیر نمیری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ: ہم ایک رات رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے تو ہمارا گزر ایک شخص کے پاس ہوا جو بہت عاجزی کے ساتھ دُعا میں لگا ہوا تھا۔ نبی کریم ﷺ اُس کی دُعا سننے کھڑے ہو گئے اور پھر ارشاد فرمایا: یہ دُعا قبول کروالے گا اگر اُس پر مہر لگا دے۔ لوگوں میں سے ایک شخص نے عرض کیا: کس چیز کے ساتھ مہر لگائے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آمین کے ساتھ۔ بلاشبہ! اگر اُس نے آمین کے ساتھ مہر لگا دی (یعنی دُعا کے ختم پر آمین کہہ دی) تو اُس نے دُعا کو قبول کروالیا۔ پھر اُس شخص نے جس نے نبی کریم ﷺ سے مہر کے بارے میں دریافت کیا تھا اُس دُعا مانگنے والے شخص سے جا کر کہا: فلاں! آمین کے ساتھ دُعا کو ختم کرو، اور دُعا کی قبولیت کی خوشخبری حاصل کرو۔ (ابوداؤد، باب التامین وراء الامام، حدیث نمبر: ۹۳۸)

⑭ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جامع دُعاؤں کو پسند فرماتے تھے اور اُس کے علاوہ کی دُعاؤں کو چھوڑ دیتے تھے۔ (ابوداؤد، باب الدعاء، حدیث نمبر: ۱۴۸۲)

فائدہ: جامع دُعا سے وہ دُعا مراد ہے جس میں الفاظ مختصر ہوں اور مفہوم میں وسعت ہو یا وہ دُعا مراد ہے جس میں دنیا و آخرت کی بھلائی کو مانگا گیا ہو یا وہ دُعا مراد ہے جس میں تمام مؤمنین کو شامل کیا گیا ہو، جیسے رسول اللہ ﷺ سے اکثر یہ جامع دُعا منقول ہے:

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ (بذل المجهود)

⑮ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے بیٹے فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں دُعا میں یوں کہہ رہا تھا: اے اللہ! میں آپ سے جنّت اور اُس کی نعمتوں اور اُس کی بہاروں اور فلاں فلاں چیزوں کا سوال کرتا ہوں اور میں جہنم سے اور اُس کی زنجیروں، ہتھکڑیوں اور فلاں فلاں قسم کے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں۔ میرے والد سعد رضی اللہ عنہ نے یہ سنا تو ارشاد فرمایا: میرے پیارے بیٹے! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: عنقریب ایسے لوگ ہوں گے جو دُعا میں مبالغہ سے کام لیا کریں گے، تم اُن لوگوں میں شامل ہونے سے بچو۔ اگر تمہیں جنّت مل گئی تو جنّت کی ساری نعمتیں مل جائیں گی اور اگر تمہیں جہنم سے نجات مل گئی تو جہنم کی تمام تکلیفوں سے نجات مل جائے گی، لہٰذا دُعا میں اِس تفصیل کی ضرورت نہیں بلکہ جنّت کی طلب اور دوزخ سے پناہ مانگنا کافی ہے۔

(ابوداؤد، باب الدعاء، حدیث نمبر: ۱۴۸۰)

پانچ کلمات کے ذریعہ اللہ سے مانگنا:

⑯ حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص بھی اِن پانچ کلمات کے ذریعہ کوئی چیز اللہ تعالیٰ سے مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کو ضرور عطا فرماتے ہیں:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔ (مجمع الزوائد، حدیث نمبر: ۱۷۲۶۴)

دُعا مانگنے کے آداب

دُعا کے بہت سے آداب ہیں، اُسے بہتر و کامل اور درجہ قبولیت تک پہنچانے کے لیے مندرجہ ذیل آداب کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔

حمد باری تعالیٰ اور درود شریف:

دُعا سے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم پر درود بھیجنا۔ حضرت فضالہ بن

عبید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک شخص آیا اور اُس نے نماز پڑھی اور یہ دُعا کی: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اُس سے فرمایا: تم نے جلدی کی، جب نماز پڑھ چکو تو بیٹھ جاؤ، اللہ کی تعریف کرو جس کا وہ اہل ہے، پھر مجھ پر درود بھیجو، پھر دُعا کرو۔ ایک دوسرا شخص آیا اُس نے اللہ کی تعریف کی اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود بھیجا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اُس سے فرمایا: اے نماز پڑھنے والے! دُعا کرو، قبول کی جائے گی۔ (جامع الترمذی، الدعوات، باب ماجاء فی جامع الدعوات: ۲/ ۱۸۵)

اسم اعظم کے ذریعہ دعا مانگنا:

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ مسجد میں داخل ہوا اور میرا ہاتھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہاتھ میں تھا، ایک شخص مسجد میں یہ کہہ رہا تھا:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ بِاَنِّیْٓ اَشْھَدُ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ۔

"اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں، کیوں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ تعالیٰ ہیں، آپ یکتا و بے نیاز ہیں، آپ کے سوا کوئی معبود نہیں، جس کی نہ اولاد ہے نہ والدین، اور نہ کوئی اُس کا ہم سر ہے"۔

یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اُس نے اسم اعظم سے دُعا کی۔ اسم اعظم سے سوال کیا جاتا ہے تو پورا کیا جاتا ہے اور اُس کے ذریعہ سے دُعا کی جاتی ہے تو قبول ہوتی ہے۔ (جامع الترمذی، الدعوات، باب ماجاء فی جامع الدعوات: ۲/ ۱۸۵)

چند دیگر آداب:

① دعا کرنے والے کا کھانے پینے اور لباس و کمائی میں حرام امور سے پرہیز کرنا۔

② اخلاص سے دُعا کرنا۔ ③ دُعا سے پہلے نیک عمل کرنا۔ ④ دوزانو بیٹھنا۔ ⑤ دعا کے اوّل و آخر اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنا۔ ⑥ دعا کے اوّل و آخر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود شریف پڑھنا۔ ⑦ دونوں ہاتھوں کا پھیلانا۔ ⑧ دونوں ہاتھوں کا اٹھانا۔ ⑨ ہاتھ کندھوں کے برابر اٹھانا۔ ⑩ دونوں ہاتھوں کو کھلا رکھنا۔ ⑪ دُعا مانگتے وقت باادب رہنا۔ ⑫ عاجزی کرنا۔ ⑬ ذلت و مسکنت کا اظہار کرنا۔ ⑭ نگاہ آسمان کی طرف نہ اٹھانا۔ ⑮ اللہ تعالیٰ کے اسمائے مبارکہ اور بلند مرتبہ صفات کے ساتھ دعا کرنا۔ ⑯ دُعا میں بتکلف قافیہ بندی سے پرہیز کرنا۔ ⑰ دُعا میں گانے

کی طرح نہ گانا۔ ⑱ انبیاء علیہم السلام کے وسیلے سے دُعا مانگنا۔ ⑲ پاک وصاف ہونا۔ ⑳ وضو کرنا۔ ㉑ قبلہ رخ ہونا۔ ㉒ دُعا سے قبل نماز پڑھنا۔ ㉓ اگر امام ہو تو تنہا اپنے لیے دُعا نہ مانگنا۔ ㉔ عزم ویقین کے ساتھ دُعا مانگنا۔ ㉕ انتہائی رغبت و اشتیاق سے دُعا مانگنا۔ ㉖ حضورِ قلب کے ساتھ تہہ دل سے دُعا کرنا اور اچھی امید رکھنا۔ ㉗ مکرر مانگنا۔ ㉘ تین مرتبہ مانگنا۔ ㉙ دُعا میں اصرار اور مبالغہ نہ کرنا۔ ㉚ گناہ اور قطع رحمی کی دُعا نہ کرنا۔ ㉛ ناممکن چیز کی دُعا نہ کرنا۔ ㉜ حد سے زیادہ تجاوز نہ کرنا۔ ㉝ رحمتِ خداوندی میں تنگی نہ کرنا۔ مثلاً: مجھ پر رحم فرما دوسرں پر رحم نہ فرما۔ ㉞ اللہ کے نیک بندوں کا واسطہ دینا۔ ㉟ پست آواز سے دُعا مانگنا۔ ㊱ گناہ کا اعتراف کرنا۔ ㊲ دُعائے ماثورہ مسنونہ کا اہتمام کرنا۔ ㊳ جامع دُعاؤں کو اختیار کرنا۔ ㊴ اپنی ذات سے دُعا کی ابتداء کرنا پھر بھائیوں اور مؤمنین کے لیے دُعا کرنا۔ ㊵ اپنی حاجتیں مانگنا۔ ㊶ دعا سے پہلے صدقہ کرنا۔ ㊷ دُعا کرنے اور سننے والوں کا آمین کہنا۔ ㊸ دُعا سے فارغ ہونے کے بعد ہاتھ چہرے پر پھیرنا۔ ㊹ جلد بازی نہ کرنا، یعنی یہ نہ کہنے لگ جائے کہ دُعا قبول نہیں ہوئی۔ (الحصن الحصین، فصل فی آداب الدعاء: ۱/ ۵۵)

دعا کی قبولیت کا یقین:

✷ دُعا کرتے وقت انسان کو قبولیت کا یقین ہونا چاہیے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ سے اِس طرح دُعا مانگو کہ تمہیں قبولیت کا یقین ہو۔ (جامع الترمذی: ۹/ ۴۵۰)

✷ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جب تم اللہ تعالیٰ سے سوال کرو تو قبولیت کا یقین کر کے سوال کرو، اللہ اُس بندے کی دُعا قبول نہیں کرتا جس کا دل دعا مانگتے وقت غافل ہو، اللہ کے غیر میں لگا ہوا ہو۔ (جامع الترمذی: ۲/ ۱۸۶)

✷ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں: میں اپنے بندے کے ساتھ ویسا ہی معاملہ کرتا ہوں جیسا کہ وہ میرے ساتھ گمان رکھتا ہے اور جس وقت وہ مجھ سے دُعا کرتا ہے تو میں اُس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ (الصحیح لمسلم، باب فضل الذکر والدعاء: ۲/ ۳۴۳)

✷ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، پانچ قسم کی دُعائیں خاص طور پر قبول کی جاتی ہیں:

① مظلوم کی دُعا جب تک وہ بدلہ نہ لے لے۔ ② حج کرنے والے کی دُعا جب تک وہ لوٹ نہ

آئے۔ ③ مجاہد کی دُعا جب تک وہ واپس نہ آئے۔ ④ بیمار کی دُعا جب تک وہ صحت یاب نہ ہو۔ ⑤ ایک بھائی کی دوسرے بھائی کیلئے پیٹھ پیچھے دُعا۔

پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اور اِن دُعاؤں میں سب سے جلدی قبول ہونے والی وہ دُعا ہے جو اپنے کسی بھائی کے لئے اُس کی پیٹھ پیچھے کی جائے۔ (بیہقی فی شعب الایمان، رقم: ۱۰۸۷)

دُعا کی قبولیت کے لیے اہم ترین شرط رزق حلال ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک آدمی کا ذکر کیا کہ جو دور دراز کا مسافر ہو، بال بکھرے ہوئے ہوں، ہاتھ پھیلائے آسمان کی طرف یارب یارب پکار رہا ہو، اُس کا کھانا حرام، اس کا پینا حرام، لباس حرام، اُس کی پرورش ہی حرام سے ہوئی ہو، تو ایسے شخص کی دعا کیسے قبول ہو؟!!

(الصحیح لمسلم، باب بیان ان اسم الصدقۃ یقع: ۱/ ۳۲۶)

فائدہ: اِس سے ثابت ہوا کہ قبولیتِ دُعا کے لیے اکل حلال نہایت ضروری ہے۔

تین تین بار دُعا کرنا:

بار بار دُعا کرنا بھی مستحب ہے، اِس سے دُعا کرنے والی کی حرص اور تمنا ظاہر ہوتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو شخص تین بار جنّت کا سوال کرے تو جنّت کہتی ہے کہ: اے اللہ! اِسے جنّت میں داخل کر دے اور جو شخص تین بار جہنم سے پناہ مانگے تو جہنم کہتی ہے کہ اے اللہ! اِسے جہنم سے بچا لے۔

دُعا مانگنے کے افضل اَوقات:

① رات کے آخری حصہ میں اٹھ کر دُعا کرنا اَوقاتِ قبولیت میں سے ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: روزانہ جب ایک تہائی رات باقی رہ جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر نزول فرماتے ہیں اور یہ اعلان فرماتے ہیں: کون ہے جو مجھ سے دُعا کرے کہ میں اُس کی دُعا قبول کروں؟ کون ہے جو مجھ سے مانگے کہ میں اُسے دوں؟ اور کون ہے جو مجھ سے بخشش طلب کرے کہ میں اُسے بخش دوں؟

(صحیح البخاری: کتاب التہجد، باب الدعاء والصلاۃ من آخر اللیل: ۱/ ۱۵۳)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ہر رات میں ایک گھڑی ایسی ہوتی ہے کہ مسلمان بندہ اُس میں دنیا و آخرت کی جو خیر مانگتا ہے، اللہ تعالیٰ اُسے ضرور عطا فرماتے ہیں۔ (مسلم، باب فی اللیل ساعۃ مستجاب فیھا الدعاء: ۱/۵۲۱)

② اذان اور اقامت کے درمیان دُعا کرنا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اذان اور اقامت کے درمیان دُعا رد نہیں ہوتی، لہٰذا اِس وقت دُعا کیا کرو۔

③ سجدے کی حالت میں دُعا کرنا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''انسان اپنے رب کے انتہائی قریب اُس وقت ہوتا ہے جب وہ سجدہ کی حالت میں ہوتا ہے، اِس (حالت میں) زیادہ سے زیادہ دُعا کرو۔''

④ شبِ قدر میں (رمضان کی 21، 23، 25، 27، 29 کی رات)۔ (جامع الترمذی، رقم الحدیث: ۳۵۱۳)

⑤ عرفہ کے دن۔ (جامع الترمذی، باب الدعاء اذ غزا: ۵/ ۴۶۳، رقم: ۳۵۸۵)

⑥ ماہِ رمضان میں۔ (بزار عن عبادۃ رضی اللہ عنہ)

⑦ شب جمعہ میں۔ (جامع الترمذی، الدعوات، باب فی دعاء الحفظ: ۵/ ۴۵۵، رقم: ۳۵۷۰)

⑧ یوم جمعہ میں۔ (سنن ابی داؤد: باب فضل یوم الجمعۃ: ۱/ ۲۷۴، رقم: ۱۰۴۶)

⑨ شب آخر میں۔ (مسند احمد ۲۹/ ۵۳۹، رقم: ۱۸۰۵۹)

⑩ سحر کے وقت۔ (سنن ابی داؤد، الصلاۃ، باب ای اللیل افضل: ۲/ ۳۴، رقم: ۱۳۱۵)

⑪ بوقت جمعہ امام کے خطبہ کے لیے جانے سے ختم نماز تک۔ (صحیح لمسلم، باب فی الساعۃ التی فی یوم الجمعۃ: ۲/ ۸۴، رقم: ۸۵۳)

⑫ یوم جمعہ نماز شروع ہونے سے سلام تک۔ (جامع الترمذی، ابواب الجمعۃ، باب فی الساعۃ التی ترجی: ۱/ ۶۱۸، رقم: ۴۹۰)

⑬ یوم جمعہ عصر سے مغرب تک۔ (حوالہ بالا: ۱/ ۶۱۷، رقم: ۴۸۹)

⑭ جمعہ کا آخری وقت (غروب آفتاب)۔ (سنن ابی داؤد، الاجابۃ ای ساعۃ ھی فی یوم الجمعۃ: ۱/ ۲۷۵، رقم: ۱۰۴۸)

⑮ جمعہ کے دن طلوع فجر سے غروب آفتاب تک۔

جن حالتوں میں دُعا (زیادہ) قبول ہوتی ہے، وہ یہ ہیں:

① اذان کے بعد۔ ② حی علی الفلاح کے بعد جو اذان کا جواب دے رہا ہو۔ ③ اقامت کے

وقت۔④اذان واقامت کے درمیان۔⑤صف جہاد میں۔⑥معرکہ میں قتال کے وقت۔⑦فرض نماز کے بعد۔⑧حالت سجدہ میں۔⑨تلاوتِ قرآن کے بعد خصوصاً تکمیل قرآن کے بعد۔⑩جب امام ولا الضالین کہے۔⑪زمزم پیتے وقت۔⑫مرغ کی بانگ کے وقت۔⑬ذکر کی محفلوں میں۔⑭میت کی آنکھ بند کرتے وقت۔⑮میت کے پاس جاتے وقت۔⑯بارش کے وقت۔⑰بدھ کے دن زوال کے وقت۔⑱سورۂ انعام میں جہاں ایک ساتھ دومرتبہ لفظ اللہ کا ذکر ہے اُن کے مابین۔⑲مسلمانوں کے اجتماع کی حالت میں۔
⑳ایام بیض میں۔㉑ بیت اللہ شریف (خانہ کعبہ) کے پاس حاضر ہونے کی حالت میں۔(نزل الابرار: ۴۴)

مقاماتِ قبولیت:

حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے اہل مکہ کے نام اپنے خط میں فرمایا کہ مکہ مکرمہ میں سولہ مقامات پر دُعا قبول ہوتی ہے:

① مطاف (طواف کی جگہ) میں۔② ملتزم کے پاس۔③ میزاب رحمت کے نیچے۔④خانہ کعبہ کے اندر۔⑤زمزم کے کنویں پر۔⑥صفا پر۔⑦مروہ پر۔⑧ سعی (دوڑنے کی جگہ جو صفا ومروہ کے درمیان ہے) کرتے وقت۔⑨مقام ابراہیم کے پاس۔⑩میدان عرفات میں۔⑪ مزدلفہ میں۔⑫ منیٰ میں۔⑬ جمرۂ اولیٰ کے پاس۔⑭جمرۂ وسطیٰ کے پاس۔⑮جمرۂ عقبیٰ کے پاس۔⑯ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے روضۂ اطہر کے پاس۔(فیض القدیر، حرف الدال: ۳/۴۱، رقم: ۵۷۱۸)

جن لوگوں کی دُعا قبول ہوتی ہے:

وہ لوگ جن کی دُعا بالخصوص قبول ہوتی ہے، وہ یہ ہیں:

① مجبور آدمی۔② مظلوم (اگرچہ گناہگار یا کافر ہو)۔③باپ کی دُعا (اولاد کے حق میں)۔④انصاف کرنے والا حکمران۔⑤نیک آدمی۔⑥نیک اولاد کی دُعا ماں باپ کے حق میں۔⑦مسافر کی دُعا۔⑧روزہ دار کی دُعا جب افطار کرے۔⑨ مسلمان کی دُعا اُس کے مسلمان بھائی کے لیے، اُس کی عدم موجودگی میں۔
⑩ مسلمان کی دُعا، جب تک ظلم اور قطع رحمی کی دُعا نہ مانگے یا یہ نہ کہے کہ: میں نے دُعا مانگی اور قبول نہ ہوئی۔
⑪ بے شک! اللہ تعالیٰ کے ہاں کچھ لوگ (جہنّم سے) آزاد ہونے والے ہیں۔اُن میں سے ہر ایک کے لیے دن اور رات میں ایک دعا قبول ہوتی ہے۔

دُعا مانگنے کا طریقہ:

✶ پہلے اللہ تعالیٰ کی خوب تعریف کرے۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ مسجد میں داخل ہوا اور میرا ہاتھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہاتھ میں تھا، ایک شخص مسجد میں یہ کہہ رہا تھا:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ بِاَنَّكَ اَنْتَ اللهُ الْوَاحِدُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ۔

”اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اِس سبب سے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ: تو ہی اللہ ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو ایک، بے نیاز ہے، نہ اُس کی (اللہ تعالیٰ کی) کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا، اور اُس کے برابر کوئی نہیں۔“

تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اِس نے اسم اعظم سے دُعا کی۔ اسم اعظم سے سوال کیا جاتا ہے تو پورا کیا جاتا ہے اور اِس کے ذریعہ سے دُعا کی جاتی ہے تو قبول ہوتی ہے۔ (جامع الترمذی، الدعوات، باب ما جاء فی جامع الدعوات: ۲/ ۱۸۵)

✶ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔ (سورۃ الانبیاء)

”اے اللہ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، تو پاک ہے، بے شک! میں زیادتی کرنے والوں میں سے ہوں“۔

✶ اور اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا وہ نام جس کے ساتھ دُعا مانگی جائے تو قبول ہوتی ہے اور اگر اُس کے ساتھ کچھ مانگا جائے تو عطا کیا جاتا ہے، وہ یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ وَحْدَكَ لَاشَرِیْكَ لَكَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ۔

”اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس سبب سے کہ تیرے لیے تعریف ہے، تو ہی عبادت کے لائق ہے، (تو) یکتا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں۔ تو ہی زیادہ مہربان اور زیادہ احسان کرنے والا ہے بغیر نمونہ سابقہ کے آسمانوں اور زمین کو بنانے والا ہے، اے بزرگی اور عزّت والے!

✶ ایک روایت میں یہ بھی ہے:

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ.

"اے زندہ اور (دوسروں کو) قائم رکھنے والے"۔

وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ۔

"اور تمہارا معبود ایک ہی ہے، اُس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ بخشنے والا مہربان ہے"۔

الٓمّٓ o اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ۔ (سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرٰن، ۱،۲)

"الٓمّٓ ،اللہ ہے، اُس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ زندہ اور قائم رکھنے والا ہے"۔

✶ اسمائے حسنیٰ:

اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ جن کے ساتھ (یعنی وسیلہ سے) ہمیں دُعا مانگنے کا حکم دیا گیا ہے، ننانوے (۹۹) نام ہیں۔ جس نے اُن کو شمار کیا (یعنی یاد کیا) جنّت میں داخل ہوا۔

(دوسری روایت میں ہے) جو بھی اِن (اسماء) کو یاد کرے گا جنّت میں داخل ہوگا۔

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ هُوَ

الرَّحْمٰنُ بہت رحم والا	الرَّحِيْمُ سب پر مہربان	الْمَلِكُ بادشاہ حقیقی	الْقُدُّوْسُ نہایت پاک
السَّلَامُ بے عیب	الْمُؤْمِنُ امن دینے والا	الْمُهَيْمِنُ نگہبانی کرنے والا	الْعَزِيْزُ سب پر غالب
الْجَبَّارُ سب سے زبردست	الْمُتَكَبِّرُ بڑائی اور بزرگی والا	الْخَالِقُ پیدا کرنے والا	الْبَارِئُ جان ڈالنے والا
الْمُصَوِّرُ صورت بنانے والا	الْغَفَّارُ گناہ بخشنے والا	الْقَهَّارُ سب کو قابو میں رکھنے والا	الْوَهَّابُ بے عوض دینے والا

الرَّزَّاقُ روزی دینے والا	الفَتَّاحُ کھولنے والا	العَلِیمُ سب کچھ جاننے والا	القَابِضُ روزی تنگ کرنے والا
البَاسِطُ روزی فراخ کرنے والا	الخَافِضُ پست کرنے والا	الرَّافِعُ بلند کرنے والا	المُعِزُّ عزت دینے والا
المُذِلُّ ذلّت دینے والا	السَّمِیعُ سب کچھ سننے والا	البَصِیرُ ہر چیز دیکھنے والا	الحَکَمُ فیصلہ کرنے والا
العَدْلُ انصاف کرنے والا	اللَّطِیفُ باریک بیں	الخَبِیرُ باخبر اور آگاہ	الحَلِیمُ بڑا بردبار
العَظِیمُ عظمت والا	الغَفُورُ بخشنے والا	الشَّکُورُ قدردان	العَلِیُّ بلند مرتبے والا
الکَبِیرُ بہت بڑا	الحَفِیظُ حفاظت کرنے والا	المُقِیتُ روزی دینے والا	الحَسِیبُ حساب کرنے والا
الجَلِیلُ بڑی عزّت والا	الکَرِیمُ بڑا سخی داتا	الرَّقِیبُ نگران	المُجِیبُ قبول کرنے والا
الوَاسِعُ وسعت والا	الحَکِیمُ بڑی حکمتوں والا	الوَدُودُ بڑی محبت والا	المَجِیدُ بڑی بزرگی والا
البَاعِثُ قبروں سے اُٹھانے والا	الشَّهِیدُ حاضر وناظر	الحَقُّ برحق وبرقرار	الوَکِیلُ بڑا کارساز
القَوِیُّ بڑی قوت والا	المَتِینُ مضبوط	الوَلِیُّ مددگار ودوست	الحَمِیدُ قابل تعریف

الْمُحْصِيُ اچھی طرح شمار رکھنے والا	الْمُبْدِئُ پہلے پیدا کرنے والا	الْمُعِيْدُ لوٹانے والا	الْمُحْيِيْ زندہ کرنے والا
الْمُمِيْتُ موت دینے والا	الْحَيُّ ہمیشہ زندہ رہنے والا	الْقَيُّوْمُ زندہ قائم	الْوَاجِدُ ہر چیز کو پالنے والا
الْمَاجِدُ بزرگی اور بڑائی والا	الْوَاحِدُ ایک	الْاَحَدُ اکیلا	الصَّمَدُ بے نیاز
الْقَادِرُ قدرت والا	الْمُقْتَدِرُ قدرت ظاہر کرنے والا	الْمُقَدِّمُ آگے بڑھانے والا	الْمُؤَخِّرُ پیچھے رکھنے والا
الْاَوَّلُ سب سے پہلے	الْاٰخِرُ سب کے بعد	الظَّاهِرُ ظاہر آشکارا	الْبَاطِنُ پوشیدہ
الْوَالِيُ مالک وکارساز	الْمُتَعَالِ بہت بلند مرتبے والا	الْبَرُّ اچھا سلوک کرنے والا	التَّوَّابُ توبہ قبول کرنے والا
الْمُنْتَقِمُ بدلہ لینے والا	الْعَفُوُّ معاف کرنے والا	الرَّءُوْفُ بہت شفقت رکھنے والا	مَالِكُ الْمُلْكِ ملکوں کا مالک
ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ بزرگی اور بخشش والا	الْمُقْسِطُ انصاف کرنے والا	الْجَامِعُ سب کو جمع کرنے والا	الْغَنِيُّ سب سے بے نیاز
الْمُغْنِي غنی کرنے والا	الْمُعْطِي عطا کرنے والا	الْمَانِعُ روکنے والا	الضَّآرُّ نقصان پہنچانے والا
النَّافِعُ نفع پہنچانے والا	النُّوْرُ روشن کرنے والا	الْهَادِيُ ہدایت دینے والا	الْبَدِيْعُ بے مثال پیدا کرنے والا

الصَّبُوْرُ	الرَّشِیْدُ	الْوَارِثُ	الْبَاقِیْ
بڑے صبر و تحمل والا	ٹھیک راستہ چلانے والا	فنا کے بعد رہنے والا	ہمیشہ رہنے والا

✷ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا:

یَاذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ۔ ''اے عزّت واکرام والے''۔

تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک! تیری دُعا مقبول ہوگئی۔

✷ (ایک روایت میں ہے کہ) آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ مقرر کر رکھا ہے، جو (دُعا میں) تین مرتبہ یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ کہتا ہے تو فرشتہ اُس سے کہتا ہے اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ کی رحمت تم پر متوجہ ہے، مانگو۔ (المستدرک للحاکم، کتاب الدعاء والتکبیر: ۱/۷۲۸)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایک آدمی کے پاس سے گزرے وہ کہہ رہا تھا: یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: مانگ (کیوں کہ) اللہ تعالیٰ نے تیری طرف نظر رحمت فرمائی ہے۔

✷ یَآ اَحْکَمَ الْحَاکِمِیْنَ۔

''اے حاکموں میں سب سے بڑے حاکم''۔

✷ یَاذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ۔

''اے عظمت اور بزرگی والی ذات''۔

✷ یَازَیْنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔

''اے آسمان و زمین کی زینت''۔

✷ یَاعِمَادَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔

''اے آسمان و زمین کے ستون''۔

✷ رَبُّ الْمَشْرِقَیْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَیْنِ۔

''اے مشرق و مغرب کے رب''۔

✵ اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَلَکَ نُصَلِّیْ وَ نَسْجُدُ۔

”اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے لیے نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں۔

✵ اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔

”اے اللہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں“۔

درود شریف:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی إِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ إِبْرَاهِیْمَ إِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ. اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی إِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی آلِ إِبْرَاهِیْمَ إِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ (صحیح البخاری، الانبیاء، باب قول اللہ عزوجل: واتخذ اللہ ابراھیم خلیلا: ۱/ ۴۷۷)

عربی زبان کی دعائیں

① اَللّٰھُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا، وَّارْزُقْنَا اتِّبَاعَه، وَاَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلًا، وَّارْزُقْنَا اجْتِنَابَهٗ۔ (تفسیر ابن کثیر: ۱/ ۲۹۲)

”اے اللہ! حق کو حق دکھا اور اُس پر عمل نصیب فرما، اور باطل کو باطل دکھا اور اُس سے بچنا نصیب فرما“۔

② اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَعَافِنِیْ وَاهْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ۔

(سنن ابی داود، الصلاۃ، باب الدعاء بین السجدتین: ۱/ ۲۲۴)

”اے اللہ! میری مغفرت فرمائیے، مجھ پر رحم فرمائیے، عافیت بخشئے، مجھے ہدایت عطا فرمائیے اور مجھے رزق عطا فرمائیے“۔

③ اَللّٰھُمَّ قِنِیْ عَذَابَكَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ۔ (عمل الیوم للنسائی: ۱/ ۴۴۹)

”اے اللہ! مجھے اُس دن کے عذاب سے بچانا جس دن آپ اپنے بندوں کو اٹھائیں گے“۔

④ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ۔

(جامع الترمذی، الطہارۃ، باب مایقال بعد الوضوء: ۱/ ۱۸، عمل الیوم لابن السنی: ۲۱، رقم: ۳۱)

"اے اللہ! مجھے توبہ کرنے والوں اور پاکیزہ لوگوں میں سے بنا دیجیے"۔

⑤ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّیْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ۔ (سنن ابی داؤد، الصلاۃ، باب فی الاستعاذۃ: ۱/ ۲۲۷)

"اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں غم وفکر سے، عاجزی اور سستی سے، بزدلی اور بخل سے اور قرضہ کے غلبہ اور لوگوں کے ظلم وجبر سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں"۔

⑥ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَرِزْقًا طَیِّبًا وَعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا۔ (المستدرک للحاکم، المناسک: ۱/ ۶۴۶، رقم: ۱۷۳۹)

"اے اللہ! میں آپ سے نفع بخش علم کا، پاکیزہ رزق کا اور قبولیت والے عمل کا سوال کرتا ہوں"۔

⑦ رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ۔

(عمل الیوم لابن سنی، باب کیف الاستغفار: ۱۵۳، رقم: ۴۵۰)

"اے میرے رب! میری مغفرت فرمایئے، میری توبہ قبول فرمایئے، آپ توبہ قبول فرمانے والے رحم کرنے والے ہیں"۔

⑧ اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَسَكَرَاتِ الْمَوْتِ۔

(جامع الترمذی، الجنائز: ۱/ ۱۹۲)

"اے اللہ! آپ موت کی سختیوں پر اور جان کنی کی تکلیف پر میری مدد فرمایئے"۔

⑨ اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ.

(الدعاء للطبرانی، باب الدعاء فی اللیلۃ التی یبتغی فیھا لیلۃ القدر: ۱/ ۲۸۵، رقم: ۹۱۶)

"اے اللہ! آپ معاف کرنے والے ہیں، آپ کو معافی پسند ہے، مجھے معاف فرما دیجیے"۔

⑩ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَ رِزْقًا وَّاسِعًا وَ شِفَآءً مِّنْ كُلِّ دَآءٍ۔ (المستدرک للحاکم، المناسک: ۱/ ۶۴۶، رقم: ۱۷۳۹)

"اے اللہ! میں آپ سے نفع بخش علم کا، کشادہ رزق کا اور ہر بیماری سے شفا کا سوال کرتا ہوں"۔

⑪ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَ حُسْنِ عِبَادَتِكَ۔

"اے اللہ! اپنے ذکر، شکر اور اچھی عبادت پر میری اعانت فرمائیے"۔ (سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب فی الاستغفار: ۲۱۳)

⑫ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتُ وَ مَآ اَخَّرْتُ وَ مَآ اَسْرَرْتُ وَ مَآ اَعْلَنْتُ وَ مَآ اَسْرَفْتُ وَ مَآ اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَ اَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ۔ (صحیح لمسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب صلاۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ۱/ ۲۶۳)

"اے اللہ! میرے پچھلے اگلے، ظاہری اور پوشیدہ، حد سے زیادہ گزرتے ہوئے جو گناہ کیے، معاف فرما اور وہ جسے آپ مجھ سے زیادہ جانتے ہیں، آپ ہی اوّل و آخر ہیں، آپ کے سوا کوئی معبود نہیں"۔

⑬ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَ الْجُبْنِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ إِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔ (سنن النسائی، الاستعاذۃ، باب الاستعاذۃ من البخل: ۲/ ۳۱۳)

"اے اللہ! میں کنجوسی سے اور بزدلی سے پناہ مانگتا ہوں اور اُس سے پناہ مانگتا ہوں کہ عمر کے آخری مرحلے میں پہنچ جاؤں اور دنیا کے فتنہ سے اور عذابِ قبر سے پناہ مانگتا ہوں"۔

⑭ اَللّٰهُمَّ حَاسِبْنِيْ حِسَابًا يَّسِيْرًا۔

"یا اللہ! میرا حساب نہایت آسان کر دے"۔

⑮ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْٓ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّآ اَنْتَ فَاغْفِرْلِيْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَ ارْحَمْنِيْ إِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ

الرَّحِيْمُ۔(حوالہ بالا)

”اے اللہ! میں نے اپنے نفس پر بہت ظلم کیا، آپ کے سوا کوئی معاف کرنے والا نہیں، اپنی طرف سے معاف فرما دیجیے اور رحم فرما دیجیے، بے شک! آپ غفور رحیم ہیں۔

⑯ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَ الْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ۔

(سنن النسائی، الاستعاذۃ، باب الاستعاذۃ من فتنۃ الممات: ۲/۳۱۹)

”اے اللہ! میں عذابِ دوزخ سے پناہ مانگتا ہوں، عذابِ قبر سے پناہ مانگتا ہوں، زندگی اور موت کے فتنہ سے پناہ مانگتا ہوں اور مسیح دجال کے فتنہ سے پناہ مانگتا ہوں“۔

⑰ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ۔(سُوْرَةُ الْبَقَرَة، ۲۰۱)

”اے اللہ! اے ہمارے رب! ہمیں دنیا اور آخرت کی بھلائیاں عطا فرمائیے اور جہنم کے عذاب سے بچا دے“۔

⑱ رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَ إِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَ تَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ۔(الاعراف: ۷-۲۳)

”اے ہمارے پروردگار! ہم اپنی جانوں پر ظلم کر گزرے ہیں اور اگر آپ نے ہمیں معاف نہ فرمایا اور ہم پر رحم نہ کیا تو یقیناً ہم نامراد لوگوں میں شامل ہو جائیں گے“۔

⑲ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَ الْعَافِيَةَ فِيْ دِيْنِيْ وَ دُنْيَايَ وَ اَهْلِيْ وَ مَالِيْ۔

”اے اللہ! اپنی دنیا و دین میں، اہل و مال میں عفو و عافیت کا سوال کرتا ہوں“۔

⑳ اَللّٰهُمَّ اعْصِمْنِيْ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ۔

”اے اللہ! مجھے شیطان مردود سے بچائیے“۔(الدعاء للطبرانی، باب القول عند دخول المسجد والخروج منہ: ۱/۱۵۱، رقم: ۴۲۷)

(۲۱) اَللّٰھُمَّ لَکَ صَلَاتِیْ وَ نُسُکِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ وَإِلَیْکَ مَاٰبِیْ وَلَکَ رَبِّ تُرَاثِیْ۔

"یا اللہ! تیرے ہی لیے ہے میری نماز اور میری عبادت اور میرا جینا اور میرا مرنا اور تیری ہی طرف ہے میرا رجوع اور تیرا ہی ہے جو کچھ میں چھوڑ جاؤں گا"۔

(۲۲) رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِیْ وَ اغْسِلْ حَوْبَتِیْ وَاَجِبْ دَعْوَتِیْ وَ ثَبِّتْ حُجَّتِیْ وَ سَدِّدْ لِسَانِیْ وَاھْدِ قَلْبِیْ وَ اسْلُلْ سَخِیْمَۃَ صَدْرِیْ، اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَ ارْحَمْنَا وَ ارْضَ عَنَّا وَ اَدْخِلْنَا الْجَنَّۃَ وَ نَجِّنَا مِنَ النَّارِ۔ (سنن ابن ماجہ، ابواب الدعاء، باب دعاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم: ۲۷۱)

"اے میرے پروردگار! میری توبہ قبول کر، اور میرے گناہ دھو دے، اور میری دعا قبول کر، اور میری حجت قائم رکھ، اور میری زبان کو درست رکھ، اور میرے دل کو ہدایت پر رکھ، اور میرے سینہ کی کدورت کو نکال دے۔ یا اللہ ! ہمیں بخش دے، اور ہم پر رحم کر، اور ہم سے راضی ہو جا، اور ہمیں بہشت میں داخل کر، اور ہمیں دوزخ سے بچا دے۔"

(۲۳) اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَ ارْحَمْنَا وَ ارْضَ عَنَّا وَتَقَبَّلْ مِنَّا وَ اَدْخِلْنَا الْجَنَّۃَ وَنَجِّنَا مِنَ النَّارِ وَ اَصْلِحْ لَنَا شَأْنَنَا کُلَّہٗ۔

(سنن ابن ماجہ، ابواب الدعاء، باب دعاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم: ۲۷۲)

"اے اللہ! ہماری مغفرت فرمائیے، ہم سب پر رحم فرمائیے، ہم سب سے راضی ہو جائیے، ہمارے اعمال قبول فرما لیجیے، ہمیں جنّت میں داخل فرمائیے، جہنم سے نجات عطا فرمائیے اور ہمارے سارے احوال کو درست فرمائیے"۔

(۲۴) اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ صَبُوْرًا وَ اجْعَلْنِیْ شَکُوْرًا وَ اجْعَلْنِیْ فِیْ عَیْنِیْ صَغِیْرًا وَفِیْٓ اَعْیُنِ النَّاسِ کَبِیْرًا۔ (مسند البزار، الادعیہ، دعاء النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم: ۴/۶۱، رقم: ۳۱۹۸)

"اے اللہ! مجھے صبر والا بنا دے، مجھے بڑا شکر والا بنا دے اور مجھے اپنی نگاہوں میں چھوٹا اور لوگوں کی نگاہوں میں بڑا بنا دے"۔

۲۵ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَ الْعَافِیَةَ فِیْ دِیْنِیْ وَ دُنْیَایَ وَ اَھْلِیْ وَ مَالِیْ. اَللّٰھُمَّ اعْصِمْنِیْ مِنَ الشَّیْطٰنِ۔

"یا اللہ! میں تجھ سے مانگتا ہوں معافی اور امن، اپنے دین میں، اور اپنی دنیا میں، اور اپنے اہل و مال میں۔ یا اللہ! مجھے شیطان سے محفوظ رکھ۔"

۲۶ حَسْبِیَ اللّٰهُ لِدِیْنِیْ، حَسْبِیَ اللّٰهُ لِدُنْیَایَ، حَسْبِیَ اللّٰهُ لِمَا اَھَمَّنِیْ، حَسْبِیَ اللّٰهُ لِمَنْ بَغٰی عَلَیَّ، حَسْبِیَ اللّٰهُ لِمَنْ حَسَدَنِیْ حَسْبِیَ اللّٰهُ لِمَنْ کَادَنِیْ بِسُوْٓءٍ، حَسْبِیَ اللّٰهُ عِنْدَ الْمَوْتِ، حَسْبِیَ اللّٰهُ عِنْدَ الْمَسْاَلَةِ فِی الْقَبْرِ حَسْبِیَ۔

"کافی ہے مجھے اللہ میرے دین کے لیے، کافی ہے مجھے اللہ میری دنیا کے لیے، کافی ہے مجھے اللہ میری فکروں کے لیے، کافی ہے مجھے اللہ اُس شخص کے مقابلے کے لیے جو مجھ پر زیادتی کرے، کافی ہے مجھے اللہ اُس شخص کے لیے جو مجھ سے حسد کرتا ہو، کافی ہے مجھے اللہ اُس شخص کے لیے جو مجھے برائی کے ساتھ دھوکا دیتا ہے ، کافی ہے مجھے اللہ موت کے وقت، کافی ہے مجھے اللہ سوال قبر کے وقت، کافی ہے۔"

۲۷ رَبَّنَا وَ تَقَبَّلْ دُعَآءِ اِنَّكَ سَمِیْعُ الدُّعَاءِ۔

"اے ہمارے رب! میری دعا قبول فرما، بے شک! آپ دُعا کو سنتے ہیں۔"

۲۸ سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ﴿۱۸۰﴾ وَ سَلٰمٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۱۸۱﴾ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۸۲﴾ (سُوْرَةُ الصّٰٓفّٰت)

"پاک ذات ہے تیرے رب کی، وہ پروردگار عزّت والا پاک ہے اُن باتوں سے جو وہ بیان کرتے ہیں، اور سلام ہے رسولوں پر اور سب خوبی ہے اللہ تعالیٰ کو جو رب ہے سارے جہانوں کا۔"

اردو میں دعا مانگنے کا طریقہ

یااللہ! تُو ہمارے گناہوں کو معاف فرما۔ یااللہ! تُو ہماری غلطیوں کو معاف فرما۔ یااللہ! تُو ہماری لغزشوں کو معاف فرما۔ یااللہ! ہم قصور وار ہیں، ہم خطاء کار ہیں، ہم گناہ گار ہیں، ہم مجرم ہیں تُو ہمیں معاف فرما۔ یااللہ! ہماری زندگی خواہشات کی اتباع میں گزر گئی، ہم تیری زمین پر چلتے ہیں، تیرے آسمان کے نیچے رہتے ہیں، اور تیرا دیا ہوا رزق کھاتے ہیں، اِس کے باوجود ہم تیری نافرمانیوں میں مبتلاء ہیں، یااللہ! تُو ہمارے اِس جرم کو معاف فرما۔ یااللہ! ہمیں اپنے کرم سے نافرمانیوں کے دریاؤں سے نکال دے اور اپنی رحمت کی رسّی سے کھینچ لے، اور ہمیں اپنی طاقت سے سڑکوں پر ڈال دے۔

یااللہ! ہمیں اپنی قربانی کے پہاڑ پر چڑھادے۔ یااللہ! ہمیں دین کی محنت کے لیے قبول فرما۔ یااللہ! اَعمال صالحہ کو ہمارے گھریلو زندگی میں پیدا فرما۔ یااللہ! عدل اور انصاف کو ہمارے معاشرے میں زندہ فرما۔ یااللہ! ہمارے معاشرے کی بداعمالیوں کو ختم فرما۔ یااللہ! ہمیں اعمال صالحہ سے آراستہ فرما۔ یااللہ! ہم سب کو اِخلاصِ نیت عطا فرما۔ یااللہ! ہمارے گناہوں کو معاف فرما اور گمراہیوں سے بچا۔

یااللہ! تمام مسلمانوں کو اہتمام سے نماز پڑھنے والا بنادے۔ یااللہ! تمام مسلمانوں کو علمِ دین کے سیکھنے سکھانے والا اور اُس پر عمل کرنے والا بنادے۔ یااللہ! اپنے احکامات پر چلنے والا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اِطاعت کرنے والا بنادے۔ یااللہ! تُو ہمیں ذکر کرنے والی زبان اور تجھ سے ڈرنے والا دل اور عبادت کرنے والا بدن نصیب فرما۔

یااللہ! تُو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سنتوں کو زندہ کرنے والا بنادے۔ یااللہ! تُو ہمارے اَعمال میں صحابہ کرام کے اَعمال جیسا عمل بخش دے۔ یااللہ! تمام مسلمانوں کو خوابِ غفلت سے بیدار فرما۔ یااللہ! تُو ہمیں دُنیا کے فسادوں اور آزمائشوں سے بچانا۔ یااللہ! موت سے لے کر قیامت تک جتنے حادثات پیش آنے والے ہیں تو اُن میں ہماری اعانت فرما۔ یااللہ! تُو ہماری قبروں کو جنّت کے باغوں میں سے ایک باغ بنا اور دوزخ کا گڑھا نہ بنانا۔ یااللہ! میدانِ حشر کی رسوائی سے بچانا۔ یااللہ! اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مبارک ہاتھوں سے حوضِ کوثر کا پانی نصیب فرما۔

یا اللہ! جتنے بھی مسلمان اِیمان کی حالت میں اِس دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں اُن کی مغفرت فرما، اور اُن کی قبروں کو نور سے بھر دے۔ یا اللہ! جو بیمار ہیں اُن کو شفاء کاملہ وعاجلہ نصیب فرما۔ یا اللہ! جو پریشان ہیں اُن کی پریشانی کو دور فرما۔ یا اللہ! ہر مسلمان کی ہر جائز حاجت کو پورا فرما۔ یا اللہ! تُو ہمیں جھوٹ، کینہ، بُغض، چغل خوری، حسد، چوری اور دکھلاوے سے بچنے کی توفیق عطا فرما۔ یا اللہ! ہمیں دونوں جہانوں کی پریشانیوں اور مصیبتوں سے بچانا۔ یا اللہ! ہمارا خاتمہ بالخیر فرما اور ہماری موت اِسلام پر آئے، موت اللہ کے راستے میں ہو، رمضان کا مہینہ ہو، جمعۃ المبارک کا دن ہو، مدینہ منوّرہ کا شہر ہو، اور ہمارا دفن ہونا جنّت البقیع میں ہو۔ یا اللہ! ایسی حالت میں ہم کو موت آئے کہ آپ ہم سے راضی ہو جائیں یا اللہ! جو کچھ ہم نے مانگا وہ بھی عطا فرما، جو نہ مانگ سکے وہ بھی عطا فرما۔ یا اللہ! ہماری دعاؤں کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے وسیلہ سے قبول فرما۔ آمین یا ربّ العٰلمین

اذان کا بیان

اذان کے معنی خبر کرنے کے ہیں، لیکن شریعت میں خاص فرض نمازوں کے لیے خاص الفاظ سے خبر کرنے کو اذان کہتے ہیں۔

اذان سنّت ہے، لیکن چونکہ اذان سے اسلام کی ایک خاص شان ظاہر ہوتی ہے اِس لیے اِس کی تاکید بہت ہے۔

پانچوں فرض نمازوں اور جمعہ کی نماز کے لیے اذان مسنون ہے، اِن کے علاوہ اور کسی نماز کے لیے اذان مسنون نہیں۔ ہر نمازِ فرض کی اذان اُس کے وقت میں کہنی چاہیے، اگر وقت سے پہلے کہہ دی تو وقت آنے پر دوبارہ کہی جائے۔

اذان کا مستحب طریقہ:

اذان میں سات باتیں مستحب ہیں:

① قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑا ہونا۔ ② اذان کے کلمات ٹھہر ٹھہر کر کہنا یعنی جلدی نہ کرنا۔

③ اذان کہتے وقت دونوں شہادت کی انگلیاں کانوں میں رکھنا۔

④ اونچی جگہ پر اذان کہنا۔ ⑤ بلند آواز سے اذان کہنا۔

⑥ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ کہتے وقت دائیں جانب اور حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کہتے وقت بائیں جانب منہ پھیرنا۔

⑦ فجر کی اذان میں حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کے بعد اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ دو بار کہنا۔

اذان اور اقامت کی اجابت:

اذان اور اقامت دونوں کی اجابت مستحب ہے اور اجابت سے مراد یہ ہے کہ سننے والے بھی وہی کلمہ کہتے ہیں جو مؤذن یا مکبّر کہتا ہے، مگر حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ اور حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ سن کر لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ کہنا چاہیے اور فجر کی اذان میں اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ سن کر صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ کہنا چاہیے اور تکبیر میں قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ سن کر اَقَامَهَا اللهُ وَاَدَامَهَا کہنا چاہیے۔

اذان دینے والے کی فضیلت:

① حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مؤذن کے گناہ وہاں تک معاف کر دیے جاتے ہیں جہاں تک اُس کی آواز پہنچتی ہے (یعنی اگر اتنی مسافت تک کی جگہ اُس کے گناہوں سے بھر جائے تو بھی وہ سب گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں) جاندار و بے جان جو مؤذن کی آواز سنتے ہیں وہ سب قیامت کے دن اُس کے لیے گواہی دیں گے، مؤذن کی آواز پر نماز میں آنے والے کے لیے پچیس نمازوں کا ثواب لکھ دیا جاتا ہے اور ایک نماز سے پچھلی نماز تک کے درمیانی اَوقات کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ (ابوداؤد)

② حضرت ابو صعصعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: جب تم جنگلات میں ہوا کرو تو بلند آواز سے اذان دیا کرو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: مؤذن کی آواز کو جو درخت، مٹی کے ڈھیلے، پتھر، جن اور انسان سنتے ہیں وہ سب قیامت کے دن مؤذن کے لیے گواہی دیں گے۔ (ابن خزیمہ)

③ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: مؤذن قیامت کے دن سب سے زیادہ لمبی گردن والے ہوں گے۔ (مسلم)

فائدہ: علماء نے اِس حدیث کے کئی معانی بیان فرمائے ہیں:

① ایک یہ کہ چونکہ مؤذن کی اذان سن کر لوگ مسجد میں نماز پڑھنے جاتے ہیں، لہٰذا نمازی تابع اور مؤذن اصل ہوا اور اصل چونکہ سردار ہوتا ہے اِس لیے اُس کی گردن لمبی ہوگی تاکہ اُس کا سر نمایاں نظر آئے۔

② دوسرا یہ کہ چونکہ مؤذن کو بہت زیادہ ثواب ملے گا اِس لیے وہ اپنے زیادہ ثواب کے شوق میں گردن اُٹھا اُٹھا کر دیکھے گا اِس لیے اُس کی گردن لمبی نظر آئے گی۔

③ تیسرا یہ کہ مؤذن کی گردن بلند ہوگی اِس لیے کہ وہ اپنے اعمال پر نادم نہ ہوگا، اور جو نادم ہوتا ہے اُس کی گردن جھکی ہوئی ہوتی ہے۔

④ چوتھا یہ کہ گردن لمبی ہونے سے مراد یہ ہے کہ مؤذن میدان حشر میں سب سے ممتاز نظر آئے گا۔ بعض علماء کے نزدیک حدیث شریف کا ترجمہ یہ ہے کہ قیامت کے دن مؤذن جنّت کی طرف تیزی سے جائیں گے۔ (نووی)

④ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین قسم کے لوگ قیامت کے دن مشک کے ٹیلوں پر ہوں گے، اُن پر اگلے پچھلے سب لوگ رشک کریں گے: ① ایک وہ شخص جو دن رات کی پانچ نمازوں کے لیے اذان دیا کرتا تھا۔ ② دوسرا وہ شخص جس نے لوگوں کی امامت کی اور وہ اُس سے راضی رہے۔ ③ تیسرا وہ غلام جو اللہ تعالیٰ کا بھی حق ادا کرے اور اپنے آقا کا بھی حق ادا کرے۔ (ترمذی)

⑤ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: امام ذمہ دار ہے اور مؤذن پر بھروسہ کیا جاتا ہے۔ اے اللہ! اماموں کی رہنمائی فرما اور مؤذنوں کی مغفرت فرما۔ (ابوداؤد)

اذان کی آواز سننے پر پڑھنے کی دُعا:

① اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے بندے اور اُس کے رسول ہیں۔

❷ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ ﷺ رَّسُوْلًا وَّبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا۔

میں راضی ہوں اللہ کو رب مان کر اور محمد ﷺ کو رسول مان کر اور اسلام کو دین مان کر۔

اذان کے کلمات:

جب نماز کا وقت آجاتا ہے تو نماز سے کچھ دیر پہلے ایک شخص کھڑے ہو کر زور زور سے یہ الفاظ کہتا ہے:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ

"اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے"۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ

"اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے"۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

"گواہی دیتا ہوں میں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے"

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

"گواہی دیتا ہوں میں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے"

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

"گواہی دیتا ہوں میں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں"۔

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

"گواہی دیتا ہوں میں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں"۔

حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ

حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ

"آؤ نماز کے لیے آؤ نماز کے لیے"۔

حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ

حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ

"آؤ کامیابی کی طرف آؤ کامیابی کی طرف"۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ

"اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے"۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

"اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں"۔

اِن الفاظ کو اذان کہتے ہیں، صبح کی اذان میں حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کے بعد اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ (نماز نیند سے بہتر ہے) بھی دو مرتبہ کہنا چاہیے۔

اذان کے بعد دُعا کی فضیلت:

❶ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان دینے کھڑے ہوئے، جب اذان دے چکے تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص یقین کے ساتھ اِن جیسے کلمات کہتا ہے جو مؤذن نے اذان میں کہے وہ جنّت میں داخل ہوگا۔ (المستدرک للحاکم: ۱/ ۲۰۴)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے وسیلہ کی دعا:

② حضرت عبداللہ بن عمر بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جب مؤذن کی آواز سنو تو اُسی طرح کہو جس طرح مؤذن کہتا ہے، پھر مجھ پر درود بھیجو۔ جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اُس پر اُس کے بدلے دس رحمتیں بھیجتے ہیں، پھر میرے لیے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ کی دُعا کرو کیونکہ وسیلہ جنّت میں ایک (خاص) مقام ہے جو اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے ایک بندہ کے لیے مخصوص ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ بندہ میں ہی ہوں۔ جو شخص میرے لیے وسیلہ کی دُعا مانگے گا وہ میری شفاعت کا حق دار ہوگا۔ (الصحیح لمسلم، باب استحباب القول مثل قول المؤذن، حدیث نمبر: ۸۴۹)

اذان کے بعد کی دُعائیں

① اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

"میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے بندے اور اُس کے رسول ہیں۔"

درود شریف:

② اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

"اے اللہ رحمت نازل فرما محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور اُن کی آل پر جیسے کہ رحمت نازل فرمائی تو نے ابراہیم علیہ السلام پر اور اُن کی آل پر بے شک! تو تعریف کے لائق بڑی بزرگی والا ہے۔ اے اللہ! برکت نازل فرما محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور اُن کی آل پر جیسے کہ برکت نازل فرمائی تو نے ابراہیم رضی اللہ عنہ پر اور اُن کی آل پر بے شک! تو تعریف کے لائق بڑی بزرگی والا ہے"۔

اذان کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں ہدیہ درود پیش کر کے (اِن الفاظ کے ساتھ) آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لیے وسیلہ طلب کرے:

③ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّآمَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَآئِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ۔

"اے اللہ! اِس پوری دُعا اور قائم ہونے والی نماز کے رب! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو وسیلہ اور فضیلت اور بلند درجہ عطا فرما اور آپ کو اُس تعریف والے مقام پر اُٹھا جس کا تو نے اُن سے وعدہ فرمایا بے شک! تو وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا"۔

ایک روایت میں ہے: جو مسلمان، اذان سن کر تکبیر کے جواب میں تکبیر اور شہادت کے جواب میں شہادت کہنے کے بعد درج ذیل دُعا پڑھے تو اُس کے لیے قیامت کے دن (حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی شفاعت واجب ہوگی۔

دُعا:

④ اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَاجْعَلْ فِى الْاَعْلَيْنَ دَرَجَتَهٗ وَفِى الْمُصْطَفَيْنَ مَحَبَّتَهٗ وَفِى الْمُقَرَّبِيْنَ ذِكْرَهٗ۔

"اے اللہ! حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما بلند درجات والوں میں اُن کا درجہ بنا، برگزیدہ لوگوں (کے دلوں) میں اُن کی محبت اور مقربین لوگوں میں اُن کا ذکر (جاری) فرما"۔

نماز کا بیان

نماز خدا تعالیٰ کی عبادت اور بندگی کرنے کا ایک خاص طریقہ ہے، جو اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیثوں میں مسلمانوں کو سکھایا ہے۔

فرض نمازیں

رات دن میں پانچ نمازیں فرض ہیں:

① پہلی نمازِ فجر، جو صبح کے وقت سورج نکلنے سے پہلے پڑھی جاتی ہے۔

② دوسری نمازِ ظہر، جو دوپہر کو سورج ڈھلنے کے بعد پڑھی جاتی ہے۔

③ تیسری نمازِ عصر، جو سورج چھپنے سے پہلے پڑھی جاتی ہے۔

④ چوتھی نمازِ مغرب، جو شام کو سورج چھپنے کے بعد پڑھی جاتی ہے۔

⑤ پانچویں نمازِ عشاء، جو ڈیڑھ دو گھنٹے رات آنے پر پڑھی جاتی ہے۔

اِن کے علاوہ ایک نمازِ وتر واجب ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

❶ ﴿اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:۷۸)

"اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ارشاد فرمایا: زوال آفتاب سے لے کر رات کے اندھیرے ہونے تک نمازیں ادا کیا کیجئے (یعنی ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر کی نماز بھی ادا کیا کیجئے) بے شک! فجر کی نماز (اعمال لکھنے والے) فرشتوں کے حاضر ہونے کا وقت ہے"۔

❷ ﴿وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ﴾ (المؤمنون:۹)

"اللہ تعالیٰ نے کامیاب ایمان والوں کی ایک صفت یہ بیان فرمائی کہ) وہ اپنی فرض نمازوں کی پابندی کرتے ہیں"۔

❸ ﴿قُلْ لِّعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ

سِرًّا وَّعَلَانِيَةً مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خِلٰلٌ﴾ (ابراھیم:۳۱)

"اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ارشاد فرمایا: آپ میرے ایمان والے بندوں سے کہہ دیجئے کہ وہ نماز کی پابندی رکھیں اور جو کچھ ہم نے اُن کو دیا ہے اُس میں سے کچھ خفیہ اور اعلانیہ خیرات بھی کیا کریں اور اُس دن کے آنے سے پہلے پہلے کہ جس دن نہ کوئی خرید وفروخت ہوگی (کہ کوئی چیز دے کر نیک اعمال خرید لئے جائیں) اور نہ اُس دن کوئی دوستی کام آئے گی (کہ کوئی دوست تمہیں نیک اعمال دے دے)۔

۴ ﴿رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ﴾

(ابراھیم:۴۰)

"حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دُعا فرمائی: اے میرے رب! مجھ کو اور میری اولاد کو نماز کا خاص اہتمام کرنے والا بنا دیجئے۔ اے ہمارے رب! اور میری یہ دُعا قبول کر لیجئے"۔

۵ ﴿اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ﴾ (العنکبوت:۴۵)

"بے شک! نماز بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی رہتی ہے"۔

۶ ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾ (البقرۃ:۲۷۷)

"جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے خصوصاً نماز کی پابندی کی اور زکوٰۃ ادا کی تو اُن کے رب کے پاس اُن کا ثواب محفوظ ہے اور نہ اُن کو کسی قسم کا خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے"۔

۷ ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ﴾ (الجمعۃ:۹)

"ایمان والو! جب جمعہ کے دن جمعہ کی نماز کے لئے اذان دی جائے تو تم اللہ تعالیٰ کی یاد یعنی خطبہ اور نماز کی طرف فوراً چل دیا کرو اور خرید وفروخت (اور اسی طرح دوسرے مشاغل) چھوڑ دیا کرو۔ یہ بات تمہارے لئے بہتر ہے اگر تمہیں کچھ سمجھ ہو"۔

نماز کی اہمیت حدیث کی روشنی میں:

۱ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ

ستونوں پر قائم کی گئی ہے۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی گواہی دینا یعنی اُس حقیقت کی گواہی دینا کہ "اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت اور بندگی کے لائق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں" نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، حج کرنا اور رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔ (صحیح البخاری، باب دعاؤکم ایمانکم: رقم: ۸)

۲ حضرت جبیر بن نفیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے یہ حکم نہیں دیا گیا کہ میں مال جمع کروں اور تاجر بنوں بلکہ مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ آپ اپنے رب کی تسبیح اور تعریف کرتے رہیں، نماز پڑھنے والوں میں شامل رہیں اور اپنے رب کی عبادت میں مشغول رہیں یہاں تک کہ آپ کو موت آجائے۔ (مشکوٰۃ المصابیح، رقم: ۵۲۰۶)۔

۳ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جبرائیل علیہ السلام نے (جب کہ وہ ایک اجنبی شخص کی شکل میں حاضر ہوئے تھے) اسلام کے بارے میں سوال کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تم (دل وزبان سے) اِس بات کی شہادت ادا کرو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، نماز پڑھو، زکوٰۃ ادا کرو، حج اور عمرہ کرو، جنابت سے پاک ہونے کے لئے غسل کرو، وضو کو پورا کرو اور رمضان کے روزے رکھو۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے پوچھا: جب میں یہ سارے اعمال کرلوں تو کیا میں مسلمان ہوجاؤں گا؟ ارشاد فرمایا: ہاں۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا: آپ نے سچ فرمایا۔ (ابن خزیمۃ: ۱/۴)

۴ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنّت کی کنجی نماز ہے اور نماز کی کنجی وضو ہے۔ (مسند احمد: ۳/۳۴۰)

۵ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے۔ (نسائی، باب حب النساء: رقم: ۳۳۹۱)

۶ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز دین کا ستون ہے۔
(الجامع الصغیر: ۲/۱۲۰)

۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آخری وصیت یہ ارشاد فرمائی: نماز، نماز۔ اپنے غلاموں اور ماتحتوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو یعنی اُن کے حقوق ادا کرو۔ (ابوداؤد، باب فی حق المملوک، رقم: ۵۱۵۶)

⑧ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں فرض فرمائی ہیں، جو شخص اِن نمازوں کے لئے اچھی طرح وضو کرتا ہے، انہیں مستحب وقت پر پڑھتا ہے، رکوع (سجدہ) اطمینان کے ساتھ کرتا ہے اور پورے خشوع سے پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اُس کی ضرور مغفرت فرمائیں گے اور جو شخص اِن نمازوں کو وقت پر ادا نہیں کرتا اور نہ ہی خشوع سے پڑھتا ہے تو اُس سے مغفرت کا کوئی وعدہ نہیں۔ چاہیں مغفرت فرمائیں چاہیں عذاب دیں۔

(ابوداؤد، باب المحافظة علی الصلوات، رقم:۴۲۵)

⑨ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص نماز پڑھنے کو ضروری سمجھے وہ جنّت میں داخل ہوگا۔ (مجمع الزوائد:۲/۱۵)

⑩ حضرت عبداللہ بن قرط رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کا حساب کیا جائے گا، اگر نماز اچھی ہوئی تو باقی اعمال بھی اچھے ہوں گے، اور اگر نماز خراب ہوئی تو باقی اعمال بھی خراب ہوں گے۔ (الترغیب:۱/۲۴۵)

⑪ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مسلمان اچھی طرح وضو کرتا ہے، پھر پانچوں نمازیں پڑھتا ہے تو اُس کے گناہ ایسے ہی گر جاتے ہیں جیسے یہ پتے گر رہے ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے قرآن کریم کی یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّیْلِ اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِیْنَ﴾ (سورۃ ہود، ۱۱۴)

"اے محمد! آپ دن کے دونوں کناروں اور رات کے کچھ حصوں میں نماز کی پابندی کیا کیجئے۔ بے شک! نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں۔ یہ باتیں مکمل نصیحت ہیں اُن لوگوں کے لئے جو نصیحت قبول کرنے والے ہیں"۔

(احمد فی مسندہ:۵/۴۳۷)

فائدہ: بعض علماء کے نزدیک دو کناروں سے مراد دو حصے ہیں۔ پہلے حصے میں صبح کی نماز اور دوسرے حصے میں ظہر اور عصر کی نمازیں مراد ہیں۔ رات کے کچھ حصوں میں نماز پڑھنے سے مراد مغرب اور عشاء کی نمازوں کا پڑھنا ہے۔ (تفسیر ابن کثیر)

⑫ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے

سنا: پانچوں نمازیں درمیانی اَوقات کے لئے کفارہ ہیں یعنی ایک نماز سے دوسری نماز تک جو صغیرہ گناہ ہو جاتے ہیں وہ نماز کی برکت سے معاف ہو جاتے ہیں۔ اُس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک شخص کا کوئی کارخانہ ہے جس میں وہ کچھ کاروبار کرتا ہے، اُس کے کارخانہ اور مکان کے درمیان پانچ نہریں پڑتی ہیں۔ جب وہ کارخانہ میں کام کرتا ہے تو اُس کے بدن پر میل لگ جاتا ہے یا اُسے پسینہ آجاتا ہے۔ پھر گھر جاتے ہوئے ہر نہر پر غسل کرتا ہوا جاتا ہے۔ (اِس بار بار غسل کرنے سے) اُس کے جسم پر میل نہیں رہتا۔ یہی حال نماز کا ہے کہ جب بھی کوئی گناہ کر لیتا ہے تو دُعا استغفار کرنے سے اللہ تعالیٰ نماز سے پہلے کے تمام گناہوں کو معاف فرما دیتے ہیں۔ (مجمع الزوائد: ۲/ ۳۲)

شرائطِ نماز

نماز پڑھنے سے پہلے سات چیزوں کی ضرورت ہے جن کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ اُن چیزوں کو شرائطِ نماز اور فرض کہتے ہیں۔

نماز پڑھنے سے پہلے آٹھ چیزوں کی ضرورت ہے جن کے بغیر نماز نہیں ہوتی:

① وضو نہ ہو تو وضو کرے۔ ② نہانے کی ضرورت ہو تو غسل کرے۔

③ بدن یا کپڑے پر کوئی ناپاکی لگی ہو تو اُسے پاک کرے۔

④ جس جگہ نماز پڑھنی ہو وہ جگہ بھی پاک ہونی چاہیے۔

⑤ قبلہ کی طرف منہ کرے۔ ⑥ ستر چھپا دے۔ ⑦ نیت کرے۔

⑧ نماز ادا کرنے کے لیے جو وقت مقرر کیا ہے اُس سے پہلے نہ پڑھے۔

نوٹ: اگر اِس میں سے ایک چیز بھی چھوٹ جائے گی تو نماز نہ ہوگی۔

نماز کی پہلی شرط:

بدن کے پاک ہونے سے مراد ہے کہ بدن پر کسی قسم کی نجاست یعنی پلیدی نہ ہو۔ نجاست یعنی ناپاکی کی دو قسمیں ہیں: ① ایک حقیقی، ② دوسری حکمی۔

① وہ ظاہری ناپاکی جو دیکھنے میں آسکے نجاستِ حقیقیہ کہلاتی ہے۔ جیسے: پیشاب، پاخانہ، خون، شراب وغیرہ۔

❷ وہ ناپاکی جو شریعت کے حکم سے ثابت ہو مگر دیکھنے میں نہ آسکے نجاستِ حکمیہ کہلاتی ہے۔ جیسے: بے وضو ہونا، غسل کی حاجت ہونا۔

دونوں قسم کی نجاستِ سے بدن کا پاک ہونا ضروری ہے۔

نماز کی دوسری شرط:

جو کپڑے نماز پڑھنے والے کے بدن پر ہوں۔ جیسے کرتا، پائجامہ، ٹوپی، عمامہ، اچکن وغیرہ، اِن سب کا پاک ہونا ضروری ہے، یعنی اِن میں سے کسی پر نجاستِ غلیظہ کا ایک درہم سے زیادہ نہ ہونا اور نجاستِ خفیفہ کا چوتھائی کپڑے تک نہ پہنچنا نماز جائز ہونے کے لئے شرط ہے۔ پس! اگر نجاستِ غلیظہ ایک درہم یا اُس سے کم اور نجاستِ خفیفہ چوتھائی کپڑے سے کم لگی ہو تو نماز ہو جائے گی لیکن مکروہ ہوگی۔

جو کپڑا نمازی کے بدن سے ایسا تعلق رکھتا ہو کہ اُس کے حرکت کرنے سے وہ بھی حرکت کرے، ایسے کپڑے کا پاک ہونا شرط ہے۔

نماز کی تیسری شرط:

نماز پڑھنے والے کے دونوں قدموں اور گھٹنوں اور ہاتھوں اور سجدے کی جگہ کا پاک ہونا ضروی ہے۔

اگر لکڑی کے تختے یا پتھر یا بچھی ہوئی اینٹوں پر یا کسی اور ایسی ہی سخت یا موٹی چیز پر نماز پڑھی اور اُس کا وہ رُخ جس پر نماز پڑھی پاک ہے تو نماز ہو جائے گی، دوسرا رخ ناپاک ہو تو کچھ حرج نہیں، اور اگر پتلے کپڑے پر نماز پڑھی اور اُس کے دوسرے رُخ پر نجاست تھی تو نماز درست نہ ہوگی۔

اگر نماز کی جگہ پاک ہے، لیکن کہیں آس پاس نجاست ہے اور اُس کو بُو نماز میں آتی ہے تو نماز ہو جائے گی، لیکن! قصداً ایسی جگہ پر نماز پڑھنا اچھا نہیں۔

نماز کی چوتھی شرط:

مرد کو ناف سے گھٹنے تک اپنا بدن چھپانا فرض ہے، یہ ایسا فرض ہے کہ نماز کے اندر بھی فرض ہے اور نماز کے باہر بھی فرض ہے اور عورت کو سوائے دونوں ہتھیلیوں اور پاؤں اور منہ کے تمام بدن ڈھانکنا فرض ہے، اگرچہ عورت کو نماز میں منہ چھپانا فرض نہیں لیکن! غیر مردوں کے سامنے بے پردہ کھلے منہ آنا بھی جائز نہیں۔

نماز کی پانچویں شرط:

نماز کو ادا کرنے کے لئے یہ شرط ہے کہ جو وقت اُس کے لئے مقرر کیا گیا ہے اُسی وقت میں پڑھی جائے۔ اُس وقت سے پہلے پڑھنے سے بالکل نماز درست نہ ہوگی اور اُس کے بعد پڑھنے سے ادا نہیں بلکہ قضا ہوگی۔

نماز کی چھٹی شرط:

نماز پڑھتے وقت ضروری ہے کہ نماز پڑھنے والے کا منہ قبلہ کی طرف ہو۔

مسلمانوں کا قبلہ خانہ کعبہ ہے، خانہ کعبہ مکّہ معظّمہ میں واقع ہے۔ خانہ کعبہ کو "کعبۃُ اللہ، بیتُ الحرام" بھی کہتے ہیں۔

نماز کی ساتویں شرط:

نیت دل سے ارادہ کرنے کو کہتے ہیں۔ نیت میں خاص اُس فرض نماز کا ارادہ کرنا ضروری ہے جو پڑھنا چاہتا ہے۔ مثلاً: فجر کی نماز پڑھنی ہے تو یہ ارادہ کرے کہ آج کی نمازِ فجر پڑھتا ہوں یا قضا نماز ہو تو یوں نیت کرے کہ فلاں دن کی نمازِ فجر پڑھتا ہوں اور اگر امام کے پیچھے نماز پڑھتا ہو تو اُس کی نیت بھی کرنی ضروری ہے۔

نیت کا زبان سے کہنا مستحب ہے، اگر زبان سے نہ کہے تو نماز میں کچھ نقصان نہیں اور کہہ لے تو اچھا ہے۔

نماز کے ارکان کا بیان

"اَرکانِ نماز" اُن چیزوں کو کہتے ہیں جو نماز کے اندر فرض ہیں، ارکان رکن کی جمع ہے، رکن کے معنی فرض اور ارکان کے معنی فرائض ہیں۔

نماز کے اندر چھ چیزیں فرض ہیں:

① تکبیر تحریمہ کہنا۔ ② قیام (کھڑا ہونا)۔ ③ قرأت (یعنی قرآنِ مجید پڑھنا)۔ ④ رکوع کرنا۔ ⑤ دونوں سجدے۔ ⑥ قعدۂ اخیرہ، یعنی نماز کے اخیر میں التحیات پڑھنے کی مقدار بیٹھنا۔ مگر تکبیرِ تحریمہ شرط ہے، رکن نہیں ہے۔

پہلا رکن ''تکبیر تحریمہ'':

نیت باندھتے وقت اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے ہیں۔ اُس تکبیر کے کہنے سے نماز شروع ہوجاتی ہے اور جو باتیں کہ نماز کے خلاف ہیں وہ حرام ہوجاتی ہیں، اِس لئے اِسے ''تکبیرِ تحریمہ'' کہتے ہیں۔

نماز کا دوسرا رُکن ''قیام'':

قیام کھڑے ہونے کو کہتے ہیں اور کھڑے ہونے سے ایسا سیدھا کھڑا ہونا مراد ہے کہ گھٹنوں تک ہاتھ نہ پہنچ سکے۔

فرض اور واجب نمازوں میں اتنا کھڑا ہونا فرض ہے جس میں بقدر فرض قرأت پڑھی جا سکے۔

بیماری یا زخم یا دشمن کے خوف یا ایسے ہی کسی قوی عذر سے کھڑا نہ ہو سکے تو بیٹھ کر فرض اور واجب نمازیں پڑھنا جائز ہے۔

نفل نماز میں قیام فرض نہیں، بلا عذر بھی بیٹھ کر نفل نماز پڑھنا جائز ہے، لیکن! بلا عذر بیٹھ کر نفل پڑھنے میں آدھا ثواب ملتا ہے۔

نماز کا تیسرا رُکن ''قرأت'':

قرأت قرآنِ مجید پڑھنے کو کہتے ہیں۔ کم از کم ایک آیت پڑھنا فرض ہے اور سورۃ الفاتحہ پڑھنا واجب ہے اور فرض کی پہلی دو رکعتوں، اور نمازِ وتر، سنّت، اور نفل کی تمام رکعتوں میں سورۃ الفاتحہ کے بعد کوئی اور سورۃ یا بڑی ایک آیت یا چھوٹی تین آیتیں پڑھنا بھی واجب ہے۔

فرض نماز کی تیسری رکعت اور چوتھی رکعت کے علاوہ ہر نماز کی (خواہ وہ فرض نماز ہو یا واجب یا سنّت ہو یا نفل) ہر رکعت میں سورۃ الفاتحہ پڑھنا واجب ہے۔ قرآنِ مجید سیکھنا اور یاد کرنا فرض ہے۔ قرأت فرض کی مقدار یاد کرلینا فرض اور واجب کی مقدار واجب ہے، نہ سیکھنے میں سخت گنہگار ہوگا۔

امام پر واجب ہے کہ نمازِ مغرب اور عشاء کی پہلی دو رکعتوں میں، اور فجر، اور جمعہ، اور عیدین کی نمازوں میں اور رمضان المبارک کے مہینے میں تراویح اور وتر کی نمازوں میں آواز سے پڑھے۔

جن نمازوں میں آواز سے قرأت کی جاتی ہے اُنہیں جہری نمازیں کہتے ہیں کیونکہ جہر کے معنیٰ زور سے پڑھنے کے ہیں۔

جن نمازوں میں آہستہ قرأت کی جاتی ہے اُنہیں سرّی نمازیں کہتے ہیں کیونکہ سرّ کے معنی آہستہ پڑھنے کے ہیں۔

اگر کوئی شخص زبان سے الفاظ نہ کہے صرف خیال میں پڑھ لینے سے نماز نہ ہوگی بلکہ زبان سے پڑھنا ضروری ہے۔

نماز کا چوتھا رکن ''رکوع'':

اِس قدر جھکنا کہ سر اور کمر برابر رہے اور ہاتھ پسلیوں سے جدا رہیں اور گھٹنوں کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ لیا جائے۔

رکوع کی ادنیٰ مقدار اِس قدر جھکنا ہے کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں۔

نماز کا پانچواں رکن ''سجدہ'':

زمین پر پیشانی رکھنے کو سجدہ کہتے ہیں۔ ہر رکعت میں دو سجدے فرض ہیں۔ پہلے سجدہ کے بعد اچھی طرح بیٹھ جائے، پھر دوسرا سجدہ کرے۔

نماز کا چھٹا رُکن ''قعدۂ اخیرہ'':

التحیات کے آخری الفاظ ''عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ'' تک پڑھنے کی مقدار بیٹھنا فرض ہے۔ تمام نمازوں میں خواہ فرض ہوں یا واجب، سنّت ہوں یا نفل، قعدۂ اخیرہ فرض ہے۔

واجباتِ نماز:

واجباتِ نماز: اُن چیزوں کو کہتے ہیں جن کا نماز میں ادا کرنا ضروری ہے، اگر اُن میں سے کوئی چیز بھولے سے چھوٹ جائے تو سجدۂ سہو کر لینے سے نماز درست ہو جاتی ہے اور بھولے سے چھوٹنے کے بعد سجدۂ سہو نہ کیا جائے یا قصداً کوئی چیز چھوڑ دی جائے تو نماز کا لوٹانا واجب ہوتا ہے۔

واجباتِ نماز چودہ ہیں:

① فرض نمازوں کی پہلی دو رکعتوں کو قرأت کے لیے مقرر کرنا۔

② فرض نمازوں کی تیسری اور چوتھی رکعت کے علاوہ تمام نمازوں کی ہر رکعت میں سورۂ الفاتحہ پڑھنا۔

③ فرض نمازوں کی پہلی دو رکعتوں میں، اور واجب، سنّت، اور نفل نمازوں کی تمام رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی سورت یا بڑی ایک آیت یا چھوٹی تین آیتیں پڑھنا۔

④ سورۂ فاتحہ کو سورت سے پہلے پڑھنا۔

⑤ قرأت اور رکوع میں اور سجدوں اور رکعتوں میں ترتیب قائم رکھنا۔

⑥ قومہ کرنا یعنی رکوع سے اُٹھ کر سیدھا کھڑا ہونا۔

⑦ جلسہ یعنی دونوں سجدوں کے درمیان میں سیدھا بیٹھ جانا۔

⑧ تعدیلِ ارکان یعنی رکوع سجدہ وغیرہ کو اطمینان سے اچھی طرح ادا کرنا۔

⑨ قعدۂ اولیٰ یعنی تین اور چار رکعت والی نماز میں دو رکعتوں کے بعد تشہد کی مقدار بیٹھنا۔

⑩ دونوں قعدوں میں تشہد پڑھنا۔

⑪ امام کو نمازِ فجر، مغرب، عشاء، جمعہ، عیدین، تراویح اور رمضان شریف کے وتروں میں آواز سے قرأت کرنا، اور ظہر، عصر وغیرہ نمازوں میں آہستہ پڑھنا۔

⑫ لفظِ سلام کے ساتھ نماز سے علیحدہ ہونا۔

⑬ نمازِ وتر میں قنوت کے لیے تکبیر کہنا اور دُعائے قنوت پڑھنا۔

⑭ دونوں عیدوں کی نماز میں زائد تکبیریں کہنا۔

نماز کی سنتوں کا بیان:

جو چیزیں نماز میں حضور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے ثابت ہوئی ہیں لیکن اُن کی تاکید فرض اور واجب کے برابر ثابت نہیں ہوئی، اُنہیں سنّت کہتے ہیں۔ اِن چیزوں میں سے کوئی چیز اگر بھولے سے چھوٹ جائے تو نہ نماز ٹوٹتی ہے، نہ سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے، نہ گناہ ہوتا ہے، اور قصداً چھوڑ دینے سے نماز تو نہیں ٹوٹتی اور نہ سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے لیکن چھوڑنے والا ملامت کا مستحق ہوتا ہے۔

نماز میں اکیس سنتیں ہیں:

① تکبیر تحریمہ کہنے سے پہلے دونوں ہاتھ کانوں تک اُٹھانا۔

② دونوں ہاتھوں کی انگلیاں اپنے حال پر کھلی اور قبلہ رُخ رکھنا۔

③ تکبیر کہتے وقت سر کو نہ جُھکانا۔

④ امام کا تکبیر تحریمہ اور ایک رکن سے دوسرے میں جانے کی تمام تکبیریں بقدرِ حاجت بلند آواز سے کہنا۔

⑤ سیدھے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے باندھنا۔

⑥ ثناء پڑھنا۔

⑦ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھنا۔

⑧ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھنا۔

⑨ فرض نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھنا۔

⑩ آمین کہنا۔

⑪ ثنا اور تعوذ اور بسم اللہ اور آمین سب کو آہستہ پڑھنا۔

⑫ سنّت کے موافق قرأت کرنا، یعنی جس جس نماز میں جس قدر قرآنِ مجید پڑھنا سنّت ہے، اُس کے موافق پڑھنا۔

⑬ رکوع اور سجدے میں تین تین بار تسبیح پڑھنا۔

⑭ رکوع میں سر اور پیٹھ کو ایک سیدھ میں برابر رکھنا اور دونوں ہاتھوں کی کھلی انگلیوں سے گھٹنوں کو پکڑ لینا۔

⑮ قومہ میں امام کو سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ اور مقتدی کو رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہنا اور منفرد کو تسمیع اور تحمید دونوں کہنا۔

⑯ سجدے میں جاتے وقت پہلے دونوں گھٹنے، پھر دونوں ہاتھ، پھر پیشانی رکھنا۔

⑰ جلسہ اور قعدہ میں بایاں پاؤں بچھا کر اُس پر بیٹھنا اور سیدھے پاؤں کو اِس طرح کھڑا رکھنا کہ اُس کی انگلیوں کے سرے قبلے کی طرف رہیں اور دونوں ہاتھ رانوں پر رکھنا۔

⑱ تشہّد میں اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ پر شہادت کی انگلی سے اشارہ کرنا اور اِلَّا اللّٰہُ پر انگلی جھکا دینا۔

⑲ قعدۂ اخیرہ میں تشہد کے بعد درود پڑھنا۔

⑳ درود کے بعد دُعا پڑھنا۔

㉑ پہلے دائیں طرف پھر بائیں طرف سلام پھیرنا۔

نماز کے مستحبات:

نماز میں پانچ چیزیں مستحب ہیں:

① تکبیر تحریمہ کہتے وقت آستینوں سے دونوں ہتھیلیاں نکال لینا۔

② رکوع سجدے میں منفرد کو تین مرتبہ سے زیادہ تسبیح کہنا۔

③ قیام کی حالت میں سجدے کی جگہ پر اور رکوع میں قدموں کی پیٹھ پر اور جلسہ اور قعدہ میں اپنی گود پر اور سلام کے وقت اپنے کندھوں پر نظر رکھنا۔

④ کھانسی کو اپنی طاقت بھر نہ آنے دینا۔

⑤ جمائی میں منہ بند رکھنا اور کھل جائے تو قیام کی حالت میں سیدھے ہاتھ اور باقی حالتوں میں بائیں ہاتھ کی پشت سے منہ چھپا لینا۔

مکروہاتِ نماز:

① سدل یعنی کپڑے کو لٹکانا۔ مثلاً: چادر سر پر ڈال کر اُس کے دونوں کنارے لٹکا دینا یا اُچکن یا چوغہ بغیر اِس کے کہ آستینوں میں ہاتھ ڈالے جائیں کندھوں پر ڈال لینا۔

② کپڑوں کو مٹی سے بچانے کے لیے ہاتھ سے روکنا یا سمیٹنا۔

③ اپنے کپڑوں یا بدن سے کھیلنا۔

④ معمولی کپڑوں میں جنہیں پہن کر مجمع میں جانا پسند نہیں کیا جاتا نماز پڑھنا۔

⑤ منہ میں روپیہ یا پیسہ یا اور کوئی ایسی چیز رکھ کر نماز پڑھنا جس کی وجہ سے قرأت کرنے سے مجبور نہ رہے اور اگر قرأت سے مجبوری ہو جائے تو بالکل نماز نہ ہوگی۔

⑥ سستی اور بے پروائی کی وجہ سے ننگے سر نماز پڑھنا۔

⑦ پاخانہ یا پیشاب کی حاجت ہونے کی حالت میں نماز پڑھنا۔

⑧ بالوں کو سر پر جمع کر کے چُٹا باندھنا۔

⑨ کنکریوں کو ہٹانا، لیکن سجدہ کرنا مشکل ہو تو ایک مرتبہ ہٹانے میں مضائقہ نہیں۔

۱۰ انگلیاں چٹخانا یا ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالنا۔

۱۱ کمر یا کوکھ یا کولہے پر ہاتھ رکھنا۔

۱۲ قبلے کی طرف سے منہ پھیر کر یا صرف نگاہ سے اِدھر اُدھر دیکھنا۔

۱۳ کتّے کی طرح بیٹھنا، یعنی رانیں کھڑی کر کے بیٹھنا اور رانوں کو پیٹ سے، اور گھٹنوں کو سینے سے ملا لینا، اور ہاتھوں کو زمین پر رکھ لینا۔

۱۴ سجدے میں دونوں کلائیوں کو زمین پر بچھا لینا مرد کے لیے مکروہ ہے۔

۱۵ کسی ایسے آدمی کی طرف نماز پڑھنا جو نمازی کی طرف منہ کیے ہوئے بیٹھا ہو۔

۱۶ ہاتھ یا سر کے اشارے سے سلام کا جواب دینا۔

۱۷ بلا عذر چار زانو (آلتی پالتی مار کر) بیٹھنا۔

۱۸ قصداً جمائی لینا یا روک سکنے کی حالت میں نہ روکنا۔

۱۹ آنکھوں کو بند کرنا، لیکن اگر نماز میں دل لگنے کے لیے بند کرے تو مکروہ نہیں۔

۲۰ امام کا محراب کے اندر کھڑا ہونا، لیکن اگر قدم محراب سے باہر ہوں تو مکروہ نہیں۔

۲۱ اکیلے امام کا ایک ہاتھ اونچی جگہ پر کھڑا ہونا، اور اگر اُس کے ساتھ کچھ مقتدی بھی ہوں تو مکروہ نہیں۔

۲۲ ایسی صف کے پیچھے اکیلے کھڑے ہونا جس میں جگہ خالی ہو۔

۲۳ کسی جاندار کی تصویر والے کپڑے پہن کر نماز پڑھنا۔

۲۴ ایسی جگہ نماز پڑھنا کہ نمازی کے سر کے اوپر یا اُس کے سامنے یا دائیں بائیں طرف یا سجدے کی جگہ تصویر ہو۔

۲۵ آیتیں یا سورتیں یا تسبیحیں انگلیوں پر شمار کرنا۔

۲۶ چادر یا کوئی اور کپڑا اِس طرح لپیٹ کر نماز پڑھنا کہ جلدی سے ہاتھ نہ نکل سکیں۔

۲۷ نماز میں انگڑائی لینا یعنی سُستی اُتارنا۔

۲۸ عمامہ کے پیچ پر سجدہ کرنا۔

۲۹ سنّت کے خلاف نماز میں کوئی کام کرنا۔

مفسداتِ نماز:

مفسداتِ نماز اُن چیزوں کو کہتے ہیں جن سے نماز فاسد ہوجاتی ہے، یعنی ٹوٹ جاتی ہے اور اُسے لوٹانا ضروری ہوجاتا ہے:

① نماز میں کلام کرنا قصداً ہو یا بھول کر، تھوڑا ہو یا بہت، ہر صورت میں نماز ٹوٹ جاتی ہے۔

② سلام کرنا یعنی کسی شخص کو سلام کرنے کے قصد سے سلام یا تسلیم یا اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ یا اِسی جیسا کوئی لفظ کہہ دینا۔

③ سلام کا جواب دینا یا چھینکنے والے کو "يَرْحَمُكَ اللهُ" یا نماز سے باہر والے کسی شخص کی دُعا پر آمِین کہنا۔

④ کسی بُری خبر پر "اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ" پڑھنا یا کسی اچھی خبر پر "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" کہنا یا کسی عجیب خبر پر "سُبْحَانَ اللهِ" کہنا۔

⑤ درد یا رنج کی وجہ سے "آہ" یا "اوہ" یا "اُف" کرنا۔

⑥ اپنے امام کے سوا کسی دوسرے کو لقمہ دینا یعنی قرأت بتانا۔

⑦ قرآن شریف دیکھ کر پڑھنا۔ ⑧ قرآن مجید پڑھنے میں کوئی سخت غلطی کرنا۔

⑨ عملِ کثیر کرنا، یعنی کوئی ایسا کام کرنا جس سے دیکھنے والے یہ سمجھیں کہ یہ شخص نماز نہیں پڑھ رہا ہے۔

⑩ کھانا پینا، قصداً ہو یا بھولے سے۔ ⑪ دو صفوں کی مقدار کے برابر چلنا۔

⑫ قبلے کی طرف سے بلا عذر سینہ پھیر لینا۔ ⑬ ناپاک جگہ پر سجدہ کرنا۔

⑭ ستر کھل جانے کی حالت میں ایک رکن کی مقدار ٹھہرنا۔

⑮ دُعا میں ایسی چیز مانگنا جو آدمیوں سے مانگی جاتی ہے، مثلاً: یا اللہ! مجھے آج سو روپے دیدے۔

⑯ درد یا مصیبت کی وجہ سے اِس طرح رونا کہ آواز میں حروف ظاہر ہوجائیں۔

⑰ بالغ آدمی کا نماز میں قہقہہ مار کر یا آواز سے ہنسنا۔

⑱ امام سے آگے بڑھ جانا وغیرہ۔

نماز پڑھنے کا طریقہ:

نماز پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ وضو کر کے، پاک کپڑے پہن کر، پاک جگہ پر قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو۔ نماز کی نیت کر کے دونوں ہاتھ کانوں تک اُٹھاؤ اور اَللّٰہُ اَکْبَرْ کہہ کر ہاتھوں کو ناف کے نیچے باندھ لو۔ داہنا ہاتھ اوپر اور بایاں ہاتھ اُس کے نیچے رہے۔ نماز میں اِدھر اُدھر نہ دیکھو، ادب سے کھڑے ہو۔ خدا تعالیٰ کی طرف دھیان رکھو۔ ہاتھ باندھ کر ثنا "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ" پھر تعوّذ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ "اور تسمیہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھ کر الحمد شریف پڑھو۔

الحمد شریف ختم کر کے آہستہ سے آمین کہو، پھر سورۂ اخلاص یا اور کوئی سورۃ جو یاد ہو پڑھو۔ پھر اَللّٰہُ اَکْبَرْ! کہہ کر رکوع کے لیے جھکو۔ رکوع میں دونوں ہاتھوں سے گھٹنوں کو پکڑ لو۔ رکوع کی تسبیح یعنی سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ تین یا پانچ مرتبہ پڑھو۔ پھر تسمیع یعنی سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتے ہوئے سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔ تحمید یعنی رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ بھی پڑھ لو، پھر تکبیر کہتے ہوئے سجدے میں اِس طرح جاؤ کہ پہلے دونوں گھٹنے زمین پر رکھو، پھر دونوں ہاتھ رکھو، پھر دونوں ہاتھوں کے بیچ میں پہلے ناک پھر پیشانی زمین پر رکھو۔ سجدے کی تسبیح یعنی سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى تین یا پانچ مرتبہ کہو۔ پھر تکبیر کہتے ہوئے اُٹھو اور سیدھے بیٹھ جاؤ۔ پھر تکبیر کہہ کر دوسرا سجدہ اُسی طرح کرو۔ پھر تکبیر کہتے ہوئے کھڑے ہو جاؤ، اُٹھتے وقت زمین پر ہاتھ نہ ٹیکو۔ سجدوں تک ایک رکعت پوری ہو گئی۔

اب دوسری رکعت شروع ہوئی، تسمیہ پڑھ کر اَلْحَمْدُ شریف پڑھو۔ اور کوئی اور سورت ملاؤ، پھر رکوع، قومہ اور دونوں سجدے کر کے اُٹھ کر بیٹھ جاؤ، پہلے تشہد پڑھو، پھر درود شریف پھر دُعا پڑھو۔ پھر سلام پھیرو، پہلے داہنی طرف پھر بائیں طرف۔ سلام پھیرتے وقت داہنی اور بائیں طرف منہ موڑ لو۔ یہ دو رکعت نماز پوری ہو گئی۔

سلام پھیرنے کے بعد "اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ" پڑھو اور ہاتھ اُٹھا کر دُعا مانگو، ہاتھ بہت زیادہ نہ اُٹھاؤ یعنی کندھوں سے اونچے نہ کرو۔ دُعا سے فارغ ہو کر دونوں ہاتھ منہ پر پھیر لو۔

چار رکعت سنت مؤکدہ پڑھنے کا طریقہ

پہلی رکعت	دوسری رکعت	تیسری رکعت	چوتھی رکعت
تکبیر تحریمہ کے بعد ثنا، تعوذ، تسمیہ، سورہ فاتحہ، اور سورت	تسمیہ، سورہ فاتحہ اور سورت قعدہ میں التحیات پڑھ کے تیسری رکعت کے لیے کھڑے ہوں	تسمیہ، سورہ فاتحہ اور سورت	تسمیہ، سورہ فاتحہ اور سورت آخری قعدہ میں التحیات، درود شریف اور دعا پڑھ کے سلام پھیر دیں

چار رکعت سنت غیر مؤکدہ پڑھنے کا طریقہ

سنتِ غیر مؤکدہ (جیسے عصر اور عشاء سے پہلے کی چار رکعات) اور چار رکعات نفل نماز کا بھی وہی طریقہ ہے جو اوپر سنت مؤکدہ کے بیان میں ذکر ہوا، البتہ اس میں افضل یہ ہے کے پہلے قعدہ میں التحیات کے بعد درود شریف اور دعا پڑھ کر پھر تیسری رکعت کے لیے اُٹھا جائے، اور تیسری رکعت کا آغاز ثنا اور تعوذ و تسمیہ سے کیا جائے۔ تاہم اگر کسی نے ایسے نہ کیا تو بھی سنتِ غیر مؤکدہ ادا ہو جائیں گی۔

چار رکعت فرض نماز اکیلے پڑھنے کا طریقہ

پہلی رکعت	دوسری رکعت	تیسری رکعت	چوتھی رکعت
تکبیر تحریمہ کے بعد ثنا، تعوذ، تسمیہ، سورہ فاتحہ، اور سورت	تسمیہ، سورہ فاتحہ اور سورت قعدہ میں التحیات پڑھ کے تیسری رکعت کے لیے کھڑے ہوں	تسمیہ اور سورہ فاتحہ	تسمیہ اور سورہ فاتحہ آخری قعدہ میں التحیات، درود شریف اور دعا پڑھ کے سلام پھیر دیں

نوٹ: نماز کی رکعتوں میں سورتوں کے پڑھنے کی ترتیب وہی ہونی چاہیے جو قرآن کریم میں ہے، یعنی جو سورت پہلے ہے اس کو پہلی رکعت میں پڑھا جائے، جو سورتیں بعد میں ہیں ان کو بعد والی رکعتوں میں پڑھا جائے۔

امام، منفرد اور مقتدی کی نماز میں فرق:

① ایک فرق یہ ہے کہ امام اور منفرد پہلی رکعت میں ثنا کے بعد اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اور بِسْمِ اللّٰهِ پڑھ کر اَلْحَمْد شریف اور سورت پڑھتے ہیں اور دوسری رکعت میں بِسْمِ اللّٰهِ اور اَلْحَمْد شریف اور سورت پڑھتے ہیں، مگر مقتدی کو صرف پہلی رکعت میں ثناء پڑھ کر دونوں رکعتوں میں خاموش کھڑا رہنا چاہیے۔

② دوسرا فرق یہ ہے کہ رکوع سے اُٹھتے وقت امام اور منفرد سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتے ہیں اور منفرد تسمیع کے ساتھ تحمید بھی کہہ سکتا ہے، مگر مقتدی کو صرف رَبَّنَا لَكَ الْحَمْد کہنا چاہیے۔

چار رکعت امام کے ساتھ پڑھنے کا طریقہ:

	پہلی رکعت	دوسری رکعت	تیسری رکعت	چوتھی رکعت			
امام	ثنا، فاتحہ، سورت	فاتحہ، سورت	فاتحہ	فاتحہ			
مقتدی	ثنا، خاموشی	خاموشی	خاموشی	خاموشی			
دوسری رکعت میں شامل ہونے کا طریقہ		خاموشی	خاموشی	خاموشی	سلام کے بعد اٹھ کر ثنا، فاتحہ، سورت		
تیسری رکعت میں شامل ہونے کا طریقہ			خاموشی	خاموشی	سلام کے بعد اٹھ کر ثنا، فاتحہ، سورت	فاتحہ، سورت	
چوتھی رکعت میں شامل ہونے کا طریقہ				خاموشی	سلام کے بعد اٹھ کر ثنا، فاتحہ ،سورت	فاتحہ، سورت	فاتحہ

پہلی رکعت میں امام کے ساتھ ملنے والا نمازی اگر قرأت شروع ہونے سے پہلے مل جائے تو ثنا پڑھ کر خاموش ہوجائے ورنہ ثنا بھی نہ پڑھے، نیز بعد میں یعنی دوسری یا دیگر رکعات میں شامل ہونے والا درج بالا طریقہ سے اپنی نماز مکمل کرے۔

مَرد اور عورت کی نماز کا فرق:

عورتیں بھی اُسی طرح نماز پڑھیں جیسے نماز پڑھنے کا طریقہ ابھی بیان کیا گیا ہے۔ لیکن چند چیزوں میں مَرد اور عورت کی نماز میں فرق ہے۔ وہ نیچے لکھی جاتی ہیں:

① تکبیر تحریمہ کے وقت مَردوں کو چادر وغیرہ سے ہاتھ نکال کر کانوں تک اٹھانے چاہئیں اور عورتوں کو ہر حال میں بغیر ہاتھ نکالے ہوئے کندھوں تک اٹھانے چاہئیں۔

② تکبیر تحریمہ کے بعد مَردوں کو ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے چاہئیں اور عورتوں کو سینہ پر۔

③ مَردوں کو دائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنا کر بائیں ہاتھ کی کلائی کو پکڑنا اور باقی تین (۳) انگلیوں کو بائیں کلائی پر بچھا دینا چاہیے اور عورتوں کو بائیں ہتھیلی کی پشت پر رکھنا چاہیے، مَردوں کی طرح حلقہ بنا کر

بائیں ہاتھ کو نہ پکڑنا چاہیے۔

④ مَردوں کو رکوع میں اچھی طرح جھکنا چاہیے کہ سر اور پشت برابر ہو جائیں اور عورتوں کو صرف اِس قدر جھکنا چاہیے کہ جس سے اُن کے ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں۔

⑤ مَردوں کو رکوع میں انگلیوں کو کشادہ کر کے گھٹنوں کو پکڑنا چاہیے اور عورتوں کو بغیر کشادہ کیے ہوئے ملا کر رکھنا چاہیے۔

⑥ مَردوں کو حالتِ رکوع میں کہنیاں پہلو سے علیحدہ رکھنی چاہئیں۔

⑦ مَردوں کو سجدے میں پیٹ کو رانوں سے اور بازو کو بغل سے جدا رکھنا چاہیے اور عورتوں کو ملا کر رکھنا چاہیے۔

⑧ سجدے میں مَردوں کی کہنیاں زمین سے اُٹھی ہوئی ہوں اور عورتوں کی کہنیاں زمین پر بچھی ہوئی ہوں۔

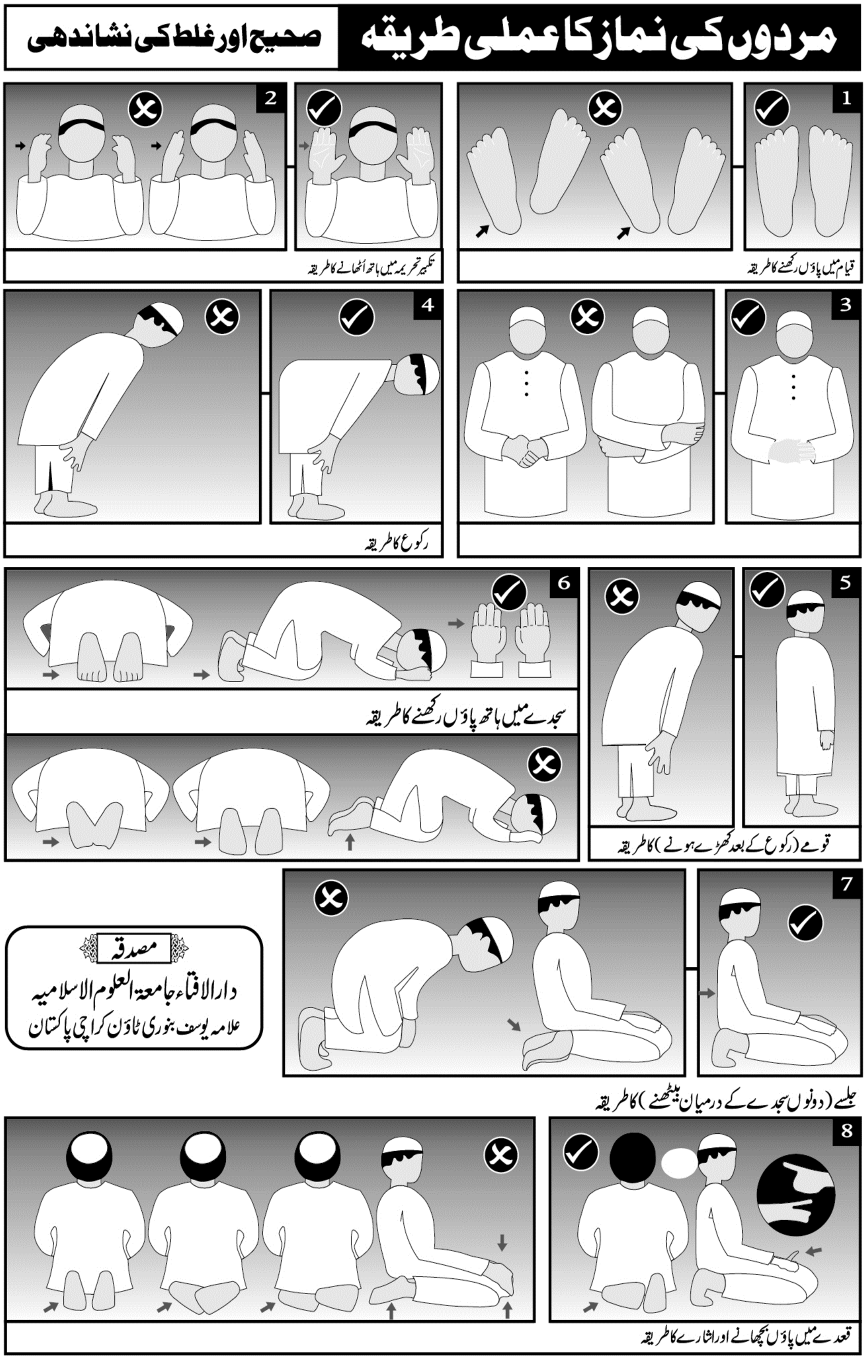
⑨ مَردوں کو سجدے میں دونوں پاؤں انگلیوں کے بَل کھڑے رکھنے چاہئیں مگر عورتیں دونوں پاؤں داہنی طرف کو نکال دیں۔

⑩ مَردوں کو بیٹھنے کی حالت میں بائیں پاؤں پر بیٹھنا چاہیے اور داہنے پاؤں کو انگلیوں کے بَل کھڑا رکھنا چاہیے اور عورتوں کو دونوں پاؤں داہنی طرف نکال کر بیٹھنا چاہیے۔

⑪ عورتوں کو کسی بھی وقت بلند آواز سے قرأت کرنے کا اختیار نہیں بلکہ وہ ہر وقت آہستہ آواز سے قرأت کریں اور مَردوں کے لیے بعض حالات میں بلند آواز سے قرأت پڑھنا واجب ہے اور بعض حالات میں جائز ہے۔

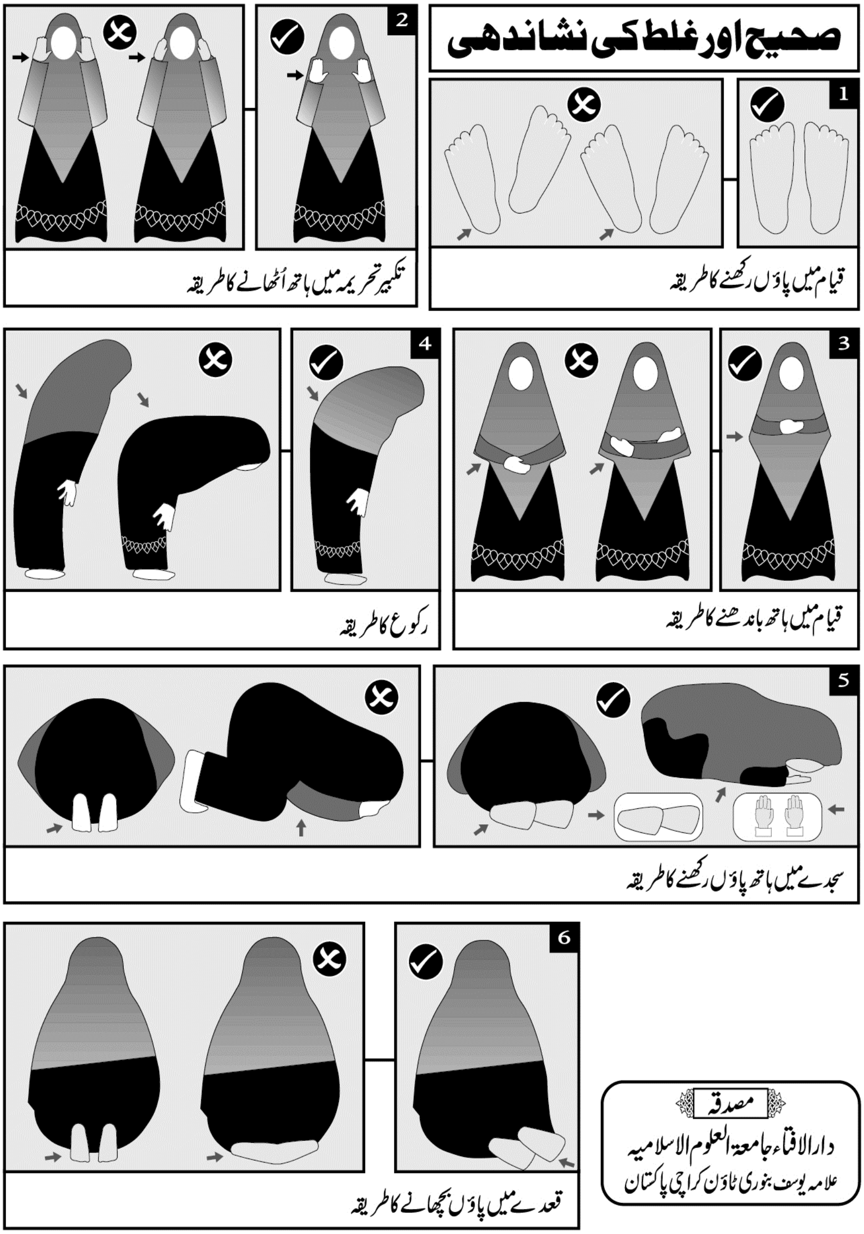
(مرد اور عورت کی نماز میں فرق اگلے صفحہ پر دیے گئے نقشہ میں ملاحظہ کریں)

صفحہ 191
تصویر



صفحہ 192
تصویر

خواتین کی نماز کا عملی طریقہ



نماز کی تین یا چار رکعتیں پڑھنے کا طریقہ:

شروع کی دو رکعتیں تو اُسی طریقے سے پڑھی جائیں جو اوپر بیان ہوا، مگر قعدہ میں "اَلتَّحِیَّاتُ" کے بعد درود شریف اور دعا نہ پڑھیں، بلکہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ! کہہ کر کھڑے ہو جائیں۔ پھر اگر نماز واجب یا سنّت یا نفل ہے تو دو رکعتیں پہلی دو رکعتوں کی طرح پڑھ لیں اور اگر نماز فرض ہے تو تیسری رکعت اور چوتھی رکعت میں اَلْحَمْدُ شریف کے بعد سورت نہ ملائیں، باقی اور سب اُسی طرح پڑھیں جیسے پہلی دو رکعتیں پڑھی ہیں۔

کلماتِ نماز اور الفاظ:

نماز میں جو کلمات پڑھے جاتے ہیں اُن سب کے نام اور الفاظ یہ ہیں:

تکبیر:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ "اللہ سب سے بڑا ہے"۔

ثناء:

سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ۔

"اے اللہ! ہم تیری پاکی کا اقرار کرتے ہیں اور تیری تعریف بیان کرتے ہیں اور تیرا نام بہت برکت والا ہے اور تیری بزرگی برتر ہے اور تیرے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں"۔

تعوّذ:

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ "میں اللہ کی پناہ لیتا ہوں شیطان مردود سے"۔

تسمیہ:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۂ فاتحہ یا الحمد شریف:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝١ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝٢ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝٣ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝٤ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝٥ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۝٦ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝٧

آمین

"ہر قسم کی تعریفیں اللہ کے لائق ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے، بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ روزِ جزا کا مالک ہے (اے اللہ) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں، ہم کو سیدھے راستے پر چلا، اُن لوگوں کے راستے پر جن پر تو نے انعام فرمایا ہے، نہ اُن کے راستے پر جن پر تیرا غضب نازل ہوا اور نہ گمراہوں کے راستے پر"۔

سورۂ کوثر:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝١ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝٢ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۝٣

"(اے نبی) ہم نے آپ کو کوثر عطا کی ہے، پس! آپ اپنے رب کے لیے نماز پڑھیے اور قربانی کیجیے۔ بے شک! آپ کا دشمن ہی بے نام ونشان ہوجانے والا ہے"۔

سورۂ اخلاص:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝١ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝٢ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝٣ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝٤﴾

"(اے نبی) کہہ دو کہ وہ (یعنی) اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے، اُس سے کوئی پیدا نہیں ہوا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور کوئی اُس کا ہمسر نہیں"۔

سورۂ فلق:

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

﴿قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ الۡفَلَقِ ۙ﴿۱﴾ مِنۡ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ﴿۲﴾ وَ مِنۡ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۙ﴿۳﴾ وَ مِنۡ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الۡعُقَدِ ۙ﴿۴﴾ وَ مِنۡ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ﴿۵﴾﴾

"(اے نبی! دُعا میں یوں) کہو کہ میں صبح کے رب کی پناہ لیتا ہوں تمام مخلوق کے شر سے اور اندھیرے کے شر سے جب اندھیرا اچھیل جائے اور گرہوں پر دم کرنے والیوں کے شر سے اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرنے پر آجائے"۔

سورۂ ناس:

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

﴿قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ﴿۱﴾ مَلِکِ النَّاسِ ۙ﴿۲﴾ اِلٰہِ النَّاسِ ۙ﴿۳﴾ مِنۡ شَرِّ الۡوَسۡوَاسِ ۬ۙ الۡخَنَّاسِ ۪ۙ﴿۴﴾ الَّذِیۡ یُوَسۡوِسُ فِیۡ صُدُوۡرِ النَّاسِ ۙ﴿۵﴾ مِنَ الۡجِنَّۃِ وَ النَّاسِ ﴿۶﴾﴾

"(اے نبی! دُعا میں یوں) کہو کہ میں آدمیوں کے رب کی پناہ لیتا ہوں، آدمیوں کے بادشاہ، آدمیوں کے معبود کی (پناہ لیتا ہوں) اُس وسوسہ ڈالنے والے، پیچھے ہٹ جانے والے کے شر سے جو لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے، جنوں میں سے ہو یا آدمیوں میں سے"۔

رکوع یعنی جھکنے کی حالت کی تسبیح:

سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡعَظِیۡمِ

"پاکی بیان کرتا ہوں میں اپنے پروردگار بزرگ کی"۔

قومہ یعنی رکوع سے اُٹھنے کی تسمیع:

سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنۡ حَمِدَہٗ

"اللہ نے اُسکی سن لی جس نے اُس کی تعریف کی"۔

قومہ کی تحمید:

رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ "اے ہمارے پرودگار! تیرے ہی واسطے تمام تعریف ہے"۔

سجدہ کی تسبیح

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى "پاکی بیان کرتا ہوں میں اپنے پروردگار برتر کی"۔

تشہُّد/اَلتَّحِیَّات:

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

"تمام قولی عبادتیں اور تمام فعلی عبادتیں اور تمام مالی عبادتیں اللہ ہی کے لیے ہیں، سلام تم پر اے نبی! اور اللہ کی رحمت اور اُس کی برکتیں، سلام ہو، ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر، گواہی دیتا ہوں میں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور گواہی دیتا ہوں میں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے بندے اور اُس کے پیغمبر ہیں"۔

درود شریف:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

"اے اللہ! رحمت نازل فرما محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور اُن کی آل پر جیسے کہ رحمت نازل فرمائی تو نے ابراہیم علیہ السلام پر اور اُن کی آل پر، بے شک! تو تعریف کے لائق بڑی بزرگی والا ہے۔ اے اللہ! برکت نازل فرما محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور اُن کی آل پر جیسے کہ برکت نازل فرمائی تو نے ابراہیم علیہ السلام پر اور اُن کی آل پر، بے شک! تو تعریف کے لائق بڑی بزرگی والا ہے"۔

درود شریف کے بعد کی دُعا:

① اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَۃً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْٓ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ۔

"اے اللہ! میں نے اپنے نفس پر بہت ظلم کیا ہے اور اُس میں شک نہیں کہ تیرے سوا اور کوئی گناہوں کو بخش نہیں سکتا۔ پس! تو اپنی طرف سے خاص بخشش سے مجھ کو بخش دے اور مجھ پر رحم فرما دے۔ بے شک! تو ہی بخشنے والا نہایت رحم والا ہے"۔

② یا یہ پڑھیں:

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ○ رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَ لِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ○ (سُوْرَۃُ اِبْرٰھِیْم، ۴۰۔۴۱)

اے رب میرے کر دے مجھے نماز درست رکھنے والا اور میری نسل کو بھی اے رب ہمارے اور میری دعا قبول کر اے رب ہمارے بخشا مجھ کو اور میرے ماں باپ کو اور تمام مؤمنین کو جس دن حساب قائم ہو۔

سلام:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ "سلام ہو تم پر اور اللہ کی رحمت"۔

نماز کے بعد کی دُعا:

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَا ذَ الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ۔

"اے اللہ! تو ہی سلامتی دینے والا ہے اور تیری ہی طرف سے سلامتی (مل سکتی) ہے، بہت برکت والا ہے تو اے عظمت اور بزرگی والے"!

نمازِ وتر:

وتر کی نماز تین رکعت ایک سلام کے ساتھ پڑھنا واجب ہے، اس کا وقت عشاء کی چار رکعت فرض پڑھنے کے بعد سے صبح صادق تک ہے۔

نمازِ وتر کا طریقہ:

پہلی رکعت	دوسری رکعت	تیسری رکعت
تکبیر تحریمہ کے بعد ثنا، تعوذ، تسمیہ، سورہ فاتحہ، اور سورت	تسمیہ، سورہ فاتحہ اور سورت قعدہ میں التحیات پڑھ کے تیسری رکعت کے لیے کھڑے ہوں	تسمیہ، سورہ فاتحہ اور سورت رکوع میں جانے سے پہلے دونوں ہاتھ اُٹھا کر تکبیر کہے اور ہاتھ باندھ کر دعائے قنوت پڑھے، پھر تکبیر کہہ کر رکوع میں جائے اور بقیہ نماز پوری کرے۔

قنوتِ وتر کی دعائیں:

① اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ وَاِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْ رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ۔

”اے اللہ! ہم تجھ سے مدد مانگتے ہیں اور مغفرت طلب کرتے ہیں اور تیرے اوپر ایمان لاتے ہیں اور تیرے اوپر بھروسہ رکھتے ہیں اور تیری بہتر تعریف کرتے ہیں اور تیرا شکر ادا کرتے ہیں اور تیری ناشکری نہیں کرتے اور علیحدہ کردیتے اور چھوڑ دیتے ہیں اُس شخص کو جو تیری نافرمانی کرے۔ اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور خاص تیرے لیے نماز پڑھتے اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری ہی جانب دوڑتے ہیں اور جھپٹتے ہیں اور تیری ہی رحمت کی امید رکھتے ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں، بے شک! تیرا عذاب کافروں کو پہنچنے والا ہے“۔

② اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيْمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِيْ فِيْمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِيْ

فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِي فِيمَآ اَعْطَيْتَ وَقِنِيْ شَرَّ مَا قَضَيْتَ فَاِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ اِنَّهٗ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ (وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ) تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ"

اے اللہ! تو مجھے ہدایت دے کر ان میں (داخل کر) جنہیں تو نے ہدایت دی اور مجھے عافیت دے کر ان میں (شامل کر) جنہیں تو نے عافیت دی اور میری سرپرستی فرما ان لوگوں میں جن کی تو نے سرپرستی فرمائی اور میرے لیے ان چیزوں میں برکت فرما جو تو نے عطا کیں اور مجھے ان فیصلوں کے شر سے بچا جو تو نے کیے، اس لیے کہ تو ہی فیصلے کرتا ہے اور تیرے (فیصلے کے) خلاف کوئی فیصلہ نہیں ہوسکتا۔ واقعہ یہ ہے کہ وہ ذلیل نہیں ہوسکتا جس کا تو دوست بن جائے اور وہ معزز نہیں ہوسکتا جس سے تو دشمنی کرے اے ہمارے رب! تو بہت بابرکت اور نہایت بلند ہے۔" (سنن ابی داود، الوتر، باب القنوت فی الوتر، حدیث: 1425، والسنن الکبریٰ للبیهقی: 2/209)

دُعائے قنوت یاد نہ ہو تو کیا کرے؟

کوئی اور دُعا پڑھ لینی چاہیے، مثلاً:

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ (سُوْرَةُ الْبَقَرَة، ۲۰۱)

اے ہمارے رب! دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما، اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا لے۔

سنت اور نفل نماز گھر پر پڑھنا:

تمام سنتیں اور نفل نمازیں گھر میں پڑھنی بہتر ہیں سوائے چند سنتوں اور نفلوں کے کہ اُن کو مسجد میں پڑھنا افضل ہے۔ جیسے: نمازِ تراویح، تحیۃ المسجد سورج گرہن کی نماز (نمازِ کسوف وغیرہ)۔

نفل نماز کے مکروہ اوقات:

صبحِ صادق ہونے کے بعد فجر کی دو رکعت سنتوں کے علاوہ فرضوں سے پہلے نفل نماز مکروہ ہے۔

فجر کے فرضوں کے بعد آفتاب نکلنے سے پہلے نماز مکروہ ہے۔

عصر کے فرضوں کے بعد آفتاب کے متغیر ہونے سے پہلے پہلے نفل نماز مکروہ ہے، لیکن اِن تینوں وقتوں میں فرض نماز کی قضا اور واجب نماز کی قضا اور نماز جنازہ اور سجدۂ تلاوت بلا کراہت جائز ہے۔

اور آفتاب نکلنا شروع ہونے سے ایک نیزہ بلند ہونے تک اور ٹھیک دوپہر کے وقت اور آفتاب متغیر ہو جانے سے غروب ہونے تک ہر نماز ممنوع ہے۔ ہاں! اگر اُسی دن کی عصر کی نماز نہ پڑھی ہو تو اُسے آفتاب متغیر ہونے اور غروب ہونے کی حالت میں بھی پڑھ لینا جائز ہے۔

اِسی طرح خطبہ کے وقت سنّت اور نفل نماز مکروہ ہے۔

فجر کی سنتوں کی فضیلت:

① حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو نوافل (اور سنتوں) میں سے کسی نماز کا اتنا زیادہ اہتمام نہ تھا جتنا کہ فجر کی نماز سے پہلے دو رکعت سنّت پڑھنے کا اہتمام تھا۔ (مسلم، باب استحباب رکعتی الفجر، حدیث نمبر:۱۶۸۶)

② حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فجر کی دو رکعت سنتوں کے بارے میں ارشاد فرمایا: یہ دو رکعتیں مجھے ساری دنیا سے زیادہ محبوب ہیں۔ (مسلم، باب استحباب رکعتی الفجر، حدیث نمبر:۱۶۸۹)

فجر کی سنتوں میں قرأت مسنونہ:

اکثر حضور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم فجر کی سنتوں کی پہلی رکعت میں قُلْ یٰٓاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ اور دوسری رکعت میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھتے تھے۔

اور فجر کی سنتوں سے فارغ ہو کر وہیں بیٹھے بیٹھے تین (۳) مرتبہ یہ پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرِيْلَ وَمِيْكَآئِيْلَ وَإِسْرَافِيْلَ وَمُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ۔

”اے اللہ! جبرائیل، میکائیل، اسرافیل علیہم السلام اور محمد نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے پروردگار مَیں جہنّم سے تیری پناہ لیتا ہوں (تُو مجھے بچا دے)۔“

فجر کی نماز کی فضیلت

① حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو آدمی صبح کی

نماز کے لیے جاتا ہے وہ گویا ایمان کا جھنڈا لے کر چلتا ہے اور جو آدمی صبح بازار جاتا ہے تو گویا وہ شیطان کا جھنڈا لے کر چلتا ہے۔ (ابن ماجہ، ۲۲۳۴)

② ”حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: جو شخص عشاء کی نماز جماعت سے پڑھے وہ ایسا ہے کہ گویا اُس نے نصف شب عبادت کی اور جو فجر کی نماز بھی جماعت سے پڑھے وہ ایسا ہے کہ گویا اُس نے پوری رات نماز میں گزاری۔“

فجر کی نماز کی پابندی کرنے والوں کے لیے دس (۱۰) بشارتیں:

① **پہلی بشارت:** بروزِ قیامت اُسے مکمل نور حاصل ہوگا۔

چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:

بَشِّرِ الْمَشَّآئِیْنَ فِی الظُّلَمِ إِلَی الْمَسَاجِدِ بِالنُّوْرِ التَّآمِّ یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔

”تاریکیوں میں پیدل چل کر مسجد جانے والوں کو قیامت کے دن مکمل نور کی بشارت دے دو۔“ (ابوداؤد، 561)

② **دوسری بشارت:** فجر کی سنّتِ مؤکدہ دنیا و مافیہا سے افضل اور بہتر ہیں، تو پھر فجر کی فرض نماز کی کیا فضیلت ہوگی؟!!

چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:

رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا۔

”فجر کی دونوں رکعتیں (یعنی سنّت) دنیا و مافیہا سے بہتر ہیں“۔ (مسلم 725)

③ **تیسری بشارت:** مسجد کی طرف زیادہ قدم چل کر آنے سے زیادہ نیکیوں کا حصول ہوتا ہے۔

چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے: جو بندہ اپنے گھر سے مسجد کے لیے نکلتا ہے تو اُس کے ہر ایک قدم پر دس (۱۰) نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ اور مسجد میں بیٹھ کر نماز کا انتظار کرنے والا گویا مسلسل نماز پڑھ رہا ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ اپنے گھر کو لوٹ جائے۔ (مسند احمد، 17459)

④ **چوتھی بشارت:** نمازِ فجر میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔

چنانچہ اِرشادِ باری تعالیٰ ہے:

اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا ﴿۷۸﴾ (سُوْرَةُ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْل)

"نماز قائم کرو آفتاب کے ڈھلنے سے لے کر رات کی تاریکی تک اور فجر کا قرآن پڑھنا بھی یقیناً فجر کے وقت کا قرآن پڑھنا حاضر کیا گیا ہے۔"

⑤ **پانچویں بشارت:** جہنّم سے نجات۔

چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا ارشاد ہے:

لَنْ يَّلِجَ النَّارَ اَحَدٌ صَلّٰى قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ، وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا يَعْنِى الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ۔

"وہ شخص ہرگز جہنّم میں نہیں جائے گا جو طلوعِ آفتاب سے پہلے اور غروبِ آفتاب سے پہلے نماز پڑھے یعنی فجر اور عصر کی نماز۔" (الصحیح لمسلم، 634)

⑥ **چھٹی بشارت:** اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوگا۔

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی خدمت میں حاضر تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے چاند کی طرف نظر اٹھائی جو چودھویں رات کا تھا، پھر فرمایا کہ تم لوگ بے ٹوک اپنے رب کو اِسی طرح دیکھو گے جیسے اِس چاند کو دیکھ رہے ہو (اُسے دیکھنے میں تم کو کسی قِسم کی مزاحمت نہ ہوگی) یا یہ فرمایا کہ تمہیں اُس کے دیدار میں مطلق شبہ نہ ہوگا، اِس لیے اگر تم سے سورج کے طلوع اور غروب سے پہلے (فجر اور عصر) کی نمازوں کے پڑھنے میں کوتاہی نہ ہوسکے تو ایسا ضرور کرو۔ (صحیح البخاری، 573، الصحیح لمسلم، 182)

⑦ **ساتویں بشارت:** پوری رات تہجد کا ثواب۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا اِرشاد ہے: جس نے عشاء کی نماز باجماعت ادا کی تو گویا اُس نے آدھی رات قیام کیا اور جس نے صبح کی نماز باجماعت ادا کی گویا اُس نے پوری رات تہجد پڑھی۔ (الصحیح لمسلم، 656)

⑧ **آٹھویں بشارت:** فرشتوں کی دُعا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: جو شخص نماز فجر پڑھنے کے بعد اپنی جائے نماز پر بیٹھا رہے تو فرشتے اُس

کے لیے دُعا کرتے ہیں اور فرشتوں کی دُعا یہ ہوتی ہے: اے اللہ! اِس بندے کی مغفرت فرما، اے اللہ! اِس بندے پر رحم فرما۔ (مسند احمد، 1251)

⑨ نویں بشارت: مکمل (نفلی) حج اور عمرہ کا ثواب۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

"جو شخص فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد طلوعِ آفتاب تک بیٹھ کر اللہ کا ذکر و اذکار کرتا رہے پھر دو (۲) رکعت نماز ادا کرے تو اُسے پورا پورا (نفلی) حج اور عمرہ کا ثواب حاصل ہوگا۔" (رواہ الترمذی، 586)

⑩ دسویں بشارت: نمازِ فجر آفات و مصائب سے حفاظت کی ضامن ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

"جو صبح کی نماز ادا کرلے وہ اللہ کے حفظ و امان میں آجاتا ہے۔" (الصحیح لمسلم، 657)

سورۂ یٰسٓ کی فضیلت:

احادیث میں "سُوْرَۃُ یٰسٓ" کے بھی بہت فضائل وارد ہوئے ہیں۔

① ایک روایت میں وارد ہوا ہے کہ ہر چیز کے لیے ایک دل ہوا کرتا ہے، قرآن شریف کا دل "سُوْرَۃُ یٰسٓ" ہے۔ جو شخص "سُوْرَۃُ یٰسٓ" پڑھتا ہے حق تعالیٰ شانہ اُس کے لیے دس (۱۰) قرآنوں کا ثواب لکھتا ہے۔

② ایک روایت میں آیا ہے کہ حق تعالیٰ شانہ نے "سُوْرَۃُ طٰهٰ" اور "سُوْرَۃُ یٰسٓ" کو آسمان و زمین کے پیدا کرنے سے ہزار (۱۰۰۰) برس پہلے پڑھا۔ جب فرشتوں نے سنا تو کہنے لگے کہ خوشحالی ہے اُس اُمّت کے لیے جن پر یہ قرآن اُتارا جائے گا، اور خوشحالی ہے اُن دلوں کے لیے جو اِس کو اُٹھائیں گے یعنی یاد کریں گے اور خوشحالی ہے اُن زبانوں کے لیے جو اِس کو تلاوت کریں گی۔

③ ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص "سُوْرَۃُ یٰسٓ" کو صرف اللہ کی رضا کے واسطے پڑھے اُس کے پہلے سب گناہ (مراد گناہ صغیرہ ہیں، گناہ کبیرہ اور حقوق العباد مُراد نہیں ہیں) معاف ہو جاتے ہیں، پس! اِس سورۃ کو اپنے مُردوں پر پڑھا کرو۔

④ ایک روایت میں آیا ہے کہ "سُوْرَۃُ یٰسٓ" کا نام تورات میں "مُنْعِمَۃ" ہے کہ اپنے پڑھنے والے

کے لیے دنیا و آخرت کی بھلائیوں پہ مشتمل ہے اور دنیا و آخرت کی مصیبت کو دور کرتی ہے اور آخرت کے ہول کو دور کرتی ہے۔ اِس سورۃ کا نام "دَافِعَۃ، خَافِضَۃ" بھی ہے یعنی مؤمنوں کے رتبے بلند کرنے والی اور کافروں کو پست کرنے والی۔

⑤ ایک روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا کہ میرا دل چاہتا ہے کہ "سُوْرَۃُ یٰسٓ" میرے ہر اُمتی کے دل میں ہو۔

⑥ ایک روایت میں ہے کہ جس نے "سُوْرَۃُ یٰسٓ" کو جس رات میں پڑھا پھر مر گیا تو شہید مرا۔

⑦ ایک روایت میں ہے کہ جو "سُوْرَۃُ یٰسٓ" کو پڑھتا ہے اُس کی مغفرت کی جاتی ہے اور جو بھوک کی حالت میں پڑھتا ہے وہ سیر ہو جاتا ہے اور جو راستہ گم ہو جانے کی وجہ سے پڑھتا ہے وہ راستہ پالیتا ہے اور جو شخص جانور کے گم ہو جانے کی وجہ سے پڑھے وہ جانور پالیتا ہے، اور جو ایسی حالت میں پڑھے کہ کھانا کم ہو جانے کا خوف ہو تو وہ کھانا کافی ہو جاتا ہے اور جو ایسے شخص کے پاس پڑھے جو نزع میں ہو تو اُس کی روح نکلنے میں آسانی ہو۔

⑧ حضرت عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ تابعی فرماتے ہیں کہ مجھے یہ حدیث پہنچی ہے کہ جو شخص علی الصبح سورۂ یٰسین پڑھ لے (شام تک کی) اُس کی حاجتیں پوری کر دی جائیں گی۔ (مشکوٰۃ شریف)

⑨ حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے سورۂ یٰسین کسی رات میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے پڑھی تو اُس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ (ابن حبان)

⑩ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن کریم کی چوٹی یعنی سب سے اونچا حصہ سورۂ بقرہ ہے۔ اُس کی ہر آیت کے ساتھ اَسّی فرشتے اترے ہیں اور آیت الکرسی عرش کے نیچے سے نکالی گئی ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے خاص خزانے سے نازل ہوئی ہے۔ پھر اُس کو سورۂ بقرہ کے ساتھ ملا دیا گیا یعنی اُس میں شامل کر لیا گیا اور سورۂ یٰسین قرآن کریم کا دل ہے۔ اُس کو جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا اور آخرت کی نیت سے پڑھے گا تو یقیناً اُس کی مغفرت کر دی جائے گی، لہٰذا اِس سورت کو اپنے مرنے والوں کے پاس پڑھا کرو (تاکہ روح کے نکلنے میں آسانی ہو)۔ (مسند احمد)

سُورَةُ یٰسٓ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

یٰسٓ ﴿۱﴾ وَ الۡقُرۡاٰنِ الۡحَکِیۡمِ ﴿۲﴾ اِنَّکَ لَمِنَ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ﴿۳﴾

یٰس۔ حکمت بھرے قرآن کی قسم تم یقینا پیغمبروں میں سے ہو۔

عَلٰی صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ ﴿۴﴾ تَنۡزِیۡلَ الۡعَزِیۡزِ الرَّحِیۡمِ ﴿۵﴾

بالکل سیدھے راستے پر۔ یہ قرآن اس ذات کی طرف سے اتارا جارہا ہے جس کا اقتدار بھی کامل ہے، جس کی رحمت بھی کامل۔

لِتُنۡذِرَ قَوۡمًا مَّاۤ اُنۡذِرَ اٰبَآؤُہُمۡ فَہُمۡ غٰفِلُوۡنَ ﴿۶﴾ لَقَدۡ حَقَّ

تاکہ تم ان لوگوں کو خبردار کرو جن کے باپ دادوں کو پہلے خبردار نہیں کیا گیا تھا، اس لیے وہ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ان میں

الۡقَوۡلُ عَلٰۤی اَکۡثَرِہِمۡ فَہُمۡ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۷﴾ اِنَّا جَعَلۡنَا فِیۡۤ

سے اکثر لوگوں کے بارے میں بات پوری ہوچکی ہے، اس لیے وہ ایمان نہیں لاتے۔ ہم نے ان کے گلوں میں طوق

اَعۡنَاقِہِمۡ اَغۡلٰلًا فَہِیَ اِلَی الۡاَذۡقَانِ فَہُمۡ مُّقۡمَحُوۡنَ ﴿۸﴾

ڈال رکھے ہیں، جو ٹھوڑیوں تک پہنچے ہوئے ہیں، اور اس وجہ سے ان کے سر اوپر کو اٹھے رہ گئے ہیں۔ اور ہم نے

وَ جَعَلۡنَا مِنۡۢ بَیۡنِ اَیۡدِیۡہِمۡ سَدًّا وَّ مِنۡ خَلۡفِہِمۡ سَدًّا

ایک آڑ ان کے آگے کھڑی کردی ہے، اور ایک آڑ ان کے پیچھے کھڑی کردی ہے، اور اس طرح انہیں ہر طرف سے ڈھانپ

فَاَغۡشَیۡنٰہُمۡ فَہُمۡ لَا یُبۡصِرُوۡنَ ﴿۹﴾ وَ سَوَآءٌ عَلَیۡہِمۡ

لیا ہے جس کے نتیجے میں انہیں کچھ سجھائی نہیں دیتا۔ اور ان کے لیے دونوں باتیں برابر ہیں،

ءَاَنۡذَرۡتَہُمۡ اَمۡ لَمۡ تُنۡذِرۡہُمۡ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۱۰﴾ اِنَّمَا تُنۡذِرُ

چاہے تم انہیں خبردار کرو، یا خبردار نہ کرو، وہ ایمان نہیں لائیں گے۔ تم تو صرف ایسے شخص کو خبردار کرسکتے ہو

مَنِ اتَّبَعَ الذِّکۡرَ وَ خَشِیَ الرَّحۡمٰنَ بِالۡغَیۡبِ ۚ فَبَشِّرۡہُ بِمَغۡفِرَۃٍ وَّ اَجۡرٍ

جو نصیحت پر چلے، اور خدائے رحمن کو دیکھے بغیر اس سے ڈرے چنانچہ ایسے شخص کو تم مغفرت اور باعزت اجر کی خوشخبری سنا دو۔

کَرِیۡمٍ ﴿۱۱﴾ اِنَّا نَحۡنُ نُحۡیِ الۡمَوۡتٰی وَ نَکۡتُبُ مَا قَدَّمُوۡا وَ اٰثَارَہُمۡ

یقینا ہم ہی مردوں کو زندہ کریں گے، اور جو کچھ عمل انہوں نے آگے بھیجے ہیں ہم ان کو بھی لکھتے جاتے ہیں اور ان کے کاموں کے جو اثرات ہیں

وَ کُلَّ شَیۡءٍ اَحۡصَیۡنٰہُ فِیۡۤ اِمَامٍ مُّبِیۡنٍ ﴿۱۲﴾ وَ اضۡرِبۡ لَہُمۡ مَّثَلًا

ان کو بھی اور ہم نے ایک واضح کتاب میں ہر ہر چیز کا پورا احاطہ کر رکھا ہے۔ اور (اے پیغمبر) تم ان کے سامنے ایک بستی والوں کی

اَصۡحٰبَ الۡقَرۡیَۃِ ۘ اِذۡ جَآءَہَا الۡمُرۡسَلُوۡنَ ﴿۱۳﴾ اِذۡ اَرۡسَلۡنَاۤ اِلَیۡہِمُ

مثال پیش کرو، جب ان کے پاس رسول آئے تھے جب ہم نے ان کے پاس (شروع میں) دو رسول بھیجے،

اثۡنَیۡنِ فَکَذَّبُوۡہُمَا فَعَزَّزۡنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوۡۤا اِنَّاۤ اِلَیۡکُمۡ

تو انہوں نے دونوں کو جھٹلا دیا، پھر ہم نے ایک تیسرے کے ذریعے ان کی تائید کی، اور ان سب نے کہا کہ یقین جانو ہمیں تمہارے پاس

مُّرۡسَلُوۡنَ ﴿۱۴﴾ قَالُوۡا مَاۤ اَنۡتُمۡ اِلَّا بَشَرٌ مِّثۡلُنَا ۙ وَ مَاۤ اَنۡزَلَ

رسول بنا کر بھیجا گیا ہے۔ انہوں نے کہا: تمہاری حقیقت اس کے سوا کچھ بھی نہیں کہ تم ہم جیسے ہی آدمی ہو۔ اور خدائے رحمن نے کوئی چیز

الرَّحۡمٰنُ مِنۡ شَیۡءٍ ۙ اِنۡ اَنۡتُمۡ اِلَّا تَکۡذِبُوۡنَ ﴿۱۵﴾ قَالُوۡا رَبُّنَا

نازل نہیں کی ہے، اور تم سراسر جھوٹ بول رہے ہو۔ ان (رسولوں) نے کہا: ہمارا پروردگار خوب جانتا ہے کہ ہمیں واقعی

یَعۡلَمُ اِنَّاۤ اِلَیۡکُمۡ لَمُرۡسَلُوۡنَ ﴿۱۶﴾ وَ مَا عَلَیۡنَاۤ اِلَّا الۡبَلٰغُ

تمہارے پاس رسول بنا کر بھیجا گیا ہے اور ہماری ذمہ داری اس سے زیادہ نہیں ہے کہ صاف صاف پیغام پہنچا دیں

الۡمُبِیۡنُ ﴿۱۷﴾ قَالُوۡۤا اِنَّا تَطَیَّرۡنَا بِکُمۡ ۚ لَئِنۡ لَّمۡ تَنۡتَہُوۡا

بستی والوں نے کہا: ہم نے تو تمہارے اندر نحوست محسوس کی ہے۔ یقین جانو اگر تم باز نہ آئے تو ہم تم پر پتھر

لَنَرۡجُمَنَّکُمۡ وَ لَیَمَسَّنَّکُمۡ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ﴿۱۸﴾ قَالُوۡا

برسائیں گے، اور ہمارے ہاتھوں تمہیں بڑی دردناک سزا ملے گی۔ رسولوں نے کہا: تمہاری نحوست خود تمہارے

طَآئِرُکُمۡ مَّعَکُمۡ ؕ اَئِنۡ ذُکِّرۡتُمۡ ؕ بَلۡ اَنۡتُمۡ قَوۡمٌ مُّسۡرِفُوۡنَ ﴿۱۹﴾

ساتھ لگی ہوئی ہے۔ کیا یہ باتیں اس لیے میں کہ تمہیں نصیحت کی بات پہنچائی گئی ہے؟ بلکہ تم خود حد سے گزرے ہوئے لوگ ہو

وَ جَآءَ مِنۡ اَقۡصَا الۡمَدِیۡنَۃِ رَجُلٌ یَّسۡعٰی قَالَ یٰقَوۡمِ اتَّبِعُوا

اور شہر کے پرلے علاقے سے ایک شخص دوڑتا ہوا آیا۔ اس نے کہا: اے میری قوم کے لوگو! ان

الۡمُرۡسَلِیۡنَ ﴿۲۰﴾ اتَّبِعُوۡا مَنۡ لَّا یَسۡـَٔلُکُمۡ اَجۡرًا وَّ ہُمۡ

رسولوں کا کہنا مان لو۔ ان لوگوں کا کہنا مان لو جو تم سے کوئی اجرت نہیں مانگ رہے، اور وہ صحیح راستے پر ہیں۔ اور بھلا

مُّہۡتَدُوۡنَ ﴿۲۱﴾ وَ مَا لِیَ لَاۤ اَعۡبُدُ الَّذِیۡ فَطَرَنِیۡ وَ اِلَیۡہِ

میں اس ذات کی عبادت کیوں نہ کروں جس نے مجھے پیدا کیا ہے؟ اور اسی کی طرف تم سب کو واپس بھیجا

تُرۡجَعُوۡنَ ﴿۲۲﴾ ءَاَتَّخِذُ مِنۡ دُوۡنِہٖۤ اٰلِہَۃً اِنۡ یُّرِدۡنِ الرَّحۡمٰنُ

جائے گا۔ بھلا کیا اسے چھوڑ کر میں ایسوں کو معبود مانوں کہ اگر خدائے رحمن مجھے کوئی نقصان پہنچانے کا ارادہ

بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْـًٔا وَّ لَا يُنْقِذُوْنِ ﴿۲۳﴾ اِنِّيْۤ

کرلے تو ان کی سفارش میرے کسی کام نہ آئے، اور نہ وہ مجھے چھڑا سکیں ؟ اگر میں ایسا کروں گا تو یقینا میں

اِنِّيْۤ اِذًا لَّفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۴﴾ اِنِّيْۤ اٰمَنْتُ بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُوْنِ ﴿۲۵﴾

کھلی گمراہی میں مبتلا ہوجاؤں گا۔ میں تو تمہارے پروردگار پر ایمان لاچکا۔ اب تم بھی میری بات سن لو۔ (آخر

قِيْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ قَالَ يٰلَيْتَ قَوْمِيْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾ بِمَا

کار بستی والوں نے اس کو قتل کردیا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس سے) کہا گیا کہ جنت میں داخل ہوجاؤ اس نے (جنت کی نعمتیں دیکھ
کر) کہا کہ کاش! میری قوم کو معلوم ہوجائے

غَفَرَ لِيْ رَبِّيْ وَ جَعَلَنِيْ مِنَ الْمُكْرَمِيْنَ ﴿۲۷﴾ وَ مَاۤ اَنْزَلْنَا

کہ اللہ نے کس طرح میری بخشش کی ہے، اور مجھے باعزت لوگوں

عَلٰى قَوْمِهٖ مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ جُنْدٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَ مَا كُنَّا

میں شامل کیا ہے۔ اور اس شخص کے بعد ہم نے اس کی قوم پر آسمان سے کوئی لشکر نہیں اتارا، اور نہ ہمیں اتارنے کی

مُنْزِلِيْنَ ﴿۲۸﴾ اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ

ضرورت تھی۔ وہ تو بس ایک ہی چنگھاڑ تھی جس سے وہ ایک دم بجھ کر رہ گئے۔

خٰمِدُوْنَ ﴿۲۹﴾ يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ

افسوس ہے ایسے بندوں کے حال پر ان کے پاس کوئی رسول ایسا نہیں آیا جس کا وہ

اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۰﴾ اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا

مذاق نہ اڑاتے رہے ہوں۔ کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ان سے

قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ اَنَّهُمْ اِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿۳۱﴾ وَ اِنْ كُلٌّ

پہلے ہم کتنی قوموں کو اس طرح ہلاک کرچکے ہیں کہ وہ ان کے پاس لوٹ کر نہیں آتے ؟ اور یہ جتنے لوگ ہیں ان

لَّمَّا جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ﴿۳۲﴾ وَ اٰيَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ الْمَيْتَةُ

سبھی کو اکٹھا کر کے ہمارے سامنے حاضر کیا جائے گا اور ان کے لیے ایک نشانی وہ زمین ہے جو مردہ پڑی

اَحْيَيْنٰهَا وَ اَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَاْكُلُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَ جَعَلْنَا

ہوئی تھی، ہم نے اسے زندگی عطا کی، اور اس نے غلہ نکالا، جس کی خوراک یہ کھاتے ہیں۔ اور ہم نے اس زمین

فِيْهَا جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّ اَعْنَابٍ وَّ فَجَّرْنَا فِيْهَا مِنَ

میں کھجوروں اور انگوروں کے باغ پیدا کیے، اور ایسا انتظام کیا کہ اس میں سے پانی کے چشمے پھوٹ نکلے۔

الْعُيُوْنِ ﴿۳۴﴾ لِيَاْكُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖ وَ مَا عَمِلَتْهُ اَيْدِيْهِمْ اَفَلَا
تاکہ یہ اس کی پیداوار میں سے کھائیں، حالانکہ اس کو ان کے ہاتھوں نے نہیں بنایا تھا۔ کیا پھر بھی یہ شکر
يَشْكُرُوْنَ ﴿۳۵﴾ سُبْحٰنَ الَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا
نہیں کریں گے ؟ پاک ہے وہ ذات جس نے ہر چیز کے جوڑے جوڑے پیدا کیے ہیں، اس پیداوار کے بھی
تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ وَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَ مِمَّا لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَ اٰيَةٌ
جو زمین اگاتی ہے، اور خود انسانوں کے بھی، اور ان چیزوں کے بھی جنھیں یہ لوگ (ابھی) جانتے تک نہیں ہیں اور ان
لَّهُمُ الَّيْلُ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَاِذَا هُمْ مُّظْلِمُوْنَ ﴿۳۷﴾
کے لیے ایک اور نشانی رات ہے، ہم اس پر سے دن کا چھلکا اتار لیتے ہیں تو وہ یکا یک اندھیرے میں رہ جاتے ہیں
وَ الشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿۳۸﴾
اور سورج اپنے ٹھکانے کیطرف چلا جارہا ہے۔ یہ سب اس ذات کا مقرر کیا ہوا نظام ہے جس کا اقتدار بھی کامل ہے، جس کا علم بھی کامل۔
وَ الْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ ﴿۳۹﴾
اور چاند ہے کہ ہم نے اس کی منزلیں ناپ تول کر مقرر کر دی ہیں، یہاں تک کہ وہ جب لوٹ کر آتا ہے تو کھجور کی پرانی ٹہنی کی طرح ہو کر رہ جاتا ہے
لَا الشَّمْسُ يَنْۢبَغِيْ لَهَآ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَ لَا الَّيْلُ
نہ تو سورج کی یہ مجال ہے کہ وہ چاند کو جا پکڑے، اور نہ رات دن سے آگے نکل سکتی ہے، اور یہ سب اپنے اپنے
سَابِقُ النَّهَارِ وَ كُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ﴿۴۰﴾ وَ اٰيَةٌ لَّهُمْ اَنَّا
مدار میں تیر رہے ہیں۔ اور ان کے لیے ایک اور نشانی یہ ہے کہ ہم نے ان کی اولاد کو بھری ہوئی کشتی
حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿۴۱﴾ وَ خَلَقْنَا لَهُمْ
میں سوار کیا اور ہم نے ان کے لیے اسی جیسی اور چیزیں
مِّنْ مِّثْلِهٖ مَا يَرْكَبُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَ اِنْ نَّشَاْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيْخَ
بھی پیدا کیں جن پر یہ سواری کرتے ہیں۔ اور اگر ہم چاہیں تو انہیں غرق کر ڈالیں، جس کے بعد نہ تو کوئی ان کی فریاد کو پہنچے
لَهُمْ وَ لَا هُمْ يُنْقَذُوْنَ ﴿۴۳﴾ اِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَ مَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ﴿۴۴﴾
اور نہ ان کی جان بچائی جا سکے۔ لیکن یہ سب ہماری طرف سے ایک رحمت ہے، اور ایک معین وقت تک (زندگی کا) مزہ اٹھانے کا موقع ہے
وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّقُوْا مَا بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَ مَا خَلْفَكُمْ
(جو انہیں دیا جارہا ہے) اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ بچو اس (عذاب) سے جو تمہارے سامنے ہے، اور جو تمہارے (مرنے کے) بعد
آئے گا

لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَ مَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ

تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ (تو وہ ذرا کان نہیں دھرتے) اور ان کے پروردگار کی نشانیوں میں سے کوئی نشانی ایسی

رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ﴿۴۶﴾ وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمْ اَنْفِقُوْا

نہیں آتی جس سے وہ منہ نہ موڑ لیتے ہوں۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ نے تمہیں جو رزق دیا ہے اس

مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا

میں سے (غریبوں پر بھی) خرچ کرو، تو یہ کافر لوگ مسلمانوں سے کہتے ہیں کہ

اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ اَطْعَمَهٗٓ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ

کیا ہم ان لوگوں کو کھانا کھلائیں جنہیں اگر اللہ چاہتا تو خود کھلا دیتا؟ (مسلمانو) تمہاری حقیقت اس کے سوا کچھ بھی نہیں

مُّبِيْنٍ ﴿۴۷﴾ وَ يَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۴۸﴾

کہ تم کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے ہواور کہتے ہیں کہ یہ (قیامت کا) وعدہ کب پورا ہوگا؟ (مسلمانو) بتاؤ، اگر تم سچے ہو

مَا يَنْظُرُوْنَ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ وَ هُمْ

(دراصل) یہ لوگ بس ایک چنگھاڑ کا انتظار کر رہے ہیں جو ان کی حجت بازی کے عین درمیان انہیں آ پکڑے گی

يَخِصِّمُوْنَ ﴿۴۹﴾ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ تَوْصِيَةً وَّ لَآ اِلٰٓى اَهْلِهِمْ

پھر نہ یہ کوئی وصیت کرسکیں گے، اور نہ اپنے گھر والوں کے

يَرْجِعُوْنَ ﴿۵۰﴾ وَ نُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰى

پاس لوٹ کر جاسکیں گے۔ اور صور پھونکا جائے گا تو یکایک یہ اپنی قبروں سے نکل کر اپنے پروردگار کی طرف

رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ ﴿۵۱﴾ قَالُوْا يٰوَيْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا

تیزی سے روانہ ہوجائیں گے۔ کہیں گے کہ ہائے ہماری کم بختی! ہمیں کس نے ہمارے مرقد سے اٹھا کھڑا کیا ہے؟

هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَ صَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۵۲﴾ اِنْ كَانَتْ

(جواب ملے گا کہ) یہ وہی چیز ہے جس کا خدائے رحمن نے وعدہ کیا تھا، اور پیغمبروں نے سچی بات کہی تھی۔ اور کچھ

اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ﴿۵۳﴾

نہیں، بس ایک زور کی آواز ہوگی، جس کے بعد یہ سب کے سب ہمارے سامنے حاضر کردیے جائیں گے۔

فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا وَّ لَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ

چنانچہ اس دن کسی شخص پر کوئی ظلم نہیں ہوگا، اور تمہیں کسی اور چیز کا نہیں، بلکہ انہیں کاموں کا بدلہ ملے گا جو تم

تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۵۴﴾ اِنَّ اَصۡحٰبَ الۡجَنَّةِ الۡيَوۡمَ فِیۡ شُغُلٍ فٰكِهُوۡنَ ﴿۵۵﴾

کیا کرتے تھے۔ جنت والے لوگ اس دن یقینا اپنے مشغلے میں مگن ہوں گے۔

هُمۡ وَ اَزۡوَاجُهُمۡ فِیۡ ظِلٰلٍ عَلَى الۡاَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔوۡنَ ﴿۵۶﴾

وہ اور ان کی بیویاں گھنے سایوں میں آرام دہ نشستوں پر ٹیک لگائے ہوئے ہوں گے۔

لَهُمۡ فِيۡهَا فَاكِهَةٌ وَّ لَهُمۡ مَّا يَدَّعُوۡنَ ﴿۵۷﴾ سَلٰمٌ قَوۡلًا

وہاں ان کے لیے میوے ہوں گے، اور انہیں ہر وہ چیز ملے گی جو وہ منگوائیں گے۔ رحمت والے پروردگار کی

مِّنۡ رَّبٍّ رَّحِيۡمٍ ﴿۵۸﴾ وَ امۡتَازُوا الۡيَوۡمَ اَيُّهَا الۡمُجۡرِمُوۡنَ ﴿۵۹﴾ اَلَمۡ

طرف سے انہیں سلام کہا جائے گا (اور کافروں سے کہا جائے گا کہ)اے مجرمو ! آج تم (مومنوں سے) الگ ہوجاؤ

اَعۡهَدۡ اِلَيۡكُمۡ يٰبَنِیۡۤ اٰدَمَ اَنۡ لَّا تَعۡبُدُوا الشَّيۡطٰنَ ۚ اِنَّهٗ

اے آدم کے بیٹو ! کیا میں نے تمہیں یہ تاکید نہیں کردی تھی کہ تم شیطان کی عبادت نہ کرنا،

لَكُمۡ عَدُوٌّ مُّبِيۡنٌ ﴿۶۰﴾ وَّ اَنِ اعۡبُدُوۡنِیۡ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ

وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ اور یہ کہ تم میری عبادت کرنا، یہی سیدھا راستہ ہے۔

مُّسۡتَقِيۡمٌ ﴿۶۱﴾ وَ لَقَدۡ اَضَلَّ مِنۡكُمۡ جِبِلًّا كَثِيۡرًا ؕ اَفَلَمۡ

اور حقیقت یہ ہے کہ شیطان نے تم میں سے ایک بڑی خلقت کو گمراہ کر ڈالا۔ تو

تَكُوۡنُوۡا تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۶۲﴾ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِیۡ كُنۡتُمۡ تُوۡعَدُوۡنَ ﴿۶۳﴾

کیا تم سمجھتے نہیں تھے۔ ؟ یہ ہے وہ جہنم جس سے تمہیں ڈرایا جاتا تھا۔

اِصۡلَوۡهَا الۡيَوۡمَ بِمَا كُنۡتُمۡ تَكۡفُرُوۡنَ ﴿۶۴﴾ اَلۡيَوۡمَ نَخۡتِمُ

آج اس میں داخل ہوجاؤ، کیونکہ تم کفر کیا کرتے تھے۔ آج کے دن ہم ان کے منہ پر مہر

عَلٰۤى اَفۡوَاهِهِمۡ وَ تُكَلِّمُنَاۤ اَيۡدِيۡهِمۡ وَ تَشۡهَدُ اَرۡجُلُهُمۡ بِمَا

لگادیں گے، اور ان کے ہاتھ ہم سے بات کریں گے، اور ان کے پاؤں گواہی دیں گے کہ وہ کیا کمائی کیا کرتے

كَانُوۡا يَكۡسِبُوۡنَ ﴿۶۵﴾ وَ لَوۡ نَشَآءُ لَطَمَسۡنَا عَلٰۤى اَعۡيُنِهِمۡ

تھے۔ اور اگر ہم چاہیں تو (یہیں دنیا میں ان کی آنکھیں ملیا میٹ کردیں، پھر یہ راستے (کی تلاش) میں بھاگے

فَاسۡتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰى يُبۡصِرُوۡنَ ﴿۶۶﴾ وَ لَوۡ نَشَآءُ

پھریں، لیکن انہیں کہاں کچھ سجھائی دے گا۔ ؟ اور اگر ہم چاہیں تو ان کی اپنی جگہ

لَمَسَخۡنٰهُمۡ عَلٰى مَكَانَتِهِمۡ فَمَا اسۡتَطَاعُوۡا مُضِيًّا وَّ لَا

پر بیٹھے بیٹھے ان کی صورتیں اس طرح مسخ کردیں کہ یہ نہ آگے بڑھ سکیں، اور نہ پیچھے لوٹ سکیں

يَرۡجِعُوۡنَ ﴿۶۷﴾ وَ مَنۡ نُّعَمِّرۡهُ نُنَكِّسۡهُ فِى الۡخَلۡقِ اَفَلَا

اور ہم جس شخص کو لمبی عمر دیتے ہیں اسے تخلیقی اعتبار سے الٹ ہی دیتے ہیں۔ کیا پھر بھی انہیں عقل نہیں آتی ؟

يَعۡقِلُوۡنَ ﴿۶۸﴾ وَ مَا عَلَّمۡنٰهُ الشِّعۡرَ وَ مَا يَنۡۢبَغِىۡ لَهٗ اِنۡ هُوَ

اور ہم نے (اپنے) ان (پیغمبر) کو نہ شاعری سکھائی ہے، اور نہ وہ ان کے شایان شان ہے۔ یہ تو بس ایک نصیحت

اِلَّا ذِكۡرٌ وَّ قُرۡاٰنٌ مُّبِيۡنٌ ﴿۶۹﴾ لِّيُنۡذِرَ مَنۡ كَانَ حَيًّا وَّ يَحِقَّ

کی بات ہے، اور ایسا قرآن جو حقیقت کو کھول کھول کر بیان کرتا ہے۔ تاکہ ہر اس شخص کو خبردار کرے جو زندہ ہو،

الۡقَوۡلُ عَلَى الۡكٰفِرِيۡنَ ﴿۷۰﴾ اَوَ لَمۡ يَرَوۡا اَنَّا خَلَقۡنَا لَهُمۡ مِّمَّا

اور تاکہ کفر کرنے والوں پر حجت پوری ہوجائے۔ اور کیا انہوں نے یہ نہیں دیکھا کہ ہم نے اپنے ہاتھوں کی بنائی ہوئی چیزوں میں سے

عَمِلَتۡ اَيۡدِيۡنَاۤ اَنۡعَامًا فَهُمۡ لَهَا مٰلِكُوۡنَ ﴿۷۱﴾ وَ ذَلَّلۡنٰهَا لَهُمۡ

ان کے لیے مویشی پیدا کیے، اور یہ ان کے مالک بنے ہوئے ہیں ؟ اور ہم نے ان مویشیوں کو ان کے قابو میں دے دیا ہے،

فَمِنۡهَا رَكُوۡبُهُمۡ وَ مِنۡهَا يَاۡكُلُوۡنَ ﴿۷۲﴾ وَ لَهُمۡ فِيۡهَا مَنَافِعُ

چنانچہ ان میں سے کچھ وہ ہیں جو ان کی سواری بنے ہوئے ہیں، اور کچھ وہ ہیں جنہیں یہ کھاتے ہیں۔ نیز ان کو ان مویشیوں سے اور بھی فوائد

وَ مَشَارِبُ اَفَلَا يَشۡكُرُوۡنَ ﴿۷۳﴾ وَ اتَّخَذُوۡا مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ

حاصل ہوتے ہیں، اور پینے کی چیزیں ملتی ہیں۔ کیا پھر بھی یہ شکر نہیں بجا لائیں گے ؟ اور انہوں نے اللہ کو چھوڑ کر اس امید پر

اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمۡ يُنۡصَرُوۡنَ ﴿۷۴﴾ لَا يَسۡتَطِيۡعُوۡنَ نَصۡرَهُمۡ ۙ وَ هُمۡ

دوسرے خدا بنا رکھے ہیں کہ انہیں (ان سے) مدد ملے۔ (حالانکہ) ان میں یہ طاقت ہی نہیں ہے کہ ان کی مدد کرسکیں، بلکہ وہ ان کے لیے ایک ایسا

لَهُمۡ جُنۡدٌ مُّحۡضَرُوۡنَ ﴿۷۵﴾ فَلَا يَحۡزُنۡكَ قَوۡلُهُمۡ ۘ اِنَّا نَعۡلَمُ مَا

(مخالف) لشکر بنیں گے جسے حاضر کرلیا جائے گا۔ غرض (اے پیغمبر) ان کی باتیں تمہیں رنجیدہ نہ کریں۔ یقین جانو ہمیں سب معلوم

يُسِرُّوۡنَ وَ مَا يُعۡلِنُوۡنَ ﴿۷۶﴾ اَوَ لَمۡ يَرَ الۡاِنۡسَانُ اَنَّا خَلَقۡنٰهُ

ہے کہ یہ کیا کچھ چھپاتے، اور کیا کچھ ظاہر کرتے ہیں۔ اور کیا انسان نے یہ نہیں دیکھا کہ ہم نے اسے نطفے سے

مِنۡ نُّطۡفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيۡمٌ مُّبِيۡنٌ ﴿۷۷﴾ وَ ضَرَبَ لَنَا مَثَلًا

پیدا کیا تھا ؟ پھر اچانک وہ کھلم کھلا جھگڑا کرنے والا بن گیا۔ ہمارے بارے میں تو وہ باتیں بناتا ہے، اور خود اپنی

وَّ نَسِيَ خَلْقَهٗ ؕ قَالَ مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ وَ هِيَ رَمِيْمٌ ﴿۷۸﴾ قُلْ

پیدائش کو بھلا بیٹھا ہے، کہتا ہے کہ ان ہڈیوں کو کون زندگی دے گا جبکہ وہ گل چکی ہوں گی ؟ کہہ دو کہ ان کو وہی

يُحْيِيْهَا الَّذِيْٓ اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ وَ هُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْمُۨ ﴿۷۹﴾

زندگی دے گا جس نے انہیں پہلی بار پیدا کیا تھا، اور وہ پیدا کرنے کا ہر کام جانتا ہے۔

الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا فَاِذَآ

وہی ہے جس نے تمہارے لیے سرسبز درخت سے آگ پیدا کردی ہے۔ پھر تم ذرا سی دیر میں اس سے سلگانے

اَنْتُمْ مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ ﴿۸۰﴾ اَوَ لَيْسَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ

کا کام لیتے ہو۔ بھلا جس ذات نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے، کیا وہ اس بات پر قادر نہیں ہے کہ

وَ الْاَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ ؕ بَلٰى ۚ وَ هُوَ الْخَلّٰقُ

ان جیسوں کو (دوبارہ) پیدا کرسکے ؟ کیوں نہیں ؟ جبکہ وہ سب کچھ پیدا کرنے کی پوری مہارت رکھتا ہے۔

الْعَلِيْمُ ﴿۸۱﴾ اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْـًٔا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ

اس کا معاملہ تو یہ ہے کہ جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرلے تو صرف اتنا کہتا ہے کہ ہوجا۔ بس

كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۸۲﴾ فَسُبْحٰنَ الَّذِيْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ

وہ ہوجاتی ہے۔ غرض پاک ہے وہ ذات جس کے ہاتھ میں ہر چیز کی حکومت ہے

وَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۸۳﴾

اور اسی کی طرف تم سب کو آخر کار لے جایا جائے گا۔

فرض نماز کے لیے جاتے وقت کی دعا:

جب فرض نماز کی ادائیگی کے لیے جائے تو پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّفِيْ لِسَانِيْ نُوْرًا وَّفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّفِيْ

بَصَرِيْ نُوْرًا وَّمِنْ فَوْقِيْ نُوْرًا وَّمِنْ تَحْتِيْ نُوْرًا وَّعَنْ يَّمِيْنِيْ نُوْرًا

وَّعَنْ شِمَالِيْ نُوْرًا وَّمِنْ اَمَامِيْ نُوْرًا وَّمِنْ خَلْفِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِيْ

نَفْسِيْ نُوْرًا وَّاَعْظِمْ لِيْ نُوْرًا وَّعَظِّمْ لِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ لِّيْ نُوْرًا

وَّاجْعَلْنِیْ نُوْرًا، اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِیْ عَصَبِیْ نُوْرًا وَّفِیْ لَحْمِیْ نُوْرًا وَّفِیْ دَمِیْ نُوْرًا وَّفِیْ شَعْرِیْ نُوْرًا وَّفِیْ بَشَرِیْ نُوْرًا، اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِّیْ نُوْرًا فِیْ قَبْرِیْ وَنُوْرًا فِیْ عِظَامِیْ وَزِدْنِیْ نُوْرًا وَّزِدْنِیْ نُوْرًا وَّزِدْنِیْ نُوْرًا وَّھَبْ لِیْ نُوْرًا عَلٰی نُوْرٍ۔

”اے اللہ! میرے دل میں نور پیدا فرما اور میری زبان میں بھی نور میرے کانوں میں نور اور میری نگاہ میں بھی نور، میرے اوپر بھی نور اور میرے نیچے بھی نور، میرے دائیں بھی نور اور میرے بائیں بھی نور، میرے سامنے بھی نور اور میرے پیچھے بھی نور اور پیدا فرما، میرے نفس میں بھی نور اور مجھے بہت نور عطا فرما اور مجھے بہت زیادہ نور عطا کر اور میرے لیے ہر طرف نور کر دے اور مجھے (مجسم) نور بنا دے، اے اللہ! مجھے نور عطا کر اور میرے پٹھے میں نور بنا دے، میرے گوشت میں نور بنا دے، میرے خون میں بھی نور بنا دے، میرے بالوں میں بھی نور بنا دے اور میری جلد میں بھی نور (بنا دے) اے اللہ! میرے لیے نور بنا دے میری قبر میں نور بنا دے، میری ہڈیوں میں اور زیادہ کر میرا نور اور زیادہ کر میرا نور اور زیادہ فرما میرا نور اور عطا فرما مجھے نور پُر نور“۔

اسے ابن حجرؒ نے فتح الباری میں ذکر فرمایا ہے اور اسے ابن ابی عاصم کی طرف منسوب کیا ہے کہ انہوں نے اسے کتاب الدعاء میں ذکر کیا ہے۔ (دیکھیے: فتح الباری ۱۱/۱۱۸)

سفر سے متعلق نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسوہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جمعرات کے دن سفر کرنا پسند تھا۔ (بخاری: ۱/ص ۲۴۲)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر میں صبح کی نماز پڑھتے اور کوچ فرماتے۔ (سبل الہدیٰ: ۷/۴۲۱)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوئی لشکر بھیجتے تو صبح کو بھیجتے۔

ظہر کے بعد سفر: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظہر کی نماز کے بعد بھی سفر کرتے۔ (بخاری، ص: ۲۱۴)

رمضان میں سفر بلا کراہت درست ہے۔ (بخاری، ص: ۲۶۱)

جمعہ کے وقت سفر کرنا خلافِ سنّت ہے۔ (ابن ابی شیبہ: ۲/۱۰۶)

جمعہ کے دن سفر کی اجازت: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جمعہ کے دن چاشت کے وقت نماز جمعہ سے پہلے سفر کیا۔ (مصنف ابن ابی شیبہ: ۵۵۴)

رات کا سفر بہتر ہے۔ (کنز العمال: ۶/ ۴۰۳)

سفر سے پہلے رفیقِ سفر کو تلاش کرنا سنّت ہے۔ (اتحاف: ۶/ ۲۹۸)

تنہا سفر کرنا خلافِ سنّت ہے۔ (بخاری، ص: ۴۳۱)

سفر میں (ضرورت کے مطابق) کھانے پینے کا سامان ساتھ رکھنا سنّت ہے۔ (بخاری، ص: ۴۱۸)

سفر میں جانے کی سنتیں:

سفر میں جانے کی تین (۳) سنتیں ہیں:

① جمعرات کے دن سفر کرنا۔ ② سفر پر جاتے وقت دو (۲) رکعت نفل پڑھنا اور سفر کی مسنون دعائیں پڑھ کر سفر شروع کرنا۔ ③ دروازے سے نکلتے وقت پہلے دایاں پاؤں پھر بایاں پاؤں نکالنا۔

جب سفر کا اِرادہ کرلے تو یہ دُعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ بِكَ اَصُوْلُ وَبِكَ اَحُوْلُ وَبِكَ اَسِيْرُ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بھی سفر کا ارادہ فرماتے تو (سفر کے لیے) اٹھتے وقت یہ دُعا ضرور فرماتے:

اَللّٰھُمَّ اِلَيْكَ تَوَجَّهْتُ وَبِكَ اِعْتَصَمْتُ، اَللّٰھُمَّ اكْفِنِيْ مَا اَهَمَّنِيْ وَمَا لَآ اَهْتَمُّ لَهٗ اَللّٰھُمَّ زَوِّدْنِي التَّقْوٰى وَاغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ وَوَجِّهْنِيْ لِلْخَيْرِ اَيْنَمَا تَوَجَّهْتُ۔ (الاذکار للنووی، عند ارادتہ الخروج: ج:۱، ص:۳۷۰، رقم:۱۱۲۱)

”الٰہی! میں نے تیری ہی طرف رخ کیا ہے تیرا دامن کرم ہی تھاما ہے۔ الٰہی! اِس امر کی کفایت فرما جس کا میں نے ارادہ کیا ہے یا جس کا میں نے اہتمام نہیں کیا، الٰہی مجھے تقوٰی بطور زادراہ عنایت فرما اور میرے گناہ معاف فرما، اور میرا رخ بھلائی کی طرف فرما، اگرچہ میں جدھر کا بھی ارادہ کروں“۔

گھر سے باہر نکلتے وقت کی دُعا:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب آدمی اپنے گھر سے نکلے تو کہے:

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ۔ (عمل الیوم، رقم ۱۷۸)

"اللہ کے نام سے ہی، میں نے اللہ عزوجل پر بھروسہ کیا، نہ طاقت ہے اور نہ قوت مگر اللہ عزوجل کی توفیق سے"۔

جب کوئی مسلمان یہ کہہ لیتا ہے تو اُسے کہا جاتا ہے: تجھے ہدایت اور کفایت دی گئی ہے اور تو محفوظ کر لیا گیا ہے، پھر شیطان دور بھاگ جاتا ہے، اور اُس سے دوسرا شیطان کہتا ہے کہ تجھے اُس شخص سے کیا تعلق جسے ہدایت دی گئی اور کفایت دی گئی اور جو محفوظ کیا گیا۔

امّ المؤمنین حضرت سیدہ امّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر سے باہر جب تشریف لے جاتے تو اپنی نگاہ مبارک آسمان کی طرف اُٹھا کر یہ دُعا پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ أَنْ أَضِلَّ أَوْ أُضَلَّ أَوْ أَزِلَّ أَوْ أُزَلَّ أَوْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ۔

"الٰہی! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اُس سے کہ راہ بھول جاؤں یا کوئی مجھے راہ بھلا دے یا کسی پر ظلم کروں یا مجھ پر کوئی ظلم کرے یا جاہل بن جاؤں یا میرے ساتھ کوئی جہالت سے پیش آئے"۔ (دیکھیے فتح الباری: ۱۱/ ۱۱۸)

سفر کے وقت کی جانے والی دعائیں:

حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سفر فرماتے تو یہ دُعا بھی فرماتے:

اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْأَهْلِ، اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ وَّعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ۔ (الاذکار للنووی، مایقول اذا رکب دابۃ: ۱/ ۳۷۴)

"الٰہی! تو ہی ہمارا رفیق ہے سفر میں اور قائم مقام ہے گھر بار میں، الٰہی! میں تیری پناہ مانگتا ہوں سفر کی سختیوں، اور سفر میں کسی تکلیف دہ امر سے بیوی بچوں اور مال و منال میں تکلیف دہ واپسی سے اور میں پناہ مانگتا ہوں، مظلوم کی بد دُعا اور اہل و عیال میں تکلیف دہ امر سے"۔

اِس کے بعد یہ دُعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَفِیْقِیْ فِیْ سَفَرِیْ وَ اخْلُفْنِیْ فِیْٓ اَھْلِیْ وَ مَالِیْ۔

پھر تیسرا کلمہ پڑھتے رہیں:

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ۔

جب گاڑی آ جائے تو سات (۷) مرتبہ "سُوْرَۃُ قُرَیْش" پڑھے۔

جب گاڑی میں سوار ہونے لگے تو پہلے دایاں پاؤں رکھے۔

سواری پر سوار ہوتے وقت کی دُعا:

امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بے شک! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے سواری کا گھوڑا لایا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب اپنا قدم (مبارک) رکاب میں رکھا تو فرمایا: بِسْمِ اللّٰہِ جب گھوڑے کی پشت پر بیٹھ گئے تو فرمایا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

سوار ہوتے وقت اوّل بِسْمِ اللّٰہِ پڑھیں اور جب سوار ہو جائیں تو تین بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ تین بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور ایک بار لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھیں پھر کہیں:

﴿سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ ﴿۱۳﴾ وَاِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ﴿۱۴﴾﴾ (سُوْرَۃُ الزُّخْرُف)

"وہ ذات پاک ہے جس نے ہمارے لیے اِس سواری کو مسخر فرمایا اور نہ تھے ہم اُسے قابو میں لانے والے اور یقیناً ہم اپنے پروردگار کی طرف ضرور لوٹ کر جائیں گے"۔

پھر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور تین بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ فرمایا اور پڑھا:

سُبْحَانَكَ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ اِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ۔

"پاک ہے تیری ذات میں نے اپنی جان پر ظلم کیا تو میری بخشش فرما۔ یقیناً تیرے سوا کوئی گناہ نہیں بخش سکتا"۔

اتنا بیان فرمانے کے بعد امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ ہنس پڑے۔ آپ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا گیا: یا امیر المؤمنین! آپ کس وجہ سے ہنسے ہیں؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے ایسا اِس لیے کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

ایسا کیا۔تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کس چیز سے ہنسے ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آپ کا رب بندے سے خوش ہوتا ہے جب وہ کہتا ہے: رَبِّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ اے میرے رب میرے گناہ بخش دے، تو رب تعالیٰ فرماتا ہے یَعْلَمُ وَاَنَّهُ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا غَیْرِیْ "میرا بندہ جانتا ہے کہ میرے سوا کوئی گناہ نہیں بخشتا"۔ (سنن ابی داؤد، مایقول الرجل اذا رکب: ۲۶۰۲، عمل الیوم لابن السنی: ۱۶۶، رقم: ۴۹۷)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سواری پر بیٹھ جاتے تو تین مرتبہ اَللّٰهُ اَکْبَر فرماتے پھر یہ دُعا فرماتے:

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ فِیْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰی وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰی اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَیْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَ اطْوِ عَنَّا بُعْدَهٗ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَ الْخَلِیْفَةُ فِی الْاَهْلِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَّعْثَآءِ السَّفَرِ وَ کَاٰبَةِ الْمَنْظَرِ وَ سُوْٓءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَ الْاَهْلِ۔ (الاذکار للنووی، مایقول اذا رکب دابۃ: ۱/۳۷۴)

"الٰہی! ہم طلب کرتے ہیں تجھ سے اِس سفر میں نیکی اور پرہیز گاری اور وہ عمل جسے تو پسند کرے، اے اللہ! آسان فرمادے ہم پر ہمارا یہ سفر اور کم فرمادے اِس کی دوری الٰہی! تو ہی ساتھی ہے سفر میں اور خلیفہ گھر میں۔ الٰہی! میں پناہ میں آتا ہوں تیری سفر کی تکلیف سے اور پریشان حالت کے دیکھنے سے اور سفر سے پلٹنے کی برائی سے مال اور گھر میں"۔

سواری پر سوار ہونے کے لیے ایک اور دُعا:

جب گاڑی میں سوار ہونے لگے تو پہلے دایاں پاؤں رکھے پھر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھے، پھر "سُبْحَانَ اللّٰه" تین (۳) بار پڑھے، "اَلْحَمْدُ لِلّٰه" تین (۳) بار پڑھے اور "اَللّٰهُ اَکْبَر!" تین (۳) بار پڑھے۔

پھر آسمان کی طرف منہ اٹھا کر مسکرائے اور یہ دُعا پڑھے:

سُبْحَانَكَ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ اِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ۔

"تو پاک ہے اے میرے رب! میں نے اپنی جان پر ظلم کیا مجھے بخش کیونکہ گناہوں کا بخشنے والا تیرے سوا کوئی نہیں"

اِس کے بعد یہ دُعا پڑھے:

وَ مَا قَدَرُ اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ وَ الْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ السَّمٰوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِيْنِهٖ سُبْحَانَهٗ وَ تَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ۔ (سُوْرَةُ الزُّمَر،٦٧)

"لوگوں نے اُس کی شایانِ شان حق ادا نہیں کیا، ساری زمین قیامت کے دن اُس کی مٹھی میں ہوگی اور آسمان دائیں ہاتھ میں لپٹا ہوگا، پاک ہیں بلند و بالا ہیں اُس سے جو یہ شریک کرتے ہیں"۔

اِس کے بعد یہ دُعا پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖهَا وَ مُرْسٰهَآ اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (سُوْرَةُ هُوْد،٤١)

"اللہ ہی کے نام سے چلنا اور لنگر ڈالنا ہے، ہمارے رب معاف کرنے والے رحیم ہیں"۔

پھر "بِسْمِ اللّٰه" پڑھ کر "سُوْرَةُ الْكٰفِرُوْن" پڑھے۔

پھر "بِسْمِ اللّٰه" پڑھ کر "سُوْرَةُ النَّصْر" پڑھے۔

پھر "بِسْمِ اللّٰه" پڑھ کر "سُوْرَةُ الْاِخْلَاص" پڑھے۔

پھر "بِسْمِ اللّٰه" پڑھ کر "سُوْرَةُ الْفَلَق" پڑھے۔

پھر "بِسْمِ اللّٰه" پڑھ کر "سُوْرَةُ النَّاس" پڑھے۔

پھر "بِسْمِ اللّٰه" پڑھ کر گاڑی کے چاروں طرف پھونک مارے اور استغفار پڑھتے رہیں۔

جب سفر ختم ہو جائے اور جس بستی میں داخل ہونے کا ارادہ ہو اُس پر نظر پڑے تو تین مرتبہ یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهَا.

اے اللہ! ہمارے لیے اس (بستی) کو بابرکت بنا۔

اُس کے بعد یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا جَنَاهَا وَ حَبِّبْنَآ اِلٰى اَهْلِهَا وَ حَبِّبْ صَالِحِيْ اَهْلِهَآ اِلَيْنَا۔

اے اللہ! ہمیں اس بستی کے منافع عطا فرمائیے، اور ہمیں اس بستی والوں کی نظر میں محبوب بنا دیجیے، اور اس بستی کے نیک لوگوں کو ہمارا محبوب بنا دیجیے۔

جب سواری سے نیچے اُترے تو پہلے دایاں پاؤں رکھے پھر یہ دعا پڑھیں:

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔

میں اللہ تعالیٰ کے جملہ کلمات کے ذریعہ ہر مخلوق کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔

پھر یہ دعا پڑھیں:

رَبِّ اَنْزِلْنِیْ مُنْزَلًا مُّبَارَكًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ۔ (سُوْرَۃُ الْمُؤْمِنُوْن،۲۹)

اے میرے رب! مجھے بابرکت منزل پر اتار، اور آپ بہترین ٹھکانہ دینے والے ہیں۔

کسی کو الوداع کرتے وقت کی دُعا:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی شخص کو الوداع فرماتے تو اُس کا ہاتھ پکڑتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس وقت تک اپنا ہاتھ مبارک نہ چھڑاتے جب تک وہ خود آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہاتھ مبارک نہ چھوڑتا اور فرماتے:

اَسْتَوْدِعُ اللهَ دِيْنَكَ وَاَمَانَتَكَ وَاٰخِرَ عَمَلِكَ۔

”میں سونپتا ہوں اللہ کو تیرا دین اور تیری امانت اور تیرا آخری عمل“۔

دَورانِ سفر کی دُعا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سفر میں ہوتے اور سویرا کرتے تو یہ فرماتے:

سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللهِ وَحُسْنِ بَلَآئِهٖ عَلَيْنَا رَبَّنَا صَاحِبْنَا وَ اَفْضِلْ عَلَيْنَا عَآئِذًا بِاللهِ مِنَ النَّارِ۔ (الصحیح لمسلم، باب التعوذ من شر ما عمل: ۲/۳۴۹)

”سننے والے سن لیں کہ ہم اللہ جل جلالہ کی حمد کرتے ہیں اُس کی حمد ہم پر اچھی نعمت ہے۔ الٰہی! تو ہمارا ساتھی ہو جا اور ہم پر فضل فرما، آگ سے تیری پناہ لیتا ہوں“۔

دَورانِ سفر کہیں رات ہو جائے تو پڑھیں:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سفر فرماتے اور رات

آجاتی تو یہ کلمات پڑھتے:

يَا أَرْضُ، رَبِّيْ وَرَبُّكِ اللهُ أَعُوْذُ بِاللهِ مِنْ شَرِّكِ وَشَرِّ مَا فِيْكِ وَشَرِّ مَا خُلِقَ فِيْكِ وَشَرِّ مَا يَدُبُّ عَلَيْكِ، وَأَعُوْذُ مِنْ أَسَدٍ وَّأَسْوَدَ وَمِنَ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ وَمِنْ سَاكِنِي الْبَلَدِ وَمِنْ وَّالِدٍ وَّمَا وَلَدَ۔ (سنن ابی داؤد، الجھاد، باب مایقول الرجل اذا نزل المنزل: ۲۶۰۳)

"اے زمین تیرا رب اور میرا رب اللہ ہے، میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی تیرے شر سے اور اُن چیزوں کے شر سے جو تجھ میں ہیں اور اُن چیزوں کے شر سے جو تجھ میں پیدا کی گئی ہیں اور جو تیرے اوپر ہیں اور پناہ مانگتا ہوں شیر سے اور کالے سانپ سے اور تمام سانپوں سے اور بچھوؤں سے اور شہر کے رہنے والوں سے اور ہر جننے والے اور جنے ہوئے کے شر سے"۔

مسافر کے لیے دُعا:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت پاک میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! مجھے زادِ راہ عطا فرمائیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

زَوَّدَكَ اللهُ التَّقْوٰى۔

"اللہ تجھے پرہیز گاری کا زادِ راہ عطا فرمائے"۔

اُس نے عرض کیا، کچھ زیادہ عطا فرمایئے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

وَغَفَرَ ذَنْبَكَ۔

"اور وہ تیرے گناہ بخش دے"۔

اُس نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر قربان ہوں کچھ اور عطا فرمائیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

وَيَسَّرَ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُ مَا كُنْتَ۔ (ترمذی، حدیث نمبر: ۳۴۴۴)

"اور اللہ تجھے بھلائی عطا فرمائے تو جہاں بھی ہو"۔

مسافر کو وصیت اور دُعا:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں نے سفر کا ارادہ کیا ہے، مجھے وصیت فرمائیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللهِ وَالتَّكْبِيْرِ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ "اپنے لیے اللہ کی طرف سے تقویٰ لازم کرلے اور ہر بلندی پر چڑھتے وقت اَللهُ اَكْبَرُ کہنا"۔

جب وہ شخص جانے کے لیے اُٹھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس کے حق میں اِن کلمات کے ساتھ دُعا فرمائی:

اَللّٰهُمَّ اطْوِلَهُ الْبُعْدَ وَهَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ۔ (ترمذی، حدیث نمبر: ۳۵۰۸)

"الٰہی! اِس کی دوری کو لپیٹ دے اور اِس پر سفر آسان فرمادے"۔

سفر میں جانے والے کو دی جانے والی دُعائیں:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! میں سفر پر جانا چاہتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت فرمایا: کب؟ اُن صاحب نے عرض کیا: اِنْ شَآءَ الله کل۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: اے بیٹے!

زَوَّدَكَ اللهُ التَّقْوٰى وَ غَفَرَ ذَنْبَكَ وَ وَجَّهَكَ فِى الْخَيْرِ حَيْثُ تَوَجَّهْتَ ۔ اَوْقَالَ ۔ اَيْنَمَا تَوَجَّهْتَ۔ (عمل الیوم لابن السنی، رقم: ۵۰۴)

"اللہ تقویٰ کو تمہارا توشہ بنادے اور تمہارے گناہ معاف فرمائے اور تم جہاں جاؤ وہاں تمہارے لیے خیر مقدر فرمائے"۔

مسافر جب کوئی گاؤں یا شہر دیکھے تو کیا پڑھے؟

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی ایسی بستی کو ملاحظہ فرماتے جس میں داخل ہونے کا ارادہ فرماتے تو یہ دُعا فرماتے:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَ مَآ اَظْلَلْنَ وَ رَبَّ الْاَرْضِيْنَ وَ مَآ اَقْلَلْنَ وَ رَبَّ الشَّيَاطِيْنَ وَ مَآ اَضْلَلْنَ وَ رَبَّ الرِّيَاحِ وَ مَا ذَرَيْنَ

فَإِنَّا نَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ وَ خَيْرَ مَا فِيهَا وَ خَيْرَ اَهْلِهَا، وَ نَعُوذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَ شَرِّ اَهْلِهَا وَ شَرِّ مَا فِيهَا۔ (عمل الیوم لابن السنی: رقم:۵۲۵)

"الٰہی! اے سات آسمانوں اور جن پر وہ سایہ فگن ہیں اُن کے رب۔ اے ساتوں زمینوں اور جو کچھ وہ اُٹھائے ہوئے ہیں اُن کے پروردگار! اے رب شیاطین کے اور وہ جو گمراہ کریں اور اے ہواؤں اور جو وہ بکھیرتی ہیں، اُن کے رب! میں تجھ سے مانگتا ہوں اِس بستی کی بھلائی اور جو کچھ اِس میں ہے اُس کی بھلائی، میں پناہ لیتا ہوں تیری اِس کے شر ،اِس کے مکینوں کے شر اور جو کچھ اِس میں ہے اُس کے شر سے"۔

جہاں جانا ہو اُس مقام کو دیکھ کر یہ دُعا کریں:

امّ المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب وہ مقام ملاحظہ فرماتے جہاں داخل ہونے کا ارادہ فرماتے تو یہ دُعا فرماتے:

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهٖ وَ خَيْرَ مَا جَمَعْتَ فِيهَا وَ اَعُوذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَ شَرِّ مَا جَمَعْتَ فِيهَا اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا حَيَاهَا وَ اَعِذْنَا مِنْ وَّبَاهَا وَ حَبِّبْنَآ إِلٰى اَهْلِهَا وَ حَبِّبْ صَالِحِيْ اَهْلِهَا إِلَيْنَا۔ (الاذکار للنووی، باب مایقولہ اذا رای قریۃ یرید دخولہا:۱/ ۲۲۵،رقم:۶۳۵)

"الٰہی میں تجھ سے اِس کی بھلائی اور اُس بھلائی کا سوال کرتا ہوں جو تو نے اِس میں جمع کی ہے اور میں تجھ سے اِس شر اور اُس شر سے پناہ مانگتا ہوں جو تو نے اِس میں جمع فرمایا ہے۔ الٰہی! اِس کے زندہ کو رزق عطا فرما، ہمیں پناہ عطا فرما اِس کی وباء سے اِس کے مکینوں اور اِس کے پاکباز افراد کو ہمارے نزدیک محبوب بنا"۔

کسی مددگار کو مدد کے لیے بلند آواز سے اِس طرح بھی پکاریں:

حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کی کوئی چیز گم ہو جائے اور تم میں سے کوئی امداد چاہے اور وہ ایسی زمین یا جگہ میں ہو جہاں کوئی شخص نہ ہو تو یہ کہے:

يَا عِبَادَ اللهِ اَعِيْنُوْا يَا عِبَادَ اللهِ اَعِيْنُوْا، يَا عِبَادَ اللهِ اَعِيْنُوْا (الاذکار ص:۱۹۲)

"اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو۔ اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو۔ اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو"۔

جانور یا سواری سے یا ویسے گرتے وقت پڑھیں:

حضرت ابو ملیح رحمۃ اللہ علیہ نے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، اُنہوں نے کہا: میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے سواری پر بیٹھا ہوا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سواری پھسلی۔ میں نے کہا: شیطان ہلاک ہوگیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یوں نہ کہو شیطان ہلاک ہوگیا، جب تم اِس طرح کہو گے تو وہ بڑا ہو جائے گا حتیٰ کہ وہ گھر کی مانند ہو جائے گا اور کہے گا: یہ میری قوت سے ہوا ہے۔ بلکہ تم "بسم اللہ" کہو اور جب تم "بسم اللہ" کہو گے تو وہ چھوٹا ہو جائے گا حتیٰ کہ وہ مکھی کی مانند ہو جائے گا۔ (حصن حصین، ص:۲۹)

سفر سے واپسی پر دُعا:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سفر سے واپس آتے ہوئے مدینہ منوّرہ شریف کے قریب پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

آئِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ۔ (الصحیح لمسلم: ۱/۴۳۵)

"ہم واپس آنے، توبہ کرنے، عبادت کرنے اور اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں"۔

یہ کلمات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برابر فرماتے رہے۔ یہاں تک کہ مدینہ منوّرہ میں داخل ہو گئے۔

جب کسی شہر کے پاس آئیں تو یہ دُعا پڑھیں:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! لوگ کس چیز سے ڈرتے تھے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگ حکمرانوں کے ظلم اور بارشوں کے قحط سے ڈرتے تھے۔ جب وہ شہر کے قریب پہنچتے تو یہ دُعا پڑھتے تھے:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لَّنَا فِیْھَا رِزْقًا وَّقَرَارًا۔ (عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی ص ۱۸۵، حدیث نمبر: ۵۴۵)

"الٰہی! ہمیں اِس شہر (اور بستی) میں رزق اور ٹھکانہ عطا فرما"۔

شہر میں داخل ہوتے وقت کی دُعا:

حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جب کوئی سفر میں کسی جگہ اُترے اور یہ کلمات پڑھ لے تو اُس منزل کی کوئی چیز اُسے نقصان نہ پہنچائے گی یہاں تک کہ وہ وہاں

سے روانہ ہوجائے (کوچ کرے)۔

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا جَنَاھَا وَ حَبِّبْنَآ اِلٰٓی اَھْلِھَا وَ حَبِّبْ صَالِحِیْٓ اَھْلِھَآ اِلَیْنَا۔ (الدعاء للطبرانی، باب مایقول المسافر اذا اشرف من بلدۃ یرید دخولہا:۱۰ / ۲۶۴، رقم:۸۳۶)

"الٰہی! ہمیں اِس شہر کے پھلوں سے رزق عطا فرما اور ہمیں محبوب بنا اِس کے رہنے والوں کے نزدیک اور اِس بستی کے نیک لوگوں کو ہمارا محبوب بنا"۔

سفر میں سواری کا جانور گم ہوجانے کے وقت بلند آواز سے کہیں:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمان ہے: بے شک! اللہ تعالیٰ کے فرشتے زمین میں حفاظت کے لئے پھرتے رہتے ہیں، جب کسی درخت کا پتا گرتا ہے وہ لکھ لیتے ہیں اور جب تم میں سے کسی کو جنگل میں کوئی واقعہ پیش آئے اور ایسی جگہ کوئی شخص نہ ہو تو بلند آواز سے پکارے۔

اَعِیْنُوْنِیْ یَا عِبَادَ اللہِ۔ (مجمع الزوائد، الاذکار، مایقول اذا انفلتت الدابۃ:۱۰ / ۱۳۲، رقم:۱۷۱۰۳)

"اللہ کے بندو میری مدد فرماؤ"۔

دن کے وقت گھر میں داخل ہوتے وقت یہ دُعا پڑھیں:

حضرت عبیداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب دن کے وقت اپنے گھر واپس تشریف لاتے تو (گھر میں داخل ہوتے وقت) یہ دُعا پڑھتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَفَانِیْ وَ اٰوَانِیْ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْٓ اَطْعَمَنِیْ وَ سَقَانِیْ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ مَنَّ عَلَیَّ فَاَفْضَلَ اَسْئَلُکَ اَنْ تُجِیْرَنِیْ مِنَ النَّارِ۔ (عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی، مایقول اذا دخل بیتہ:۶۳، رقم:۱۵۷)

"تمام تعریفیں اللہ کی ہیں جس نے میری کفایت کی اور مجھے ٹھکانہ عطا فرمایا اور تمام تعریفیں اللہ کی ہیں جس نے مجھے کھلایا، پلایا اور تمام تعریفیں اللہ کی ہیں جس نے مجھ پر احسان فرمایا۔ الٰہی! میں عرض کرتا ہوں کہ مجھے جہنم سے بچالے"۔

جب مسافر اپنے گھر میں داخل ہو تو کیا کہے؟

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب سفر سے واپس تشریف لاتے اور اپنے اہلِ خانہ کے پاس تشریف لے جاتے تو یہ طریقہ دُعا والتجا سکھاتے:

تَوْبًا تَوْبًا لِرَبِّنَا اَوْبًا لَا يُغَادِرُ حَوْبًا۔ (الاذکار ص: ۱۹۴)

"الٰہی! ہم تجھ سے بار بار توبہ کا سوال کرتے ہیں۔ ہمیں اپنے پروردگار کی طرف ہی لوٹنا ہے۔ وہ کوئی گناہ نہیں چھوڑے گا (بلکہ معاف فرمادے گا)۔

غیر آباد گھر میں داخل ہوتے وقت پڑھیں:

جب انسان کسی ایسے گھر میں داخل ہو جہاں سکونت نہ ہو تو وہاں یہ ورد کرلے:

اَللّٰهُمَّ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِيْنَ۔ (الاذکار ص: ۲۰)

"الٰہی! ہم پر اور اللہ کے پاکباز بندوں پر سلام ہو"۔

بحری سفر میں پڑھی جانے والی دُعا:

قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے: جب حضرت سیدنا نوح علیہ السلام کشتی پر سوار ہو گئے تو آپ علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو دعوت دی کہ یہ کشتی اللہ تبارک وتعالیٰ کے حکم سے چلے گی اور اُسی کے حکم سے ٹھہرے گی تو اِس میں سوار ہوجا۔ اِسی لیے بعض علماء نے کشتی میں سوار ہوتے وقت یہی مقدس کلمات پڑھنے کا حکم فرمایا ہے۔
(المطالب العالیۃ، باب مایقول من رکب السفینۃ: ۱۳/ ۸۹۹، رقم: ۳۳۶۸)

بِسْمِ اللهِ مَجْرٖهَا وَمُرْسٰهَا اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔ (سُوْرَةُ هُوْد، ۴۱)

"اللہ کے نام کے ساتھ اِس کا چلنا اور اللہ کے نام سے ہی اِس کا لنگر ڈالنا ہے، یقیناً! میرا پروردگار ضرور بخشش فرمانے والا مہربان ہے"۔

بازار میں داخل ہونے کی دعا:

امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: جب کوئی بازار میں داخل ہو تو یہ پڑھے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَ يُمِيْتُ وَ هُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

(سنن ابن ماجہ، ابواب التجارات، باب الاسواق ودخولہا:۱۶۱)

"نہیں ہے کوئی معبود برحق مگر اللہ کے! وہ یکتا ہے اُس کا کوئی شریک نہیں۔ اُس کی بادشاہی ہے اور اُس کے لیے سب تعریف ہے، وہ زندہ فرماتا اور مارتا ہے اور وہ خود زندہ ہے نہیں مرے گا، اُس کے دستِ قدرت میں بہتری ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت والا ہے"۔

فضیلت:''بازار میں اس کے پڑھنے سے اللہ تعالی دس لاکھ نیکیاں لکھ دیں گے، اور دس لاکھ گناہ معاف فرما دیں گے، اور دس لاکھ درجے بلند فرما دیں گے، اور اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنا دیں گے۔''

اگر سواری کا جانور چھوٹ جائے تو کیا کہا جائے:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب چٹیل میدان میں تم میں سے کسی کی سواری چھوٹ جائے تو یوں کہو:

يَا عِبَادَ اللّٰهِ! اِحْبِسُوْا، يَا عِبَادَ اللّٰهِ! اِحْبِسُوْا۔

(مجمع الزوائد، الاذکار، باب مایقول اذا انفلتت دابۃ:۱۰/ ۱۳۲، رقم:۱۷۱۰۵)

"اے اللہ کے بندو! اِسے روک لو، اے اللہ کے بندو! اِسے روک لو"۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ایک گھیر لینے والا اُسے روک دے گا۔

پہاڑی یا بلندی پر چڑھتے وقت یہ پڑھیں:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے رایت ہے فرماتے ہیں: جب ہم اونچی جگہ چڑھتے تو تکبیر کہتے: یعنی

اَللّٰهُ اَكْبَرُ "اللہ سب سے بڑا ہے"۔

یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام حالات کی دائمی عادتِ کریمہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلند مقام پر چڑھتے تو اَللّٰهُ اَكْبَرُ فرماتے۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جگہ موقع اور وقت کے مطابق ذکر فرماتے۔ جیسے: صبح، شام، بیداری اور نیند کے ذکر فرماتے۔ اِس طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِس جانب تعلیم فرماتے کہ حالات کی تبدیلی کے وقت، حالات کی تبدیلی کرنے والی ذات وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ سے مسلمان غافل نہ ہو۔

بلندی سے اُترتے وقت پڑھیں:

اور جب اُترتے تو تسبیح کہتے: یعنی

سُبْحَانَ اللهِ "اللہ منزہ و پاک ہے"۔

مسجد میں داخل ہوتے وقت کی دُعا:

مسجد میں داخل ہوتے وقت یہ کلمات پڑھے جائیں:

اَعُوْذُ بِاللهِ الْعَظِيْمِ وَ بِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ۔ (سنن ابی داؤد، حدیث نمبر:۴۵۹۱)

"میں خدائے برتر، اُس کی بزرگ ذات اور اُس کی قدیم بادشاہت کے وسیلہ سے شیطان مردود سے پناہ مانگتا ہوں"۔

مسجد میں داخل ہونے کی دُعا:

جب مسجد میں داخل ہو تو دایاں (سیدھا) پاؤں رکھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں سلام عرض کرے اور یہ دُعا پڑھے:

❶ بِسْمِ اللهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ۔

❷ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ۔ (سنن ابن ماجۃ، کتاب المساجد والجماعات، باب الدعاء عند دخول المسجد:۵۶)

"اللہ کے نام کے ساتھ داخل ہوتا ہوں اور صلوٰۃ وسلام ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر۔

اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور ہمارے لیے اپنے رزق کے دروازے آسان کر دے۔ (ابوعوانہ سنن ابن ماجہ قزوینی)

مسجد کے آداب:

❶ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فِيْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ﴿۳۶﴾ رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللهِ وَاِقَامِ

الصَّلٰوةِ وَاِیْتَآءِ الزَّكٰوةِ يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ ﴿۳۷﴾ (سُوْرَةُ النُّوْر)

"(اللہ تعالیٰ نے ہدایت والوں کا حال بیان فرمایا کہ:) وہ ایسے گھروں میں جا کر عبادت کیا کرتے ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ اُن گھروں کا ادب کیا جائے اور اُن میں اللہ تعالیٰ کا نام لیا جائے، اُن گھروں میں ایسے لوگ صبح و شام اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ کی یاد سے اور نماز پڑھنے سے اور زکوٰۃ دینے سے نہ کسی قسم کی خرید غافل کرتی ہے نہ کسی قسم کی فروخت، وہ لوگ ایسے دن یعنی قیامت سے ڈرتے رہتے ہیں جس دن بہت سے دل پلٹ جائیں گے اور بہت سی آنکھیں اُلٹ جائیں گی"۔

فائدہ: اُن گھروں سے مراد مساجد ہیں اور اُن کا ادب یہ ہے کہ اُن میں جنابت کی حالت میں داخل نہ ہوا جائے، کوئی ناپاک چیز داخل نہ کی جائے، شور نہ مچایا جائے، دنیا کے کام اور دنیا کی باتیں نہ کی جائیں، بدبودار چیز کھا کر نہ جایا جائے۔ (بیان القرآن)

مسجد میں نماز پڑھے، قرآن شریف پڑھے یا اور کوئی وظیفہ پڑھے یا ادب سے خاموش بیٹھا رہے، مسجد میں کھیلنا، کودنا، شور مچانا، اور دنیا کی باتیں کرنا بُری بات ہے۔

۲ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے محلوں میں مساجد بنانے کا حکم فرمایا اور اِس بات کا بھی حکم فرمایا کہ مساجد کو صاف ستھرا رکھا جائے اور اُن میں خوشبو بسائی جائے۔ (ابوداؤد)

مسجد میں داخل ہوتے وقت اعتکاف کی نیت:

مسجد میں داخل ہوتے وقت اعتکاف کی نیت کرلیں، جتنا وقت مسجد میں گذرے گا اعتکاف کا ثواب بھی ملتا رہے گا۔

نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَافِ

میں نے سنت اعتکاف کی نیت کی۔

مسجد میں بیٹھے بیٹھے یہ ذکر کرے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم جنت کے باغوں پر گزرو تو خوب چرو۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! جنت کے باغ کیا ہیں؟ ارشاد فرمایا: مسجدیں۔

میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! چرنے سے کیا مراد ہے؟ ارشاد فرمایا: سُبْحَانَ اللّٰهِ ,وَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ,وَ اَللّٰهُ اَکْبَر پڑھنا۔ (سنن ترمذی)

مسجد کی صفائی کی فضیلت:

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت مسجد سے کوڑا کرکٹ اُٹھاتی تھی، اُس کا انتقال ہوگیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اُس کے دفن کرنے کی اطلاع نہیں دی گئی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کا انتقال ہوجائے تو مجھے اُس کی اطلاع دے دیا کرو۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس عورت کی نمازِ جنازہ پڑھی اور ارشاد فرمایا: میں نے اُسے جنّت میں دیکھا اِس لیے کہ وہ مسجد سے کوڑا کرکٹ اُٹھاتی تھی۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

تحیۃ المسجد:

مسجد میں داخل ہونے کے بعد بیٹھنے سے پہلے دو رکعت (تحیۃ المسجد) پڑھنی چاہیے۔ (بخاری)

نوٹ: اگر زوال کا ٹائم نہ ہو تو پڑھیں۔

مسجد میں گم شدہ چیز کے اعلان کی ممانعت:

اگر کوئی شخص، کسی کو مسجد میں گم شدہ چیز کا اعلان کرتے ہوئے سنے تو کہے: اللہ تعالیٰ تجھے واپس نہ دے کیونکہ مسجدیں اِس مقصد کے لیے نہیں بنائی گئیں۔ (مسلم)

مسجد میں تجارت:

اگر مسجد میں کسی کو کوئی چیز بیچتا یا خریدتا ہوا دیکھے تو کہے: اللہ تعالیٰ تیری تجارت کو نفع بخش نہ کرے۔ (ترمذی)

مسجد ہر متقی کا گھر ہے:

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: مسجد ہر متقی کا گھر ہے اور اللہ تعالیٰ نے ذمہ لیا ہے کہ جس کا گھر مسجد ہو اُسے راحت دوں گا، اُس پر رحمت کروں گا، پل صراط کا راستہ آسان کردوں گا، اپنی رضا نصیب کروں گا اور اُسے جنّت عطا کروں گا۔ (طبرانی)

مسجد کی فضیلت:

① حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شیطان انسان کا بھیڑیا

ہے بکریوں کے بھیڑیے کی طرح کہ وہ ہر ایسی بکری کو پکڑ لیتا ہے جو ریوڑ سے دور الگ تھلگ ہو، اِس لیے گھاٹیوں میں علیحدہ ٹھہرنے سے بچو، اجتماعیت کو، عام لوگوں میں رہنے کو اور مسجد کو لازم پکڑو۔ (مسند احمد: ۵/ ۲۳۲)

❷ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص مسجد سے محبت رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس سے محبت فرماتے ہیں۔ (مجمع الزوائد: ۲/ ۱۳۵)

❸ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس نے کوئی مسجد بنائی جس میں اللہ تعالیٰ کا نام لیا جاتا ہو تو اللہ تعالیٰ اُس کے لیے جنّت میں ایک محل بنا دیتے ہیں۔ (ابن حبان: ۴/ ۴۸۶)

اللہ کی پسندیدہ جگہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کو سب جگہوں سے زیادہ محبوب مساجد ہیں اور سب سے زیادہ ناپسند جگہیں بازار ہیں۔ (مسلم، باب فضل الجلوس فی مصلاہ، حدیث نمبر: ۱۵۲۸)

مسجد جاتے وقت چھوٹے قدم اٹھانا:

❶ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر نماز ہی کے ارادے سے مسجد کی طرف جاتا ہے، تو جب تک وہ اِس ارادے پر قائم رہتا ہے اُسے نماز کا ثواب ملتا رہتا ہے۔ اُس کے ایک قدم پر ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور دوسرے قدم پر اُس کی ایک برائی مٹا دی جاتی ہے۔ جب تم میں کوئی اقامت سنے تو دوڑ کر نہ چلے اور تم میں سے جس کا گھر مسجد سے جتنا زیادہ دور ہوگا اتنا ہی اُس کا ثواب زیادہ ہوگا۔ (موطا مالک، جامع الوضوء، ص: ۲۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے شاگردوں نے یہ سن کر پوچھا کہ ابو ہریرہ! گھر دور ہونے کی وجہ سے ثواب زیادہ کیوں ہوگا؟ فرمایا: اِس لیے کہ قدم زیادہ ہوں گے۔

❷ حضرت سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ اُنہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جب تم میں سے کوئی شخص اچھی طرح وضو کرکے نماز کے لیے نکلتا ہے تو ہر دائیں قدم کے اُٹھانے پر اللہ تعالیٰ اُس کے لیے ایک نیکی لکھ دیتے ہیں اور ہر بائیں قدم کے رکھنے پر اُس کا ایک گناہ معاف کر دیتے ہیں۔ اب اُسے اختیار ہے کہ چھوٹے چھوٹے قدم رکھے یا لمبے

لمبے قدم رکھے۔ اگر یہ شخص مسجد آ کر جماعت کے ساتھ نماز پڑھ لیتا ہے تو اِس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ اگر مسجد آ کر دیکھتا ہے کہ جماعت ہو رہی ہے اور لوگ نماز کا کچھ حصہ پڑھ چکے ہیں اور کچھ باقی نماز خود مکمل کر لیتا ہے تو اِس پر بھی مغفرت کر دی جاتی ہے اور اگر یہ شخص مسجد آ کر دیکھتا ہے کہ لوگ نماز پڑھ چکے ہیں اور یہ اپنی نماز پڑھ لیتا ہے تو اِس پر بھی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ (ابوداؤد باب ماجاء فی الھدی فی المشی الی الصلاۃ۔ حدیث نمبر: ۵۶۳)

مسجد جانے والا اللہ کا مہمان ہے:

① حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو شخص اچھی طرح وضو کرتا ہے اور وضو کو کمال درجہ تک پہنچا دیتا ہے۔ پھر صرف نماز ہی کے ارادے سے مسجد میں آتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس بندہ سے ایسے خوش ہوتے ہیں جیسے کہ کسی دور گئے ہوئے رشتہ دار کے اچانک آنے سے اُس کے گھر والے خوش ہوتے ہیں۔ (ابن خزیمۃ: ۲/ ۳۷۴)

② حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے گھر میں اچھی طرح وضو کر کے مسجد آتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کا مہمان ہے (اللہ تعالیٰ اُس کے میزبان ہیں) اور میزبان کے ذمہ ہے کہ مہمان کا اکرام کرے۔ (مجمع الزوائد: ۲/ ۱۴۹)

③ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مسجدِ نبوی کے اردگرد کچھ زمین خالی پڑی تھی۔ بنوسلمہ (جو مدینہ منوّرہ میں ایک قبیلہ تھا اُن کے مکانات مسجد سے دور تھے اُنہوں) نے ارادہ کیا کہ مسجد کے قریب ہی کہیں منتقل ہو جائیں۔ یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن سے ارشاد فرمایا: مجھے یہ خبر ملی ہے کہ تم لوگ مسجد کے قریب منتقل ہونا چاہتے ہو۔ اُنہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! بے شک! ہم یہی چاہ رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بنوسلمہ وہیں رہو! تمہارے مسجد تک آنے کے سب قدم لکھے جاتے ہیں، وہیں رہو، تمہارے مسجد تک آنے کے سب قدم لکھے جاتے ہیں۔ (الصحیح لمسلم، حدیث نمبر: ۱۵۱۹)

اندھیروں میں مسجد جانے والے کی فضیلت:

① حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کو جو اندھیروں میں مساجد کی طرف جاتے ہیں چاروں طرف پھیلنے والے نور سے منوّر فرمائیں گے۔ (مجمع الزوائد: ۲/ ۱۴۸)

❷ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو لوگ اندھیروں میں بکثرت مسجدوں کو جاتے رہتے ہیں اُن کو قیامت کے دن پورے پورے نور کی خوشخبری سنا دیجیے۔ (ابوداؤد، حدیث نمبر:۵۶۱)

فرشتے مغفرت کی دعا کرتے ہیں:

❶ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتلاؤں جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ گناہوں کو معاف فرماتے ہیں اور نیکیوں میں اضافہ فرماتے ہیں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! ضرور ارشاد فرمائیں۔ فرمایا: طبیعت کی ناگواری کے باوجود (مثلاً سردی کے موسم میں) اچھی طرح وضو کرنا، مسجد کی طرف کثرت سے قدم اُٹھانا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کے انتظار میں رہنا۔ جو شخص بھی اپنے گھر سے وضو کر کے مسجد میں آئے اور مسلمانوں کے ساتھ باجماعت نماز پڑھے پھر اُس کے بعد والی نماز کے انتظار میں بیٹھ جائے تو فرشتے اُس کے لیے دُعا کرتے رہتے ہیں: یا اللہ! اِس کی مغفرت فرما دیجیے، یا اللہ! اِس پر رحم فرما دیجیے۔ (صحیح ابن حبان)

❷ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے وہ شخص اُس وقت تک نماز کا ثواب پاتا رہتا ہے جب تک وہ نماز کے انتظار میں رہتا ہے۔ فرشتے اُس کے لیے یہ دُعا کرتے رہتے ہیں: یا اللہ! اِس کی مغفرت فرمایئے اور اِس پر رحم فرمایئے۔ (نماز پڑھنے کے بعد بھی) جب تک نماز کی جگہ باوضو بیٹھا رہتا ہے فرشتے اُس کے لیے یہی دُعا کرتے رہتے ہیں۔ (صحیح البخاری، باب اذا قال احدکم آمین، حدیث نمبر:۳۲۲۹)

جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی فضیلت:

❶ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص نماز کے لیے کامل وضو کرتا ہے پھر فرض نماز کے لیے چل کر جاتا ہے اور نماز جماعت کے ساتھ مسجد میں ادا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کے گناہوں کو معاف فرما دیتے ہیں۔ (صحیح لمسلم)

❷ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ باجماعت نماز پڑھنے پر خوش ہوتے ہیں۔ (مجمع الزوائد:۲/ ۱۶۳)

③ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کا جماعت سے نماز پڑھنا اکیلے نماز پڑھنے سے بیس درجے سے بھی زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ (مسند احمد: ۱/۳۷۶)

مسجد میں نماز پڑھنے پر زیادہ اجر و ثواب:

① حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کا جماعت سے نماز پڑھنا اپنے گھر اور بازار میں نماز پڑھنے سے پچیس درجے زیادہ ثواب رکھتا ہے۔ (صحیح البخاری، باب فضل صلاۃ الجماعۃ، حدیث نمبر: ۶۴۷)

② حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جماعت کی نماز اکیلے کی نماز سے اجر و ثواب میں ستائیس درجے زیادہ ہے۔ (الصحیح لمسلم)

③ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیمار ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تکلیف بڑھ گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوسری بیویوں سے اِس بات کی اجازت لی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تیمارداری میرے گھر میں کی جائے۔ اُنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اِس بات کی اجازت دے دی۔ پھر جب نماز کا وقت ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو آدمیوں کا سہارا لے کر مسجد جانے کے لیے اِس طرح نکلے کہ کمزوری کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاؤں زمین پر گھسیٹ رہے تھے۔ (بخاری)

جنگل و بیابان میں نماز پڑھنے کا ثواب:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جماعت سے نماز پڑھنے کا ثواب پچیس نمازوں کے برابر ہوتا ہے اور جب کوئی شخص جنگل بیابان میں نماز پڑھتا ہے اور اُس کا رکوع سجدہ بھی پورا کرتا ہے، یعنی تسبیحات کو اطمینان سے پڑھتا ہے تو اُس نماز کا ثواب پچاس نمازوں کے برابر پہنچ جاتا ہے۔ (ابوداؤد، باب فی فضل صلاۃ الجماعۃ)

چالیس دن تکبیر اولیٰ کے ساتھ نماز پڑھنا:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص چالیس دن اخلاص سے تکبیر اولیٰ کے ساتھ باجماعت نماز پڑھتا ہے تو اُس کو دو پروانے ملتے ہیں: ① ایک پروانہ جہنم سے بری

ہونے کا۔ ② دوسرا نفاق سے بری ہونے کا۔ (ترمذی)

جماعت کے ساتھ نماز نہ پڑھنے پر وعید:

① حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس گاؤں یا جنگل میں تین آدمی ہوں اور وہاں باجماعت نماز نہ ہوتی ہو تو اُن پر شیطان پوری طرح غالب آجاتا ہے اِس لیے جماعت سے نماز پڑھنے کو ضروری سمجھو۔ بھیڑیا اکیلی بکری کو کھاجاتا ہے اور آدمیوں کا بھیڑیا شیطان ہے۔ (ابوداؤد، باب التشدید فی ترک الجماعۃ، حدیث نمبر: ۵۴۷)

② حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرا دل چاہتا ہے کہ چند جوانوں سے کہوں کہ بہت سارا ایندھن اکٹھا کر کے لائیں پھر میں اُن لوگوں کے پاس جاؤں جو بغیر کسی عذر کے گھروں میں نماز پڑھ لیتے ہیں اور اُن کے گھروں کو جلادوں۔ (ابوداؤد، باب التشدید فی ترک الجماعۃ، حدیث نمبر: ۵۴۹)

اذان اور اقامت کے درمیان دُعا:

① حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اذان اور اقامت کے درمیانی وقت میں دُعا رد نہیں ہوتی یعنی قبول ہوتی ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! ہم کیا دُعا مانگیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ سے دنیا وآخرت کی عافیت مانگا کرو۔ (جامع الترمذی، باب العفو والعافیۃ، حدیث نمبر: ۳۵۹۴)

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ الْعَافِیَةَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ۔

”اے اللہ! ہم تجھ سے دنیا اور آخرت میں عافیت چاہتے ہیں“۔

② حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب نماز کے لیے اقامت کہی جاتی ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دُعا قبول کی جاتی ہے۔ (مسند احمد: ۳/۳۴۲)

جب فرض نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوں تو یہ دُعا پڑھیں:

اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّ مَآ اَنَا مِنَ

الْمُشْرِكِيْنَ○ اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُكِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ○

"میں نے متوجہ کیا اپنے چہرے کو اُس ذات کے لیے جس نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا ہے، یکسو ہو کر، مسلمان ہو کر، اور میں نہیں ہوں شرک کرنے والوں میں سے۔ بے شک! میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا سب کچھ اللہ کے لیے ہے جو سارے جہانوں کا پالنے والا ہے"۔

تین قسم کے لوگ:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین قسم کے لوگ قیامت کے دن مشک کے ٹیلوں پر ہوں گے۔ اُن پر اگلے پچھلے سب لوگ رشک کریں گے: ① ایک وہ شخص جو دن رات کی پانچ نمازوں کے لیے اذان دیا کرتا تھا۔ ② دوسرا وہ شخص جس نے لوگوں کی امامت کی اور وہ اُس سے راضی رہے۔ ③ تیسرا وہ غلام جو اللہ تعالیٰ کا بھی حق ادا کرے اور اپنے آقاؤں کا بھی حق ادا کرے۔

(ترمذی، باب ماجاء فی فضل مملوک الصالح)

امام ذمہ دار ہے اور مؤذن پر بھروسہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: امام ذمہ دار ہے اور مؤذن پر بھروسہ کیا جاتا ہے۔ اے اللہ! اماموں کی رہنمائی فرما اور مؤذنوں کی مغفرت فرما۔ (سنن ابی داؤد حدیث نمبر: ۵۱۷)

فائدہ: امام کے ذمہ دار ہونے کا مطلب یہ ہے کہ امام پر اپنی نماز کے علاوہ مقتدیوں کی نمازوں کی بھی ذمہ داری ہے اِس لیے جتنا ہو سکے امام کو ظاہری اور باطنی طور سے اچھی نماز پڑھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اِسی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیث میں اُن کے لیے دُعا بھی فرمائی ہے۔ مؤذن پر بھروسہ کئے جانے کا مطلب یہ ہے کہ لوگوں نے نماز کے اَوقات کے بارے میں اُس پر اعتماد کیا ہے، لہٰذا! مؤذن کو چاہیے کہ وہ صحیح وقت پر اذان دے اور چونکہ مؤذن سے بعض مرتبہ اذان کے اَوقات میں غلطی ہو جاتی ہے اِس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مغفرت کی دُعا کی ہے۔ (بذل المجہود)

صفوں کو سیدھا رکھنے کی اہمیت:

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صف میں ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک تشریف لاتے، ہمارے سینوں اور کاندھوں پر ہاتھ مبارک پھیر کر صفوں کو سیدھا فرماتے اور ارشاد

فرماتے: (صفوں میں) آگے پیچھے نہ رہو، اگر ایسا ہوا تو تمہارے دلوں میں ایک دوسرے سے اختلاف پیدا ہوجائے گا اور فرمایا کرتے: اللہ تعالیٰ اگلی صف والوں پر رحمتیں نازل فرماتے ہیں اور اُن کے لیے فرشتے مغفرت کی دُعا کرتے ہیں۔ (سنن ابی داؤد، باب تسویۃ الصفوف، حدیث نمبر: ۶۶۴)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی صفوں کو سیدھا کیا کرو کیونکہ نماز کو اچھی طرح ادا کرنے میں صفوں کو سیدھا کرنا شامل ہے۔ (صحیح البخاری، باب اقامۃ الصف، حدیث نمبر: ۷۲۳)

صف میں خالی جگہ کو پُر کرنے کی فضیلت:

❶ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ صفوں کی خالی جگہیں پر کرنے والوں پر رحمت نازل فرماتے ہیں اور فرشتے اُن کے لیے استغفار کرتے ہیں۔ (مستدرک حاکم: ۱/ ۲۱۴)

❷ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی صف کو ملاتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کی وجہ سے اُس کا ایک درجہ بلند فرما دیتے ہیں اور فرشتے اُس پر رحمتوں کو بکھیر دیتے ہیں۔ (الترغیب: ۱/ ۳۲۲)

❸ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں بہترین لوگ وہ ہیں جو نماز میں اپنے مونڈھے نرم رکھتے ہیں۔ سب سے زیادہ ثواب دلانے والا وہ قدم ہے جس کو انسان صف کی خالی جگہ کو پر کرنے کے لیے اُٹھاتا ہے۔ (الترغیب: ۱/ ۳۲۲)

فائدہ: نماز میں اپنے مونڈھے نرم رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ جب کوئی صف میں داخل ہونا چاہے تو دائیں بائیں کے نمازی اُس کے لیے اپنے مونڈھوں کو نرم کر دیں تا کہ آنے والا صف میں داخل ہوجائے۔

❹ حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے صف میں خالی جگہ کو پُر کیا اُس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ (مجمع الزوائد: ۲/ ۲۵۱)

صف توڑنا اللہ کی رحمت سے دوری:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص صف کو ملاتا ہے اللہ تعالیٰ اُسے اپنی رحمت سے ملا دیتے ہیں اور جو شخص صف کو توڑتا ہے اللہ تعالیٰ اُسے اپنی رحمت سے دور کر دیتے ہیں۔ (سنن ابی داؤد، باب تسویۃ الصفوف، حدیث نمبر: ۶۶۶)

فائدہ: صف توڑنے کا مطلب یہ ہے کہ صف کے درمیان ایسی جگہ پر کوئی سامان رکھ دے کہ صف پوری نہ ہو سکے یا صف میں خالی جگہ دیکھ کر بھی اُسے پر نہ کرے۔ (مرقاۃ)

پہلی اور دوسری صف میں نماز پڑھنے کا ثواب:

① حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مردوں کی صفوں میں سب سے زیادہ ثواب پہلی صف کا ہے اور سب سے کم ثواب آخری صف کا ہے۔ عورتوں کی صفوں میں سب سے زیادہ ثواب آخری صف کا ہے اور سب سے کم ثواب پہلی صف کا ہے۔ (الصحیح لمسلم، باب تسویۃ الصفوف، حدیث نمبر: ۹۸۵)

② حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلی صف والوں کے لیے تین مرتبہ اور دوسری صف والوں کے لیے ایک مرتبہ دُعائے مغفرت فرماتے تھے۔ (سنن ابن ماجہ، حدیث نمبر: ۹۹۶)

پہلی صف والوں پر اللہ کی رحمت اور فرشتوں کی دُعا:

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ پہلی صف والوں پر رحمت نازل فرماتے ہیں اور اُس کے فرشتے اُن کے لیے رحمت کی دُعا کرتے ہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! کیا دوسری صف والوں کے لیے بھی یہ فضیلت ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ پہلی صف والوں پر رحمت نازل فرماتے ہیں اور اُس کے فرشتے اُن کے لیے رحمت کی دُعا کرتے ہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے دوبارہ عرض کیا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! کیا دوسری صف والوں کے لیے بھی یہ فضیلت ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دوسری صف والوں کے لیے بھی یہ فضیلت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا: اپنی صفوں کو سیدھا رکھا کرو، کاندھوں کو کاندھوں کی سیدھ میں رکھا کرو، صفوں کو سیدھا رکھنے میں اپنے بھائیوں کے لیے نرم بن جایا کرو اور صفوں کے درمیانی خلا کو پر کیا کرو اِس لیے کہ شیطان صفوں میں خالی جگہ دیکھ کر تمہارے درمیان بھیڑ کے بچوں کی طرح گھس جاتا ہے۔ (مسند احمد، طبرانی، حدیث نمبر: ۲۲۲۶۳)

صف کے دائیں جانب کھڑا ہونے پر اجر:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ صفوں کے دائیں جانب کھڑے ہونے والوں پر رحمت نازل فرماتے ہیں، اور فرشتے اُن کے لیے مغفرت کی دُعا کرتے ہیں۔

(ابوداؤد، باب من یستحب اَن یلی الامام في الصّف، حدیث نمبر: ٦٧٦)

صف کے بائیں جانب کھڑا ہونے پر دو (۲) اجر:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: جو شخص مسجد میں صف کی بائیں جانب اِس لیے کھڑا ہوتا ہے کہ وہاں لوگ کم کھڑے ہیں تو اُسے دو (۲) اجر ملتے ہیں۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

فائدہ: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جب معلوم ہوا کہ صف کے دائیں حصہ کی فضیلت بائیں حصہ کے مقابلہ میں زیادہ ہے تو سب کو شوق ہوا کہ اُسی طرف کھڑے ہوں، جس کی وجہ سے بائیں طرف کی جگہ خالی رہنے لگی، اُس موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بائیں جانب کھڑے ہونے کی فضیلت بھی ارشاد فرمائی۔

فرشتوں کے ساتھ آمین کہنا:

جب امام سورۂ فاتحہ پڑھتے ہوئے "غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ" (سُوْرَةُ الْفَاتِحَة) کہے تو مقتدی کو آمین کہنا چاہیے، اِس سے اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل ہوتی ہے۔ (مسلم، باب التشهد فی الصلاۃ: ۱/ ۳۰۳)

ایک روایت میں ہے جب امام آمین کہے تو مقتدیوں کو بھی آمین کہنا چاہیے کیونکہ فرشتے بھی آمین کہتے ہیں، پس! جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہوجائے اُس کے گزشتہ گناہ معاف کردیے جاتے ہیں۔

(بخاری، بابُ جهر الامام بِالتامین، حدیث نمبر: ۷۸۰)

فرض نماز کے بعد کی دُعائیں اوراذکار:

① اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ اللہ بہت بڑا ہے۔

② اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ۔

"میں اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتا ہوں، میں اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتا ہوں، میں اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتا ہوں"۔

③ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔

"اے اللہ! آپ سلامت رہنے والے ہیں، اور آپ ہی سے (ہر ایک کو) سلامتی ملتی ہے اور بزرگی اور عظمت والے آپ بہت برکت والے ہیں"۔ (ترمذی، مسلم)

④ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معاذ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے معاذ! اللہ کی قسم مجھے تم سے محبت ہے۔ پھر فرمایا: اے معاذ! میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ کسی نماز کے بعد یہ دُعا ہر گز ترک نہ کرنا:

اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ۔

"اے اللہ! تو اپنی یاد پر میری مدد فرما اور اپنے شکر پر اور اچھے طریقے سے اپنی عبادت بجالانے پر"۔

⑤ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

"اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ ایک ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں، وہی مالکِ سلطنت اور لائق تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے"۔

⑥ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَعَافِنِیْ وَاهْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ۔

"اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، میری رہنمائی فرما اور مجھے رزق عطا کر"۔ (سنن ابی داوٗد: ۱/ ۲۲۴)

⑦ اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَئِیْلَ وَمِیْكَائِیْلَ وَإِسْرَافِیْلَ اَعِذْنِیْ مِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔

"اے اللہ! جبریل علیہ السلام، میکائیل علیہ السلام اور اسرافیل علیہ السلام کے رب! مجھے آگ کی گرمی اور قبر کے عذاب سے بچا"۔

⑧ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَآ اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔ (صحیح البخاری، الدعوات، باب الدعاء بعد الصلاۃ: ۲/ ۹۳۷)

"اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں، اُسی کی بادشاہت ہے اور اُسی کے لیے سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے۔ اے اللہ! اُس چیز کو کوئی روکنے والا نہیں جو تو عطا کرے اور جس چیز کو تو روک لے، اُس کو کوئی دینے والا نہیں اور کسی صاحبِ حیثیت کو اُس کی حیثیت تیرے ہاں فائدہ نہیں دے سکتی"۔

⑨ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّآ إِيَّاهُ لَهُ

النِّعْمَةُ وَ لَهُ الْفَضْلُ وَ لَهُ الثَّنَآءُ الْحَسَنُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ۔ (الصحیح لمسلم، المساجد، باب استحباب الذکر بعد الصلاۃ: ۱/ ۲۱۸)

”گناہوں سے باز رہنے اور نیکی کرنے کی قوت اللہ تعالیٰ ہی کی عطا سے ہے۔ ہم اُسی کی عبادت کرتے ہیں، وہی نعمت اور فضل دینے والا ہے، اچھی تعریف کے لائق بھی وہی ہے، اللہ تعالیٰ ہی معبود ہے، ہم اُسی کے لیے دین کو خالص کرتے ہیں اگرچہ کافر ناپسند کریں“۔

⑩ اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِيْ دِيْنِيْ وَ وَسِّعْ لِيْ فِيْ دَارِيْ وَ بَارِكْ لِيْ فِيْ رِزْقِيْ۔

”اے اللہ! میرے لیے میرا دین سنوار دے، میرے گھر میں وسعت عطا کر اور میرے رزق میں برکت پیدا فرما“۔

⑪ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَ الْفَقْرِ وَ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

(الاذکار للنووی، باب الاذکار بعد الصلاۃ: ۱/ ۱۵۵، رقم: ۴۱۸)

”اے اللہ! بے شک! میں کفر، محتاجی اور عذابِ قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں“۔

⑫ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَ مَآ اَخَّرْتُ وَ مَآ اَسْرَرْتُ وَ مَآ اَعْلَنْتُ وَ مَآ اَسْرَفْتُ وَ مَآ اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَ اَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ۔ (الصحیح لمسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب صلاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم: ۱/ ۲۶۳)

”اے اللہ! میرے اگلے، پچھلے، پوشیدہ اور اعلانیہ گناہ معاف فرما۔ میری زیادتی اور میرے وہ گناہ جن کو تو مجھ سے بہتر جانتا ہے بخش دے، تو مسلمانوں کو رتبے میں آگے کرنے والا اور کافروں کو رتبے میں پیچھے کرنے والا ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں“۔

فرض نماز کا سلام پھیر کر سر پر داہنا ہاتھ رکھ کر یہ دُعا پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ عَنِّي الْهَمَّ وَالْحُزْنَ۔

”اللہ کے نام سے میں نے نماز مکمل کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور جو رحمٰن و رحیم ہے اے اللہ! مجھ سے فکر اور غم کو دور فرما دیجیے“۔

سب گناہ معاف:

⑭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ہر نماز کے بعد سُبْحَانَ اللهِ ۳۳ مرتبہ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۳۳ مرتبہ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ ۳۳ مرتبہ پڑھے یہ کل ۹۹ مرتبہ ہوا اور سو کی گنتی پوری کرتے ہوئے ایک مرتبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ پڑھے اس کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں اگرچہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔
(الصحیح لمسلم)

تسبیح کا سنت طریقہ:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دائیں (سیدھے) ہاتھ کے ساتھ تسبیح شمار کرتے ہوئے دیکھا۔

فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھنے کی فضیلت:

⑮ حدیث شریف میں ہے جو شخص فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھے اُس کو جنّت میں داخل ہونے سے سوائے موت کے کوئی چیز نہیں روک سکتی اور وہ دوسری نماز تک اللہ تعالیٰ کی خاص حفاظت میں ہوتا ہے۔

﴿اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّ لَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ﴾. (سُوْرَةُ الْبَقَرَة، آیت نمبر: ۲۵۵)

"اللہ وہ ہے کہ اُس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ زندہ جاوید اور قائم ودائم ہے۔ اُسے اونگھ آتی ہے نہ نیند، اُسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ کون ہے وہ جو اُس کے ہاں سفارش کرسکے مگر اُس کی اجازت سے؟ وہ جانتا ہے جو کچھ لوگوں کے سامنے ہے اور جو کچھ اُن کے پیچھے ہے اور وہ اُس کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کرسکتے مگر جس قدر وہ خود چاہے۔ اُس کی کرسی نے آسمانوں اور زمین کو گھیر رکھا ہے اور اُسے اِن دونوں کی حفاظت نہیں تھکاتی اور وہ بلند تر، نہایت عظمت والا ہے"۔

فرض نماز کے بعد سورہ اخلاص، سورہ فلق اور سورہ ناس پڑھنا:

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

"اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو رحمٰن ہے رحیم ہے"۔

﴿قُلۡ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ① اَللّٰهُ الصَّمَدُ ② لَمۡ يَلِدۡ وَلَمۡ يُوۡلَدۡ ③ وَلَمۡ يَكُنۡ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ④﴾

"آپ کہہ دیجیے کہ وہ اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے، اُس کی نہ کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور نہ ہی کوئی اُس کا ہم پلہ ہے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

"اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو رحمٰن ہے رحیم ہے"۔

﴿قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ الۡفَلَقِ ① مِنۡ شَرِّ مَا خَلَقَ ② وَمِنۡ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ③ وَمِنۡ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِى الۡعُقَدِ ④ وَمِنۡ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ⑤﴾

"فرما دیجیے میں صبح کو پیدا کرنے والے کی پناہ لیتا ہوں، اُس کی تمام تخلیق کی برائی سے اور اندھیری رات کے شر سے جب وہ پھیل جائے اور اُن عورتوں کی برائی سے جو گرہوں میں پھونکتی ہیں اور حسد کرنے والے کی برائی سے جب وہ حسد کرے"۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

"اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو رحمٰن ہے رحیم ہے"۔

﴿قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِ ① مَلِكِ النَّاسِ ② اِلٰهِ النَّاسِ ③ مِنۡ شَرِّ الۡوَسۡوَاسِ الۡخَنَّاسِ ④ الَّذِىۡ يُوَسۡوِسُ فِىۡ صُدُوۡرِ النَّاسِ ⑤ مِنَ الۡجِنَّةِ وَالنَّاسِ ⑥﴾

"آپ کہہ دیجیے میں پناہ چاہتا ہوں لوگوں کے رب کی، لوگوں کے بادشاہ کی، لوگوں کے معبود کی، وسوسہ ڈالنے والے شیطان سے جو آنکھوں سے اوجھل ہے، جو وسوسہ ڈالتا ہے لوگوں کے سینوں میں جنوں میں سے اور انسانوں میں سے"۔

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی ہر نماز کے بعد دُعا:

حضرت مسلم بن ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میرے والد گرامی ہر نماز کے بعد یہ دُعا پڑھا کرتے تھے، میں نے پڑھنا شروع کر دی تو میرے والد گرامی نے فرمایا: اے میرے بیٹے! یہ دُعا تو نے کہاں سے سیکھی ہے؟ عرض کیا: آپ سے۔ تو والد گرامی نے فرمایا: رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم ہر نماز کے بعد یہ دُعا پڑھا کرتے تھے:

① اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَ الْفَقْرِ وَ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

(الاذکار للنووی، باب الاذکار بعد الصلاۃ: ۱/۱۵۵، رقم: ۴۱۸)

"الٰہی میں تیری پناہ لیتا ہوں کفر اور محتاجی اور عذاب قبر سے"۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو یہ دُعا ایسے سکھاتے تھے جیسے قرآنِ مجید کی سورت سکھاتے تھے، فرماتے تھے کہیں:

② اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَ الْمَمَاتِ۔ (سنن النسائی، الاستعاذۃ، باب الاستعاذۃ من فتنۃ الممات: ۲/۳۱۹)

"الٰہی! میں تیری پناہ مانگتا ہوں دوزخ کے عذاب سے اور میں تیری پناہ لیتا ہوں قبر کے عذاب سے اور میں تیری پناہ لیتا ہوں فتنہ مسیح الدجال سے اور میں تیری پناہ لیتا ہوں، زندگی اور موت کے فتنہ سے"۔

نمازِ فجر کے بعد کی جانے والی دُعا:

امّ المؤمنین حضرت سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم فجر کی نماز کے بعد یہ دُعا پڑھا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّ عَمَلًا مُّتَقَبَّلًا وَّ رِزْقًا طَيِّبًا۔

"الٰہی میں تجھ سے چاہتا ہوں فائدہ مند علم اور عمل مقبول ہونے والا اور پاک روزی"۔

نوٹ: فجر کی نماز کی تخصیص اِس لیے ہے کہ جب دن کی ابتداء علم و عمل اور حصول رزق طیب سے ہوگی تو دن نیکیوں اور خیر میں گزرے گا۔ (اشعۃ اللمعات، جلد ۳، ص ۶۴۳، حاشیہ نمبر ۲)

صبح وشام کی دُعائیں

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے ایسے لوگوں کے ساتھ بیٹھنا حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے چار غلاموں کو آزاد کرنے سے زیادہ پسند ہے جو نمازِ فجر سے طلوعِ آفتاب تک اللہ کا ذکر کرتے ہیں۔ (سنن ابی داؤد، کتاب العلم، باب فی القصص، حدیث:3667)

جن بھوت سے حفاظت: (ایک مرتبہ)

جو شخص صبح کے وقت "آیت الکرسی" پڑھے وہ شام تک جن و بھوت سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

﴿اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا یَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ﴿٢٥٥﴾﴾ (سُوْرَةُ الْبَقَرَة)

"اللہ (وہ ہے کہ) اُس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ زندہ وجاوید (اور) قائم ودائم ہے۔ اُسے اُونگھ آتی ہے نہ نیند، اُسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ کون ہے وہ جو اُس کے ہاں سفارش کر سکے مگر اُس کی اِجازت سے؟ وہ جانتا ہے جو کچھ لوگوں کے سامنے ہے اور جو کچھ اُن کے پیچھے ہے، اور وہ اُس کے علم میں سے کسی چیز کا اِحاطہ نہیں کر سکتے مگر جس قدر وہ خود چاہے۔ اُس کی کرسی نے آسمانوں اور زمین کو گھیر رکھا ہے اور اُسے اِن دونوں کی حفاظت نہیں تھکاتی اور وہ بلند تر، نہایت عظمت والا ہے"۔

اور سورۃ الغافر کی یہ آیات پڑھے:

﴿حٰمٓ ﴿١﴾ تَنْزِیْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ﴿٢﴾ غَافِرِ الذَّنْۢبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِیْدِ الْعِقَابِ ذِی الطَّوْلِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِلَیْهِ الْمَصِیْرُ ﴿٣﴾﴾

"حٰمٓ، یہ کتاب اللہ تعالیٰ، غالب (اور جاننے والے کی طرف سے اتری، وہ اللہ تعالیٰ گناہوں کو بخشنے والا، توبہ قبول کرنے والا، سخت عذاب والا اور بڑی قدرت والا ہے۔ اُس کے سوا کوئی معبود نہیں، اُسی کی طرف قیامت کے دن لوٹنا ہے"۔

دنیا و آخرت کے مسائل کا حل: (7 مرتبہ)

﴿حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿١٢٩﴾﴾

(سُوْرَةُ التَّوْبَة)

"مجھے اللہ ہی کافی ہے اُس کے سوا کوئی معبود نہیں، اُسی پر میں نے بھروسہ کیا اور وہ عرشِ عظیم کا رب ہے"۔

جہنم سے خلاصی: (7 مرتبہ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا ہے کہ نمازِ فجر اور نمازِ مغرب کے بعد کسی سے بات کرنے سے پہلے سات مرتبہ یہ پڑھ لیا کرو اور اگر اُس دن یا رات میں مَر جاؤ گے تو تمہاری دوزخ سے ضرور خلاصی ہو گی۔

اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ ۔ (سنن ابوداود، باب مایقول اذا اصبح، حدیث نمبر: ۵۰۷۹)

"اے اللہ! مجھے دوزخ سے محفوظ فرما"۔

شیطان اور مکروہ چیز سے حفاظت: (10 مرتبہ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نمازِ فجر اور مغرب کے بعد ٹانگیں موڑے بغیر جو شخص دس مرتبہ یہ پڑھ لیا کرے تو اُس کے لیے ہر مرتبہ کے بدلے دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور اُس کے دس گناہ (نامۂ اَعمال سے) مٹا دیئے جائیں گے اور اُس کے دس درجے بلند کر دیئے جائیں گے اور ہر بُری چیز سے اور شیطان مَردود سے محفوظ رہے گا، اور شرک کے سوا کوئی گناہ اُسے ہلاک نہ کر سکے گا، اور وہ سب لوگوں سے اَفضل رہے گا، ہاں اگر کوئی اُس سے زیادہ پڑھ کر آگے بڑھ جائے تو اور بات ہے۔ (مشکوٰۃ المصابیح، باب الذکر بعد الصلاۃ)

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۔

"اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں، اُسی کے لیے ملک ہے اور اُسی کے لیے سب تعریف ہے، اُس کے ہاتھ میں خیر ہے، وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے"۔

صبح کے وقت: (1 مرتبہ)

اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ

خَیْرَ هٰذَا الْیَوْمِ فَتْحَهٗ وَنَصْرَهٗ وَنُوْرَهٗ وَ بَرَكَتَهٗ وَ هُدَاهُ، وَ

اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِیْهِ وَ شَرِّ مَا بَعْدَهٗ۔ (سنن ابی داؤد، الادب، باب مایقول اذا اصبح: ۶۹۳)

ہم اور سارا ملک اللہ ہی کے لیے ہے جو رب العالمین ہے صبح کے وقت میں داخل ہوئے۔ اے اللہ! میں تجھ سے اس روز کی بہتری یعنی اس روز کی فتح اور مدد اور اس روز کے نور و برکت اور ہدایت کا سوال کرتا ہوں اور ان چیزوں کے شر سے جو اس دن میں ہیں اور جو اس کے بعد ہوں گی، تیری پناہ چاہتا ہوں۔

جس نے صبح کے وقت یہ دُعا پڑھی تو اُس نے اُس دن کا شکر اَدا کر دیا اور جس نے شام کے وقت یہ دُعا پڑھی تو اُس نے اُس رات کا شکر اَدا کر دیا۔

صبح اور شام: (1 مرتبہ)

اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ اَمْسَیْنَا وَبِكَ نَحْیَا وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَیْكَ النُّشُوْرُ۔

"اے اللہ! تیری ہی حفاظت میں ہم نے صبح کی اور تیری ہی حفاظت میں شام کی اور تیرے ہی نام پر ہم زندہ ہوتے اور تیرے ہی نام پر ہم مَرتے ہیں اور تیری ہی طرف لوٹنا ہے"۔

اللہ سے مدد طلب کرنے کے لیے: (1 مرتبہ)

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ اَصْلِحْ لِیْ شَاْنِیْ كُلَّهٗ وَ لَا تَكِلْنِیْ

اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَةَ عَیْنٍ۔ (مجمع الزوائد، مایقول اذا اصبح واذا امسی: ۱۰/ ۱۱۷، رقم: ۱۷۰۰۸)

"اے زندہ و جاوید! اے قائم و دائم! میں تیری ہی رحمت کے ذریعے سے مدد طلب کرتا ہوں، تو میرا ہر کام سنوار دے اور آنکھ جھپکنے کے برابر بھی مجھے میرے نفس کے سپرد نہ کرنا"۔

کلمۂ اخلاص: (1 مرتبہ)

اَصْبَحْنَا عَلٰی فِطْرَةِ الْاِسْلَامِ وَ كَلِمَةِ الْاِخْلَاصِ وَ دِیْنِ نَبِیِّنَا

مُحَمَّدٍ ﷺ وَ مِلَّةِ اَبِيْنَآ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَام حَنِيْفًا مُّسْلِمًا وَّ مَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ۔ (مجمع الزوائد، باب مايقول اذا اصبح وامسی:۱۰/۱۱۶،رقم:۱۷۰۰۳)

"ہم نے فطرتِ اسلام، کلمۂ اخلاص، اپنے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین اور اپنے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام جو یک رخ (اور) فرماں بردار تھے، کی ملّت پر صبح کی اور وہ مشرکوں میں سے نہیں تھے"۔

سارے جسم کی حفاظت کے لیے: (1 مرتبہ)

اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَدَنِيْ اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ سَمْعِيْ اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَصَرِيْ، لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَ الْفَقْرِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ۔ (سنن ابی داود، رقم:۶۹۴)

"اے اللہ! مجھے میرے بدن میں عافیت دے۔ اے اللہ! مجھے میرے کانوں میں عافیت دے۔ اے اللہ! مجھے میری آنکھوں میں عافیت دے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ اے اللہ! یقیناً میں کفر اور غربت سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور اے اللہ! یقیناً میں عذابِ قبر سے تیری پناہ میں آتا ہوں، تیرے سوا کوئی معبود نہیں"۔

ہر موذی چیز سے حفاظت: (3 مرتبہ)

اَعُوْذُبِكَلِمَاتِ اللهِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔

(ترمذی، باب ماجاء ان للہ ملائکۃ سیاحین فی الارض، حدیث نمبر:۳۶۰۴)

"میں اللہ کے پورے کلمات کے ساتھ پناہ چاہتا ہوں اُس کے شر سے جو اُس نے پیدا کیا"۔

تمام گناہوں کا کفارہ اگرچہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں: (3 مرتبہ)

اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ۔

(مجمع الزوائد، باب الاستغفار عقب الصلوات، حدیث نمبر:۱۶۹۳۴)

"میں رب العزّت سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتا ہوں، جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں وہ ہمیشہ سے زندہ اور قائم ہے اور میں اُس سے توبہ کرتا ہوں"۔

ہر قسم کے جادو ٹونے سے حفاظت کی دعا:

حضرت کعب احبارؒ نے حضرت عبد اللہ بن سلامؓ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ اگر میں مندرجہ ذیل کلمات پابندی سے نہ پڑھتا تو یہ یہودی مجھے (جادو کے زور پر) گدھا بنا دیتے:

أَعُوذُ بِوَجْهِ اللهِ الْعَظِيمِ. الَّذِي لَيْسَ شَيْءٌ أَعْظَمَ مِنْهُ. وَبِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ الَّتِي لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَلَا فَاجِرٌ. وَبِأَسْمَاءِ اللهِ الْحُسْنَى كُلِّهَا. مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ أَعْلَمْ. مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَبَرَأَ وَذَرَأَ۔ (موطا امام مالک، حدیث نمبر:3502)

میں اللہ عظیم کی پناہ پکڑتا ہوں جس سے بڑا کوئی نہیں، اور پناہ پکڑتا ہوں اللہ کے کلماتِ تامہ کی، جس سے کوئی نیک و بد انسان آگے نہیں نکل سکتا، اور پناہ پکڑتا ہوں اللہ کے تمام اسمائے حسنیٰ کی جن کو میں جانتا ہوں اور جن کو نہیں جانتا ہر اس چیز کے شر سے جس کو اللہ نے پیدا کیا اور وجود دیا اور پھیلایا۔

چار (۴) بیماریوں (جنون، اندھا ہونا، جذام، فالج) سے موت تک حفاظت: (3 مرتبہ)

سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهٖ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ۔

(مجمع الزوائد، باب الدعاء فی الصلاۃ وبعدھا، حدیث نمبر:۱۶۹۷۹)

”اللہ پاک ہے عظمتوں والا ہے، اللہ پاک ہے اپنی تعریفوں کے ساتھ، نہیں ہے کسی قسم کی قوت اور طاقت مگر اللہ کی مدد سے۔“

دعا سیدنا انسؓ

جان، مال، دین، اہل و عیال کی ہر نقصان سے حفاظت کے لیے: (1 مرتبہ)

بِسْمِ اللهِ عَلٰى نَفْسِيْ وَ دِيْنِيْ ,بِسْمِ اللهِ عَلٰى اَهْلِيْ وَ مَالِيْ وَ وَلَدِيْ، بِسْمِ اللهِ عَلٰى مَآ اَعْطَانِيْ . اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَبِّيْ لَآ اُشْرِكُ بِهٖ شَيْـًٔا ,اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَاَعَزُّ وَ اَجَلُّ وَ اَعْظَمُ مِمَّآ اَخَافُ

وَاَحْذَرُ عَزَّ جَارُكَ وَ جَلَّ ثَنَآءُكَ وَ لَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ. اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ مَّرِيْدٍ وَ مِنْ شَرِّ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَ هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اِنَّ وَلِيِّيَ اللّٰهُ الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ وَ هُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ۔

”اللہ کے نام کی برکت میری جان پر اور میرے دین پر، اللہ کے نام کی برکت میرے اہل وعیال اور اولاد پر، اللہ کے نام کی برکت ہر اُس چیز پر جو اللہ نے مجھے عطا کی، اللہ تعالیٰ میرے رب ہیں میں کسی کو اُن کے ساتھ شریک نہیں کرتا، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ جل شانہ بہت عزّت والے، بہت بزرگی والے اور بہت بلند ہیں ہر اُس چیز سے جس سے میں ڈرتا یا اندیشہ کرتا ہوں۔ (اے اللہ) آپ کے پڑوس میں (پناہ لینے والا) باعزّت ہے، آپ کی ثناء بڑی ہے، آپ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں اپنے نفس کے شر سے اور ہر سرکش شیطان کے شر سے اور ہر متکبر ظالم کے شر سے، اگر یہ کافر لوگ منہ پھیر لیں تو (اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم!) آپ کہہ دیں میرا اللہ مجھے کافی ہے اُس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اُسی پر میرا بھروسہ ہے، وہ عرش عظیم کا مالک ہے، بے شک! میرا دوست و مددگار وہ اللہ ہے جس نے کتاب کو نازل کیا اور وہ نیکیوں کا کارساز ہے“۔

دُعا سیدنا ابودرداءؓ حادثات سے بچنے کے لیے: (1 مرتبہ)

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَ اَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ مَاشَآءَ اللّٰهُ كَانَ وَ مَا لَمْ يَشَاْ لَمْ يَكُنْ وَلَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ، اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَ مِنْ شَرِّ كُلِّ دَآبَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِيَتِهَا.

اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ۔

"اے اللہ! آپ میرے رب ہیں، نہیں ہے کوئی معبود سوائے آپ کے، میں نے آپ پر بھروسہ کیا اور آپ رب ہیں عرش کریم کے۔ اللہ نے جو چاہا وہ ہوا، اور جو اللہ نے نہ چاہا وہ نہ ہوا، گناہوں سے پھرنے کی طاقت اور عبادت کرنے کی طاقت اللہ ہی کی طرف سے ہے جو بلند اور عظیم ہے، میں جانتا ہوں کہ بے شک! اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو اپنے علم کے ذریعہ سے گھیر رکھا ہے۔ اے اللہ! میں آپ کی پناہ میں آتا ہوں اپنے نفس کے شر سے اور ہر جاندار کے شر سے، تو ہی اُس کی پیشانی پکڑنے والا ہے، بے شک! میرا رب ہی سیدھی راہ پر ہے۔"

صبح اور شام کے معمولات کا نقصان پورا کرنا: (1 مرتبہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص صبح (سورہ روم پارہ ۲۱ کی) یہ تین آیات پڑھ لے تو اُس دن کے جو معمولات وغیرہ اُس سے چھوٹ جائیں اُس کا ثواب مل جائے گا اور جو شخص شام کو یہ آیات پڑھ لے تو اُس رات کے جو معمولات اُس سے چھوٹ جائیں اُس کا ثواب اُسے مل جائے گا۔ (سنن ابی داوٗد، باب ما یقول اذا اصبح، رقم ۵۰۷۶)

﴿فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ وَحِیْنَ تُصْبِحُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَلَهُ الْحَمْدُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِیًّا وَّحِیْنَ تُظْهِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَیُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَیُحْیِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ﴿۱۹﴾﴾

(سُوْرَةُ الرُّوْم)

"تم لوگ جب شام کرو اور جب صبح کرو تو اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کیا کرو۔ اور تمام آسمان اور زمین میں اُنہی کی تعریف ہوتی ہے، اور تم سہ پہر کے وقت اور ظہر کے وقت (بھی اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کیا کرو) وہ زندہ کو مردے سے نکالتے ہیں اور مردہ کو زندہ سے نکالتے ہیں اور زمین کو اُس کے مردہ یعنی خشک ہونے کے بعد زندہ یعنی سرسبز وشاداب کرتے ہیں اور اِسی طرح تم لوگ (قیامت کے روز قبروں سے) نکالے جاؤ گے۔"

ہر کام کے لیے کافی ہونا: (3 مرتبہ)

جو شخص تینوں قل یعنی "سُوْرَةُ الْاِخْلَاص، سُوْرَةُ الْفَلَق، سُوْرَةُ النَّاس" تین (۳) دفعہ صبح اور تین (۳) دفعہ شام کے وقت پڑھے، وہ عمل اُس کے لیے دُنیا کی ہر چیز کے واسطے کافی ہو جاتا ہے۔

(ابوداؤد، باب ما یقول اذا اصبح، حدیث نمبر: ۵۰۸۲)

ادائیگی قرض اور ہر پریشانی سے نجات کے لیے: (1 مرتبہ)

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْۤ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْھَمِّ وَ الْحُزْنِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَ الْكَسْلِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَ الْبُخْلِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَ قَھْرِ الرِّجَالِ. (ابوداؤد، باب فی الاستعاذة، حدیث نمبر:۱۵۵۵)

"یا اللہ! میں فکر اور غم سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں اور عاجزی اور سستی سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں اور بزدلی اور بخل سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں اور قرض کے غالب آجانے اور لوگوں کے مسلط ہوجانے سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں۔"

دنیا و آخرت کی عافیت اپنے لیے اور اہل و اولاد کے لیے: (1 مرتبہ)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا: اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! کون سی دعا افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "اپنے رب سے دنیا اور آخرت میں معافی اور عافیت کا سوال کر"۔ پھر وہ آدمی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس دوسرے دن حاضر خدمت ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! کون سی دعا افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "اپنے رب سے دنیا اور آخرت میں معافی اور عافیت کا سوال کر"۔ پھر وہ آدمی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تیسرے دن حاضر خدمت ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! کون سی دعا افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "اپنے رب سے دنیا اور آخرت میں معافی اور عافیت کا سوال کر، جب تجھے دنیا اور آخرت میں معافی اور عافیت مل جائے گی تو یقیناً تُو کامیاب ہوجائے گا"۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْۤ اَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْۤ اَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ وَاَهْلِيْ وَمَالِيْ، اَللّٰھُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِيْ، وَاٰمِنْ رَّوْعَاتِيْ، اَللّٰھُمَّ احْفَظْنِيْ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ، وَمِنْ خَلْفِيْ، وَعَنْ يَّمِيْنِيْ، وَعَنْ شِمَالِيْ، وَمِنْ فَوْقِيْ، وَاَعُوْذُ

بِعَظَمَتِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِيْ۔ (ابن ماجہ، حدیث نمبر: ۳۸۷۱)

”اے اللہ! بے شک! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں معافی اور عافیت کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! بے شک! میں تجھ سے اپنے دین، اپنی دنیا اور اپنے اہل و مال میں معافی اور عافیت کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! میرے عیبوں پر پردہ ڈال دے اور میری گھبراہٹوں میں امن دے۔ اے اللہ! تُو میری حفاظت فرما میرے سامنے سے، میرے پیچھے سے، میرے دائیں طرف سے، میرے بائیں طرف سے اور میرے اوپر سے، اور میں تیری عظمت کے ساتھ اِس بات سے پناہ مانگتا ہوں کہ ناگہاں اپنے نیچے سے ہلاک کیا جاؤں۔“

دین و دنیا کی بھلائیاں سمیٹنے والی دعا

حضرت طارق بن اشیم اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا جبکہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! جب میں اپنے رب سے سوال کروں تو کیسے کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس طرح کہہ

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ۔

یا اللہ مجھے بخش دے، مجھ پر رحم کر، مجھے عافیت دے اور مجھے رزق دے۔

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (یہ فرماتے ہوئے) انگوٹھے کے سوا چاروں انگلیاں اکٹھی کیں (یعنی چار کا اشارہ کیا) اور فرمایا: یہ کلمات تیرے لیے تیرے دین اور تیری دنیا (کی بھلائیاں) سمیٹے ہوئے ہے۔

غم اور دکھ دور کرنے والی دُعا: (1 مرتبہ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کسی شخص کو جب کبھی کوئی غم اور دکھ لاحق ہو اور وہ یہ کلمات کہہ لے تو اللہ تعالیٰ اُس کا غم اور دکھ دور کر دیں گے اور اُس کی جگہ کشادگی پیدا کر دیں گے۔ کسی نے پوچھا: اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! کیا ہم اِس دُعا کو سیکھ نہ لیں؟!! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیوں نہیں!! جو بھی اِس دعا کو سنے اُس کے لیے مناسب ہے کہ اِسے سیکھ لے۔ (السلسلۃ الصحیحۃ، 199)

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ عَبْدُكَ، وَابْنُ عَبْدِكَ، وَابْنُ اَمَتِكَ، نَاصِيَتِيْ بِيَدِكَ، مَاضٍ فِيَّ حُكْمُكَ، عَدْلٌ فِيَّ قَضَاؤُكَ، اَسْأَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ،

سَمَّيْتَ بِهٖ نَفْسَكَ، اَوْ اَنْزَلْتَهٗ فِيْ كِتَابِكَ، اَوْ عَلَّمْتَهٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ، اَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهٖ فِيْ عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ، اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ رَبِيْعَ قَلْبِيْ، وَنُوْرَ بَصَرِيْ، وَجِلَآءَ حُزْنِيْ، وَذَهَابَ هَمِّيْ۔

"اے اللہ! بے شک! میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے بندے اور تیری بندی کا بیٹا ہوں، میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے، میرے بارے میں تیرا حکم جاری ہے، میرے بارے میں تو تیرا فیصلہ عدل والا ہے، میں تجھ سے تیرے ہر نام کے ساتھ سوال ہوں، جس کے ساتھ تو نے اپنا نام رکھا، یا تُو نے اُسے اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھلایا، یا تو نے اُسے اپنی کسی کتاب میں اُتارا، یا تو نے اُسے اپنے پاس علم غیب میں ترجیح دی، کہ تو قرآن مجید کو میرے دل کی بہار اور میرے سینے کا نور اور میرے غم کی جلاء اور میری پریشانی کو ختم کرنے والا بنا دے۔"

ناگہانی آفتوں سے حفاظت: (3 مرتبہ)

جو شخص یہ دُعا صبح اور شام پڑھے گا، اُسے کوئی چیز تکلیف نہیں دے گی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔ (جامع الترمذی، کتاب الدعوات، باب ماجاء فی الدعاء اذا اصبح وامسی: ۲/۱۴۶)

"اُس اللہ کے نام کے ساتھ جس کے نام کی برکت سے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی زمین کی ہو یا آسمانوں کی اور وہ خوب سننے والا، خوب جاننے والا ہے"۔

زوالِ نعمت سے پناہ مانگنے کی دعا: (1 مرتبہ)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم زوالِ نعمت سے پناہ مانگنے کے لئے یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَآءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيْعِ سَخَطِكَ

الٰہی! میں تیری پناہ چاہتا ہوں تیری نعمت کے چھن جانے سے اور تیری عافیت کے پھر جانے سے اور تیرے ناگہانی عذاب سے اور تیرے ہر طرح کے غصے سے۔ (مسلم: 2/352، ابوداؤد: 1/223)

دنیا سے بے رغبتی اور دنیا کی محبت ختم ہونے کی دعا

اَللّٰھُمَّ لَا عَیْشَ اِلَّا عَیْشُ الآخِرَۃ۔ (بخاری)

اے اللہ! دنیا کی زندگی کچھ بھی نہیں، حقیقی زندگی آخرت کی ہے (وہ نصیب فرما)۔

ساری نعمتوں کے شکر کی دعا: (1 مرتبہ)

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کُلُّہٗ وَلَکَ الشُّکْرُ کُلُّہٗ وَلَکَ الْمُلْکُ کُلُّہٗ وَلَکَ الْخَلْقُ کُلُّہٗ بِیَدِکَ الْخَیْرُ کُلُّہٗ وَاِلَیْکَ یَرْجِعُ الْاَمْرُ کُلُّہٗ اَسْأَلُکَ الْخَیْرَ کُلَّہٗ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الشَّرِّ کُلِّہٖ (مجمع الزوائد، حدیث نمبر: ۱۶۸۸۸)

یا اللہ! تیرے لیے تعریف ہے ساری اور تیرے ہی لیے شکر ہے سارا اور تیرے لیے ہے حکومت ساری اور تیرے لیے مخلوق ہے ساری، تیرے ہاتھ میں بھلائی ہے ساری اور تیری ہی طرف اُمور رجوع ہوتے ہیں تمام، مَیں مانگتا ہوں تجھ سے بھلائی ساری اور مَیں تیری پناہ میں آتا ہوں تمام برائیوں سے۔

روزِ قیامت اللہ تعالیٰ کا بندے کو راضی کرنا: (3 مرتبہ)

جو شخص یہ دُعا تین دفعہ صبح اور تین دفعہ شام کے وقت پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اُسے قیامت کے دن ضرور خوش کرے گا۔

رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ ﷺ نَبِیًّا۔

(سنن ابن ماجہ، باب مایدعوبہ الرجل اذا اصبح وامسی، رقم: ۲۷۵)

”میں اللہ کے ساتھ (اُس کے) رب ہونے پر راضی ہوگیا اور اِسلام کے ساتھ (اُس کے) دین ہونے پر اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ (اُن کے) نبی ہونے پر“۔

ایک روایت کے مطابق یہ پڑھے:

رَضِیْنَا بِاللّٰہِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ ﷺ رَّسُوْلًا۔

”ہم اللہ تعالیٰ کے رب ہونے، اِسلام کے دین ہونے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رسالت پر راضی ہیں“۔

تمام مخلوق کی تعداد کے برابر اجر: (1 مرتبہ)

سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ، وَرِضَا نَفْسِهٖ، وَزِنَةَ عَرْشِهٖ، وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ۔ (سنن ابی داود، کتاب الصلوۃ، باب التسبیح بالحصیٰ، حدیث: ۱۵۰۳)

"میں اللہ کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں اُس کی تعریفوں کے ساتھ، اُس کی مخلوق کی تعداد کے برابر، اُس کی ذات کی رضا کے برابر، اُس کے عرش کے وزن اور اُس کے کلمات کی روشنائی کے برابر"۔

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس تشریف لائے، میرے سامنے چار ہزار کھجور کی گٹھلیاں رکھی ہوئی تھیں جن پر میں تسبیح پڑھ رہی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حیی کی بیٹی (صفیہ)! یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ اِن گٹھلیوں پر تسبیح پڑھ رہی ہوں۔ ارشاد فرمایا: میں جب سے تمہارے پاس آ کر کھڑا ہوں اِس سے زیادہ تسبیح پڑھ چکا ہوں۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! وہ مجھے سکھا دیں۔ ارشاد فرمایا: سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ مِنْ شَيْءٍ کہا کرو یعنی جو چیزیں اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمائی ہیں اُن کی تعداد کے برابر میں اللہ کی پاکی بیان کرتی ہوں۔ (مستدرک حاکم)

دوسری روایت حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا سے ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح کی نماز کے وقت اُن کے پاس سے تشریف لے گئے اور وہ اپنی نماز کی جگہ پر بیٹھی ہوئی (ذکر میں مشغول تھیں) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چاشت کی نماز کے بعد تشریف لائے تو یہ اُسی حال میں بیٹھی ہوئی تھیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت فرمایا: تم اُسی حال میں ہو جس پر میں نے چھوڑا تھا؟ اُنہوں نے عرض کیا: جی ہاں! نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے تم سے جدا ہونے کے بعد چار کلمے تین مرتبہ کہے۔ اگر اُن کلمات کو اِن سب کے مقابلہ میں تولا جائے جو تم نے صبح سے اب تک پڑھا ہے تو وہ کلمے بھاری ہو جائیں۔ وہ کلمے یہ ہیں: سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضَا نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ "میں اللہ تعالیٰ کی مخلوقات کی تعداد کے برابر، اُس کی رضا، اُس کے عرش کے وزن اور اُس کے کلمات کے لکھنے کی سیاہی کے برابر اللہ تعالیٰ کی تسبیح اور تعریف بیان کرتا ہوں"۔ (مسلم)

جنت کا پروانہ۔ سید الاستغفار: (1 مرتبہ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص یقین کی حالت میں شام کے وقت یہ دُعا پڑھے اور اُسی رات فوت

ہو جائے تو وہ شخص جنّت میں جائے گا اور اِسی طرح (حالتِ یقین میں) جو شخص صبح کے وقت یہ دُعا پڑھ لے اور شام تک فوت ہو جائے تو وہ بھی جنّت میں جائے گا۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَ اَنَا عَبْدُكَ وَ اَنَا عَلٰی عَھْدِكَ وَ وَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَ بُوْٓءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَ اَبُوْٓءُ لَكَ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ۔ (جامع الترمذی، کتاب الدعوات، باب ماجاء فی الدعاء اذا اصبح و امسی: ۲/۱۷۶)

"اے اللہ! تو ہی میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو نے مجھے پیدا فرمایا اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں اپنی طاقت کے مطابق تیرے عہد اور وعدے پر قائم ہوں، میں تجھ سے اُس چیز کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جس کا میں نے ارتکاب کیا، میں تیرے سامنے تیرے انعام کا اقرار کرتا ہوں جو مجھ پر ہوا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں، لہٰذا تو مجھے معاف کر دے۔ واقعہ یہ ہے کہ تیرے سوا کوئی گناہوں کو معاف نہیں کر سکتا"۔

آگ سے آزادی اور مغفرت کے لیے: (4 مرتبہ)

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَصْبَحْتُ/ اَمْسَیْتُ اُشْھِدُكَ وَ اُشْھِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَ مَلَآئِكَتَكَ وَ جَمِیْعَ خَلْقِكَ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَ رَسُوْلُكَ۔ (سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب مایقول الرجل اذا اصبح: ۲/۳۵۰)

"اے اللہ! یقیناً میں نے ایسی حالت میں صبح کی کہ تجھے تیرا عرش اُٹھانے والے فرشتوں، تیرے (دیگر) فرشتوں اور تیری تمام مخلوق کو اِس بات پر گواہ بناتا ہوں کہ تو ہی اللہ ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو اکیلا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں اور بلاشبہ! محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں"۔

جو شخص یہ دعا کرے گا اللہ اسے آگ سے آزاد کرے گا: (1 مرتبہ)

اَللّٰھُمَّ عَالِمَ الْغَیْبِ وَ الشَّھَادَةِ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ رَبَّ كُلِّ شَیْءٍ وَ اِلٰہَ كُلِّ شَیْءٍ وَمَلِیْكَهٗ، اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ،

اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَ مِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَ شِرْكِهٖ وَ اَنْ اَقْتَرِفَ عَلٰى نَفْسِيْ سُوْٓءًا اَوْ اَجُرَّهٗ اِلٰى مُسْلِمٍ۔

(سنن ابی داود، الادب، باب مایقول اذا اصبح واذا امسی، حدیث نمبر:3871)

"اے اللہ! زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے! غیب و حاضر کے جاننے والے! ہر شے کے رب اور ہر شے کے معبود! میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کے سوا کوئی معبود نہیں، آپ یکتا ہیں آپ کا کوئی شریک نہیں، اے اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں اپنے نفس کے شر سے اور شیطان کے شر سے اور اُس کے شرک سے اور اِس سے پناہ مانگتا ہوں کہ خود کوئی برائی کروں یا کسی مسلمان کے ذمہ لگاؤں"۔

شیطان اور ہر مکروہ چیز سے حفاظت:(10 مرتبہ)

جو شخص اِسے صبح کے وقت پڑھے گا، اُس کے لیے دس نیکیاں لکھی جائیں گی، دس گناہ معاف کر دئے جائیں گے، دس درجات بلند کیے جائیں گے اور یہ دُعا بنی اسماعیل میں سے دس گردنیں آزاد کرنے کے برابر ہے، نیز اللہ تعالیٰ یہ دُعا پڑھنے والے کو شیطان سے محفوظ رکھے گا، اور جو اِسے شام کے وقت پڑھے گا، اُس کے لیے بھی یہی اجر ہے۔ صبح و شام دس بار اگر نہ پڑھ سکے اور کاہلی کا شکار ہو تو ایک بار پڑھ لے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ (سنن ابی داود، باب مایقول اذا اصبح، حدیث نمبر:۵۰۷۷)

"اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں، اُسی کی بادشاہت اور اُسی کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے"۔

صبح اور شام کا افضل عمل:(100 مرتبہ)

جو شخص یہ دُعا سو مرتبہ صبح اور سو مرتبہ شام پڑھے گا قیامت کے دن کوئی شخص اُس کے عمل سے اَفضل عمل لے کر نہیں آئے گا۔ تاہم اگر کوئی شخص اُس کے برابر یا اُس سے زیادہ دفعہ کہے تو وہ اُس سے بہتر ہو سکتا ہے۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ۔ (صحیح مسلم، باب فضل التھلیل، حدیث نمبر:۲۶۹۲)

"میں اللہ کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں اُس کی تعریف کے ساتھ"۔

جو شخص سو مرتبہ صبح کے وقت یہ دُعا پڑھے گا، اُسے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا، ایک سو

نیکیاں اُس کے نام لکھی جائیں گی اور اُس کے ایک سو گناہ مٹا دیئے جائیں گے اور اِن الفاظ کی برکت سے اُس دن شام تک وہ شیطان سے محفوظ رہے گا اور کوئی شخص اُس سے اَفضل عمل لے کر نہیں آئے گا۔ تاہم اگر کوئی شخص زیادہ دفعہ کہے تو وہ اُس سے بہتر ہو سکتا ہے۔

ستر ہزار فرشتوں کی دعا اور شہادت کی موت:

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد نقل فرماتے ہیں: جو شخص تین مرتبہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھ کر "سورۂ حشر" کی آخری تین آیات پڑھ لے تو اُس کے لیے اللہ تعالیٰ ستّر ہزار فرشتے مقرر فرما دیتے ہیں جو شام تک اُس پر رحمت بھیجتے رہتے ہیں۔ اور اگر اُس دن مر جائے تو شہید مرے گا اور جو شخص شام کو پڑھے تو اُس کے لیے اللہ تعالیٰ ستّر ہزار فرشتے مقرر فرما دیتے ہیں جو صبح تک رحمت بھیجتے رہتے ہیں اور اگر اُس رات مر جائے تو شہید مرے گا۔ (جامع ترمذی، باب فضل القرأۃ آخر سورۃ الحشر، رقم: ۲۹۲۲)

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔

"اللہ تعالیٰ سننے اور جاننے والے کی پناہ چاہتا ہوں شیطان مردود سے"۔

پھر یہ آیات پڑھے:

هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴿۲۲﴾ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۲۳﴾ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۲۴﴾ (سُوْرَةُ الْحَشْر)

"وہ اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، غیب اور حاضر کو جاننے والا ہے۔ وہی بہت رحم کرنے والا مہربان ہے۔ وہ اللہ ہے جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ بادشاہ، بہت پاک، بے عیب، امن دینے والا، نگہبان، غالب، زبردست اور بڑائی کا مالک ہے، جو وہ شریک ٹھہراتے ہیں اُس سے پاک ہے۔ وہی اللہ، پیدا کرنے والا، موجد، صورت دینے والا ہے، اُسی کے لیے سب اَچھے نام ہیں۔ آسمانوں اور زمین کی ہر چیز اُس کی پاکیزگی بیان کرتی ہے اور وہی غالب حکمت والا ہے"۔

تمام آفتوں سے حفاظت: (1 مرتبہ)

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مَا شَآءَ اللّٰهُ كَانَ وَ مَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ، اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا۔ (سنن ابی داوٗد، کتاب الادب، باب مایقول اذا اصبح: ۶۹۲)

"اللہ تعالیٰ پاک ہے اور اُسی کی تعریفیں ہیں اور نہیں طاقت نیکی کی مگر اللہ کی طرف سے، جو اللہ تعالیٰ نے چاہا وہ ہوا او رجو نہ چاہا وہ نہ ہوا۔ میں جانتا ہوں کہ بے شک! اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اور اللہ (علیم وخبیر) کا علم ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے"۔

جو صبح کے وقت یہ کلمات پڑھے گا تو شام تک اُس کی حفاظت ہوگی اور جو شام کو پڑھے گا تو صبح تک اُس کی حفاظت ہوگی۔

ساری پریشانیاں دور کرنے کا مجرب علاج (منجیات): (صبح، شام 1 مرتبہ)

علامہ ابن سیرینؒ کے ذریعہ سے تجربہ کے ساتھ مصیبت وغم کو دور کرنے والی یہ سات آیتیں جو منجیات کے نام سے معروف ہیں، جو مندرجہ ذیل ہیں:

کعب احبارؒ فرماتے ہیں: قرآن میں سات آیتیں ہیں جب میں ان کو پڑھ لیتا ہوں تو کچھ پرواہ نہیں کرتا، اگرچہ آسمان زمین پر گر پڑے تب بھی اللہ کے حکم سے نجات پاؤں گا۔

ایک روایت میں آیا ہے کہ جو کوئی ان آیات کو ہمیشہ پڑھے گا، اگر اس پر اُحد پہاڑ کے برابر عذاب کا پہاڑ آ پڑے گا تو بھی اللہ تعالیٰ ان کی برکت سے اس کو ہٹا دے گا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا: جس نے صبح وشام ان آیتوں کو اپنا وظیفہ بنایا وہ دنیا کی تمام آفتوں سے امن میں رہا، دشمنوں کے مکر سے خدا کی امان میں پہنچا۔

❶ قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَآ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا هُوَ مَوْلٰىنَا وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۱﴾

آپ کہہ دیجیے کہ ہمیں سوائے اللہ کے ہمارے حق میں لکھی ہوئی کوئی چیز پہنچ ہی نہیں سکتی، وہ ہمارا کارساز اور مولیٰ ہے،

مؤمنوں کو تو اللہ کی ذات پاک ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے۔

❷ وَإِن يَمْسَسْكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ ۖ وَإِن يُرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَادَّ لِفَضْلِهِ ۚ يُصِيبُ بِهِ مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ ۚ وَهُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ﴿١٠٧﴾

اور اگر تم کو اللہ کوئی تکلیف پہنچائے تو بجز اس کے اور کوئی اس کو دور کرنے والا نہیں ہے، اور اگر وہ تم کو کوئی خیر پہنچانا چاہے تو اس کے فضل کا کوئی ہٹانے والا نہیں، وہ اپنا فضل اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے نچھاور کردے اور وہ بڑی مغفرت بڑی رحمت والا ہے۔

❸ وَمَا مِن دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا ۚ كُلٌّ فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ

زمین پر چلنے پھرنے والے جتنے جاندار ہیں سب کی روزیاں اللہ تعالیٰ پر ہیں، وہی ان کے رہنے سہنے کی جگہ کو جانتا ہے اور ان کے سونپے جانے کی جگہ کو بھی، سب کچھ واضح کتاب میں موجود ہے۔

❹ إِنِّي تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ رَبِّي وَرَبِّكُم ۚ مَّا مِن دَابَّةٍ إِلَّا هُوَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا ۚ إِنَّ رَبِّي عَلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿٥٦﴾

میرا بھروسہ صرف اللہ تعالیٰ پر ہی ہے جو میرا اور تم سب کا پروردگار ہے، جتنے بھی پاؤں دھرنے والے ہیں سب کی پیشانی وہی تھامے ہوئے ہے، یقیناً میرا رب بالکل صحیح راہ پر ہے۔

❺ وَكَأَيِّن مِّن دَابَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا اللَّهُ يَرْزُقُهَا وَإِيَّاكُمْ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿٦٠﴾

اور بہت سے جانور ہیں جو اپنی روزی اٹھائے نہیں پھرتے، ان سب کو اور تمہیں بھی اللہ تعالیٰ ہی روزی دیتا ہے، وہ بڑا ہی سننے والا جاننے والا ہے۔

❻ مَّا يَفْتَحِ اللَّهُ لِلنَّاسِ مِن رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ۖ وَمَا يُمْسِكْ فَلَا مُرْسِلَ لَهُ مِن بَعْدِهِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٢﴾

اللہ تعالیٰ جو رحمت لوگوں کے لیے کھول دے سو اس کا کوئی بند کرنے والا نہیں، اور جس کو بند کردے سو اس کے بعد اس کا کوئی جاری کرنے والا نہیں، اور وہی غالب حکمت والا ہے۔

⑦ وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۚ قُلْ أَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ إِنْ أَرَادَنِيَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖٓ أَوْ أَرَادَنِيْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ ۚ قُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ۖ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿۳۸﴾

اگر آپ ان سے پوچھیں کہ آسمان و زمین کو کس نے پیدا کیا ہے، تو یقیناً وہ یہی جواب دیں گے کہ اللہ نے۔ آپ ان سے کہیے کہ اچھا یہ تو بتاؤ جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو، اگر اللہ تعالیٰ مجھے نقصان پہنچانا چاہے تو کیا یہ اس کے نقصان کو ہٹا سکتے ہیں، یا اللہ تعالیٰ مجھ پر مہربانی کا ارادہ کرے تو کیا یہ اس کی مہربانی کو روک سکتے ہیں؟ آپ کہہ دیں کہ اللہ مجھے کافی ہے، توکّل کرنے والے اسی پر توکّل کرتے ہیں۔ (مومن کا ہتھیار)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت نصیب ہونا:

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص صبح اور شام مجھ پر دس مرتبہ درود شریف پڑھے اُس کو قیامت کے دن میری شفاعت پہنچے گی۔ (مجمع الزوائد، ۱۰/ ۱۶۳)

صبح و شام دس مرتبہ کوئی مسنون درود شریف پڑھے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ۔

"اے اللہ! رحمت نازل فرما محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر اور آل محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر"۔

سورج نکلنے کی دُعا:

جب سورج طلوع ہو اُس وقت یہ دُعا پڑھیں:

① اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ أَقَالَنَا يَوْمَنَا هٰذَا وَلَمْ يُهْلِكْنَا بِذُنُوْبِنَا۔

(صحیح مسلم، باب ترتیل القرأۃ، حدیث نمبر: ۸۲۲)

"تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے ہمیں آج کا یہ دن دکھایا اور ہمارے (گذشتہ) گناہوں کے سبب ہلاک نہیں کیا"۔

② اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَهَبَ لَنَا هٰذَا الْيَوْمَ وَأَقَالَنَا فِيْهِ عَثَرَاتِنَا

وَلَمْ یُعَذِّبْنَا بِالنَّارِ۔

”تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے ہمیں آج کا دن عطا فرمایا، ہماری لغزشیں معاف فرمائیں اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچایا“۔

اشراق کی نماز کی فضیلت:

① حدیث قدسی ہے: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے انسان! دن کے شروع میں میرے لیے چار رکعت نماز پڑھ، میں تجھے دن کے آخری حصے میں کفایت کروں گا۔

② ”حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے آدم کے بیٹے! دن کے شروع میں چار رکعت پڑھنے سے عاجز نہ بنو میں تمہارے دن بھر کے کام بنا دوں گا۔ (مجمع الزوائد، ۲/ ۴۹۲)

فائدہ: یہ فضیلت اشراق کی نماز کی ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ اِس سے مراد چاشت کی نماز ہو۔

حضرت معاذ بن انس جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص فجر کی نماز سے فارغ ہو کر اُسی جگہ بیٹھا رہتا ہے، خیر کے علاوہ کوئی بات نہیں کرتا، پھر دو رکعت اِشراق کی نماز پڑھتا ہے اُس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں چاہے وہ سمندر کے جھاگ سے زیادہ ہی ہوں۔ (سنن ابی داؤد، باب صلوٰۃ الضحیٰ، رقم: ۱۲۸۷)

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص فجر کی نماز پڑھ کر سورج نکلنے تک اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہتا ہے پھر دو یا چار رکعت (اشراق کی نماز) پڑھتا ہے تو دوزخ کی آگ اُس کی کھال کو (بھی) نہ چھوئے گی۔ (شعب الایمان للبیہقی، ۳/ ۴۲۰)

مقبول حج اور عمرہ کا ثواب:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص فجر کی نماز جماعت سے پڑھتا ہے پھر آفتاب نکلنے تک اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہتا ہے، پھر دو رکعت نفل پڑھتا ہے تو اُسے حج اور عمرہ کا ثواب ملتا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا: کامل حج اور عمرہ کا ثواب، کامل حج اور عمرہ کا ثواب، کامل حج اور عمرہ کا ثواب ملتا ہے۔

(جامع ترمذی، باب ماذکر مما یستحب من الجلوس، رقم: ۵۸۶)

مسجد سے نکلنے کی دُعا:

① بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ۔

”اللہ کے نام کے ساتھ (میں نکلتا ہوں) اور صلوٰۃ وسلام ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر۔“

② رَبِّ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ۔

”الٰہی! میرے گناہ معاف فرما اور میرے لیے اپنے فضل کے دروازے کھول دے۔“

③ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ۔

”الٰہی! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوالی ہوں“۔

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں یہ بھی ہے کہ جب مسجد سے باہر آئے تو یہ کہے:

④ اَللّٰهُمَّ اعْصِمْنِيْ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ۔

”الٰہی! مجھے شیطان مَردود سے بچا“۔

گھر میں داخل ہوتے وقت کی دُعا:

حدیث شریف میں آتا ہے جب کوئی شخص گھر میں داخل ہوتے وقت اور کھانا کھاتے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان (اپنی اولاد سے) کہتا ہے: نہ تمہارے لیے یہاں (رات گزارنے کا) ٹھکانا ہے اور نہ ہی رات کا کھانا۔ اور جب آدمی گھر میں داخل ہوتے وقت اللہ تعالیٰ کو یاد نہ کرے تو شیطان (اپنے ساتھیوں سے) کہتا ہے: تمہیں رات کا ٹھکانا مل گیا اور جب کھانا کھاتے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے تو شیطان کہتا ہے تمہیں رات کا ٹھکانا اور کھانا مل گیا۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلِجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا وَعَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا۔ (سنن ابی داود، باب ماجاء فی من دخل بیتہ مایقول: ۲/ ۴۷۳)

”اے اللہ! میں سوال کرتا ہوں آپ سے اچھے داخلہ کا، اچھی طرح نکلنے کا، اللہ کے نام سے داخل ہوا میں، اللہ کے نام سے نکلا میں، میں نے اپنے رب اللہ پر بھروسہ کیا“۔

فقر و فاقہ اور تنگدستی سے حفاظت کا عمل:

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی ایک روایت ہے کہ: ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آ کر فقر وفاقے اور تنگی کی شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم اپنے گھر میں داخل ہو تو سلام کرو خواہ وہاں کوئی موجود ہو یا نہ ہو، پھر مجھ پر سلام (درود شریف) پیش کرو، اور ایک بار (سورہ اخلاص) قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھو''۔ چنانچہ اس شخص نے یونہی کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس پر رزق کی بارش فرمادی، حتی کہ اس کے پڑوسیوں اور رشتہ داروں کو بھی فیض یاب کیا۔ (القول البدیع للسخاوی، تفسیر قرطبی وتفسیر ابن کثیر)

مال میں برکت و زیادتی:

حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ جس شخص کو یہ منظور ہو کہ میرا مال بڑھ جائے تو اس کو چاہیے کہ ان الفاظ کے ساتھ درود پڑھا کرے: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ

کھانا کھانے کے آداب اور سنتیں

کھانا مسلمان بھی کھاتے ہیں اور کافر بھی کھاتے ہیں۔ مگر مسلمان کے کھانے میں کچھ فرق ہے۔ وہ فرق یہ ہے کہ مسلمان سنتوں اور آداب کی پوری رعایت رکھ کر کھاتے ہیں، اِسی وجہ سے مسلمانوں کا کھانا اُن کے لیے باعثِ ثواب ہے۔

کھانا کھانے کی سنتیں:

کھانا کھانے کی سترہ (۱۷) سنتیں ہیں:

① ہاتھ دھونا۔ ② دسترخوان بچھانا۔ ③ ''بِسْمِ اللّٰه'' پڑھنا۔

④ دائیں ہاتھ سے کھانا۔ ⑤ اپنے آگے سے کھانا۔

⑥ ایک پلیٹ میں دو دو (۲،۲)، تین تین (۳،۳) مل کر کھانا۔

⑦ کھانا کھاتے وقت چار (۴) طریقوں سے بیٹھنا سنّت ہے:

❶ دونوں گھٹنے کھڑے رہیں۔ ❷ دونوں گھٹنے بچھا کر قعدہ کی طرح بیٹھنا۔

❸ آگے کی طرف جھک کر بیٹھنا۔ ❹ سیدھا پاؤں کھڑا کرنا اور الٹا پاؤں بچھانا

⑧ اگر لقمہ گر جائے تو اٹھا کر صاف کر کے کھا لینا۔

⑨ کھانا کھانے کے درمیان کی دعا پڑھنا سنّت ہے اور تین (۳) بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ پڑھنا سنّت ہے۔

⑩ کھانا کھانے کے بعد انگلیاں چاٹنا۔

⑪ برتن کو اچھی طرح صاف کرنا سنّت ہے کیونکہ برتن اُس کے لیے دُعائے مغفرت کرتے ہیں۔

⑫ دستر خوان سے ذرہ اُٹھا کر کھا لینا۔ ⑬ کھانے میں عیب نہ نکالنا۔

⑭ کھانا کھانے کے بعد دُعا پڑھنا۔ ⑮ دستر خوان اٹھانے کی دُعا پڑھنا۔

⑯ کھانا کھانے کے بعد ہاتھ دھونا۔ ⑰ کھانا کھانے کے بعد ہاتھ دھونے کی دُعا پڑھنا۔

(معارف السنن، ج ۲، ص ۵۶)

کھانے کے لیے ہاتھ دھونا:

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو یہ چاہتا ہے کہ اُس کے گھر میں خیر زیادہ ہو، اُس کو چاہیے کہ کھانا کھائے تو ہاتھ دھوئے اور جب فارغ ہو جائے تو ہاتھ دھوئے۔ (ابن ماجہ، ۲/ ۲۳۲)

ہاتھ دھوتے وقت ایک ہاتھ یا صرف ایک اُنگلی دھونا کافی نہیں، بلکہ مکمل گٹوں تک ہاتھ دھونا سنّت ہے۔

(فتاویٰ عالمگیری، کتاب الکراہیۃ: ۵/ ۳۳۷)

سیلاب چی میں ہاتھ دھونا درست ہے، البتہ جس برتن میں کھایا ہو اُس میں ہاتھ دھونا بے ادبی ہے۔

(اتحاف، ۵/ ۲۲۹)

کھانے کے لیے ہاتھ دھونے کے بعد ہاتھ کو تولیہ، رومال وغیرہ سے پونچھنا نہیں چاہیے۔ (بحر، ۸/ ۱۸۴)

ہاتھ کے ساتھ منہ دھونا یا کلی کرنا سنّت نہیں۔

نمک سے کھانے کی ابتدا:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: کھانا نمک سے شروع کریں اُس میں ستر (۷۰) بیماریوں کی شفاء ہے۔

(شامی، کتاب الحظر والاباحۃ: ۶/ ۳۴۰)

کھانے سے پہلے یہ دعا پڑھیں:

حضرت وحشی بن حرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! ہم کھانا کھاتے ہیں لیکن! ہم سیر نہیں ہوتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم علیحدہ علیحدہ کھاتے ہوگے؟ عرض کیا، جی ہاں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! فرمایا: اکٹھے کھانا کھایا کرو اور اللہ کا پاک نام لیا کرو، کھانے میں تمہارے لیے برکت ڈال دی جائے گی۔ لہٰذا کھانے سے پہلے پڑھو:

بِسْمِ اللّٰہِ وَ عَلٰی بَرَکَۃِ اللّٰہِ۔ (صلاح المؤمن فی الدعاء والذکر)

"اللہ کے نام سے اور اللہ کی برکت سے میں شروع کرتا ہوں"۔

بسم اللہ پڑھنا بھول جائیں تو یاد آنے پر یہ پڑھیں:

① بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ۔ (جامع ترمذی)

"اللہ کے نام کے ساتھ اُس کے اوّل میں اور اُس کے آخر میں (یعنی کھانے کے)"۔

② بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاَوْسَطَہٗ وَاٰخِرَہٗ۔

"اللہ کے نام کے ساتھ اَوّل اُس کے، درمیان اُس کے اور آخر اُس کے (یعنی کھانے کے)"۔

① امّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو اگر اپنے کھانے پر اللہ کا ذکر بھول جائے یعنی بِسْمِ اللّٰہ شریف بھول گیا تو وہ یاد آنے پر پڑھ لے، کیونکہ کھانے کے وقت بِسْمِ اللّٰہ شریف پڑھنا سنّت ہے۔

② دوسری روایت ہے کہ جس کھانے پر بِسْمِ اللّٰہ نہ پڑھی جائے تو شیطان کو اس میں ساتھ کھانے کا موقع مل جاتا ہے۔ (مشکوٰۃ)

کھانے کے بعد انگلیاں چاٹنا:

جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو اپنی انگلیاں چاٹ لے، کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ ان میں سے کس انگلی میں برکت ہے۔ (جامع ترمذی، رقم: ۱۸۰۱)

کھانے کے بعد انگلیاں چاٹنے کا طریقہ:

روایات میں آتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین انگلیوں سے کھانا تناول فرماتے تھے اور کھانے کے بعد ان کو چاٹ لیا کرتے تھے اور انگلیوں کو چاٹنے کی ترتیب یہ ہوتی تھی کہ پہلے درمیان والی انگلی (بڑی انگلی) کو چاٹتے تھے، پھر اس کے ساتھ والی (شہادت کی انگلی) اور اخیر میں انگوٹھے کو۔ (المعجم الأوسط: 2/180)

کھانے کے بعد کی دُعائیں:

① حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کھانا کھاتے یا پانی پیتے تو اِن کلماتِ طیبات کے ساتھ اللہ (کریم) کا شکر ادا فرماتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَطْعَمَ وَسَقٰی وَسَوَّغَهٗ وَجَعَلَ لَهٗ مَخْرَجًا۔

(سنن ابی داؤد، رقم: ۳۸۵۱)

"اللہ کا شکر ہے جس ذات پاک نے کھلایا اور پلایا اور اُسے با آسانی اُتارا اور اُس کے نکلنے کا راستہ بنایا"۔

② ایک صحابی رضی اللہ عنہ جنہوں نے آٹھ سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کی، فرماتے ہیں: اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ جب کھانا شروع فرماتے تو بِسْمِ اللّٰہ پڑھتے اور جب کھانا کھا لیتے تو (یہ دُعا) پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَطْعَمْتَ وَ اَسْقَيْتَ وَ اَشْبَعْتَ وَ اَرْوَيْتَ فَلَكَ الْحَمْدُ غَيْرَ مَكْفُوْرٍ وَّلَا مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ۔

(عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی، باب مایقول اذا فرغ من غداء وعشاء: ۱۶۳، رقم: ۴۸۸)

"اے اللہ! آپ ہی کے لیے تعریف ہے آپ نے کھلایا پلایا، آسودہ کیا، سیراب کیا، بس! آپ ہی کے لیے تعریف ہے جس میں نہ ناشکری کی گئی، نہ چھوڑی گئی اور نہ (اے رب) بے پرواہی برتی گئی"۔

③ یا یہ دعا پڑھیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَطْعَمَنَا وَ سَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِیْنَ۔

"شکر ہے اللہ تعالیٰ کا جس نے ہمیں کھلایا پلایا اور ہمیں مسلمان بنایا"۔

④ یا یہ دعا پڑھیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ غَيْرَ مُوَدَّعٍ وَّ لَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا۔

"اللہ تعالیٰ کا شکر ہے بہت بہت اور پاکیزہ اور بابرکت شکر، نہ اُس (کھانے) کو خیر باد کہا جا سکتا ہے، نہ اِس سے بے نیاز ہوا جا سکتا ہے، اے ہمارے پروردگار (تو اِس شکر نعمت کو قبول فرما)۔"

دسترخوان اٹھاتے وقت کی دعا:

❶ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دسترخوان اٹھایا جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دعا فرماتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَّلَا مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا۔

"اللہ عزوجل کا بے حد پاکیزہ شکر ہے جس میں برکت دی جائے نہ کفایت کیا ہوا اور نہ وداع کیا ہوا، اور نہ اِس سے لاپرواہی کی ہوئی، اے ہمارے رب!"

❷ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کھانا کھالیتے تو (کبھی) یہ دُعا بھی فرماتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ مَنَّ عَلَيْنَا وَ هَدَانَا وَ الَّذِيْٓ اَشْبَعَنَا وَ اَرْوَانَا وَكُلَّ الْاِحْسَانِ اٰتَانَا۔ (عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی، باب مایقول اذا اکل: ۱۵۸، رقم: ۴۶۷)

"تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہم پر اِحسان فرمایا، اور ہمیں ہدایت عطا فرمائی ہمیں پیٹ بھر کر کھانا کھلایا، ہمیں سیراب فرمایا اور ہر قِسم کا اِحسان ہم پر فرمایا"۔

بیمار کے ساتھ کھانا کھاتے وقت کے کلمات:

اگر کسی جذام والے یا کسی بھی آفت زدہ کے ساتھ مل کر کھانا کھائے تو یہ کلمات کہے:

بِسْمِ اللّٰهِ ثِقَةً بِاللّٰهِ وَتَوَكُّلًا عَلَى اللّٰهِ۔ (جامع الترمذی، کتاب الاطعمۃ، باب الاکل مع المجزوم: ۲/۴)

"اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ (کھاتا ہوں) اِس حال میں کہ اللہ تعالیٰ پر اعتماد اور بھروسہ کرتا ہوں"۔

میزبان کے لیے دُعائیں:

❶ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میزبان کے لیے ایسے دُعا کرنی چاہیے:

اَللّٰھُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ۔ (صحیح مسلم، باب اکرام الضیف: ۲/ ۱۸۴)

”الٰہی! تو اُسے کھلا جس نے ہمیں کھلایا اور تو اُس کو پلا جس نے ہمیں پلایا“۔

❷ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے والد ماجد کے پاس تشریف لائے، ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کھانا اور دودھ سے لبریز مشکیزہ پیش کیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھانا تناول فرمایا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کھجوریں پیش کی گئیں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پانی پیش کیا گیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پانی پیا۔ پھر برتن اُس شخص کو پکڑا دیا جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دائیں طرف تھا۔ میرے والدِ محترم نے عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! ہمارے لیے دُعا فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دُعا فرمائی:

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَھُمْ فِیْمَا رَزَقْتَھُمْ وَاغْفِرْلَھُمْ وَارْحَمْھُمْ۔

(الصحیح لمسلم، کتاب الاشربۃ، باب استحباب وضع النوی: ۲/ ۱۸۰)

”الٰہی! جو تو نے اِنہیں رزق دیا ہے اُس میں برکت عطا فرما اور اِنہیں معاف فرما اور اِن پر رحم فرما“۔

جب لقمہ گر جائے:

گرے ہوئے لقمے کو اُٹھا کر کھانا سنّت ہے۔ (مسلم، ۲/ ۱۷۶)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص دسترخوان پر گرے ہوئے ٹکڑوں کو تلاش کر کے کھائے گا۔ اللہ تعالیٰ اُس کی مغفرت فرمادے گا۔ (مجمع، ۷/ ۳۷)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو کسی برتن میں کھائے پھر اُس کو خوب صاف کرے تو برتن اُس کو دعا دیتا ہے کہ: ” اے اللہ! جس طرح اِس نے مجھے شیطان سے آزاد کیا اللہ تعالیٰ آپ اِسے جہنّم سے آزاد کر دیجئے۔ (مشکوٰۃ ص ۳۶۸۵)

دودھ پینے کے بعد کی دُعا:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی دودھ

پیے تو کہے:

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْہِ وَزِدْنَا مِنْہُ۔ (جامع الترمذی، کتاب الدعوات، باب اذا اکل طعاما: ۲/ ۱۸۳)

"الٰہی! تو ہمارے واسطے اِس میں برکت عطا فرما اور ہمیں اِس سے زیادہ عطا فرما"۔

نیا پھل دیکھ کر کی جانے والی دُعا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لوگ جب نیا پھل دیکھتے تو اُسے بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پیش کرتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُسے پکڑ کر یہ دُعا مانگتے:

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ ثَمَرِنَا وَ بَارِکْ لَنَا فِیْ مَدِیْنَتِنَا وَ بَارِکْ لَنَا فِیْ صَاعِنَا وَ بَارِکْ لَنَا فِیْ مُدِّنَا۔ (الصحیح لمسلم، کتاب الحج، باب فضل المدینۃ: ۱/ ۴۴۲)

"الٰہی! ہمارے پھل میں برکت فرما۔ ہمارے شہر میں برکت فرما، ہمارے صاع میں برکت فرما، ہمارے مُد میں برکت فرما"۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چھوٹے بچے کو بلاتے تو وہ پھل اُنہیں عنایت فرما دیتے۔

"مسلم" کی روایت میں ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دُعا فرماتے: "برکت کے ساتھ برکت فرما"۔ پھر وہ پھل اُس بچے کو عطا فرما دیتے جو پاس موجود ہوتا۔

نئے پھل کو دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک اور اندازِ شکر اور دُعا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا: "جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ عالیہ میں نیا پھل لایا جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُسے آنکھوں سے لگاتے اور اُسے بوسہ دیتے اور بارگاہ رب العالمین میں عرض کرتے:

اَللّٰھُمَّ کَمَآ اَرَیْتَنَا اَوَّلَہٗ فَاَرِنَا اٰخِرَہٗ۔

"الٰہی! تو نے ہمیں اِس کی ابتدا دکھائی ہے اِس کی اِنتہاء بھی دکھا"۔

پھر بچوں میں جو بچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ہوتا اُسے عطا فرما دیتے۔

پانی پینے کی سنتیں:

پانی پینے کی سات (۷) سنتیں ہیں:

① پانی کی پاکی اور ناپاکی کی تحقیق کر کے پانی پینا۔ ② بیٹھ کر پانی پینا۔

③ "بِسۡمِ اللّٰہ" پڑھ کر پانی پینا۔ ④ دائیں ہاتھ سے پانی پینا۔

⑤ تین (۳) سانس میں پانی پینا۔ ⑥ برتن میں سانس نہ لینا۔

⑦ ہر سانس لیتے وقت "سُبۡحَانَ اللّٰہِ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ اَللّٰہُ اَکۡبَر" پڑھنا۔ (رواہ معارف السنن، ج۲ص۷۸)

آبِ زم زم پینے کے آداب:

آب زم زم پینے کے مندرجہ ذیل آداب ہیں:

① "بِسۡمِ اللّٰہِ" پڑھ کر پینا۔ ② کھڑے ہو کر پینا۔

③ قبلہ رو ہو کر پینا۔ ④ خوب ڈٹ کر پینا۔

⑤ تین (۳) مرتبہ سانس لے کر پینا۔ ⑥ پینے کے بعد اللہ کی حمد کرنا۔

⑦ سر اور منہ پر بھی پانی ملنا۔ ⑧ باقی بدن پر بھی ڈالنا۔

⑨ زیادہ باقی بچے تو کولر میں واپس ڈال دے۔ (ورنہ ساتھ دوسرے وقت کے لیے رکھ لے)

آب زمزم پینے کی دعا:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُكَ عِلۡمًا نَّافِعًا وَّرِزۡقًا وَّاسِعًا وَّشِفَآءً مِّنۡ كُلِّ دَآءٍ۔

"اے اللہ میں تجھ سے نفع دینے والے علم اور فراخی والے رزق اور ہر مرض سے شفا کا سوال کرتا ہوں"۔

روزے کی دعا

وَبِصَوۡمِ غَدٍ نَّوَيۡتُ مِنۡ شَهۡرِ رَمَضَانَ۔

"میں رمضان کے آئندہ کل کے روزے کی نیت کرتا ہوں"۔

افطاری کے وقت کی دُعائیں:

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو افطار کے وقت یہ دُعا پڑھتے ہوئے سنا:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُکَ بِرَحۡمَتِکَ الَّتِیۡ وَسِعَتۡ کُلَّ شَیۡءٍ اَنۡ تَغۡفِرَ لِیۡ۔

(کتاب الاذکار للنووی، کتاب اذکار الصیام، باب مایقول عند الافطار: ۱/۱۹۰، رقم: ۵۴۸)

"الٰہی! میں تجھ سے تیری رحمت کے طفیل جو ہر چیز کو شامل ہے، سوال کرتا ہوں کہ تو میری مغفرت فرمادے"۔

حضرت معاذ بن زہرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب روزہ افطار فرماتے تو یہ دُعا فرماتے:

اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمۡتُ وَعَلٰی رِزۡقِکَ اَفۡطَرۡتُ۔

(سنن ابی داود، کتاب الصیام، باب القول عند الافطار: ۱/۳۴۲)

"الٰہی! میں نے تیرے لیے روزہ رکھا اور تیرے رزق سے افطار کیا"۔

روزہ افطار کرنے کے بعد کی دعا:

ذَھَبَ الظَّمَاُ وَ ابۡتَلَّتِ الۡعُرُوۡقُ وَ ثَبَتَ الۡاَجۡرُ اِنۡ شَآءَ اللّٰہُ۔

(سنن ابی داود، کتاب الصیام، باب القول عند الافطار: ۱/۳۴۲)

"پیاس چلی گئی، رگیں تر ہوگئیں، اور اِنۡ شَآءَ اللّٰہ اجر ثابت ہو چکا"۔

کسی کے ہاں افطار کرنے کی دُعا:

اَفۡطَرَ عِنۡدَکُمُ الصَّآئِمُوۡنَ وَ اَکَلَ طَعَامَکُمُ الۡاَبۡرَارُ وَ صَلَّتۡ عَلَیۡکُمُ الۡمَلَآئِکَۃُ۔

"روزے دار تمہارے پاس روزہ افطار کریں، اور نیک بندے تمہارا کھانا کھائیں، فرشتے تم پر رحمت بھیجیں"۔

روزہ دار کو کوئی شخص گالی دے تو وہ کیا کہے؟

اِنِّیۡ صَآئِمٌ اِنِّیۡ صَآئِمٌ "میں روزے سے ہوں، میں روزے سے ہوں"

دن بھر کے اذکار

① ایک حدیث میں ہے جو شخص دن میں دس مرتبہ شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے، اللہ تعالیٰ اُس کے ساتھ ایک فرشتہ مقرر کر دیتا ہے جو اُس سے شیطان کو دور کرتا رہتا ہے۔

اِس طرح پڑھے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

② ایک روایت میں ہے مندرجہ ذیل دُعا سو مرتبہ پڑھے اور ایک روایت کے مطابق دو سو مرتبہ پڑھے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

"اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اُس کا کوئی شریک نہیں، اُسی کی بادشاہی ہے اور وہی تعریف کا مستحق اور ہر چیز پر قادر ہے"۔

③ سو مرتبہ مندرجہ ذیل دُعا پڑھے:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔

④ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: چار کلمات اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ محبوب ہیں:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔ (100 مرتبہ)

"اللہ پاک ہے، سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے، گناہ سے بچنے کی ہمت ہے نہ نیکی کرنے کی طاقت مگر اللہ ہی کی توفیق سے"۔

⑤ سب سے افضل ذکر ہے: (100 مرتبہ)

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ "اللہ کے سوا کوئی (حقیقی) معبود نہیں"۔

۶ جنت کا خزانہ: (100 مرتبہ)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے عبداللہ بن قیس! کیا میں تمھیں جنّت کے خزانوں میں سے ایک خزانے کے متعلّق نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! کیوں نہیں!! ضرور بتایئے! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم کہو:

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

"گناہ سے بچنے کی ہمّت ہے، نہ نیکی کرنے کی طاقت مگر اللہ ہی کی توفیق سے"۔

۷ روزانہ ایک ہزار نیکیاں:

ایک حدیث پاک میں آیا ہے کہ کیا تم میں سے کوئی شخص اِس بات سے عاجز ہے کہ ہر روز ایک ہزار نیکیاں کمائے؟!! جو شخص ہزار مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ پڑھے اُس کے لیے ہزار نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور ہزار خطائیں مٹا دی جاتی ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ سب سے افضل دُعا ہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ۔

"سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے"۔

۸ اللہ کے حضور توبہ کرنا: (70 یا 100 مرتبہ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "اللہ کی قسم! میں ستّر مرتبہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگتا ہوں اور اُس کے سامنے توبہ کرتا ہوں"۔

نیز نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے: "اے لوگو! اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ کرو، میں دن میں سو دفعہ اُس کے حضور توبہ کرتا ہوں"۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ۔

"میں اللہ سے معافی مانگتا ہوں، وہ اللہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں، زندہ ہے کائنات کا نگران ہے اور میں اُسی کے حضور توبہ کرتا ہوں"۔

حق کی اتباع اور باطل سے اجتناب کی دعا:

اَللّٰھُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَّارْزُقْنَا اتِّبَاعَہٗ وَاَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلًا وَّارْزُقْنَا اجْتِنَابَہٗ۔ (تفسیر ابن کثیر: ۱/ ۲۹۲)

"اے اللہ! حق کو حق دکھا اور اس پر عمل نصیب فرما، اور باطل کو باطل دکھا اور اس سے بچنا نصیب فرما۔"

⑨ درود شریف کے فضائل: (100 مرتبہ)

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝۵۶﴾ (سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب)

"بے شک! اللہ تعالیٰ اور اُس کے فرشتے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں، ایمان والو! تم بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود اور سلام بھیجو"۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے: "جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے گا، اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا"۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

"اے اللہ! رحمت نازل فرما! محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور اُن کی آل پر جیسے کہ رحمت نازل فرمائی تُو نے ابراہیم علیہ السلام پر اور اُن کی آل پر۔ بے شک! تُو تعریف کا لائق، بڑی بزرگی والا ہے۔ اے اللہ! برکت نازل فرما محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور اُن کی آل پر جیسے کہ تُو نے برکت نازل فرمائی ابراہیم علیہ السلام پر اور اُن کی آل پر، بے شک! تُو تعریف کا لائق، بڑی بزرگی والا ہے"۔

فضیلت: حدیث شریف میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اِرشاد کا مفہوم ہے کہ تین (۳) آدمی ایسے ہیں

کہ جو قیامت کے دن عرش کے سائے میں ہوں گے، جس دن اُس عرش کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔ وہ تین (۳) شخص یہ ہیں:

① جو کسی مصیبت زدہ کی مصیبت ہٹائے۔

② جو شخص میری سنتوں کو زندہ کرے۔

③ جو شخص مجھ پر کثرت سے درود بھیجے۔ (رواہ کنز العمال، ج ۱/ص ۳۱۶)

مختصر ترین درود شریف:

اصل درود شریف تو "درودِ ابراہیمی" ہے جس کو نماز کے اندر بھی پڑھتے ہیں، اگرچہ درود شریف کے اور بھی الفاظ ہیں لیکن! تمام علماء کا اِس پر اتفاق ہے کہ اَفضل درود شریف "درودِ ابراہیمی" ہے، کیونکہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے براہِ راست صحابہ رضی اللہ عنہم کو یہ درود سکھایا کہ اِس طرح مجھ پر درود بھیجا کرو۔ البتہ جب بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اسم مبارک آئے تو ہر مرتبہ چونکہ درودِ ابراہیمی کا پڑھنا مشکل ہوتا ہے، اِس لیے درود شریف کا آسان اور مختصر جملہ یہ تجویز کر دیا کہ "صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" اِس کے معنی یہ ہیں کہ "اللہ تعالیٰ اُن پر درود بھیجے، اور سلام بھیجے" اِس میں درود بھی ہو گیا، سلام بھی ہو گیا۔ لہٰذا اگر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اسم گرامی سنتے وقت صرف "صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" کہہ لیا جائے یا لکھتے وقت صرف "صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" لکھ دیا جائے تو درود شریف کی فضیلت حاصل ہو جاتی ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت کے لیے درود:

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: میری اُمّت میں سے میرے ساتھ شدید محبت کرنے والے وہ لوگ ہیں جو میرے بعد آئیں گے، اُن میں سے ہر ایک کی تمنا یہ ہوگی کہ کاش! وہ اپنے سب اہل و عیال اور مال و اسباب کے بدلے میں میری زیارت کر لیں۔ (رواہ مسلم واحمد)

اگر کسی شخص کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت کا شوق ہو تو روزانہ سو مرتبہ یہ درود شریف پڑھے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

اگر کوئی شخص یہ کرے تو اللہ تعالیٰ اُس کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت نصیب فرما دیتے ہیں بشرطیکہ شوق اور طلبِ کامل ہو اور گناہوں سے بھی بچتا ہو۔

دعائے خیر:

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا اَبْوَابَ الْخَیْرِ وَاَبْوَابَ الْبَرَکَۃِ وَاَبْوَابَ النِّعْمَۃِ وَاَبْوَابَ الرِّزْقِ وَاَبْوَابَ الْقُوَّۃِ وَاَبْوَابَ الصِّحَّۃِ وَاَبْوَابَ السَّلَامَۃِ وَاَبْوَابَ الْجَنَّۃِ، اَللّٰھُمَّ عَافِنَا مِنْ کُلِّ بَلَاءِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْآخِرَۃِ۔

اے اللہ! کھول دے ہم پر خیر کے دروازے، برکت کے دروازے، نعمتوں کے دروازے، رزق کے دروازے، طاقت کے دروازے، صحت کے دروازے، سلامتی کے دروازے اور جنت کے دروازے۔ اے اللہ! دنیا کی ہر آزمائش سے اور آخرت کے عذاب سے ہماری حفاظت فرما۔

مستجاب الدعوات لوگ:

(یعنی وہ لوگ جن کی دعائیں بارگاہِ الٰہی میں قبول ہوتی ہیں)

① حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص مؤمن مرد اور مؤمن عورتوں کے لیے ہر روز ستائیس یا پچیس مرتبہ (دونوں میں سے کوئی ایک عدد فرمایا) مغفرت طلب کرتا ہے، وہ ان لوگوں میں سے ہوجاتا ہے جن کی دعا قبول کی جاتی ہے، اور جن کی برکت سے زمین والوں کو رزق دیا جاتا ہے۔'' (مجمع الزوائد، کتاب التوبۃ، ج:۱۰، ص:۲۱۰، رقم:۱۷۶۰۰، ط: مکتبۃ القدسی)

② ایک روایت میں ہے کہ جو شخص مؤمن مَردوں اور عورتوں کے لیے بخشش طلب کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اُن مؤمنین و مؤمنات کی تعداد کے مطابق اُس کے لیے نیکیاں لکھ دیتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَنَا وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ وَ الْمُسْلِمِیْنَ وَ الْمُسْلِمَاتِ، اَلْاَحْیَاءِ مِنْھُمْ وَالْاَمْوَاتِ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ

الرَّاحِمِیْنَ۔ (مجمع الزوائد، بَابُ الِاسْتِغْفَارِ لِلْمُؤْمِنِینَ وَالْمُؤْمِنَاتِ: حدیث نمبر: ۱۷۵۹۷)

"الٰہی! تو میرے اور تمام مؤمن مَردوں اور مؤمن عورتوں کے اور تمام مسلمان مَردوں اور مسلمان عورتوں کے گناہ بخش دے، اُن کے بھی جو زندہ ہیں اور جو وفات پا چکے ہیں اپنی رحمت سے اے ارحم الراحمین۔"

۳ ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے کوئی ایسا عمل بتایئے کہ میری ہر دعا قبول ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: "اپنی کمائی کو پاکیزہ بنالو، تمہاری ہر دعا قبول ہوگی"۔

کمائی کو پاکیزہ کیسے بنائیں؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: سات باتیں جس کے کاروبار میں ہوں گی اس کا رزق پاکیزہ ہوگا: بات کرے تو سچ بولے۔ وعدہ کرے تو پورا کرے۔ امانت میں خیانت نہ کرے۔ سودا بیچے تو خواہ مخواہ تعریف نہ کرے۔ سودا خریدے تو خواہ مخواہ عیب نہ نکالے۔ کسی کا حق دینا ہے تو ٹال مٹول نہ کرے۔ کسی سے حق لینا ہے تو ظلم و سختی نہ کرے۔

قضا نمازیں پڑھنے کا بیان

"اَدا" اُسے کہتے ہیں کہ کسی عبادت کو اُس کے مقررہ وقت پر کرلیا جائے اور "قضا" اُسے کہتے ہیں کہ کسی فرض یا واجب کو اُس کے مقررہ وقت گزر جانے کے بعد کیا جائے، مثلاً: ظہر کی نماز ظہر کے وقت میں پڑھ لی تو ادا کہلائے گی اور ظہر کا وقت نکل جانے کے بعد پڑھی تو قضا سمجھی جائے گی۔

تمام فرض نمازوں کی قضا فرض اور واجب کی قضا واجب ہے اور بعض سنتوں کی قضا سنّت ہے۔

نماز قضاء ہونے پر بہت زیادہ نقصان:

حضرت نوفل بن معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کی ایک نماز بھی فوت ہوگئی وہ ایسا ہے کہ گویا اُس کے گھر کے لوگ اور مال و دولت سب چھین لیا گیا ہو۔ (صحیح ابن حبان، ۴/۳۳۰)

"حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے دوست (نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) نے مجھے یہ وصیت فرمائی تھی کہ تم کسی کو اللہ کا شریک نہ بنانا خواہ تمہارے ٹکڑے ٹکڑے کر کے جلا کیوں نہ دیا جائے اور جان بوجھ کر فرض نماز نہ چھوڑنا، جس نے قصداً نماز چھوڑ دی تو اُس سے ذمہ بری ہوگیا، نیز کبھی شراب نہ پینا کیونکہ یہ ہر برائی کی کنجی

ہے۔" (رواہ ابن ماجہ)

نماز کی قضاء کا حکم:

قرآن وحدیث میں وارد نماز کی وقت پر ادائیگی کی خصوصی تاکید کے باوجود بعض مرتبہ نماز فوت ہو جاتی ہے، کبھی بھول سے، کبھی کوئی عذر لاحق ہونے کی بنا پر اور کبھی محض لاپرواہی اور غفلت کی وجہ سے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اقوال وافعال کی روشنی میں جمہور فقہاء علماء ومحدثین ومفسرین کا اتفاق ہے کہ تمام فوت شدہ نمازوں کی قضا کرنی لازمی ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے متعدد بار ارشاد فرمایا کہ اگر نماز وقت پر ادا نہ کر سکیں تو بعد میں اُس کو پڑھیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص نماز کو بھول جائے تو جب اُس کو یاد آئے فوراً پڑھ لے، اُس کا سوائے اِس کے کوئی کفارہ نہیں۔ اللہ کا ارشاد ہے: نماز قائم کرو میری یاد کے واسطے۔ (صحیح بخاری والصحیح مسلم)

بعض روایات میں اِس حدیث کے الفاظ اِس طرح وارد ہوئے ہیں: جو شخص نماز کو بھول جائے یا اُس کو چھوڑ کر سو جائے، اُس کا کفارہ یہ ہے کہ جب یاد آئے اُسے پڑھے۔

حدیث کی مشہور کتاب "ترمذی" میں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو بھی نماز کو بھول جائے یا اُس سے سو جائے تو وہ جب بھی یاد آئے اُس کو پڑھ لے۔

یاد رکھنا چاہیے کہ تاخیر سے سونے کی عادت بنا کر فجر کے وقت سوتے رہنا گناہ کبیرہ ہے۔ دیگر احادیث کی روشنی میں اِس حدیث میں سوتے رہنے سے مراد یہ ہے کہ نماز وقت پر پڑھنے کے اَسباب اختیار کیے، مگر کسی دن اتفاق سے آنکھ نہ کھل سکی۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بعض نمازیں وقت کے نکلنے کے بعد ادا فرمائی ہیں، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ غزوۂ خیبر سے واپس ہو رہے تھے، رات میں چلتے چلتے جب نیند کا غلبہ ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رات کے اَخیر حصہ میں ایک جگہ قیام فرمایا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو نگہبانی کے لیے متعین فرما کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لیٹ گئے اور صحابہ رضی اللہ عنہم بھی سو گئے۔ جب صبح قریب ہوئی تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ (تھکان کی وجہ سے) اپنی سواری سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئے، پس! اُن پر نیند غالب ہوئی اور وہ

بھی سو گئے اور سب حضرات ایسے سوئے کہ طلوعِ آفتاب تک نہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھ کھلی اور نہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی، نہ کسی اور صحابی کی، جب سورج طلوع ہوا اور اُس کی شعاعیں اِن حضرات پر پڑیں تو سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیدار ہوئے اور گھبرا کر حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اُٹھایا۔ پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو آگے چلنے کا حکم دیا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنی سواریاں لے کر آگے بڑھے اور ایک جگہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضو کیا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اقامت کہنے کا حکم دیا۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑھائی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: جو نماز کو بھول جائے اُس کو چاہیے کہ وہ یاد آنے پر اُس کو پڑھے۔ (الصحیح لمسلم)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ غزوۂ خندق میں آئے اور کفارِ قریش کو برا بھلا کہنے لگے اور عرض کیا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! میں اب تک عصر نہ پڑھ سکا حتی کہ سورج غروب ہونے کو ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے بھی عصر نہیں پڑھی ہے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضو کیا، ہم نے بھی وضو کیا اور پھر غروبِ آفتاب کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلے عصر پڑھی پھر اُس کے بعد مغرب اَدا فرمائی۔ (صحیح البخاری)

بعض احادیث میں مذکور ہے کہ اِس موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک سے زیادہ نمازیں فوت ہوئی تھیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنہیں وقت نکلنے کے بعد پڑھا۔

مذکورہ بالا اَحادیث سے واضح ہوا کہ اگر ایک یا ایک سے زیادہ نماز فوت ہو جائے تو فوت شدہ نمازوں کا پڑھنا لازم وضروری ہے۔ تفصیلات کے لیے امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کی "الصحیح لمسلم" کی سب سے مشہور شرح (شرح مسلم، ج ۱، ص ۲۷۷) اور ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کی "صحیح البخاری" کی سب سے مشہور شرح (فتح الباری، ج ۲، ص ۶۹، ۷۰) کا مطالعہ کریں۔ بھول یا عذر کی وجہ سے وقت پر نماز اَدا نہ کرنے پر کوئی گناہ نہیں ہوگا اِنْ شَآءَ اللّٰہُ۔ لیکن! اگر کوئی شخص جان بوجھ کر نماز کو ترک کر دے تو یہ بڑا گناہ ہے، اُس کے لیے توبہ ضروری ہے۔ توبہ کے ساتھ جمہور علماء کی رائے ہے کہ اُس کو نماز کی قضا بھی لازمی کرنی ہوگی۔ حضرت اِمام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت اِمام مالک رحمۃ اللہ علیہ، حضرت اِمام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت اِمام اَحمد ابن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اقوال وافعال کی روشنی میں یہی رائے ہے کہ قصداً وعمداً نماز چھوڑنے پر بھی نماز کی قضاء لازمی کرنی ہوگی۔ شیخ ابوبکر الزرعی رحمۃ اللہ علیہ (۶۹۱ھ۔۷۵۱ھ) نے اپنی کتاب "اَلصَّلَاۃُ وَحُکْمُ تَارِکِھَا" میں تحریر کیا ہے کہ اِمام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ، اِمام مالک رحمۃ اللہ علیہ، اِمام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور اِمام اَحمد ابن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ: اُس شخص پر نماز کی قضا واجب ہے جو

قصداً نماز کو چھوڑ دے، مگر قضاء ادا کرنے سے نماز چھوڑنے کا گناہ ختم نہ ہوگا، بلکہ اُسے قضاء کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے معافی بھی مانگنی ہوگی۔

"حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کو کون سا عمل سب سے زیادہ پسند ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وقت پر نماز پڑھنا (یعنی وقتِ مکروہ میں نماز نہ پڑھی جائے) میں نے کہا: پھر کون سا عمل بہتر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ماں باپ کے ساتھ بھلائی سے پیش آنا، میں نے عرض کیا کہ پھر کون سا عمل بہتر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خدا کی راہ میں جہاد کرنا۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہی باتیں بیان فرمائیں تھیں، اگر میں کچھ زیادہ پوچھتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِس سے بھی زیادہ بیان فرماتے۔" (متفق علیہ)

چاشت کی نماز کی فضیلت:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو چاشت کی دو رکعت پڑھنے کا اِہتمام کرتا ہے اُس کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں اگرچہ وہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔
(سنن ابن ماجہ، باب ماجاء فی صلوٰۃ الضحیٰ، رقم:۱۳۸۲)

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص چاشت کے دو نفل پڑھتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت سے غافل رہنے والوں میں شمار نہیں ہوتا، جو چار نفل پڑھتا ہے وہ عبادت گزاروں میں لکھا جاتا ہے، جو چھ نفل پڑھتا ہے اُس کے اُس دن کے کاموں میں مدد کی جاتی ہے، جو آٹھ نفل پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُسے فرماں برادروں میں لکھ دیتے ہیں اور جو بارہ نفل پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کے لیے جنّت میں محل بنا دیتے ہیں۔ ہر دن اور رات میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر صدقہ اور اِحسان فرماتے رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا اپنے بندے پر سب سے بڑا احسان یہ ہوتا ہے کہ اُسے اپنے ذکر کی توفیق عطا فرما دیں۔ (مجمع الزوائد، ۲/ ۴۹۴)

تین سو ساٹھ جوڑوں کا صدقہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر اِنسان کے ذمہ ہے کہ ہر دن جس میں سورج نکلتا ہے اپنے بدن کے ہر جوڑ کی طرف سے (اُس کی سلامتی کے شکرانے میں) ایک صدقہ ادا کرے۔ تمہارا دو آدمیوں کے درمیان انصاف کر دینا صدقہ ہے، کسی آدمی کو اُس کی سواری پر بٹھانے

میں یا اُس کا سامان اُٹھا کر اُس پر رکھوانے میں اُس کی مدد کرنا صدقہ ہے، اَچھی بات کہنا صدقہ ہے، ہر وہ قدم جو نماز کے لیے اُٹھاؤ صدقہ ہے اور راستہ سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دو یہ بھی صدقہ ہے۔

(الصحیح لمسلم، باب بیان ان اسم الصدقۃ یقع علی کل نوع من المعروف، رقم:۲۳۳۵)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: آدمی میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں۔ اُس کے ذمہ ضروری ہے کہ ہر جوڑ کی سلامتی کے شکرانہ میں ایک صدقہ ادا کیا کرے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! اتنے صدقے کون ادا کر سکتا ہے؟ ارشاد فرمایا: مسجد میں اگر تھوک پڑا ہو تو اُسے دفن کر دینا صدقہ کا ثواب رکھتا ہے، راستہ سے تکلیف دینے والی چیز کا ہٹا دینا بھی صدقہ ہے۔ اگر اِن عملوں کا موقع نہ ملے تو چاشت کی دو رکعت نماز پڑھنا اِن سب صدقات کے بدلے تمہارے لیے کافی ہیں۔ (سنن ابی داود، باب اماطۃ الاذی عن الطریق، رقم:۵۲۴۲)

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے ہر شخص کے ذمے اُس کے جسم کے ایک ایک جوڑ کی سلامتی کے شکرانے میں روزانہ صبح کو ایک صدقہ ہوتا ہے۔ ہر بار سُبْحَانَ اللهِ کہنا صدقہ ہے، ہر بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہنا صدقہ ہے، ہر بار لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ کہنا صدقہ ہے، ہر بار اَللهُ اَكْبَرُ کہنا صدقہ ہے۔ بھلائی کا حکم کرنا صدقہ ہے، برائی سے روکنا صدقہ ہے اور ہر جوڑ کے شکر کی ادائیگی کے لیے چاشت کے وقت دو رکعتیں پڑھنا کافی ہو جاتی ہیں۔ (الصحیح لمسلم، باب استحباب صلوٰۃ الضحیٰ، رقم:۱۶۷۱)

نماز چاشت کے بعد کی دُعا:

اَللّٰهُمَّ بِكَ اُحَاوِلُ وَبِكَ اُصَاوِلُ وَبِكَ اُقَاتِلُ۔

(عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی، باب ما یقول فی دبر صلاۃ الصبح:۵۰، رقم:۱۱۶)

"اے اللہ! میں تیری مدد کے ساتھ (اپنے مقاصد کا) قصد کرتا ہوں۔ تیری مدد سے حملہ کرتا ہوں اور تیری (ہی) مدد سے لڑائی کرتا ہوں"۔

جنّت میں محل:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتی ہیں: جو بارہ رکعتیں (سنتیں) پڑھنے کی پابندی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کے لیے جنّت میں محل بناتے ہیں۔ چار رکعت ظہر سے پہلے، دو رکعت ظہر کے بعد، دو

رکعت مغرب کے بعد، دو رکعت عشاء کے بعد اور دو رکعت فجر سے پہلے۔

(سنن النسائی، باب ثواب من صلی فی الیوم واللیلۃ ثنتی عشرۃ رکعۃ، رقم ۱۷۹۶)

دن اور رات کے دو کنارے:

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مسلمان اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر پانچوں نمازیں پڑھتا ہے تو اُس کے گناہ ایسے ہی گر جاتے ہیں جیسے یہ پتے گر رہے ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن کریم کی آیت:

﴿وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ ﴿۱۱۴﴾﴾ (سُوْرَةُ هُوْد)

" اے محمد! آپ دن کے دونوں کناروں اور رات کے کچھ حصوں میں نماز کی پابندی کیا کیجیے۔ بے شک! نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں۔ یہ باتیں مکمل نصیحت ہیں اُن لوگوں کے لیے جو نصیحت قبول کرنے والے ہیں۔ (

مسند احمد، ۵/۴۳۷)

فائدہ: بعض علماء کے نزدیک دو کناروں سے مراد دو حصے ہیں۔ پہلے حصے میں صبح کی نماز اور دوسرے حصے میں ظہر اور عصر کی نمازیں مراد ہیں۔ رات کے کچھ حصوں میں نماز پڑھنے سے مراد مغرب اور عشاء کی نمازوں کا پڑھنا ہے۔ (تفسیر ابن کثیر)

نمازِ ظہر سے پہلے اور بعد میں چار رکعات:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو آدمی ظہر کی نماز سے پہلے چار رکعات (سنتیں) اور ظہر کے بعد چار رکعات (سنتیں) ادا کرے تو اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کو حرام فرما دیتے ہیں۔ (سنن نسائی، حدیث نمبر: 1814)

ظہر کی نماز کی فضیلت:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر لوگوں کو ظہر کی نماز کے لیے دوپہر کی گرمی میں چل کر مسجد جانے کی فضیلت معلوم ہو جاتی تو وہ ظہر کی نماز کے لیے دوڑتے ہوئے جاتے۔ اور اگر اُنہیں عشاء اور فجر کی نمازوں کی فضیلت معلوم ہو جاتی تو وہ اِن نمازوں کے لیے مسجد جاتے

چاہے اُنہیں (کسی بیماری کی وجہ سے) گھسٹ کر ہی جانا پڑتا۔ (صحیح البخاری، باب الاستھام فی الاذان، رقم:۶۱۵)

جمعہ کے روز نمازِ فجر کی تلاوت:

جمعہ کے روز فجر کی نماز کی پہلی رکعت میں سورہ الم سجدہ اور دوسری رکعت میں سورہ دہر پڑھنا رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعہ کے روز نماز فجر کی پہلی رکعت میں الٓمّٓ تنزیل (الم سجدہ) اور دوسری رکعت میں ھل اتی علی الانسان (سورۂ دھر) پڑھتے تھے۔ (صحیح بخاری)

جمعۃ المبارک کے دن صبح کی نماز کے بعد کی دُعا:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص جمعۃ المبارک کے دن صبح کی نماز کے بعد تین بار اور عصر کی نماز کے بعد تین مرتبہ یہ دُعا پڑھ لے، تو اُس کے گناہ سمندر کے جھاگ کے برابر بھی ہوں تو معاف کر دیے جائیں گے:

اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ۔

(کنزالعمال، رقم:۳۵۳۶)

”میں بخشش طلب کرتا ہوں اُس اللہ سے کہ نہیں کوئی معبود مگر وہی، ہمیشہ زندہ اور قائم رہنے والا ہے اور میں توبہ کرتا ہوں اُس کی طرف“۔

جمعہ کا دن عید کا دن ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرتبہ جمعہ کے دن ارشاد فرمایا: مسلمانوں! اللہ تعالیٰ نے اِس دن کو تمہارے لیے عید کا دن بنایا ہے، لہٰذا اِس دن غسل کیا کرو اور مسواک کا اہتمام کیا کرو۔ (مجمع الزوائد، ۲/۳۸۸)

جمعہ کے دن غسل کی فضیلت

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جمعہ کے دن کا غسل گناہوں کو بالوں کی جڑوں تک سے نکال دیتا ہے۔ (مجمع الزائد)

جمعہ کے دن سورۃ الکہف پڑھنے کی فضیلت:

❶ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن سورۃ الکہف پڑھ لے وہ آٹھ دن تک یعنی اگلے جمعہ تک ہر فتنہ سے محفوظ رہے گا اور اگر اِس دَوران دجال نکل آئے تو یہ اُس کے فتنہ سے بھی محفوظ رہے گا۔ (تفسیر ابن کثیر، ۳/۷۵)

❷ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے سورۃ الکہف کو (حروف کی صحیح ادائیگی کے ساتھ) اِس طرح پڑھا جس طرح کہ وہ نازل کی گئی ہے تو یہ سورت اپنے پڑھنے والے کے لیے قیامت کے دن اُس کے رہنے کی جگہ سے لے کر مکہ مکرمہ تک نور بن جائے گی۔ جس شخص نے اِس سورت کی آخری دس آیات کی تلاوت کی پھر دجال آیا تو دجال اُس پر قابو نہ پا سکے گا۔

(مستدرک حاکم، ۱/۵۶۳)

دجال سے بچنے کا وظیفہ:

ایک روایت میں ہے کہ جو شخص سُوْرَۃُ الْکَہَف کی پہلی دس آیات یاد کرلے، دجال کے شر سے محفوظ رہے گا۔

ایک حدیث میں ہے جو شخص سورۃ الکہف کی دس آیات یاد کرے یا جو شخص اِس کی آخری دس آیات پڑھے دجال کے فتنہ سے محفوظ رہے گا۔

ایک روایت میں ہے جو شخص سورۃ الکہف کی ابتدائی تین آیات پڑھے، دجال کے فتنہ سے محفوظ رہے گا۔

ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص دجال کو پائے تو اُس پر سُوْرَۃُ الْکَہَف کی ابتدائی آیات پڑھے یہ اُس مسلمان کے لیے اُس دجال کے فتنہ سے بچاؤ ہوگا۔

جمعہ کے دن کثرت سے درود شریف پڑھنا:

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے اوپر ہر جمعہ کے دن کثرت سے درود بھیجا کرو اِس لیے کہ میری اُمّت کا درود ہر جمعہ کو مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ لہٰذا جو شخص جتنا زیادہ میرے اوپر درود بھیجے گا وہ مجھ سے قیامت کے دن درجہ کے لحاظ سے اتنا ہی زیادہ قریب ہوگا۔

(الترغیب، ۲/۵۰۳)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب ترین امتی قیامت کے دن کون ہوگا؟

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن مجھ سے قریب ترین میرا وہ امتی ہوگا جو مجھ پر زیادہ درود بھیجنے والا ہوگا۔

(جامع الترمذی، باب ما جاء فی فضل الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، رقم: ۴۸۴)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ۔

"اے اللہ! رحمت نازل فرما! محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر"۔

جمعہ کا دن سارے دنوں کا سردار ہے:

❶ حضرت ابولبابہ بن عبد المنذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جمعہ کا دن سارے دنوں کا سردار ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یہاں سارے دنوں میں سب سے زیادہ عظمت والا ہے۔ یہ دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک عید الاضحیٰ اور عید الفطر کے دن سے بھی زیادہ مرتبہ والا ہے۔ اِس دن میں پانچ باتیں ہوئیں۔ اِس دن اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا، اِسی دن اُن کو زمین پر اُتارا، اِس دن اُن کو موت دی۔ اِس دن میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ بندہ اُس میں جو چیز بھی مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کو ضرور عطا فرماتے ہیں بشرطیکہ کسی حرام چیز کا سوال نہ کرے اور اِس دن قیامت قائم ہوگی۔ تمام مقرب فرشتے، آسمان، زمین، ہوائیں پہاڑ سمندر سب جمعہ کے دن سے ڈرتے ہیں۔ (اِس لیے قیامت جمعہ کے دن ہی آئے گی)۔

(سنن ابن ماجہ، باب فی فضل الجمعۃ، رقم: ۱۰۸۴)

❷ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سورج کے طلوع وغروب والے دنوں میں کوئی بھی دن جمعہ کے دن سے افضل نہیں یعنی جمعہ کا دن تمام دنوں سے افضل ہے۔ انسان وجنات کے علاوہ تمام جاندار جمعہ کے دن سے گھبراتے ہیں (کہ کہیں قیامت قائم نہ ہوجائے)۔ (صحیح ابن حبان، ۷/۵)

جمعہ کی اذان کے بعد ہر کام چھوڑ دو:

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللہِ وَ ذَرُوا الْبَیْعَ ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ

تَعۡلَمُوۡنَ ⑨ (سُوۡرَۃُ الۡجُمُعَۃ)

ایمان والو! جب جمعہ کے دن جمعہ کی نماز کے لیے اذان دی جائے تو تم اللہ تعالیٰ کی یاد یعنی خطبہ اور نماز کی طرف فوراً چل دیا کرو اور خرید و فروخت (اور اسی طرح دوسرے مشاغل) چھوڑ دیا کرو۔ یہ بات تمہارے لیے بہتر ہے اگر تمہیں کچھ سمجھ ہو۔ (سورۃ الجمعہ)

جمعہ کے لیے جلدی جانے کی فضیلت:

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن اچھی طرح غسل کرتا ہے، بہت سویرے جمعہ کے لیے جاتا ہے، امام کے بالکل قریب بیٹھتا ہے اور خطبہ توجہ سے سنتا ہے اِس دَوران خاموش رہتا ہے تو وہ جتنے قدم چل کر مسجد آتا ہے اُسے ہر ہر قدم کے بدلے سال بھر کی تہجد اور سال بھر کے روزوں کا ثواب ملتا ہے۔ (مسند احمد، ۲/۲۰۹)

جمعہ کے لیے پیدل جانے کی فضیلت:

حضرت یزید بن ابی مریم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں جمعہ کی نماز کے لیے پیدل چل رہا تھا کہ حضرت عبایہ بن رافع رحمۃ اللہ علیہ مجھے مل گئے اور فرمانے لگے: تمہیں خوشخبری ہو کہ تمہارے یہ قدم اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ہیں۔ میں نے ابو عبس رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے قدم اللہ تعالیٰ کے راستہ میں غبار آلود ہوئے تو وہ قدم دوزخ کی آگ پر حرام ہیں۔ (جامع الترمذی، باب ماجاء فی فضل من اغبرت قدماہ فی سبیل اللہ، رقم: ۱۶۳۲)

جمعۃ المبارک کے دن مسجد کی چوکھٹ پر دُعا کرنا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب جمعۃ المبارک کے دن مسجد میں داخل ہوتے تو دروازہ کی دونوں چوکھٹوں کو پکڑ یہ دُعا مانگتے:

اَللّٰھُمَّ اجۡعَلۡنِیۡ اَوۡجَہَ مَنۡ تَوَجَّہَ اِلَیۡکَ وَاَقۡرَبَ مَنۡ تَقَرَّبَ اِلَیۡکَ وَاَفۡضَلَ مَنۡ سَاَلَکَ وَرَغِبَ اِلَیۡکَ۔

”الٰہی! مجھے بنادے اپنی طرف سب سے زیادہ ارادہ کرنے والا اور مجھے سب سے زیادہ قریب اپنی بارگاہ کا اور مجھے اُس سے اُفضل بنادے جو تجھ سے مانگے اور تیری طرف رَغبت کرے“۔

فرشتوں کا جمعہ کے دن نام لکھنا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب جمعہ کا دن ہوتا ہے فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہوجاتے ہیں۔ پہلے آنے والے کا نام پہلے، اُس کے بعد آنے والے کا نام اُس کے بعد لکھتے ہیں (اِسی طرح آنے والوں کے نام اُن کے آنے کی ترتیب سے لکھتے رہتے ہیں) جو جمعہ کی نماز کے لیے سویرے جاتا ہے اُسے اونٹ صدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے، اُس کے بعد آنے والے کو گائے صدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے، اُس کے بعد آنے والے کو مینڈھا، اُس کے بعد والے کو مرغی، اُس کے بعد والے کو انڈا صدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے۔ جب اِمام خطبہ دینے کے لیے آتا ہے تو فرشتے اپنے وہ رجسٹر جن میں آنے والوں کے نام لکھے گئے ہیں لپیٹ دیتے ہیں اور خطبہ سننے میں مشغول ہوجاتے ہیں۔

(صحیح البخاری، باب الاستماع الی الخطبۃ یوم الجمعۃ، رقم ۹۲۹)

خطبہ دھیان سے سننا اور باتیں نہ کرنا:

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص جمعہ کے دن غسل کرتا ہے، اگر خوشبو ہو تو اُسے بھی استعمال کرتا ہے، اچھے کپڑے پہنتا ہے، اُس کے بعد مسجد جاتا ہے۔ پھر مسجد آ کر اگر موقع ہو تو نفل نماز پڑھ لیتا ہے اور کسی کو تکلیف نہیں پہنچاتا یعنی لوگوں کی گردنوں کے اوپر سے پھلانگتا ہوا نہیں جاتا۔ پھر جب امام خطبہ دینے کے لیے آتا ہے اُس وقت سے نماز ہونے تک خاموش رہتا ہے یعنی کوئی بات چیت نہیں کرتا تو یہ اعمال اِس جمعہ سے گزشتہ جمعہ تک کے گناہوں کی معافی کا ذریعہ ہوجاتے ہیں۔ (مسند احمد، ۵/۴۲۰)

خطبہ غور سے نہ سننے پر وعید:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اچھی طرح وضو کرتا ہے، پھر جمعہ کی نماز کے لیے آتا ہے، خوب دھیان سے خطبہ سنتا ہے اور خطبہ کے دَوران خاموش رہتا ہے تو اِس جمعہ سے گزشتہ جمعہ تک اور مزید تین دن کے گناہ معاف کردیے جاتے ہیں۔ جس شخص نے کنکریوں کو ہاتھ لگایا یعنی دَوران خطبہ اُن سے کھیلتا رہا (یا ہاتھ، چٹائی اور کپڑے وغیرہ سے کھیلتا رہا) تو اُس نے فضول کام کیا (اور

اِس کی وجہ سے جمعہ کا خاص ثواب ضائع کر دیا)۔(الصحیح لمسلم، باب فضل من استمع وانصت فی الخطبہ، رقم:۱۹۸۸)

جمعہ کے دن قبولیت والی گھڑی:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جمعہ کے دن ایک گھڑی ایسی ہوتی ہے کہ مسلمان بندہ اُس میں اللہ تعالیٰ سے جو مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کو ضرور عطا فرما دیتے ہیں اور وہ گھڑی عصر کے بعد ہوتی ہے۔(فتح الربانی،۶/۳۶)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جمعہ کی گھڑی کے بارے میں ارشاد فرماتے ہوئے سنا: وہ گھڑی خطبہ شروع ہونے سے لے کر نماز کے ختم ہونے تک کا درمیانی وقت ہے۔(الصحیح لمسلم، باب فی الساعۃ التی ھی فی یوم الجمعۃ، رقم:۱۹۷۵)

فائدہ: جمعہ کے دن قبولیت والی گھڑی کی تعیین کے بارے میں اور بھی اَحادیث ہیں لہٰذا اِس پورے دن زیادہ سے زیادہ دُعا اور عبادت کا اہتمام کرنا چاہیے۔(نووی)

جمعہ کی نماز کے بعد تین سورتیں (سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص، سُوْرَۃُ الْفَلَق، سُوْرَۃُ النَّاس) سات بار پڑھنا:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص جمعہ کی نماز کے بعد یہ تینوں سورتیں سات سات بار پڑھے تو آئندہ جمعہ تک اللہ تعالیٰ اُس کو برائی سے بچاتے ہیں۔(ابن السنی)

جمعۃ المبارک کی نماز کے بعد پڑھی جانے والی دُعا:

حضرت عمرو بن قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ جو شخص "بدھ، جمعرات اور جمعہ" کا روزہ رکھے پھر مسلمانوں کے ساتھ جمعۃ المبارک میں شریک ہو پھر وہیں رہے۔(یہاں تک کہ) اِمام کے ساتھ سلام پھیرے، پھر "سورۃ الفاتحہ، سورۃ الاخلاص" گیارہ مرتبہ پڑھے پھر اللہ تبارک وتعالیٰ کے سامنے ہاتھ پھیلا کر یہ دُعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الْاَعْلَى الْاَعَزِّ الْاَعَزِّ الْاَعَزِّ

الْاَکْرَمِ الْاَکْرَمِ الْاَکْرَمِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْاَجَلُّ الْاَجَلُّ الْعَظِيْمُ الْاَعْظَمُ۔

''الٰہی! میں تجھ سے تیرے بلند و اعلیٰ نام کے ساتھ سوال کرتا ہوں جو کہ بہت عزّت والا، بہت عزّت والا، بہت عزّت والا، بہت کرم والا، بہت کرم والا، بہت کرم والا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو بہت بزرگ و برتر بہت بڑا اور اِنتہائی عظمت والا ہے''۔

پھر اللہ سے جو بھی مانگے، اللہ رب العزّت اُس کو وہ چیز عطا فرماتا ہے خواہ جلدی ہو یا کچھ (مصلحت کی وجہ سے) دیر سے ہو لیکن تم لوگ جلدی کرتے ہو۔

ظہر کے بعد قیلولہ کرنا:

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جمعہ پڑھتے، پھر دوپہر کی نیند کیا کرتے تھے۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم جمعہ کے بعد قیلولہ کرتے تھے اور دوپہر کا کھانا کھاتے تھے۔

عصر کی سنتوں کی فضیلت:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اُس شخص پر رحم فرمائے جس نے عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھیں۔

جو دو ٹھنڈی نمازیں پڑھتا ہے:

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو دو ٹھنڈی نمازیں پڑھتا ہے وہ جنّت میں داخل ہوگا۔ (صحیح البخاری، باب فضل صلوۃ الصبح، رقم: ۵۷۳)

فائدہ: دو ٹھنڈی نمازوں سے مراد فجر اور عصر کی نماز ہے۔ فجر ٹھنڈے وقت کے اِختتام پر اور عصر ٹھنڈک کی ابتداء پر ادا کی جاتی ہے۔ اِن دونوں نمازوں کا خاص طور پر اس لیے ذکر فرمایا کہ فجر کی نماز نیند کے غلبہ کہ وجہ سے اور عصر کی نماز کاروباری مشغولیت کی وجہ سے پڑھنا مشکل ہوتا ہے، لہٰذا اِن دو نمازوں کا اہتمام کرنے والا یقیناً باقی تین نمازوں کا بھی اہتمام کرے گا۔ (مرقاۃ)

فجر اور عصر کی نماز کی فضیلت:

قرآن حکیم میں اِس نماز کی حفاظت کی خصوصی تلقین کی گئی ہے:

﴿حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ﴾

"سب نمازوں کی حفاظت کیا کرو اور بالخصوص درمیانی نماز کی"۔ (البقرۃ)

نماز عصر کی فضیلت کے بارے میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے نماز عصر چھوڑی اُس کے عمل باطل ہو گئے۔ (صحیح البخاری، کتاب المواقیت، باب اثم من ترک العصر، ۱/ ۲۰۳، رقم ۵۲۸)

حضرت رویبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص سورج نکلنے سے پہلے اور سورج غروب ہونے سے پہلے نماز پڑھتا ہے یعنی فجر اور عصر وہ جہنّم میں داخل نہیں ہوگا۔

(الصحیح لمسلم، باب فضل صلاتی الصبح والعصر، رقم:۱۴۳۶)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص فجر کی نماز کے بعد (جس طرح نماز میں بیٹھتے ہیں اُسی طرح) دوزانو بیٹھے ہوئے بات کرنے سے پہلے دس مرتبہ (یہ کلمات) پڑھتا ہے اور ایک روایت میں ہے عصر کی نماز کے بعد بھی دس مرتبہ پڑھ لیتا ہے تو اُس کے لیے دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں، دس گناہ مٹا دیے جاتے ہیں، دس درجے بلند کردیے جاتے ہیں، پورے دن ہر ناگوار اور ناپسندیدہ چیز سے محفوظ رہتا ہے۔ یہ کلمات شیطان سے بچانے کے لیے پہرہ داری کا کام دیتے ہیں اور اُس دن شرک کے علاوہ کوئی گناہ اُسے ہلاک نہ کر سکے گا۔

ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ ہر کلمہ پڑھنے پر اُس کو ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے۔ اور عصر کی نماز کے بعد پڑھنے پر بھی رات بھر وہی ثواب ملتا ہے جو فجر کی نماز کے بعد پڑھنے پر دن بھر ملتا ہے۔ (وہ کلمات یہ ہیں)

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

"اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اپنی ذات وصفات میں اکیلے ہیں، کوئی اُن کا شریک نہیں، سارا ملک دنیا و آخرت اُنہی کا ہے، اُنہی کے ہاتھ میں تمام تر بھلائی ہے اور جتنی خوبیاں ہیں وہ اُنہی کے لیے ہیں، وہی زندہ کرتے ہیں، وہی

مارتے ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہیں“۔

ایک روایت میں یُحۡیِیۡ وَیُمِیۡتُ کی جگہ بِیَدِہِ الۡخَیۡرُ ہے۔

اَسّی سال کی عبادت کا ثواب:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمۡ تَسۡلِیۡمًا

جمعہ کے دن جہاں نماز عصر پڑھی ہو اُس جگہ سے اُٹھنے سے پہلے اَسّی مرتبہ یہ درود شریف پڑھنے سے اَسّی سال کے گناہ معاف ہوتے ہیں اور اَسّی سال کی عبادت کا ثواب ملتا ہے۔ (فضائل درود)

شام کی دُعائیں

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ مجھے ایسے لوگوں کے ساتھ بیٹھنا چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسند ہے جو نمازِ عصر سے غروبِ آفتاب تک اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں۔

(سنن ابی داؤد، ۲/ ۶۹۸، رقم: ۳۶۶۷)

فائدہ: جو شخص صبح کے وقت آیۃ الکرسی پڑھے وہ شام تک جنوں سے محفوظ ہو جاتا ہے اور جو شام کے وقت پڑھے وہ صبح تک اُن سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ (مستدرک حاکم، ۱/ ۵۶۲)

شام کے وقت:

اَمۡسَیۡنَا وَاَمۡسَی الۡمُلۡکُ لِلّٰہِ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحۡدَہٗ لَا شَرِیۡکَ لَہٗ لَہُ الۡمُلۡکُ وَلَہُ الۡحَمۡدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ، اَللّٰھُمَّ رَبِّ اَسۡأَلُکَ خَیۡرَ ھٰذِہِ اللَّیۡلَۃِ وَ خَیۡرَ مَا بَعۡدَھَا، وَاَعُوۡذُ بِکَ مِنۡ شَرِّ ھٰذِہِ اللَّیۡلَۃِ، وَشَرِّ مَا بَعۡدَھَا اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡۤ اَعُوۡذُ بِکَ مِنَ الۡکَسَلِ وَسُوۡٓءِ الۡکِبَرِ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡۤ اَعُوۡذُ بِکَ مِنۡ عَذَابٍ فِی النَّارِ وَعَذَابٍ فِی الۡقَبۡرِ۔

”ہم نے شام کی اور اللہ کے سارے ملک نے شام کی اور سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود

نہیں وہ اکیلا ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں، اُسی کی بادشاہت ہے اور اُسی کے لیے سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے۔ اے میرے رب! میں تجھ سے اِس رات کی بہتری کا سوال کرتا ہوں اور اس رات کی بہتری کا جو اِس کے بعد آنے والی ہے اور میں اِس رات کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور اِس کے بعد آنے والی رات کے شر سے، اے میرے رب! میں کاہلی اور بڑھاپے کی خرابی سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ اے میرے رب! میں آگ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ میں آتا ہوں"۔

شام میں ایک بار:

اَمْسَیْنَا وَ اَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ خَیْرَ هٰذِهِ اللَّیْلَةِ فَتْحَهَا وَ نَصْرَهَا وَ نُوْرَهَا وَ بَرَكَتَهَا وَ هُدَاهَا وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِیْهَا وَ شَرِّ مَا بَعْدَهَا۔

"ہم نے شام کی اور اللہ رب العالمین کے سارے ملک نے شام کی۔ اے اللہ! میں تجھ سے اِس رات کی بہتری مانگتا ہوں، اِس کی فتح ونصرت، اِس کا نور، اِس کی برکت اور اِس کی ہدایت اور میں تجھ سے اِس رات کے شر اور اِس کے بعد کے شر سے پناہ چاہتا ہوں"۔

شام کے وقت تین مرتبہ:

اَعُوْذُبِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔

"میں اللہ کے مکمل کلمات کی پناہ میں آتا ہوں، اُس کی مخلوق کے شر سے"۔

شام کے وقت چار مرتبہ:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَمْسَیْتُ اُشْهِدُكَ وَ اُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَ مَلٰٓئِكَتَكَ وَ جَمِیْعَ خَلْقِكَ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَ رَسُوْلُكَ۔

"اے اللہ! یقیناً میں نے ایسی حالت میں شام کی کہ تجھے، تیرا عرش اُٹھانے والے فرشتوں، تیرے (دیگر) فرشتوں اور تیری تمام مخلوق کو اِس بات پر گواہ بناتا ہوں کہ تو ہی اللہ ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو اکیلا ہے، تیرا کوئی شریک

نہیں اور بلاشبہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں"۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

"اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اُس کا کوئی شریک نہیں، اُسی کی باشاہت اور اُسی کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے"۔

جو شخص یہ دُعا سو مرتبہ صبح اور سو مرتبہ شام پڑھے گا قیامت کے دن کوئی شخص اُس کے عمل سے افضل عمل لے کر نہیں آئے گا۔ تاہم اگر کوئی شخص اُس کے برابر یا اُس سے زیادہ دفعہ کہے تو وہ اُس سے بہتر ہو سکتا ہے۔

صبح وشام کا نورانی جنّتی وظیفہ:

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے صبح وشام یوں اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی وہ مرتے ہی جنّت میں جائے گا:

رَبِّیَ اللّٰہُ تَوَکَّلْتُ عَلَیْہِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَ ھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ. لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ مَا شَآءَ اللّٰہُ کَانَ وَ مَا لَمْ یَشَأْ لَمْ یَکُنْ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ. وَّ اَنَّ اللّٰہَ قَدْ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا۔

"میرا رب اللہ جل جلالہ ہے میں نے اُسی پر توکل کیا، اُس کے سوا کوئی معبود نہیں، اُسی پر میں نے بھروسہ کیا، وہ عرش عظیم کا رب ہے۔ اللہ جل جلالہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ بلند اور عظیم ہے۔ جو اللہ جل جلالہ نے چاہا وہ ہوگا جو اُس نے نہ چاہا وہ نہ ہوا۔ میں جانتا ہوں کہ اللہ جل جلالہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اور اللہ جل جلالہ نے علم کے لحاظ سے ہر چیز کو گھیر رکھا ہے"۔

صبح وشام سو مرتبہ:

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ — میں اللہ کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں اُس کی تعریف کے ساتھ

جو شخص سو مرتبہ صبح کے وقت یہ دُعا پڑھے گا، اُسے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا، ایک سو

نیکیاں اُس کے نام لکھی جائیں گی اور اُس کے ایک سو گناہ مٹا دیے جائیں گے اور اِن الفاظ کی برکت سے اُس دن شام تک وہ شیطان سے محفوظ رہے گا اور کوئی شخص اُس سے افضل عمل لے کر نہیں آئے گا۔ تاہم اگر کوئی شخص زیادہ دفعہ کہے (تو وہ اُس سے بہتر ہوسکتا ہے۔)

صبح وشام کے لیے پیاری پیاری نصیحت بھری دُعا:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: میری نصیحت غور سے سنو، تم صبح وشام یہ دعا پڑھا کرو:

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ اَصْلِحْ لِيْ شَاْنِيْ كُلَّهٗ وَ لَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ۔ (مجمع الزوائد، باب مایقول اذا اصبح واذا امسیٰ، ۱۰/ ۱۱۷، رقم: ۱۷۰۰۸)

"اے زندہ اور قائم رکھنے والے! اپنی رحمت کے صدقے میری مدد فرما، درست فرما میرے سارے کام اور مجھے حوالے نہ فرما میرے نفس کے ایک لمحہ کے لیے بھی"۔

سورج یا چاند گرہن کے وقت:

جب سورج یا چاند گرہن ہو تو اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگی جائے، اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کی جائے (یعنی کہے اَللّٰہُ اَکْبَر) نماز پڑھنی چاہیے اور صدقہ دینا چاہیے۔

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں سورج گرہن ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے (تیزی سے) مسجد پہنچے۔ صحابہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جمع ہو گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنہیں دو رکعت نماز پڑھائی اور گرہن بھی ختم ہو گیا۔ اُس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، کسی کی موت کی وجہ سے یہ گرہن نہیں ہوتے (بلکہ زمین وآسمان کی دوسری مخلوقات کی طرح اِن پر بھی اللہ تعالیٰ کا حکم چلتا ہے اور اِن کی روشنی وتاریکی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے) اِس لیے جب سورج اور چاند گرہن ہوں تو اُس وقت تک نماز اور دُعا میں مشغول رہو جب تک اُن کا گرہن ختم نہ ہو جائے۔ چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات (اُسی دن) ہوئی تھی اور بعض لوگ یہ کہنے لگے تھے کہ گرہن اِن کی موت کی وجہ سے ہوا ہے، اِس لیے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد

فرمائی۔(صحیح البخاری، باب الصلوٰۃ فی کسوف القمر، رقم:۱۰۶۳)

اِنہی سے "سنن ابوداؤد" میں مروی حدیث شریف میں اِس طرح ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چاند کو دیکھ کر تین مرتبہ فرماتے:

هِلَالُ خَيْرٍ وَّرُشْدٍ اٰمَنْتُ بِالَّذِيْ خَلَقَكَ۔

"بھلائی اور ہدایت کا چاند، میں ایمان لاتا ہوں اُس ذات پر جس نے تمہیں تخلیق فرمایا"۔

بعد ازاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ربّ کائنات کی حمد میں یہ کلمات پڑھتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ ذَهَبَ بِشَهْرِ كَذَا وَجَآءَ بِشَهْرِ كَذَا۔

"اللہ کا شکر ہے، وہ ذات جو لے گیا فلاں مہینہ اور لے آیا فلاں مہینہ"۔

یا یہ پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا خَيْرَهٗ وَنَصْرَهٗ وَبَرَكَتَهٗ وَفَتْحَهٗ وَنُوْرَهٗ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَا بَعْدَهٗ۔

"الٰہی! ہمیں عطا فرما اِس (چاند) کی خیر اور مدد اور اِس کی برکت، فتح اور نور اور ہم اِس کے شر اور اُس شر سے جو اِس کے بعد ہو، تیری پناہ چاہتے ہیں"۔

پہلی رات کے چاند کے علاوہ جب کبھی چاند کی طرف دیکھیں:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هٰذَا الْغَاسِقِ۔

"میں اللہ عزوجل کے ساتھ پناہ لیتا ہوں ڈوبنے والے چاند کی شرارت سے"۔

جب شام ہو تو یہ پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ بِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْيٰى وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ النُّشُوْرُ۔

اے اللہ ہم تیری قدرت سے شام کے وقت میں داخل ہوئے اور تیری قدرت سے صبح کے وقت میں داخل ہوئے اور تیری قدرت سے جیتے اور مرتے ہیں اور مرے پیچھے جی اٹھ کر تیری طرف جانا ہے۔

جب مغرب کی اذان ہو تو یہ پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَا اِقْبَالُ لَیْلِكَ وَاِدْبَارُ نَھَارِكَ وَاَصْوَاتُ دُعَاتِكَ فَاغْفِرْلِیْ۔

اے اللہ! یہ تیری رات کے آنے اور تیرے دن کے جانے کا وقت ہے اور تیرے پکارنے والوں کی آوازیں ہیں، سوتو مجھے بخش دے۔

مغرب کی فضیلت:

نماز مغرب کو اوّل وقت میں پڑھنا افضل ہے اور اِس کو بلاوجہ مؤخر کرنا سخت مکروہ ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نماز مغرب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ پڑھتے پھر تیراندازی کرتے تو ہر ایک تیر گرنے کی جگہ کو دیکھ لیتا تھا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری اُمّت اُس وقت تک خیر یا فطرت پر رہے گی جب تک تارے نظر آنے تک مغرب میں تاخیر نہیں کرے گی۔

اوابین کی نماز کی فضیلت:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص مغرب کی نماز کے بعد چھ رکعتیں اِس طرح پڑھتا ہے کہ اُن کے درمیان کوئی فضول بات نہیں کرتا تو اُسے بارہ سال کی عبادت کے برابر ثواب ملتا ہے۔ (جامع الترمذی، باب ماجاء فی فضل التطوع، رقم: ۴۳۵)

فائدہ: مغرب کے بعد دو رکعت سنّتِ مؤکدہ کے علاوہ چار رکعت نوافل اور پڑھی جائیں تو چھ ہو جائیں گی۔ بعض علماء کے نزدیک یہ چھ رکعت، مغرب کی دو رکعت سنّتِ مؤکدہ کے علاوہ ہیں۔ (مرقاۃ، مظاہر حق)

فضائل سورۃ الواقعہ

سورۃ الواقعہ کے فضائل بھی متعدد روایات میں وارد ہوئے ہیں، ایک روایت میں آیا ہے کہ جو شخص "سورۃ الحدید اور سورۃ الواقعہ اور سورۃ الرحمٰن" پڑھتا ہے وہ جنّت الفردوس کے رہنے والوں میں پکارا جاتا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ سورۃ الواقعہ سورۃ الغنیٰ ہے، اِس کو پڑھو اور اپنی اَولاد کو سکھاؤ۔ ایک روایت میں ہے کہ اِس کو

اپنی بیویوں کو سکھاؤ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی اِس کے پڑھنے کی تاکید منقول ہے، مگر بہت ہی پست خیالی ہے کہ چار پیسے کے لیے اِس کو پڑھا جائے، البتہ اگر غنائے قلب اور آخرت کی نیت سے پڑھے تو دنیا خود بخود ہاتھ جوڑ کر حاضر ہوگی۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس شخص نے ہر رات سورۃ الواقعہ پڑھی اُس پر فقر نہیں آئے گا۔ (شعب الایمان، ۲/۴۹۱)

سُوْرَۃُ الْوَاقِعَة

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ﴿۱﴾ لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ﴿۲﴾ خَافِضَةٌ

جب وہ ہونے والا واقعہ پیش آجائے گا تو اس کے پیش آنے کو کوئی جھٹلانے والا نہیں ہوگا، وہ ایک تہہ

رَّافِعَةٌ ﴿۳﴾ اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًّا ﴿۴﴾ وَّ بُسَّتِ الْجِبَالُ

وبالا کرنے والی چیز ہوگی، جب زمین ایک بھونچال سے جھنجوڑ دی جائے گی۔ اور پہاڑوں کو پیس کر چورا کردیا

بَسًّا ﴿۵﴾ فَكَانَتْ هَبَآءً مُّنْۢبَثًّا ﴿۶﴾ وَّ كُنْتُمْ اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً ﴿۷﴾

جائے گا۔ یہاں تک کہ وہ بکھرا ہوا غبار بن کر رہ جائیں گے۔ اور (لوگو) تم تین قسموں میں بٹ جاؤ گے۔

فَاَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ مَآ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ﴿۸﴾ وَ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ مَآ

چنانچہ جو دائیں ہاتھ والے ہیں، کیا کہنا ان دائیں ہاتھ والوں کا۔ اور جو بائیں ہاتھ والے ہیں،

اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ﴿۹﴾ وَ السّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ﴿۱۰﴾ اُولٰٓئِكَ

کیا بتائیں وہ بائیں ہاتھ والے کیا ہیں؟ اور جو سبقت لے جانے والے ہیں، وہ تو ہیں ہی سبقت لے جانے والے وہی ہیں جو اللہ کے خاص

الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۱۱﴾ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۱۲﴾ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۳﴾

مقرب بندے ہیں۔ وہ نعمتوں کے باغات میں ہوں گے۔ شروع کے لوگوں میں سے بہت سے۔

وَ قَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۴﴾ عَلٰى سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ﴿۱۵﴾ مُّتَّكِـِٕيْنَ

اور بعد کے لوگوں میں سے تھوڑے۔ سونے کے تاروں سے بنی ہوئی اونچی نشستوں پر ایک دوسرے کے

عَلَيْهَا مُتَقٰبِلِيْنَ ﴿۱۶﴾ يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ﴿۱۷﴾ بِاَكْوَابٍ

سامنے ان پر تکیہ لگائے ہوئے۔سدا رہنے والے لڑکے ان کے سامنے گردش میں ہوں گے۔

وَّ اَبَارِيْقَ وَ كَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ﴿۱۸﴾ لَّا يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا

ایسی شراب کے پیالے، جگ اور جام لے کر۔ جس سے نہ ان کے سر میں درد ہوگا،

وَ لَا يُنْزِفُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَ فَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَ لَحْمِ طَيْرٍ

اور نہ ان کے ہوش اُڑیں گے۔ اور وہ پھل لے کر جو وہ پسند کریں اور پرندوں کا وہ گوشت لے کر

مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَ حُوْرٌ عِيْنٌ ﴿۲۲﴾ كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ ﴿۲۳﴾

جس کو ان کا دل چاہے۔ اور وہ بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں۔ ایسی جیسے چھپا کر رکھے ہوئے موتی۔

جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۴﴾ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّ لَا

یہ سب بدلہ ہوگا ان کاموں کا جو وہ کیا کرتے تھے۔ وہ اس جنت میں نہ کوئی بے ہودہ بات سنیں گے۔

تَاْثِيْمًا ﴿۲۵﴾ اِلَّا قِيْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا ﴿۲۶﴾ وَ اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ مَآ

اور نہ کوئی گناہ کی بات۔ ہاں جو بات ہوگی، سلامتی ہی سلامتی کی ہوگی۔ اور وہ جو دائیں ہاتھ والے ہوں گے،

اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ﴿۲۷﴾ فِيْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ ﴿۲۸﴾ وَّ طَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ﴿۲۹﴾

کیا کہنا ان دائیں ہاتھ والوں کا (وہ عیش کریں گے) کانٹوں سے پاک بیریوں میں۔اور اوپر تلے لدے ہوئے کیلے کے درختوں میں۔

وَّ ظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ﴿۳۰﴾ وَّ مَآءٍ مَّسْكُوْبٍ ﴿۳۱﴾ وَّ فَاكِهَةٍ

اور دور تک پھیلے ہوئے سائے میں اور بہتے ہوئے پانی میں۔ اور ڈھیر سارے پھلوں میں۔

كَثِيْرَةٍ ﴿۳۲﴾ لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّ لَا مَمْنُوْعَةٍ ﴿۳۳﴾ وَّ فُرُشٍ

جو نہ کبھی ختم ہوں گے اور نہ ان پر کوئی روک ٹوک ہوگی۔ اور اونچے رکھے ہوئے فرشوں میں۔

مَّرْفُوْعَةٍ ﴿۳۴﴾ اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً ﴿۳۵﴾ فَجَعَلْنٰهُنَّ

یقین جانو، ہم نے ان عورتوں کو نئی اٹھان دی ہے۔ چنانچہ انہیں کنواریاں بنایا ہے۔

اَبْكَارًا ﴿۳۶﴾ عُرُبًا اَتْرَابًا ﴿۳۷﴾ لِّاَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿۳۸﴾

(شوہروں کے لیے) محبت سے بھری ہوئی، عمر میں برابر سب کچھ دائیں ہاتھ والوں کے لیے۔

ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۹﴾ وَ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ﴿۴۰﴾

(جن میں سے) بہت سے شروع کے لوگوں میں سے ہوں گے۔ اور بہت سے بعد والوں میں سے۔

وَ اَصْحٰبُ الشِّمَالِ مَآ اَصْحٰبُ الشِّمَالِ ﴿۴۱﴾ فِيْ سَمُوْمٍ

اور جو بائیں ہاتھ والے ہیں، کیا بتائیں بائیں ہاتھ والے کیا ہیں ؟ وہ ہوں گے تپتی ہوئی لو میں،

وَّ حَمِيْمٍ ﴿۴۲﴾ وَّ ظِلٍّ مِّنْ يَّحْمُوْمٍ ﴿۴۳﴾ لَّا بَارِدٍ وَّ لَا كَرِيْمٍ ﴿۴۴﴾

اور کھولتے ہوئے پانی میں۔ اور سیاہ دھویں کے سائے میں جو نہ ٹھنڈا ہوگا، نہ کوئی فائدہ پہنچانے والا۔

اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُتْرَفِيْنَ ﴿۴۵﴾ وَ كَانُوْا يُصِرُّوْنَ عَلَى الْحِنْثِ

یہ لوگ اس سے پہلے بڑے عیش میں تھے۔ اور بڑے بھاری گناہ پر اڑے رہتے تھے۔

الْعَظِيْمِ ﴿۴۶﴾ وَ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ اَئِذَا مِتْنَا وَ كُنَّا تُرَابًا وَّ عِظَامًا

اور کہا کرتے تھے کہ کیا جب ہم مرجائیں گے اور مٹی اور ہڈیاں بن کر رہ جائیں گے،

ءَ اِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿۴۷﴾ اَوَ اٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ﴿۴۸﴾ قُلْ اِنَّ الْاَوَّلِيْنَ وَ

تو کیا ہمیں دوبارہ زندہ کیا جائے گا ؟ اور کیا ہمارے پہلے گزرے ہوئے باپ دادوں کو بھی ؟ کہہ دو کہ یقیناً سب اگلے

الْاٰخِرِيْنَ ﴿۴۹﴾ لَمَجْمُوْعُوْنَ اِلٰى مِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۵۰﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ اَيُّهَا

اور پچھلے۔ایک متعین دن کے طے شدہ وقت پر ضرور اکٹھے کیے جائیں گے۔ پھر اے جھٹلانے

الضَّآلُّوْنَ الْمُكَذِّبُوْنَ ﴿۵۱﴾ لَاٰكِلُوْنَ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ ﴿۵۲﴾

والے گمراہو، تم لوگوں کو ایک ایسے درخت میں سے کھانا پڑے گا جس کا نام زقوم ہے

فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ﴿۵۳﴾ فَشٰرِبُوْنَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيْمِ ﴿۵۴﴾

پھر اسی سے پیٹ بھرنے ہوں گے۔ پھر اس کے اوپر سے کھولتا ہوا پانی پینا پڑے گا۔

فَشٰرِبُوْنَ شُرْبَ الْهِيْمِ ﴿۵۵﴾ هٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿۵۶﴾ نَحْنُ

اور پینا بھی اس طرح جیسے پیاس کی بیماری والے اونٹ پیتے ہیں، یہ ہوگی جزاء وسزا کے دن ان لوگوں کی مہمانی، ہم نے

خَلَقْنٰكُمْ فَلَوْ لَا تُصَدِّقُوْنَ ﴿۵۷﴾ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ ﴿۵۸﴾ ءَاَنْتُمْ

تمہیں پیدا کیا ہے، پھر تم تصدیق کیوں نہیں کرتے ؟ ذرا یہ بتلاؤ کہ جو نطفہ تم ٹپکاتے ہو کیا اسے تم پیدا کرتے ہو یا

تَخْلُقُوْنَهٗۤ اَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ ﴿۵۹﴾ نَحْنُ قَدَّرْنَا بَیْنَكُمُ الْمَوْتَ وَ مَا

پیدا کرنے والے ہم ہیں؟ ہم نے ہی تمہارے درمیان موت کے فیصلے کر رکھے ہیں اور کوئی نہیں ہے

نَحْنُ بِمَسْبُوْقِیْنَ ﴿۶۰﴾ عَلٰۤى اَنْ نُّبَدِّلَ اَمْثَالَكُمْ وَ نُنْشِئَكُمْ فِیْ

جو ہمیں اس بات سے عاجز کرسکے۔ کہ ہم تمہاری جگہ تم جیسے اور لوگ لے آئیں، اور تمہیں پھر سے کسی ایسی حالت میں پیدا

مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۱﴾ وَ لَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْاَةَ الْاُوْلٰى فَلَوْ لَا

کردیں جسے تم نہیں جانتے۔ اور تمہیں اپنی پہلی پیدائش کا پورا پتہ ہے، پھر کیوں سبق نہیں لیتے ؟

تَذَكَّرُوْنَ ﴿۶۲﴾ اَفَرَءَیْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ﴿۶۳﴾ ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗۤ اَمْ نَحْنُ

اچھا یہ بتاؤ کہ جو کچھ تم زمین میں بوتے ہو، کیا اسے تم اگاتے ہو یا اگانے والے ہم ہیں ؟

الزّٰرِعُوْنَ ﴿۶۴﴾ لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنٰهُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ ﴿۶۵﴾ اِنَّا

اگر ہم چاہیں تو اسے چورا چورا کر ڈالیں، جس پر تم بھونچکے رہ جاؤ۔

لَمُغْرَمُوْنَ ﴿۶۶﴾ بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ﴿۶۷﴾ اَفَرَءَیْتُمُ الْمَآءَ الَّذِیْ

کہ ہم پر تو تاوان پڑ گیا۔ بلکہ ہم ہیں ہی بدنصیب۔ اچھا یہ بتاؤ کہ یہ پانی جو

تَشْرَبُوْنَ ﴿۶۸﴾ ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ

تم پیتے ہو۔ کیا اسے بادلوں سے تم نے اتارا ہے، یا اتارنے والے ہم ہیں ؟

الْمُنْزِلُوْنَ ﴿۶۹﴾ لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنٰهُ اُجَاجًا فَلَوْ لَا تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۰﴾

اگر ہم چاہیں تو اسے کڑوا بنا کر رکھ دیں، پھر تم کیوں شکر ادا نہیں کرتے ؟

اَفَرَءَیْتُمُ النَّارَ الَّتِیْ تُوْرُوْنَ ﴿۷۱﴾ ءَاَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَاۤ

اچھا یہ بتاؤ کہ یہ آگ جو تم سلگاتے ہو۔ کیا اس کا درخت تم نے پیدا کیا ہے،

اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِئُوْنَ ﴿۷۲﴾ نَحْنُ جَعَلْنٰهَا تَذْكِرَةً

یا پیدا کرنے والے ہم ہیں ؟ ہم نے ہی اس کو نصیحت کا سامان اور صحرائی

وَّ مَتَاعًا لِّلْمُقْوِیْنَ ﴿۷۳﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِیْمِ ﴿۷۴﴾

مسافروں کے لیے فائدے کی چیز بنایا ہے۔ لہٰذا (اے پیغمبر) تم اپنے عظیم پروردگار کا نام لے کر اس کی تسبیح کرو۔

فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ ﴿۷۵﴾ وَ اِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ ﴿۷۶﴾

اب میں ان جگہوں کی قسم کھا کر کہتا ہوں جہاں ستارے گرتے ہیں۔ اور اگر تم سمجھو تو یہ بڑی زبردست قسم ہے۔

اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ ﴿۷۷﴾ فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ﴿۷۸﴾ لَّا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا

کہ یہ بڑا باوقار قرآن ہے ؟ جو ایک محفوظ کتاب میں (پہلے سے) درج ہے۔ اس کو وہی لوگ چھوتے ہیں

الْمُطَهَّرُوْنَ ﴿۷۹﴾ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۰﴾ اَفَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ

جو خوب پاک ہیں۔ یہ تمام جہانوں کے پروردگار کی طرف سے تھوڑا تھوڑا کر کےاتارا جارہا ہے۔کیا پھر بھی تم اس کلام

اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ ﴿۸۱﴾ وَ تَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۸۲﴾

سے بے پروائی برتتے ہو ؟ اور تم نے اسی کو اپنا روزگار بنا لیا ہے کہ (اس کو) جھٹلاتے رہو ؟

فَلَوْلَآ اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ ﴿۸۳﴾ وَ اَنْتُمْ حِيْنَئِذٍ تَنْظُرُوْنَ ﴿۸۴﴾

پھرایسا کیوں نہیں ہوتا ہے کہ جب (کسی کی) جان گلے تک پہنچ جاتی ہے، اوراس وقت تم (حسرت سے اس کو) دیکھ رہے ہوتے ہو۔

وَ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ وَ لٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ ﴿۸۵﴾

اور تم سے زیادہ ہم اس کے قریب ہوتے ہیں،مگر تمہیں نظر نہیں آتا۔

فَلَوْلَآ اِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِيْنِيْنَ ﴿۸۶﴾ تَرْجِعُوْنَهَآ اِنْ كُنْتُمْ

اگر تمہارا حساب کتاب ہونے والا نہیں ہے تو ایسا کیوں نہیں ہوتا۔ کہ تم اس جان کو واپس لے آؤ،

صٰدِقِيْنَ ﴿۸۷﴾ فَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿۸۸﴾ فَرَوْحٌ وَّ رَيْحَانٌ

اگرتم سچے ہو؟ پھراگروہ (مرنے والا) اللہ کے مقرب بندوں میں سے ہو۔تو (اس کے لیے) آرام ہی آرام ہے،خوشبو ہی خوشبو ہے،

وَّ جَنَّتُ نَعِيْمٍ ﴿۸۹﴾ وَ اَمَّآ اِنْ كَانَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿۹۰﴾

اورنعمتوں سے بھرا باغ ہے۔ اور اگر وہ دائیں ہاتھ والوں میں سے ہو۔تو (اس سے کہا جائے گا کہ) تمہارے

فَسَلٰمٌ لَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿۹۱﴾ وَ اَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ

لیے سلامتی ہی سلامتی ہے کہ تم دائیں ہاتھ والوں میں سے ہو۔ اور اگر وہ ان گمراہوں میں سے ہو

الْمُكَذِّبِيْنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿۹۲﴾ فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيْمٍ ﴿۹۳﴾ وَّ تَصْلِيَةُ

جو حق کو جھٹلانے والے تھے۔ تو (اس کے لیے) کھولتے ہوئے پانی کی مہمانی ہے۔ اور دوزخ کا

جَحِيْمٍ ﴿۹۴﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ حَقُّ الْيَقِيْنِ ﴿۹۵﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿۹۶﴾

داخلہ ہے۔اس میں کوئی شک نہیں کہ بالکل صحیح معنی میں یہی یقینی بات ہے۔لہٰذا (اے پیغمبر) تم اپنے عظیم پروردگار کا نام لے کر اس کی تسبیح کرو

عشاء کی نماز کی فضیلت:

① حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھے گویا اُس نے آدھی رات عبادت کی اور جو فجر کی نماز بھی جماعت کے ساتھ پڑھ لے گویا اُس نے پوری رات عبادت کی۔ (الصحیح لمسلم، باب فضل صلوٰۃ العشاء والصبح فی جماعۃ، رقم ۱۴۹۱)

② حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر لوگوں کو ظہر کی نماز کے لیے دوپہر کی گرمی میں چل کر مسجد میں جانے کی فضیلت معلوم ہو جاتی تو وہ ظہر کی نماز کے لیے دوڑتے ہوئے جاتے۔ اور اگر اُنہیں عشاء اور فجر کی نمازوں کی فضیلت معلوم ہو جاتی تو وہ اِن نمازں کے لیے مسجد جاتے چاہے اُنہیں (کسی بیماری کی وجہ سے) گھسٹ کر ہی جانا پڑتا۔ (صحیح البخاری، باب الاستھام فی الاذان، رقم ۶۱۵)

③ فجر اور عشاء کی فضیلت کا ذکر کرتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے ٹھنڈے وقت کی دو نمازیں ادا کیں وہ جنّت میں داخل ہو گا۔ (صحیح البخاری، باب الصلوٰۃ فی کسوف القمر، رقم: ۱۰۶۳)

① اوّلاً فجر کی نماز کا خصوصیت کے ساتھ تذکرہ اِس لیے کیا گیا کہ اِس وقت انسان پر نیند کا غلبہ ہوتا ہے۔ ہوا کے خوشگوار جھونکے اُسے تھپکیاں دے دے کر خوابِ شیریں کی آغوش میں لے جاتے ہیں اور شیطان ہر حربے سے اُسے غفلت کی نیند پڑا رہنے پر اُکساتا رہتا ہے، ایک بندۂ خدا میٹھی نیند اور آرام کو ترک کر کے بستر سے نماز کے لیے اُٹھ کھڑا ہوتا ہے تو شیطان کی ساری محنت اَکارت جاتی ہے۔

② دوسرا عشاء کا وقت ہے جب اِنسان دن بھر کی تھکن سے چور، کھانا کھاتے ہی بستر راحت پر دراز ہونا چاہتا ہے اور شیطان حیلوں بہانوں سے اُسے عشاء کی نماز پڑھنے سے باز رکھنے کی کوشش کرتا ہے، لیکن بندۂ خدا نفسانی خواہشات اور شیطان کے حربوں کے باوجود بارگاہِ ایزدی میں نماز کے لیے حاضر ہو کر شیطان کے سارے عزائم خاک میں ملا دیتا ہے۔

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اِن دو واقعات کے عبادت گزار بندوں کو جنّت کی بشارت دینا اِس حکمت کی بناء

پر ہے کہ جو شخص فجر اور عشاء کی نمازوں کی ادائیگی کو اپنا معمول بنالیتا ہے اُس کے لیے باقی تین نمازوں کو اَدا کرنا گراں نہیں ہوتا۔

④ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: منافقین پر سب سے زیادہ بھاری عشاء اور فجر کی نماز ہے۔ (الصحیح لمسلم، باب فضل صلوٰۃ الجماعۃ، رقم: ۱۴۸۲)

قرآن والو یعنی مسلمانو! وتر پڑھ لیا کرو:

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن والو یعنی مسلمانو! وتر پڑھ لیا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ وتر پڑھنے کو پسند فرماتے ہیں۔ (سنن ابی داؤد، باب استحباب الوتر، رقم: ۱۴۱۶)

فائدہ: وتر بے جوڑ عدد کو کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے وتر ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اُس کے جوڑ کا کوئی نہیں۔ وتر پڑھنے کو پسند فرمانا بھی اِس وجہ سے ہے کہ اِس نماز کی رکعتوں کی تعداد طاق ہے۔ (مجمع بحارالانوار)

تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بھی بہتر:

حضرت خارجہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ایک اور نماز تمہیں عطا فرمائی ہے جو تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بھی بہتر ہے، وہ نمازِ وتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے اِس کا وقت نماز عشاء کے بعد طلوع فجر تک مقرر فرمایا ہے۔

(سنن ابی داؤد، باب استحباب الوتر، رقم: ۱۴۱۸)

فائدہ: عربوں میں سرخ اونٹ بہت قیمتی سمجھا جاتا تھا۔

تین باتوں کی وصیت:

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے میرے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین باتوں کی وصیت فرمائی: ہر مہینے تین دن کے روزے رکھنا، سونے سے پہلے وتر پڑھنا اور فجر کی دو رکعت سنّت ادا کرنا۔ (مجمع الزوائد، ۲/ ۴۶۰)

فائدہ: جنہیں رات کو اٹھنے کی عادت ہے اُن کے لیے اٹھ کر وتر پڑھنا افضل ہے اور اگر اٹھنے کی عادت نہیں تو سونے سے پہلے ہی پڑھ لینے چاہئیں۔

وتر پڑھ کر تین مرتبہ یہ دُعا پڑھے:

سُبۡحٰنَ الۡمَلِكِ الۡقُدُّوۡسِ۔

"پاکی بیان کرتا ہوں بادشاہ کی (یعنی اللہ کی) جو بہت زیادہ پاک ہے"۔

تیسری بار باآواز بلند کہے اور قُدُّوۡسِ کے دال کو خوب کھینچے۔

نوٹ: رمضان میں وتر تراویح کی نماز کے بعد پڑھنا افضل ہے۔

تو بہ کی دُعا:

ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوا۔ اُس نے اپنے گناہ پر افسوس کا اظہار کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ دُعا پڑھو:

اَللّٰهُمَّ مَغۡفِرَتُكَ اَوۡسَعُ مِنۡ ذُنُوۡبِيۡ، وَ رَحۡمَتُكَ اَرۡجٰى عِنۡدِيۡ مِنۡ عَمَلِيۡ۔

"الٰہی! میرے گناہوں سے تیری بخشش زیادہ ہے اور تیری رحمت کی اُمید ہے مجھے اپنے عمل کی بنسبت۔

صلوٰۃ التوبہ

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس شخص سے کوئی گناہ ہو جائے پھر وہ اچھی طرح وضو کرے اور اٹھ کر دو رکعت پڑھے پھر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے تو اللہ تعالیٰ اُسے معاف فرما دیتے ہیں۔ اُس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

وَالَّذِيۡنَ اِذَا فَعَلُوۡا فَاحِشَةً اَوۡ ظَلَمُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسۡتَغۡفَرُوۡا لِذُنُوۡبِهِمۡ وَمَنۡ يَّغۡفِرُ الذُّنُوۡبَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَمۡ يُصِرُّوۡا عَلٰى مَا فَعَلُوۡا وَهُمۡ يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۳۵﴾

"اور وہ بندے (جن کا حال یہ ہے) کہ جب اُن سے کوئی گناہ ہو جاتا ہے یا کوئی برا کام کر کے وہ اپنے اوپر ظلم کر بیٹھتے ہیں تو جلدی ہی اُنہیں اللہ تعالیٰ یاد آ جاتے ہیں، پھر وہ اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی کے طالب ہوتے ہیں،

اور بات بھی یہ ہے کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے کون گناہوں کو معاف کرسکتا ہے؟ اور برے کام پر وہ اڑتے نہیں، اور وہ یقین رکھتے ہیں (کہ توبہ سے گناہ معاف ہوجاتے ہیں)"۔ (ابوداود)

حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتے ہیں: جس شخص سے کوئی گناہ ہوا پھر اُس نے اچھی طرح وضو کیا اور کھلے میدان میں جا کر دو رکعت پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے اُس گناہ کی معافی چاہی تو اللہ تعالیٰ اُسے ضرور معاف فرما دیتے ہیں۔ (بیہقی)

صلوٰۃ الحاجت:

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ اسلمی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: جس شخص کو کوئی بھی ضرورت پیش آئے جس کا تعلق اللہ تعالیٰ سے ہو یا مخلوق میں کسی سے ہو تو اُس کو چاہیے کہ وہ وضو کرے پھر دو رکعت نماز پڑھے پھر اس طرح دُعا کرے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَآئِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَاتَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا لِيْ۔

"اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ بڑے حکم والے اور بڑے کریم ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہیں، عرش عظیم کے مالک ہیں۔ سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کے رب ہیں۔ یا اللہ! میں آپ سے اُن تمام چیزوں کا سوال کرتا ہوں جو آپ کی رحمت کو لازم کرنے والی ہیں اور جن سے آپ کا مغفرت فرمانا یقینی ہوجاتا ہے۔ میں آپ سے ہر نیکی میں حصہ لینے کا اور ہر گناہ سے محفوظ رہنے کا سوال کرتا ہوں۔ میں آپ سے اِس بات کا بھی سوال کرتا ہوں کہ آپ میرا کوئی گناہ باقی نہ چھوڑیئے جس کو آپ بخش نہ دیں اور نہ کوئی فکر جسے آپ دور نہ فرما دیں اور نہ ہی کوئی ضرورت باقی چھوڑیئے جس میں آپ کی رضا مندی ہو جسے آپ میرے لیے پورا نہ فرمادیں"۔

اِس دُعا کے بعد اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کے بارے میں جو چاہے مانگے اُسے ملے گا۔ (ابن ماجہ، مصباح الزجاجہ)

دُعائے حاجت:

اگر کسی شخص کو کوئی ضرورت پیش آئے تو اچھی طرح وضو کر کے دو رکعت نماز (نفل) ادا کرے پھر یہ دُعا مانگے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْأَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَیْكَ بِنَبِیِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِیِّ الرَّحْمَةِ، اِنِّیْٓ تَوَجَّھْتُ بِكَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ هٰذِهٖ لِتَقْضٰی لِیْ اَللّٰھُمَّ شَفِّعْهُ فِیَّ۔ (جامع ترمذی، حدیث نمبر:۳۵۷۸)

"اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری نعمت بھرے نبی حضرت محمد مُصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ سے تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں، میں آپ کے وسیلہ سے اپنی اس حاجت میں اپنے رب کی طرف توجہ کرتا ہوں تا کہ وہ میرے لیے پوری کی جائے۔ اے اللہ! میرے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت قبول فرما۔

صلوٰۃ التسبیح اور اس کا طریقہ:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: عباس! میرے چچا! کیا میں آپ کو ایک عطیہ نہ کروں؟ کیا ایک ہدیہ نہ کروں؟ کیا ایک تحفہ پیش نہ کروں؟ کیا میں آپ کو ایسا عمل نہ بتاؤں جب آپ اُس کو کریں گے تو آپ کو دس فائدے حاصل ہوں گے یعنی اللہ تعالیٰ آپ کے اگلے، پچھلے، پرانے، نئے غلطی سے کیئے ہوئے، جان بوجھ کر کیئے ہوئے، چھوٹے، بڑے، چھپ کر کیئے ہوئے، کھلم کھلا کیئے ہوئے گناہ سب ہی معاف فرما دیں گے۔ وہ عمل یہ ہے کہ آپ چار رکعت (صلوٰۃ التسبیح) پڑھیں اور ہر رکعت میں سورۃ الفاتحہ اور دوسری کوئی سورت پڑھیں۔ جب آپ پہلی رکعت میں قرأت سے فارغ ہو جائیں تو قیام ہی کی حالت میں رکوع سے پہلے سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ پندرہ مرتبہ کہیں۔ پھر رکوع کریں اور رکوع میں بھی یہی کلمات دس مرتبہ کہیں۔ پھر رکوع سے اٹھ کر قومہ میں بھی یہی کلمات دس مرتبہ کہیں۔ پھر سجدے میں چلے جائیں اور اُس میں بھی یہ کلمات دس مرتبہ۔ پھر سجدے سے اٹھ کر جلسہ میں یہی کلمات دس مرتبہ کہیں۔ پھر دوسرے سجدے میں بھی یہی کلمات دس مرتبہ کہیں۔ پھر دوسرے سجدے کے بعد بھی کھڑے ہونے سے پہلے بیٹھے بیٹھے یہی کلمات دس مرتبہ کہیں۔ چاروں رکعت اِسی طرح

پڑھیں اور اِس ترتیب سے ہر رکعت میں یہ کلمات پچھتر مرتبہ کہیں۔ (میرے چچا) اگر آپ سے ہو سکے تو روزانہ یہ نماز ایک مرتبہ پڑھا کریں، اگر روزانہ یہ نہ پڑھ سکیں تو ہر جمعہ کے دن پڑھ لیا کریں، اگر آپ یہ بھی نہ کر سکیں تو سال میں ایک مرتبہ پڑھ لیا کریں، اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو زندگی میں ایک مرتبہ ہی پڑھ لیں۔ (ابوداؤد)

کیا میں تمہیں ایک خوشخبری نہ سناؤں:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو حبشہ روانہ فرمایا۔ جب وہ وہاں سے مدینہ طیبہ آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کو گلے لگایا اور پیشانی پر بوسہ دیا۔ پھر ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں ایک ہدیہ نہ دوں؟ کیا میں تمہیں ایک خوشخبری نہ سناؤں؟ کیا میں تمہیں ایک تحفہ نہ دوں؟ اُنہوں نے عرض کیا: ضرور ارشاد فرمایئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صلوٰۃ التسبیح کی تفصیل بیان فرمائی۔

(مستدرک حاکم)

استخارہ کرنے کا طریقہ:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں اپنے معاملات میں استخارہ کرنے کا طریقہ ایسے ہی اہتمام سے سکھاتے تھے جیسے قرآن کی کوئی سورت سکھاتے تھے، جب تم میں سے کوئی شخص کسی کام کا ارادہ کرے (اور اُس کے نتیجہ کے بارے میں فکر مند ہو تو اُس کو اِس طرح استخارہ کرنا چاہیے کہ) وہ پہلے دو نفل پڑھے اُس کے بعد اِس طرح دُعا کرے (دُعا میں دونوں جگہ جب ''ھٰذَا الْاَمْرَ'' پر پہنچے تو اپنی ضرورت کا دھیان رکھے جس کے لئے استخارہ کر رہا ہے)۔ (بخاری)

استخارہ کا طریقہ اور اُس کی دُعا:

''استخارہ'' کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ آدمی دو رکعت نفل استخارہ کی نیت سے پڑھے۔ نیت یہ کرے کہ میرے سامنے دو راستے ہیں، اِن میں سے جو راستہ میرے حق میں بہتر ہو، اللہ تعالیٰ اُس کا فیصلہ فرما دیں۔ پھر دو رکعت پڑھے اور نماز کے بعد استخارہ کی وہ مسنون دُعا پڑھے جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تلقین فرمائی ہے۔ یہ بڑی عجیب دُعا ہے، پیغمبر ہی یہ دُعا مانگ سکتا ہے اور کسی کے بس کی بات نہیں، اگر انسان ایڑی چوٹی کا زور لگا لیتا تو بھی ایسی دُعا کبھی نہ کر سکتا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تلقین فرمائی۔ وہ دُعا یہ ہے۔

دُعائے استخارہ:

دو رکعت نفل پڑھنے کے بعد:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَآ اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَآ اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعِيْشَتِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ فَيَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعِيْشَتِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَاقْدِرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِيْ بِهٖ۔

”اے اللہ! میں آپ کے علم کا واسطہ دے کر آپ سے خیر طلب کرتا ہوں اور آپ کی قدرت کا واسطہ دے کر میں اچھائی پر قدرت طلب کرتا ہوں، آپ غیب کو جاننے والے ہیں۔ اے اللہ! آپ علم رکھتے ہیں، میں علم نہیں رکھتا۔ یعنی یہ معاملہ میرے حق میں بہتر ہے یا نہیں، اِس کا علم آپ کو ہے مجھے نہیں۔ اور آپ قدرت رکھتے ہیں اور میرے اندر قدرت نہیں۔ یا اللہ! اگر آپ کے علم میں ہے کہ یہ معاملہ (اِس موقع پر اُس معاملہ کا تصور دل میں لائے جس کے لئے استخارہ کر رہا ہے) میرے حق میں بہتر ہے، میرے دین کے لئے بھی بہتر ہے، میری معاش اور دنیا کے اعتبار سے بھی بہتر ہے اور انجام کار کے اعتبار سے بھی بہتر ہے تو اِس کو میرے لئے مقدر فرما دیجیے اور اِس کو میرے لئے آسان فرما دیجئے اور اِس میں میرے لئے برکت پیدا فرما دیجئے۔ اور اگر آپ کے علم میں یہ بات ہے کہ یہ معاملہ میرے حق میں برا ہے، میرے دین کے حق میں برا ہے یا میری دنیا اور معاش کے حق میں برا ہے یا میرے انجام کار کے اعتبار سے برا ہے تو اِس کام کو مجھ سے پھیر دیجئے اور مجھے اِس سے پھیر دیجیے اور میرے لئے خیر مقدر فرمائیے جہاں بھی ہو۔ یعنی اگر یہ معاملہ میرے لئے بہتر نہیں ہے تو اِس کو تو چھوڑ دیجئے اور اِس کے بدلے جو کام میرے لئے بہتر ہو اُس کو مقدر فرما دیجیے، پھر مجھے اُس پر راضی بھی کر دیجیے اور اُس پر مطمئن بھی کر دیجیے“۔

دو رکعت نفل پڑھنے کے بعد اللہ تعالیٰ سے یہ دُعا کرلی تو بس استخارہ ہو گیا۔

استخارہ کا کوئی وقت مقرر نہیں:

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ استخارہ ہمیشہ رات کو سوتے وقت ہی کرنا چاہیے یا عشاء کی نماز کے بعد ہی کرنا چاہیے۔ ایسا کوئی ضروری نہیں بلکہ جب بھی موقع ملے اُس وقت استخارہ کر لے۔ نہ رات کی کوئی قید ہے اور نہ دن کی کوئی قید ہے، نہ سونے کی کوئی قید ہے اور نہ جاگنے کی کوئی قید ہے۔

خواب آنا ضروری نہیں:

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ استخارہ کرنے کے بعد خواب آئے گا، خواب کے ذریعہ ہمیں بتایا جائے گا کہ یہ کام کرو یا نہ کرو۔ یاد رکھیے! خواب آنا کوئی ضروری نہیں کہ خواب میں کوئی بات ضرور بتائی جائے، خواب میں کوئی اشارہ ضرور دیا جائے، بعض مرتبہ خواب میں آجاتا ہے اور بعض مرتبہ خواب میں نہیں آتا۔

استخارہ کا نتیجہ:

بعض حضرات کا کہنا یہ ہے کہ استخارہ کرنے کے بعد خود انسان کے دل کا رجحان ایک طرف ہو جاتا ہے، بس جس طرف رجحان ہو جائے وہ کام کر لے، اور بکثرت ایسا رجحان ہو جاتا ہے۔ لیکن بالفرض اگر کسی ایک طرف دل میں رجحان نہ بھی ہو بلکہ دل میں کشمکش موجود ہو تو بھی استخارہ کا مقصد پھر بھی حاصل ہے، اِس لئے کہ بندہ کے استخارہ کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ وہی کرتے ہیں جو اُس کے حق میں بہتر ہوتا ہے۔ اِس کے بعد حالات ایسے پیدا ہو جاتے ہیں پھر وہی ہوتا ہے جس میں بندے کے لیے خیر ہوتی ہے اور اُس کو پہلے سے پتا بھی نہیں ہوتا۔ بعض اَوقات انسان ایک راستے کو بہت اچھا سمجھ رہا ہوتا ہے لیکن اچانک رکاوٹیں پیدا ہو جاتی ہیں اور اللہ تعالیٰ اُس کو اُس بندے سے پھیر دیتے ہیں۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ استخارہ کے بعد اَسباب ایسے پیدا فرما دیتے ہیں کہ پھر وہی ہوتا ہے جس میں بندے کے لئے خیر ہوتی ہے۔ اب خیر کس میں ہے؟ انسان کو پتہ نہیں ہوتا لیکن اللہ تعالیٰ فیصلہ فرما دیتے ہیں۔ بعض اَوقات اُس کا بہتر ہونا دنیا میں پتہ چل جاتا ہے اور بعض اَوقات دنیا میں پتہ نہیں چلتا۔

استخارہ کر کے مطمئن ہو جانا:

ایک اور حدیث میں حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: یعنی جو آدمی اپنے معاملات میں استخارہ کرتا ہو وہ کبھی ناکام نہیں ہوگا اور جو شخص اپنے کاموں میں مشورہ کرتا ہو وہ کبھی نادم اور پشیمان نہیں ہوگا کہ میں نے یہ کام

کیوں کرلیا؟ میں نے یہ کام کیوں نہیں کیا؟ اِس لئے کہ جو کام کیا وہ مشورہ کے بعد کیا اور اگر نہیں کیا تو مشورہ کے بعد نہیں کیا، اِس وجہ سے وہ نادم نہیں ہوگا۔ اِس حدیث میں یہ جو فرمایا کہ استخارہ کرنے والا ناکام نہیں ہوتا مطلب اِس کا یہی ہے کہ انجام کار استخارہ کرنے والے کو ضرور کامیابی ہوگی، چاہے کسی موقع پر اُس کے دل میں یہ خیال بھی آجائے کہ جو کام ہوا اچھا نہیں ہوا لیکن اِس خیال کے آنے کے بعد کامیابی اُس شخص کو ہوگی جو اللہ تعالیٰ سے استخارہ کرتا ہے۔ اور جو شخص مشورہ کرکے کام کرے گا پچھتائے گا نہیں، اِس لیے کہ بالفرض اگر وہ کام خراب بھی ہوگیا تو اُس کے دل میں اِس بات کی تسلی موجود ہوگی کہ میں نے یہ کام اپنی خودداری سے اور اپنے بل بوتے پر نہیں کیا تھا بلکہ اپنے دوستوں سے اور بڑوں سے مشورہ کے بعد یہ کام کیا تھا، اب آگے اللہ تعالیٰ کے حوالے ہے کہ وہ جیسا چاہیں فیصلہ فرمادیں۔ اِس لئے اِس حدیث میں دو باتوں کا مشورہ دیا ہے کہ جب بھی کسی کام میں کشمکش ہو تو دو کام کرلیا کرو: ایک استخارہ اور دوسرا استشارہ یعنی مشورہ۔

استخارہ کی مختصر دُعائیں:

اوپر استخارہ کا جو مسنون طریقہ عرض کیا یہ تو اُس وقت ہے جب آدمی کو استخارہ کرنے کی مہلت اور موقع ہو، اُس وقت تو دو رکعت پڑھ کر وہ مسنون دُعا پڑھے۔ لیکن بسا اوقات انسان کو اتنی جلدی فیصلہ کرنا پڑتا ہے کہ اُس کو پوری دو رکعت پڑھ کر دُعا کرنے کا موقع ہی نہیں ہوتا۔ اِس لیے کہ اچانک کوئی کام سامنے آگیا اور فوراً اُس کے کرنے یا نہ کرنے کا فیصلہ کرنا ہے۔ اُس موقع کے لیے خود نبی کریم ﷺ نے ایک دُعا تلقین فرمائی ہے۔ وہ یہ ہے:

① اَللّٰهُمَّ خِرْلِیْ وَاخْتَرْلِیْ۔

"اے اللہ! میرے لئے آپ پسند فرمادیجئے کہ مجھے کون سا راستہ اختیار کرنا چاہیے"۔

بس وہ یہ پڑھ لے اُس کے بعد ایک اور دُعا حضور اکرم ﷺ نے تلقین فرمائی ہے وہ یہ ہے:

② اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ وَسَدِّدْنِیْ۔

"اے اللہ! میری صحیح ہدایت فرمایئے اور مجھے سیدھے راستے پر رکھئے۔

اِس طرح ایک اور مسنون دُعا ہے:

③ اَللّٰهُمَّ اَلْهِمْنِيْ رُشْدِيْ۔

”اے اللہ! جو صحیح راستہ ہے وہ میرے دل پر القاء فرمائیے“۔

اِن دُعاؤں میں سے جو دُعا یاد آجائے اُس کو اُسی وقت پڑھ لے اور اگر عربی میں دُعا یاد نہ آئے تو اردو ہی میں دُعا کرلو کہ: یا اللہ! مجھے یہ کشمکش پیش آگئی ہے آپ مجھے صحیح راستہ دکھا دیجئے۔ اگر زبان سے نہ کہہ سکو تو دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ سے کہہ دو کہ یا اللہ! یہ مشکل اور یہ پریشانی پیش آگئی ہے، آپ صحیح راستہ دل میں ڈال دیجئے۔ جو راستہ آپ کی رضا کے مطابق ہو اور جس میں میرے لئے خیر ہو۔

ماہِ رمضان کی فضیلت

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے شعبان کی آخری تاریخ میں ہم لوگوں کو وعظ فرمایا کہ تمہارے اوپر ایک مہینہ آرہا ہے جو بہت بڑا مہینہ ہے، بہت مبارک مہینہ ہے، اُس میں ایک رات ہے (شب ِقدر) جو ہزاروں مہینوں سے بڑھ کر ہے، اللہ تعالیٰ نے اُس کے روزہ کو فرض فرمایا اور اُس رات کے قیام یعنی (تراویح) کو ثواب کی چیز بنایا ہے، جو شخص اُس مہینہ میں کسی نیکی کے ساتھ اللہ کا قرب حاصل کرے ایسا ہے جیسا کہ غیر رمضان میں فرض اَدا کیا اور جو شخص اُس مہینہ میں کسی فرض کو اَدا کرے وہ ایسا ہے جیسا کہ غیر رمضان میں ستّر فرض اَدا کرے، یہ مہینہ صبر کا ہے اور صبر کا بدلہ جنّت ہے اور یہ مہینہ لوگوں کے ساتھ غم خواری کرنے کا ہے، اِس مہینہ میں مؤمن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے، جو شخص کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرائے اُس کیلئے گناہوں کے معاف ہونے اور آگ سے خلاصی کا سبب ہوگا اور روزہ دار کے ثواب کی مانند اُس کو ثواب ہوگا۔ مگر اُس روزہ دار کے ثواب سے کچھ کم نہیں کیا جائے گا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)! ہم میں سے ہر شخص تو اتنی وسعت نہیں رکھتا کہ روزہ دار کو افطار کرائے ؟!! تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ (پیٹ بھر کھلانے پر موقوف نہیں) یہ ثواب تو اللہ جل شانہ ایک کھجور سے کوئی افطار کرا دے یا ایک گھونٹ پانی پلا دے یا ایک گھونٹ لسی پلا دے اُس پر بھی مرحمت فرما دیتے ہیں۔ یہ ایسا مہینہ ہے کہ اِس کا اوّل حصہ اللہ کی رحمت ہے اور درمیانی حصہ مغفرت ہے اور آخری حصہ آگ سے آزادی ہے، جو شخص اِس مہینہ میں ہلکا کر دے اپنے غلام وخادم کے بوجھ کو حق تعالیٰ شانہ اُس کی مغفرت فرماتے ہیں اور آگ سے آزادی فرماتے ہیں۔

رمضان میں چار کام کثرت سے کرنا:

چار چیزوں کی اِس میں کثرت رکھا کرو جن میں سے دو چیزیں اللہ تعالیٰ کی رضا کے واسطے ہیں اور دو چیزیں ایسی ہیں جن سے تمہیں چارہ کار نہیں: پہلی دو چیزیں جن سے تم اپنے رب کو راضی کرو وہ "کلمہ طیبہ اور استغفار" کی کثرت ہے۔ اور دوسری چیزیں یہ ہیں کہ "جنّت کی طلب کرو اور آگ سے پناہ مانگو" جو شخص کسی روزہ دار کو پانی پلائے حق تعالیٰ (قیامت کے دن) میرے حوض سے اُس کو ایسا پانی پلائیں گے جس کے بعد جنّت میں داخل ہونے تک پیاس نہیں لگے گی۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آمین کہنا:

کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ منبر کے قریب ہو جاؤ! ہم لوگ حاضر ہو گئے، جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منبر کے پہلے درجہ پر قدم مبارک رکھا تو فرمایا: آمین۔ جب دوسرے پر قدم رکھا تو پھر فرمایا: آمین، جب تیسرے پر قدم رکھا تو پھر فرمایا: آمین، جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ سے فارغ ہو کر نیچے اُترے تو ہم نے عرض کیا کہ ہم نے آج آپ سے منبر پر چڑھتے ہوئے ایسی بات سنی جو پہلے کبھی نہیں سنی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اُس وقت جبرئیل علیہ السلام میرے سامنے آئے تھے (جب پہلے درجہ پر میں نے قدم رکھا تو) اُنہوں نے کہا کہ ہلاک ہو جائے وہ شخص جس نے رمضان کا مبارک مہینہ پایا پھر بھی اُس کی مغفرت نہ ہوئی۔ میں نے کہا: آمین، پھر جب میں دوسرے درجہ پر چڑھا تو اُنہوں نے کہا: ہلاک ہو جائے وہ شخص جس کے سامنے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا ذکر مبارک ہو اور وہ درود نہ بھیجے۔ میں نے کہا: آمین، جب میں تیسرے درجہ پر چڑھا تو اُنہوں نے کہا: ہلاک ہو وہ شخص جس کے سامنے اُس کے والدین یا اُن میں سے کوئی ایک بڑھاپے کو پاویں اور وہ اُس کو جنّت میں داخل نہ کرائیں۔ میں نے کہا: آمین۔

رمضان کے تین عشروں کی دعائیں:

پہلا عشرہ (رحمت):

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ۔

اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، تو سب سے بہتر رحم فرمانے والا ہے۔

دوسرا عشرہ (مغفرت):

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ۔

میں اللہ سے اپنے تمام گناہوں کی بخشش مانگتا ہوں، جو میرا رب ہے، اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

تیسرا عشرہ (جہنم سے آزادی):

اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ۔

اے اللہ! میں جہنم سے پناہ مانگتا ہوں۔

یا یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ۔

اے اللہ! تو معاف کرنے والا ہے، معافی کو پسند کرتا ہے، مجھے معاف کردے۔

ماہِ رمضان کی ایک پیاری دعا:

اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْہُ آخِرَ الْعَھْدِ مِنْ صِیَامِنَا اِیَّاہُ، فَاِنْ جَعَلْتَہُ فَاجْعَلْنِیْ مَرْحُوْمًا وَّلَا تَجْعَلْنِیْ مَحْرُوْمًا۔

اے اللہ! اس رمضان کے روزوں کو میرے آخری روزے نہ بنا، لیکن اگر تو نے فیصلہ کرلیا ہے (کہ یہ میرا آخری رمضان ہو) تو مجھے ان لوگوں میں شامل فرما جن پر تیرا رحم ہوگا، ان لوگوں میں شامل نہ کرنا جو محروم ہوں گے۔

تراویح کی فضلیت:

حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (ایک مرتبہ) رمضان کے مہینے کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: یہ ایسا مہینہ ہے کہ جس کے روزوں کو اللہ تعالیٰ نے تم پر فرض کیا ہے اور میں نے تمہارے لیے اِس کی تراویح کو سنت قرار دیا ہے، جو شخص اللہ کے وعدوں پر یقین رکھتے ہوئے اور اس کے اجر وانعام کے شوق میں اس مہینہ کے روزہ رکھتا ہے اور تراویح پڑھتا ہے وہ گناہوں سے اِس طرح پاک وصاف ہو جاتا ہے جیسا کہ اپنی ماں سے آج پیدا ہوا ہو۔

حضرت ابو فاطمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابو فاطمہ! اگر تم مجھ سے

(آخرت میں) ملنا چاہتے ہو تو سجدے زیادہ کیا کرو یعنی نمازیں کثرت سے پڑھا کرو۔

نمازِ تراویح کا بیان:

نمازِ تراویح مَردوں اور عورتوں دونوں کے لیے سنّتِ مؤکدہ ہے اور جماعت سے پڑھنا سنّتِ کفایہ ہے، یعنی اگر محلے کی مسجد میں نمازِ تراویح جماعت سے پڑھی جائے اور کوئی شخص گھر میں اکیلا پڑھ لے تو گنہگار نہ ہوگا، لیکن اگر تمام محلے والے جماعت سے نہ پڑھیں تو سب گنہگار ہونگے۔

تراویح کی رکعت:

بیس رکعتیں دس سلاموں کے ساتھ مسنون ہیں، یعنی دو دو رکعتوں کی نیت کرے اور ہر ترویحہ یعنی (چار رکعتوں) کے بعد تھوڑی دیر آرام کر لینا مستحب ہے۔

تراویح کا وقت:

نماز تراویح کا وقت نمازِ عشاء کے بعد سے فجر تک ہے، نماز وتر سے پہلے بھی اور اُس کے بعد بھی تراویح کا وقت ہے، لیکن تراویح کی نماز وتر سے پہلے پڑھنی چاہیے۔

تراویح میں قرآن مجید کتنی بار ختم کرنا چاہیے؟

پورے مہینے میں ایک مرتبہ قرآنِ مجید ختم کرنا سنّت ہے اور دو مرتبہ ختم کرنا افضل ہے اور تین مرتبہ ختم کرنا اِس سے زیادہ افضل ہے۔

لَیۡلَۃُ الۡقَدۡر میں پڑھنے کی دعا:

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الۡعَفۡوَ فَاعۡفُ عَنَّا یَاغَفُوۡرُیَاغَفُوۡرُ یَاغَفُوۡرُ۔

"اے اللہ! بلا شبہ آپ معاف کرنے والے ہیں اور معافی کو پسند کرتے ہیں، ہمیں معاف فرمادے۔ اے بخشنے والے! اے بخشنے والے! اے بخشنے والے!"۔

ہر چار (۴) رکعت تراویح کے بعد کی دعا:

سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ وَ الْمَلَكُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَ الْعَظَمَةِ وَ الْهَيْبَةِ وَ الْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِيَآءِ وَ الْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِیْ لَا يَنَامُ وَلَا يَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَّبُّنَا وَ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَ الرُّوْحِ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيْرُ يَا مُجِيْرُ يَا مُجِيْرُ۔

”اللہ تعالیٰ پاک ہیں، جو زمین و آسمان کی بادشاہت والے ہیں، عزّت والے ہیں، اور وہ عظمت والے ہیں اور ہیبت والے ہیں، اور قدرت والے ہیں، اور بڑائی والے ہیں، اور وہ زبردست ہیں، اور میں پاکی بیان کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ پاک ہیں جو بادشاہ ہیں، جو زندہ ہیں، اُس کو نہ نیند آتی ہے، اور نہ موت آتی ہے، تمام عیبوں سے پاک ہیں، اور ہمارا رب مقدس ہے، تمام فرشتوں کے رب اور جبرئیل کے رب ہیں۔ اے اللہ! ہمیں بچا دے جہنّم کی آگ سے، اے پناہ دینے والے!، اے پناہ دینے والے!، اے پناہ دینے والے!“ (مشکوٰۃ، باب الرکوع، ج ا ص ۸۳)

اعتکاف کی فضیلت:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے اِرشاد کا مفہوم ہے کہ جو شخص رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کرے اُس کو دو (۲) حج اور عمرہ (نفلی) کا ثواب ملتا ہے، اور جو شخص مسجد میں عشاء تک نماز اور قرآن کے سوا کوئی کام نہ کرے تو حق تعالیٰ شانہ اُس کے لیے جنّت میں ایک محل بنا دیتا ہے۔ جو شخص ایک دن کا اعتکاف اللہ تعالیٰ کی رضاء کے لیے کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کے اور جہنّم کے درمیان تین (۳) خندق آڑ فرما دیتے ہیں جس کی مسافت زمین اور آسمان کی مسافت سے زیادہ چوڑی ہے۔ جب کوئی مسلمان کسی کی حاجت روائی میں چلتا پھرتا ہے اور کوشش کرتا ہے تو اُس کے لیے دس (۱۰) برس کے اعتکاف سے زیادہ بہتر ہے۔ (رواہ معارف السنن، ج ا ص ۲۵۲)

شبِ قدر کی فضیلت:

(۱) رمضان المبارک کی راتوں میں ایک رات شبِ قدر کہلاتی ہے، جو بہت ہی برکت اور خیر کی رات ہے۔ قرآن شریف میں اِس کو ہزار (۱۰۰۰) مہینوں سے افضل بتلایا ہے۔ ہزار (۱۰۰۰) مہینوں کے تراسی (۸۳) برس اور چار (۴) مہینے ہوتے ہیں۔ خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو اِس رات میں عبادت کرتے ہیں۔ جو شخص ایک رات عبادت میں گزارے گویا اُس نے تراسی (۸۳) برس اور چار (۴) مہینوں سے زیادہ کا زمانہ عبادت

میں گزار دیا اور اِس سے زیادہ کا حال بھی معلوم نہیں کہ ہزار (۱۰۰۰) مہینوں سے کتنے مہینے زیادہ افضل ہیں؟!! اللہ جل شانہ کا بہت بڑا انعام ہے کہ قدردانوں کے لیے یہ رات بے انتہاء ثواب کی مرحمت فرمائی ہے۔

۲ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اِرشاد کو نقل کیا ہے کہ شبِ قدر حق تعالیٰ شانہ نے میری اُمّت کو مرحمت فرمائی ہے جو پہلی امتوں کو نہیں ملی ہے۔ (رواہ معارف السنن، ج ا، ص ۲۴۹)

لیلۃ القدر کو طاق راتوں میں تلاش کرنا:

۱ اُم المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرتے اور فرماتے کہ رمضان کے آخری عشرہ میں شب قدر کو تلاش کرو۔ (صحیح بخاری، حدیث نمبر: ۲۰۲۰)

۲ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ شب قدر رمضان کی آخری دس راتوں میں تلاش کرو جبکہ مہینہ ختم ہونے میں نو دن باقی ہوں یا سات دن، یا پانچ دن باقی ہوں۔ (یعنی اکیسویں، تیئیسویں، پچیسویں/ ستائیسویں، انتیسویں)۔ (بخاری: ۴/ ۲۶۰)

لیلۃ القدر کی نشانیاں:

بعض احادیث میں لیلۃ القدر کی کچھ علامات کا ذکر ملتا ہے:

۱ حضرت اُبی ابن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لیلۃ القدر کی صبح کو سورج کے بلند ہونے تک اس کی شعاع نہیں ہوتی۔ وہ ایسے ہوتا ہے جیسا کہ تھالی (پلیٹ)۔ (مسلم، حدیث نمبر: 762)

۲ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کون اسے یاد رکھتا ہے (اس رات) جب چاند نکلتا ہے تو ایسے ہوتا ہے جیسے بڑے تھال کا کنارہ۔ (مسلم، حدیث نمبر: 1170)

۳ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لیلۃ القدر آسان و معتدل رات ہے جس میں نہ گرمی ہوتی ہے اور نہ ہی سردی، اس کی صبح کو سورج اس طرح طلوع ہوتا ہے کہ اس کی سرخی مدہم ہوتی ہے۔ (مسند بزار 1/ 486، مسند طیالسی 349، ابن خزیمہ 3/ 231)

لیلۃ الجائزہ (چاند رات) کی فضیلت:

ایک حدیث میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اِرشاد کا مفہوم ہے کہ جو شخص ثواب کی نیت سے عیدین کی راتوں میں جاگے اور عبادت میں مشغول رہے اُس کا دل اُس دن نہ مَرے گا جس دن لوگوں کے دل مَر جائیں

گے۔ (سنن ابن ماجہ، باب فی من قام لیلتی العیدین، حدیث نمبر: ۱۷۸۲)

فائدہ: یعنی فتنہ وفساد کے دن لوگوں کے دلوں میں مُردنی چھائی ہوگی اور اُس کا دل زندہ ہوگا، ممکن ہے کہ صور پھونکے جانے کا دن مُراد ہو کہ اُس دن اُس کی روح بے ہوش نہ ہوگی۔

ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص پانچ (۵) راتوں میں عبادت کے لیے جاگے اُس کے لیے جنّت واجب ہوگی:

① آٹھ (۸) ذی الحجہ کی رات۔ ② نو (۹) ذی الحجہ کی رات۔ ③ دس (۱۰) ذی الحجہ کی رات۔
④ عید الفطر کی رات۔ ⑤ پندرہ (۱۵) شعبان کی رات۔

فقہاء نے عیدین میں جاگنا مستحب لکھا ہے: اِمام سفوی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے کہ پانچ (۵) راتیں دعا کی قبولیت کی ہیں:

① جمعہ کی رات۔ ② عید الفطر کی رات۔ ③ ستائیس (۲۷) رجب کی رات۔
④ لیلۃ القدر کی رات۔ ⑤ پندرہ (۱۵) شعبان کی رات۔ (رواہ معارف السنن، ج ۱ ص ۳۱۷)

ماہ شوال کے چھ (۶) روزوں کی فضیلت:

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اِرشاد کا مفہوم ہے کہ جو ماہ رمضان شریف کے روزے رکھے اُس کے بعد چھ (۶) روزے ماہ شوال کے ملا لے گویا اُس نے تمام زمانہ روزے رکھے۔ حضرت ابو ہریرۃؓ فرماتے ہیں کہ میں حساب لگا دیتا ہوں کہ رمضان کے روزے دس (۱۰) گنا کرنے سے تین سو (۳۰۰) دن یا دس (۱۰) ماہ کے روزوں کے برابر ہیں اور چھ (۶) روزے شوال کے یعنی ساٹھ (۶۰) دن یا دو (۲) ماہ کے روزے ہوئے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جو ایک نیکی کرتا ہے اُسے دس (۱۰) گنا ثواب ملتا ہے۔ لہٰذا ہر دن کا روزہ دس (۱۰) دن کے برابر ہے۔ (رواہ معارف السنن، ج ۱ ص ۲۶۸)

پیر اور جمعرات کے روزے کی فضیلت:

① نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد ہے: پیر اور جمعرات کے دن اعمال اللہ کی بارگاہ میں پیش کیے جاتے ہیں، اس لیے میں پسند کرتا ہوں، جب میرے اعمال پیش کیے جائیں، تو میں روزہ دار ہوں۔ (سنن ترمذی، حدیث: 747)

② نبی کریم علیہ السلام سے پیر کے روزے کے متعلق پوچھا گیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: یہ وہ دن

ہے، جس دن میں پیدا ہوا اور مجھ پر پہلی وحی نازل ہوئی۔ (صحیح مسلم)

③ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پیر اور جمعرات کے روزوں سے متعلق پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پیر اور جمعرات کے دن اللہ تعالی ہر اس بندے کو معاف فرما دیتا ہے، جو کافر نہ ہو اور کسی مسلمان سے بغض اور عداوت نہ رکھتا ہو۔ جو مسلمان آپس میں ناراض ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے انہیں چھوڑ دو حتی کہ یہ آپس میں صلح کر لیں۔ (مسند احمد: 7639)

پیر اور جمعرات کا روزہ سنت سے ثابت ہے، اور حکم کے اعتبار سے مستحب ہے، خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی پیر اور جمعرات کے روزے رکھتے تھے۔

ایام بیض (اسلامی مہینہ کی 13، 14 اور 15 تاریخ) کے روزوں کی فضیلت:

① حضرت قتادہ بن منہال رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم لوگوں کو ایام بیض کے روزوں کا حکم دیتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ تین روزے ثواب کے اعتبار سے ہمیشہ روزہ رکھنے کے برابر ہے۔ (معارف الحدیث: ۴/ ۳۶۴)

② حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے ابوذر! جب تم ہر مہینے کے تین روزے رکھو تو تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں کے روزے رکھا کرو۔ (معارف الحدیث: ۴/ ۳۶۴)

شعبان کے روزوں کی فضیلت:

① رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب نصف شعبان کی رات ہو تو رات کو عبادت کرو اور آئندہ دن روزہ رکھو، اس لیے کہ اس میں غروبِ شمس سے طلوعِ فجر تک آسمانِ دنیا پر اللہ تعالیٰ کی خاص تجلی اور رحمت اترتی ہے اور وہ یہ ارشاد فرماتا ہے: ہے کوئی مغفرت کا طلب گار کہ میں اس کی مغفرت کروں! ہے کوئی روزی کا طلب گار کہ میں اس کو روزی دوں! ہے کوئی بیمار کہ میں اس کو بیماری سے عافیت دوں! یہاں تک کہ فجر طلوع ہو جاتی ہے۔

② حدیث شریف میں ہے: شعبان وہ ماہ ہے، جس میں لوگوں کے اعمال اٹھائے جاتے ہیں، میں پسند کرتا ہوں

کہ میرا عمل اللہ کی بارگاہ میں پیش کیا جائے اور میں روزے کی حالت میں ہوں۔

(مرقاۃ شرح مشکوٰۃ، ج4،ص1422، دارالفکر، بیروت)

③ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بھی دو ماہ مسلسل روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان کو رمضان کے ساتھ ملایا کرتے تھے۔

(مسند احمد حدیث نمبر:26022)

④ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رمضان کے علاوہ کسی مہینہ میں پورا مہینہ روزہ رکھتے ہوئے نہیں دیکھا اور میں نے شعبان کے علاوہ کسی مہینہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو زیادہ روزہ رکھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ (صحیح بخاری)

ماہِ شعبان میں روزوں سے متعلق وضاحت:

شعبان کے مہینہ میں مطلقاً روزہ رکھنا منع نہیں ہے، بلکہ شعبان کے مہینے میں روزہ رکھنا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثابت ہے۔ البتہ پندرہ شعبان کے بعد روزہ رکھنا اس شخص کے لیے مکروہ ہے جس نے شعبان کے ابتدائی پندرہ دن میں کوئی روزہ نہیں رکھا، یہاں تک کہ جب آخری پندرہ دن شروع ہوئے تو روزہ رکھنا شروع کر دیا۔

اسی طرح اس شخص کے لیے بھی پسندیدہ نہیں ہے جسے مسلسل روزے رکھنے کی وجہ سے کمزوری وضعف لاحق ہوجائے اور پھر رمضان المبارک کے روزے رکھنا اس کے لیے مشکل ہوجائے۔

''نیند'' اللہ کا انعام:

اِنسان پر نیند کا طاری ہوجانا اللہ تعالیٰ کی نعمت اور احسان ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ: **هُوَ الَّذِیۡ جَعَلَ لَکُمُ الَّیۡلَ لِتَسۡکُنُوۡا فِیۡهِ** (سورہ یونس، آیت:٦٧) ''وہ اللہ ہے جس نے تمہارے لیے رات بنائی تاکہ تم اُس میں سکون حاصل کرو''۔ تو اللہ تعالیٰ کا حکم سمجھ کر میں سوتا ہوں۔ اب اللہ تعالیٰ کے حکم کو جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقے پر پورا کرو گے تو وہ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے گا۔

سونے کے آداب:

① سونے سے پہلے دو(٢) رکعت صلوٰۃ توبہ پڑھیں۔ ② باوضو ہوں۔ ③ سب کو معاف کر کے سونا چاہیے۔ ④ تین(٣) تسبیحات پوری کر کے سونا چاہیے۔ (سُبۡحَانَ اللهِ، اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ ، اَللّٰهُ

آ کُبَرُ)⑤ گھر کے سارے برتن ڈھانپ کر سوئیں۔ ⑥دروازے کو"بِسْمِ اللہ" کے ساتھ بند کریں۔ ⑦تہجد کی نیت کر کے سونا چاہیے۔⑧تہجد کے فضائل کو سن کر سونا چاہیے۔⑨تین (۳) دفعہ بستر کو جھاڑیں یا ہاتھ پھیر دیں۔⑩پہلے دایاں پاؤں اندر کر کے سونا چاہیے۔ ⑪تیل اور سرمہ لگا کر سونا چاہیے۔⑫مسواک کر کے سونا چاہیے۔⑬سنّت کے موافق سوئیں۔⑭ذکر کر کے سونا چاہیے۔⑮رات کے وقت پانی پینے سے پہلے دیکھیں اور بعد میں پئیں۔ ⑯برا خواب کسی کو نہ بتائیں۔⑰ایسی جگہ پر نہ سوئیں جہاں پر حفاظت کا سامان نہ ہو۔مثلاً چھت وغیرہ۔⑱اکیلا نہ سویا کریں۔⑲ہر ایک کا بستر علیحدہ ہو۔⑳ چراغ کو بجھا کر سونا چاہیے۔㉑رات کو پہرہ بھی مقرر کریں۔㉒اگر سوتے وقت خراٹے زیادہ ہوں جس سے تکلیف ہوتی ہو تو ساتھی کو پہلے بتادیں۔㉓تہجد کے لیے اٹھتے وقت انتہائی خاموشی سے اٹھیں تا کہ دوسرے کسی کو تکلیف نہ ہو۔ ㉔تہجد کے وقت اٹھتے وقت سب سے گمان اچھا ہو۔㉕سونے کی جگہ بھی ذمہ دار کو بتائے۔㉖مسجد میں اعتکاف کی نیت کر کے سونا چاہیے۔

سونے کی سنّتیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اِن تمام چیزوں پر استراحت فرمانا ثابت ہے:

①بوریا پر۔ ②چٹائی پر۔ ③ کپڑے کے بستر پر۔ ④زمین پر۔

⑤ لکڑی کے تختے پر۔ ⑥چار پائی پر۔ ⑦چمڑے کی کھال پر۔

سونے کی تیرہ (۱۳) سنّتیں:

①باوضو ہو کر سونا سنّت ہے۔②جب بستر پر آئیں تو اُس کو کپڑے کے گوشے سے تین (۳) بار جھاڑنا۔③سونے سے پہلے کپڑے تبدیل کرنا۔④سونے سے پہلے"بِسْمِ اللهِ" پڑھ کر دروازہ بند کرنا۔⑤"بِسْمِ اللهِ" پڑھ کر چراغ کو بجھا دیں۔ ⑥"بِسْمِ اللهِ" پڑھ کر برتن کو ڈھانپ دے۔

"مسلم شریف" کی روایت ہے کہ: سال میں ایک رات ایسی ہوتی ہے کہ اُس میں وباء نازل ہوتی ہے، جس کھلے ہوئے برتن سے گذارتی ہے اُس میں وباء کا کچھ حصہ ضرور داخل ہو جاتا ہے۔اِس لیے برتن کو ڈھانپ لینا چاہیے اور اگر اُس کو ڈھانپنے کے لیے کچھ نہ ملے تو برتن کے منہ پر "بِسْمِ اللهِ" پڑھ کر کوئی لکڑی وغیرہ چوڑائی کی طرف رکھ لیں۔

⑦عشاء کی نماز کے بعد قصہ کہانیوں کی ممانعت ہے۔ نماز پڑھ کر لیٹنا چاہیے، البتہ وعظ و نصیحت یا روزی معاش کے لیے جاگنے کی اجازت ہے۔

⑧سوتے وقت ہر آنکھ میں تین، تین (۳، ۳) سلائی سرمہ لگانا مَرد وعورت دونوں کے لیے سنّت ہے۔

⑨جب سونے کا ارادہ کریں تو قرآن مجید کی آیات اور سورتیں پڑھیں۔ مثلاً: اَلْحَمْدُ شریف، آیۃ الکرسی، سُوْرَۃُ السَّجْدَۃ، سُوْرَۃُ الْمُلْك، چاروں قل اور درود شریف۔ اگر زیادہ نہ پڑھ سکیں تو ایک یا دو (ا یا ۲) مرتبہ ضرور پڑھیں، کیونکہ یہ دنیا اور آخرت کی بھلائی اور نیک بختی کی بنیاد ہے۔

⑩سونے سے پہلے تسبیحاتِ فاطمی کا اہتمام کریں۔ سُبْحَانَ اللهِ ۳۳ بار، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۳۳ بار، اَللهُ اَکْبَرُ ۳۴ بار۔

⑪سوتے وقت داہنی کروٹ قبلہ رخ ہو کر سونا سنّت ہے۔ اُلٹا لیٹنا اِس طرح کے سینہ زمین کی طرف اور پیٹھ آسمان کی طرف ہو یہ منع ہے۔

⑫بستر پر لیٹ کر یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَ اَحْیٰی۔ (صحیح البخاری، الدعوات، باب ما یقول اذا نام: ۹۲۹/۲)

"اے اللہ! آپ کے نام پر مرتا ہوں اور جیتا ہوں"۔

⑬سونے سے پہلے استغفار پڑھے:

اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْهِ۔

(عمل الیوم لابن السنی، باب ما یقول صبیحۃ یوم الجمعۃ: ۳۹، رقم: ۸۳)

"میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہی زندہ ہمیشہ رہنے والا ہے اور اللہ سے توبہ کرتا ہوں"۔

فائدہ: سوتے میں اگر کوئی ڈراؤنا خواب نظر آئے جب آنکھ کھل جائے تو بائیں طرف تین (۳) بار تھتکار دے اور اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھے اور کروٹ بدل کر سو جائے۔

بستر بچھانے کی سنتیں:

بستر بچھانے کی دو (۲) سنتیں ہیں:

① بستر بچھانے سے پہلے تین (۳) بار جھاڑنا۔

② بستر پر آتے وقت پہلے دایاں پاؤں پھر بایاں پاؤں رکھ کر سونا۔ (ابوداؤد، باب فی الفراش، ج ۲، ص ۱۷۲)

سونے سے پہلے سب کو معاف کرنے پر جنت کی بشارت:

مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے معارف القرآن میں لکھا ہے کہ جناب رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مجلس میں بیٹھے تھے ارشاد فرمایا کہ ابھی اس مجلس میں ایک جنتی شخص آئے گا۔ صحابہ دروازے کو دیکھ رہے تھے کہ یہ کونسا خوش نصیب ہوگا۔ کیا دیکھتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی عنہ اندر داخل ہو گئے سب نے مبارکباد دی۔ دوسرے دن پھر رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابھی ایک جنتی اس مجلس میں آئے گا پھر وہی بزرگ اندر آئے۔ تیسرے دن رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا کہ ابھی ایک جنتی اس مجلس میں آئیگا۔ پھر وہی بزرگ اندر آ گئے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سوچا کہ اس بزرگ کے پاس کوئی بڑا عمل ہوگا۔ تو میں نے اس سے کہا کہ چچا جان! رات میں آپ کے ساتھ آپ کی بیٹھک میں رہوں گا۔ فرمایا میں پوری رات جاگتا رہا کہ یہ بزرگ کوئی عمل کریں گے تو میں اسکو دیکھ لوں گا۔ مگر اس نے کوئی خاص عمل نہیں کیا۔ تین رات میں ان کے پاس رہا تیسرے دن جب میں واپس ہونے لگا تو میں نے کہا چچا جان! ہمارے گھر روٹی بھی تھی کوئی ناراضگی بھی نہیں تھی۔ صرف آپ کے رات والے عمل کو دیکھنے آیا تھا۔ اس لئے کہ تین دنوں سے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپکو جنت کی خوشخبری سنا رہے تھے۔ لیکن چچا جان معاف فرمانا آپ کے پاس کوئی خاص عمل تو میں نے نہیں دیکھا۔ یہ نماز با جماعت تو سارے مسلمان ہی پڑھتے ہیں۔ فرمایا۔ اس پر وہ بزرگ خاموش ہو گئے۔ میں جب واپس ہونے لگا تو پیچھے سے انہوں نے آواز دی کہ بھتیجے! الحمد للہ میرے پاس ایک عمل ہے شاید اس کی وجہ سے اللہ پاک نے مجھے یہ مقام بخشا ہے۔ وہ یہ کہ میرا دل ہر مسلمان سے صاف رہتا ہے۔ مسلمان کی خوشی پر خوش ہوتا ہوں اور انکی غمی پر پریشان ہوتا ہوں، قدرتی طور پر مسلمانوں سے محبت اور عقیدت ہے شاید اسی بات کی وجہ سے اللہ پاک مجھ سے خوش ہو چکے ہیں۔ تو اس پر حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ چچا جان! بس اسی چیز نے آپکو جنت کا مستحق بنایا ہے کہ مسلمان کے ساتھ آپکا دل صاف رہتا ہے۔ (تفسیر معارف القرآن مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ)

سونے سے پہلے آیت الکرسی پڑھنے کی فضیلت:

(1) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صدقۂ فطر کی نگرانی پر مجھے مقرر فرمایا تھا۔ ایک شخص آیا اور دونوں ہاتھ بھر کر غلہ لینے لگا۔ میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا: میں تجھے ضرور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لے چلوں گا۔ اُس نے کہا: میں ایک محتاج ہوں میرے اوپر میرے اہل وعیال کا بوجھ ہے اور میں سخت ضرورت مند ہوں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اُسے چھوڑ دیا۔ جب صبح ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: ابو ہریرہ! تمہارے قیدی نے کل رات کیا کیا؟ (اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اِس واقعہ کی خبر دے دی تھی) میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! اُس نے اپنی شدید ضرورت اور اہل وعیال کے بوجھ کی شکایت کی اِس لیے مجھے اُس پر رحم آیا اور میں نے اُسے چھوڑ دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خبردار رہنا!! اُس نے تم سے جھوٹ بولا ہے وہ دوبارہ آئے گا۔ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کی وجہ سے یقین ہو گیا کہ وہ دوبارہ آئے گا۔ چنانچہ میں اُس کی تاک میں لگا رہا۔ (وہ آیا) اور اپنے دونوں ہاتھوں سے غلہ بھرنا شروع کر دیا۔ میں نے اُسے پکڑ کر کہا کہ میں تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ضرور لے جاؤں گا۔ اُس نے کہا کہ مجھے چھوڑ دیجئے میں ضرورت مند ہوں، میرے اوپر بال بچوں کا بوجھ ہے، اب آئندہ میں نہیں آؤں گا۔ مجھے اُس پر رحم آیا اور میں نے اُسے چھوڑ دیا۔ جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے پھر سے فرمایا: ابو ہریرہ! تمہارے قیدی کا کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! اُس نے اپنی شدید ضرورت اور اہل وعیال کے بوجھ کی شکایت کی اِس لئے مجھے اُس پر رحم آ گیا اور میں نے اُس کو چھوڑ دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہوشیار رہنا! اُس نے جھوٹ بولا ہے وہ پھر آئے گا۔ چنانچہ میں پھر اُس کی تاک میں رہا۔ (وہ آیا) اور دونوں ہاتھوں سے غلہ بھرنے لگا۔ میں نے اُسے پکڑ کر کہا کہ میں تجھے ضرور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لے جاؤں گا۔ یہ تیسرا اور آخری موقع ہے، تو نے کہا تھا آئندہ نہیں آؤں گا مگر تو پھر آ گیا۔ اُس نے کہا: مجھے چھوڑ دو میں تمہیں ایسے کلمات سکھاؤں گا کہ اللہ تعالیٰ اُن کی وجہ سے تمہیں نفع پہنچائیں گے۔ میں نے کہا: وہ کلمات کیا ہیں؟ اُس نے کہا: جب تم اپنے بستر پر لیٹنے لگو تو آیۃ الکرسی پڑھ لیا کرو۔ تمہارے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک حفاظت کرنے والا مقرر رہے گا اور صبح تک کوئی شیطان تمہارے قریب نہیں آئے گا۔ صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا:

تمہارے قیدی کا کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا: اُس نے کہا تھا کہ وہ مجھے چند ایسے کلمات سکھائے گا جن سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع پہنچائیں گے تو میں نے اِس مرتبہ بھی اُسے چھوڑ دیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ کلمات کیا تھے؟ میں نے کہا کہ وہ یہ کہہ گیا جب تم اپنے بستر پر لیٹنے لگو تو آیۃ الکرسی پڑھ لیا کرو۔ تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک حفاظت کرنے والا مقرر رہے گا اور صبح تک کوئی شیطان تمہارے قریب نہیں آئے گا۔

راوی کہتے ہیں: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خیر کے کاموں پر بہت زیادہ حریص تھے۔ (اس لیے آخری مرتبہ خیر کی بات سن کر اُسے چھوڑ دیا) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: غور سے سنو! اگرچہ وہ جھوٹا ہے لیکن تم سے سچ بول گیا۔ ابو ہریرہ! تم جانتے ہو کہ تم تین راتوں سے کس سے باتیں کر رہے تھے؟ میں نے کہا: نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ شیطان تھا (جو اِس طرح مکر و فریب سے صدقات کے مال میں کمی کرنے آیا تھا)۔ (بخاری)

② حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ شیطان نے یوں کہا: تم اپنے گھر میں آیۃ الکرسی پڑھا کرو تمہارے پاس کوئی شیطان جن وغیرہ نہ آئے گا۔ (ترمذی)

آیۃ الکرسی

اَللّٰہُ لَاۤ اِلٰـہَ اِلَّا ہُوَ ۚ اَلۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ ۬ۚ لَا تَاۡخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّ لَا نَوۡمٌ ؕ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الۡاَرۡضِ ؕ مَنۡ ذَا الَّذِیۡ یَشۡفَعُ عِنۡدَہٗۤ اِلَّا بِاِذۡنِہٖ ؕ یَعۡلَمُ مَا بَیۡنَ اَیۡدِیۡہِمۡ وَ مَا خَلۡفَہُمۡ ۚ وَ لَا یُحِیۡطُوۡنَ بِشَیۡءٍ مِّنۡ عِلۡمِہٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ کُرۡسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ ۚ وَ لَا یَـُٔوۡدُہٗ حِفۡظُہُمَا ۚ وَ ہُوَ الۡعَلِیُّ الۡعَظِیۡمُ ﴿۲۵۵﴾

سُوۡرَۃُ الۡبَقَرَۃ کی آخری تین آیات:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں اُس شخص کو عقل مند نہیں سمجھتا جو سونے سے قبل سورۃ البقرۃ کی آخری تین آیات نہ پڑھ لے۔

جو شخص درج ذیل دو آیات رات کے وقت پڑھتا ہے تو یہ اُس کے لیے کافی ہو جاتی ہیں:

﴿اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ﴿٢٨٥﴾ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٢٨٦﴾﴾

"رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس (ہدایت) پر ایمان لائے ہیں جو اُن کے رب کی طرف سے اُن پر نازل کی گئی ہے اور سارے مؤمن بھی، سب اللہ پر اور اُس کے فرشتوں پر اور اُس کی کتابوں پر اور اُس کے رسولوں پر ایمان لائے ہیں۔ (وہ کہتے ہیں:) ہم اُس کے رسولوں میں سے کسی ایک میں بھی فرق نہیں کرتے اور وہ کہتے ہیں: ہم نے (حکم) سنا اور اطاعت کی، اے ہمارے رب! ہم تیری بخشش چاہتے ہیں اور ہمیں تیری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔ اللہ کسی کو اُس کی برداشت سے بڑھ کر تکلیف نہیں دیتا، کسی شخص نے جو نیکی کمائی اُس کا پھل اُسی کے لیے ہے اور جو اُس نے برائی کی اُس کا وبال بھی اُسی پر ہے۔ اے ہمارے رب! اگر ہم سے بھول چوک ہو جائے تو ہماری گرفت نہ کر، اے ہمارے رب! ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈال جو تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا۔ اے ہمارے رب! جس بوجھ کو اُٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں، وہ ہم سے نہ اُٹھوا اور ہم سے درگزر فرما اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما، تو ہی ہمارا کارساز ہے، پس! تو کافروں کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔" (آمین)

خادم سے بہتر عمل:

جو شخص بستر پر لیٹتے وقت ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللهِ (اللہ پاک ہے) ۳۳ دفعہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ (ہر تعریف اللہ کے لیے ہے) اور ۳۴ مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ (اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے) کہے، یہ اُس کے لیے ایک نوکر سے بہتر ہے۔

سونے سے پہلے چار سورتوں کا پڑھنا

(الٓمّٓ السَّجدَہ، سُوْرَۃُ الْمُلك، بَنِیٓ اِسْرَآءِیْلَ اور زُمَر)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس وقت تک نہیں سوتے تھے جب تک کہ سُوْرَۃُ الٓمّٓ اَلسَّجدَہ (جو اکیسویں پارے میں ہے) اور تَبٰرَكَ الَّذِیْ بِیَدِہِ الْمُلْكُ نہ پڑھ لیتے۔(ترمذی)

سُوْرَۃُ الْمُلك کی فضیلت:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن کریم میں ایک سورت تیس آیات کی ایسی ہے کہ وہ اپنے پڑھنے والے کی شفاعت کرتی رہتی ہے یہاں تک کہ اُس کی مغفرت کردی جائے وہ سُوْرَۃُ الْمُلْك ہے۔(ترمذی)

قبر کا عذاب روکنے والی سورت:

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قبر میں آدمی پر پیروں کی طرف سے عذاب آتا ہے تو اُس کے پیر کہتے ہیں کہ میری طرف سے آنے کا کوئی راستہ نہیں کیونکہ یہ سُوْرَۃُ الْمُلْك پڑھتا تھا۔ پھر وہ سینے یا پیٹ کی طرف سے آتا ہے تو سینہ یا پیٹ کہتا ہے: میری طرف سے تیرے لیے آنے کا کوئی راستہ نہیں ہے کیونکہ یہ سُوْرَۃُ الْمُلْك پڑھا کرتا تھا۔ پھر عذاب سر کی طرف سے آتا ہے تو سر کہتا ہے کہ تیرے لیے میری طرف سے آنے کا کوئی راستہ نہیں ہے کیونکہ یہ سُوْرَۃُ الْمُلْك پڑھا کرتا تھا۔ (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:) یہ سورۃ قبر کے عذاب کو روکنے والی ہے۔ تورات میں اِس کا نام سورۃ الملک ہے۔ جس شخص نے اِس کو کسی رات میں پڑھا اُس نے بہت زیادہ ثواب کمایا۔(مستدرک حاکم)

قبر سے سُوْرَۃُ الْمُلْك پڑھنے کی آواز:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ کسی صحابی رضی اللہ عنہ نے ایک قبر پر خیمہ لگایا۔ اُن کو علم نہ تھا کہ وہاں قبر ہے۔ اچانک اُس جگہ کسی کو سورۃ الملک پڑھتے ہوئے سنا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آ کر عرض کیا کہ میں نے ایک جگہ خیمہ لگایا تھا، مجھے معلوم نہ تھا کہ وہاں قبر ہے۔ اچانک میں نے اُس جگہ کسی کو سورۃ الملک آخر تک

پڑھتے ہوئے سنا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ سورت اللہ تعالیٰ کے عذاب سے روکنے والی ہے اور قبر کے عذاب سے نجات دلانے والی ہے۔ (ترمذی)

سُوْرَةُ الْمُلْكِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرُ ۙ ﴿۱﴾

بڑی شان ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں ساری بادشاہی ہے اور وہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔ جس نے

الَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَ الْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ

موت اور زندگی اس لیے پیدا کی تاکہ وہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے کون عمل میں زیادہ بہتر ہے،

عَمَلًا وَ هُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ ﴿۲﴾ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ

اور وہی ہے جو مکمل اقتدار کا مالک، بہت بخشنے والا ہے۔ جس نے سات آسمان اوپر تلے پیدا کیے

طِبَاقًا مَا تَرٰى فِيْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ فَارْجِعِ

، تم خدائے رحمن کی تخلیق میں کوئی فرق نہیں پاؤ گے۔ اب پھر سے نظر دوڑا کر دیکھو

الْبَصَرَ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ﴿۳﴾ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ

کیا تمہیں کوئی رخنہ نظر آتا ہے ؟ پھر بار بار نظر دوڑاؤ، نتیجہ یہی ہوگا کہ نظر تھک ہار کر تمہارے

يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّ هُوَ حَسِيْرٌ ﴿۴﴾ وَ لَقَدْ زَيَّنَّا

پاس نامراد لوٹ آئے گی۔ اور ہم نے قریب والے آسمان کو روشن چراغوں سے سجا

السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ وَ جَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ

رکھا ہے، اور ان کو شیطانوں پر پتھر برسانے کا ذریعہ بھی بنایا ہے، اور ان کے لیے

وَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيْرِ ﴿۵﴾ وَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ

دہکتی آگ کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ اور جن لوگوں نے اپنے پروردگار سے کفر کا معاملہ کیا ہے، ان کے لیے

عَذَابُ جَهَنَّمَ وَ بِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۶﴾ اِذَآ اُلْقُوْا فِيْهَا سَمِعُوْا

جہنم کا عذاب ہے، اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے۔ جب وہ اس میں ڈالے جائیں گے تو اس کے دہاڑنے کی آواز

لَهَا شَهِيۡقًا وَّ هِيَ تَفُوۡرُ ﴿۷﴾ تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الۡغَيۡظِ كُلَّمَآ

سنیں گے، او وہ جوش مارتی ہوگی۔ ایسا لگے گا جیسے وہ غصے سے پھٹ پڑے گی۔ جب بھی اس میں (کافروں کا)

كُلَّمَآ اُلۡقِيَ فِيۡهَا فَوۡجٌ سَاَلَهُمۡ خَزَنَتُهَآ اَلَمۡ يَاۡتِكُمۡ نَذِيۡرٌ ﴿۸﴾

کوئی گروہ پھینکا جائے گا تو اس کے محافظ ان سے پوچھیں گے کہ کیا تمہارے پاس کوئی خبردار کرنے والا نہیں آیا تھا ؟

قَالُوۡا بَلٰى قَدۡ جَآءَنَا نَذِيۡرٌ فَكَذَّبۡنَا وَ قُلۡنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ مِنۡ

وہ کہیں گے کہ ہاں بیشک ہمارے پاس خبردار کرنے والا آیا تھا، مگر ہم نے (اسے) جھٹلا دیا، اور کہا کہ اللہ نے کچھ نازل نہیں کیا

شَیۡءٍ اِنۡ اَنۡتُمۡ اِلَّا فِیۡ ضَلٰلٍ كَبِيۡرٍ ﴿۹﴾ وَ قَالُوۡا لَوۡ كُنَّا نَسۡمَعُ

تمہاری حقیقت اس کے سوا کچھ نہیں کہ تم بڑی بھاری گمراہی میں پڑے ہوئے ہو۔ اور وہ کہیں گے کہ اگر ہم سن لیا کرتے

اَوۡ نَعۡقِلُ مَا كُنَّا فِیۡۤ اَصۡحٰبِ السَّعِيۡرِ ﴿۱۰﴾ فَاعۡتَرَفُوۡا

اور سمجھ سے کام لیا کرتے تو (آج) دوزخ والوں میں شامل نہ ہوتے۔ اس طرح وہ اپنے گناہ کا

بِذَنۡۢبِهِمۡ فَسُحۡقًا لِّاَصۡحٰبِ السَّعِيۡرِ ﴿۱۱﴾ اِنَّ الَّذِيۡنَ

خود اعتراف کرلیں گے غرض پھٹکار ہے دوزخ والوں پر۔ (اس کے برخلاف) جو لوگ بن دیکھے اپنے

يَخۡشَوۡنَ رَبَّهُمۡ بِالۡغَيۡبِ لَهُمۡ مَّغۡفِرَةٌ وَّ اَجۡرٌ كَبِيۡرٌ ﴿۱۲﴾

پروردگار سے ڈرتے ہیں، ان کے لیے بیشک مغفرت اور بڑا اجر ہے۔

وَ اَسِرُّوۡا قَوۡلَكُمۡ اَوِ اجۡهَرُوۡا بِهٖ اِنَّهٗ عَلِيۡمٌۢ بِذَاتِ

اور تم اپنی بات چھپا کر کرو، یا زور سے کرو (سب اس کے علم میں ہے، کیونکہ) وہ دلوں تک کی باتوں

الصُّدُوۡرِ ﴿۱۳﴾ اَلَا يَعۡلَمُ مَنۡ خَلَقَ وَ هُوَ اللَّطِيۡفُ الۡخَبِيۡرُ ﴿۱۴﴾

کا پورا علم رکھنے والا ہے۔ بھلا جس نے پیدا کیا وہی نہ جانے ؟ جبکہ وہ بہت باریک بین، مکمل طور پر باخبر ہے۔

هُوَ الَّذِیۡ جَعَلَ لَكُمُ الۡاَرۡضَ ذَلُوۡلًا فَامۡشُوۡا فِیۡ مَنَاكِبِهَا

وہی ہے جس نے تمہارے لیے زمین کو رام کردیا ہے، لہذا تم اس کے مونڈھوں پر چلو پھرو، اور اس

وَ كُلُوۡا مِنۡ رِّزۡقِهٖ وَ اِلَيۡهِ النُّشُوۡرُ ﴿۱۵﴾ ءَاَمِنۡتُمۡ مَّنۡ فِی

کا رزق کھاؤ، اور اسی کے پاس دوبارہ زندہ ہو کر جانا ہے۔ کیا تم آسمان والے کی اس بات سے

السَّمَآءِ اَنۡ يَّخۡسِفَ بِكُمُ الۡاَرۡضَ فَاِذَا هِیَ تَمُوۡرُ ﴿۱۶﴾ اَمۡ

بےخوف ہو بیٹھے ہو کہ وہ تمہیں زمین میں دھنسا دے، تو وہ ایک دم تھر تھرانے لگے ؟ یا کیا

اَمِنۡتُمۡ مَّنۡ فِی السَّمَآءِ اَنۡ یُّرۡسِلَ عَلَیۡكُمۡ حَاصِبًا
تم آسمان والے کی اس بات سے بےخوف ہو بیٹھے ہو کہ وہ تم پر پتھروں کی بارش برسادے ؟ پھر تمہیں
فَسَتَعۡلَمُوۡنَ كَیۡفَ نَذِیۡرِ ﴿۱۷﴾ وَ لَقَدۡ كَذَّبَ الَّذِیۡنَ مِنۡ
پتہ چلے گا کہ میرا ڈرانا کیسا تھا ؟ اور ان سے پہلے جو لوگ تھے، انہوں نے بھی(پیغمبروں کو)
قَبۡلِهِمۡ فَكَیۡفَ كَانَ نَكِیۡرِ ﴿۱۸﴾ اَوَ لَمۡ یَرَوۡا اِلَی الطَّیۡرِ
جھٹلایا تھا۔ پھر (دیکھ لو کہ) میرا عذاب کیسا تھا ؟ اور کیا انہوں نے پرندوں کو اپنے اوپر نظر اٹھا کر نہیں دیکھا
فَوۡقَهُمۡ صٰٓفّٰتٍ وَّ یَقۡبِضۡنَ مَا یُمۡسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحۡمٰنُ اِنَّهٗ
کہ وہ پروں کو پھیلائے ہوئے ہوتے ہیں اور سمیٹ بھی لیتے ہیں ان کو خدائے رحمن کے سوا کوئی تھامے ہوئے نہیں ہے
بِكُلِّ شَیۡءٍۭ بَصِیۡرٌ ﴿۱۹﴾ اَمَّنۡ هٰذَا الَّذِیۡ هُوَ جُنۡدٌ لَّكُمۡ
یقینا وہ ہر چیز کی خوب دیکھ بھال کرنے والا ہے۔ بھلا خدائے رحمن کے سوا وہ کون ہے جو تمہارا
یَنۡصُرُكُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ الرَّحۡمٰنِ اِنِ الۡكٰفِرُوۡنَ اِلَّا فِیۡ
لشکر بن کر تمہاری مدد کرے ؟ کافر لوگ تو نرے دھوکے میں پڑے ہوئے ہیں۔
غُرُوۡرٍ ﴿۲۰﴾ اَمَّنۡ هٰذَا الَّذِیۡ یَرۡزُقُكُمۡ اِنۡ اَمۡسَكَ رِزۡقَهٗ
اگر وہ اپنا رزق بند کردے تو بھلا وہ کون ہے جو تمہیں رزق عطا کرسکے ؟ اس کے باوجود وہ سرکشی
بَلۡ لَّجُّوۡا فِیۡ عُتُوٍّ وَّ نُفُوۡرٍ ﴿۲۱﴾ اَفَمَنۡ یَّمۡشِیۡ مُكِبًّا عَلٰی وَجۡهِهٖۤ
اور بیزاری پر جمے ہوئے ہیں۔ بھلا جو شخص اپنے منہ کے بل اوندھا چل رہا ہو،
اَهۡدٰۤی اَمَّنۡ یَّمۡشِیۡ سَوِیًّا عَلٰی صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ ﴿۲۲﴾
وہ منزل تک زیادہ پہنچنے والا ہوگا یا وہ جو ایک سیدھے راستے پر سیدھا سیدھا چل رہا ہو ؟
قُلۡ هُوَ الَّذِیۡۤ اَنۡشَاَكُمۡ وَ جَعَلَ لَكُمُ السَّمۡعَ وَ الۡاَبۡصَارَ
کہہ دو کہ وہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا، اور تمہارے لیے کان اور آنکھیں اور دل
وَ الۡاَفۡـِٕدَةَ قَلِیۡلًا مَّا تَشۡكُرُوۡنَ ﴿۲۳﴾ قُلۡ هُوَ الَّذِیۡ ذَرَاَكُمۡ
بنائے۔ (مگر) تم لوگ شکر تھوڑا ہی کرتے ہو۔ کہہ دو کہ وہی ہے جس نے تمہیں زمین میں پھیلایا،
فِی الۡاَرۡضِ وَ اِلَیۡهِ تُحۡشَرُوۡنَ ﴿۲۴﴾ وَ یَقُوۡلُوۡنَ مَتٰی هٰذَا الۡوَعۡدُ
اور اسی کے پاس تمہیں اکٹھا کر کے لے جایا جائے گا۔ اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو بتاؤ کہ یہ وعدہ

اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ﴿٢٥﴾ قُلۡ اِنَّمَا الۡعِلۡمُ عِنۡدَ اللّٰهِ وَ اِنَّمَاۤ اَنَا

کب پورا ہوگا ؟ کہہ دو کہ اس کا علم تو صرف اللہ کے پاس ہے، اور میں تو بس صاف صاف طریقے پر خبردار

نَذِيۡرٌ مُّبِيۡنٌ ﴿٢٦﴾ فَلَمَّا رَاَوۡهُ زُلۡفَةً سِيۡٓـــَٔتۡ وُجُوۡهُ الَّذِيۡنَ

کرنے والا ہوں پھر جب وہ اس (قیامت کے عذاب) کو پاس آتا دیکھ لیں گے تو کافروں کے چہرے بگڑ جائیں گے،

كَفَرُوۡا وَ قِيۡلَ هٰذَا الَّذِىۡ كُنۡتُمۡ بِهٖ تَدَّعُوۡنَ ﴿٢٧﴾ قُلۡ

اور کہا جائے گا کہ یہ ہے وہ چیز جو تم مانگا کرتے تھے۔ (اے پیغمبر ! ان سے) کہو کہ

اَرَءَيۡتُمۡ اِنۡ اَهۡلَكَنِىَ اللّٰهُ وَ مَنۡ مَّعِىَ اَوۡ رَحِمَنَا فَمَنۡ يُّجِيۡرُ

ذرا یہ بتلاؤ کہ اگر اللہ مجھے اور میرے ساتھیوں کو ہلاک کردے یا ہم پر رحم فرما دے، (دونوں صورتوں میں)

الۡكٰفِرِيۡنَ مِنۡ عَذَابٍ اَلِيۡمٍ ﴿٢٨﴾ قُلۡ هُوَ الرَّحۡمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ

کافروں کو دردناک عذاب سے کون بچائے گا ؟ کہہ دو کہ وہ رحمن ہے، ہم اس پر ایمان لائے ہیں، اور اسی پر ہم

وَ عَلَيۡهِ تَوَكَّلۡنَا فَسَتَعۡلَمُوۡنَ مَنۡ هُوَ فِىۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ ﴿٢٩﴾ قُلۡ

نے بھروسہ کیا ہے۔ چنانچہ عنقریب تمہیں پتہ چل جائے گا کہ کون ہے جو کھلی گمراہی میں مبتلا ہے۔ کہہ دو کہ

اَرَءَيۡتُمۡ اِنۡ اَصۡبَحَ مَآؤُكُمۡ غَوۡرًا فَمَنۡ يَّاۡتِيۡكُمۡ بِمَآءٍ مَّعِيۡنٍ ﴿٣٠﴾

ذرا یہ بتلاؤ کہ اگر کسی صبح تمہارا پانی نیچے کو اتر کر غائب ہوجائے تو کون ہے جو تمہیں چشمے سے ابلتا ہوا پانی لاکر دیدے؟

سورۃ "قُلۡ يٰۤاَيُّهَا الۡكٰفِرُوۡنَ":

سورۃ "قُلۡ يٰۤاَيُّهَا الۡكٰفِرُوۡنَ" پڑھ کر سونا چاہیے۔

سُوۡرَةُ الۡكٰفِرُوۡن کی فضیلت:

ایک روایت میں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سورۃ الکافرون قرآن پاک کا چوتھائی ہے (یا فرمایا) قرآن پاک کے چوتھائی کے برابر ہے۔

حضرت نوفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: سُوۡرَةُ الۡكٰفِرُوۡن پڑھنے کے بعد بغیر کسی سے بات کئے ہوئے سوجایا کرو کیونکہ اِس سورۃ میں شرک سے برأت ہے۔ (ابوداود)

سُوۡرَةُ الۡفَاتِحَة کی فضیلت:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی (سورۃ الفاتحہ کے آخر میں) آمِین کہتا ہے تو اُسی

وقت فرشتے آسمان پر آمین کہتے ہیں، اگر اُس شخص کی آمین فرشتوں کی آمین کے ساتھ مل جاتی ہے تو اُس کے پچھلے تمام گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔ (بخاری)

سُوْرَةُ الْفَاتِحَة آدھی اللہ کے لیے اور آدھی بندے کے لیے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نقل فرماتے ہوئے سنا: میں نے سورۃ الفاتحہ کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان آدھا آدھا تقسیم کردیا ہے (پہلی آدھی سورت کا تعلق مجھ سے ہے اور دوسری آدھی سورت کا تعلق میرے بندے سے ہے) اور میرے بندے کو وہ ملے گا جو وہ مانگے گا۔ جب بندہ کہتا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ "سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کے رب ہیں" تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: میرے بندے نے میری خوبی بیان کی۔ جب بندہ کہتا ہے اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ "جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں" تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: بندے نے میری تعریف کی۔ جب بندہ کہتا ہے: مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ "جو جزا اور سزا کے دن کے مالک ہیں" تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: میرے بندے نے میری بڑائی بیان کی۔ جب بندہ کہتا ہے: اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ "ہم آپ ہی کی عبادت کرتے ہیں اور آپ ہی سے مدد مانگتے ہیں" تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے یعنی عبادت کرنا میرے لئے ہے اور مدد مانگنا بندے کی ضرورت ہے اور میرا بندہ جو مانگے گا وہ اُسے دیا جائے گا۔ جب بندہ کہتا ہے: اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ "ہمیں سیدھے راستہ پر چلا دیجیے، اُن لوگوں کے راستہ پر جن لوگوں پر آپ نے فضل فرمایا ہے، نہ اُن پر جن پر آپ کا غضب نازل ہوا اور نہ وہ جو گمراہ ہوئے" تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: سورت کا یہ حصہ خالص میرے بندے کے لیے ہے اور میرے بندے نے جو مانگا وہ اُسے مل گیا۔ (مسلم)

ہر بیماری سے شفا:

حضرت عبدالملک بن عمیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سورۃ الفاتحہ میں ہر بیماری سے شفا ہے۔ (دارمی)

دونوروں کی بشارت:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ جبرائیل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، اتنے میں آسمان سے کچھ کھڑکا سنائی دیا۔ اُنہوں نے سر اٹھایا اور کہا: یہ آسمان کا ایک دروازہ کھلا ہے جو آج سے پہلے کبھی نہیں کھلا تھا۔ اُس فرشتے نے حاضر خدمت ہو کر سلام کیا اور عرض کیا: خوشخبری ہو آپ کو دو نور دیئے گئے ہیں جو آپ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دیئے گئے تھے۔ ایک سُوْرَۃُ الْفَاتِحَۃ دوسرے سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ کی آخری (دو) آیات۔ آپ اِن میں سے جو جملہ بھی پڑھیں گے وہ آپ کو ملے گا۔

فائدہ: یعنی اگر تعریفی جملہ ہے تو تعریف کرنے کا ثواب ملے گا، اور اگر دُعا کا جملہ ہے تو دُعا قبول کی جائے گی۔ (مسلم)

سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص کی فضلیت:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھتے ہوئے سن کر ارشاد فرمایا: واجب ہوگئی۔ میں نے پوچھا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! کیا واجب ہوگئی؟ ارشاد فرمایا: جنّت واجب ہوگئی۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے چاہا کہ اُن صاحب کے پاس جا کر یہ خوشخبری سنا دوں، پھر مجھے ڈر ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ دوپہر کا کھانا نہ چھوٹ جائے تو میں نے کھانے کو ترجیح دی (کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کھانا سعادت کی بات ہے) پھر اُن صاحب کے پاس گیا تو دیکھا کہ وہ جا چکے تھے۔ (موطا امام مالک)

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کوئی شخص اِس بات سے عاجز ہے کہ ایک رات میں تہائی قرآن پڑھ لیا کرے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ایک رات میں تہائی قرآن کیسے کوئی پڑھ سکتا ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تہائی قرآن کے برابر ہے۔ (مسلم)

جنّت میں محل:

حضرت معاذ بن انس جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے دس مرتبہ

سُوْرَةُ الْاِخْلَاص پڑھی اللہ تعالیٰ جنّت میں اُس کے لیے ایک محل بنا دیں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! پھر تو میں بہت زیادہ پڑھا کروں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ بھی بہت زیادہ اور بہت عمدہ ثواب دینے والے ہیں۔ (مسند احمد)

ایک منٹ کی قیمت:

ایک منٹ میں 12 مرتبہ سورہ اخلاص پڑھ لیا کریں تو:

ایک دن میں چار قرآن کریم پڑھنے کے برابر ثواب ملے گا۔

ایک مہینہ میں 4x30=120 قرآن کریم پڑھنے کے برابر ثواب ملے گا۔

ایک سال میں 120x12=1440 قرآن کریم پڑھنے کے برابر ثواب ملے گا۔

20 سال میں 20x1440=28,800 قرآن کریم پڑھنے کے برابر ثواب ملے گا۔ (یہ روزانہ آپ کے ایک منٹ کی قیمت ہے)۔

تین سورتیں پڑھ کر دم کرنا:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معمول تھا کہ جب رات کو سونے کے لیے لیٹتے تو دونوں ہتھیلیوں کو ملاتے اور سُوْرَةُ الْاِخْلَاص، سُوْرَةُ الْفَلَق، اور سُوْرَةُ النَّاس پڑھ کر ہتھیلیوں میں دم فرماتے، پھر جہاں تک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ مبارک پہنچ سکتے اُن کو جسم مبارک پر پھیرتے، پہلے سر اور چہرے اور جسم کے سامنے کے حصے پر پھیرتے۔ یہ عمل تین دفعہ فرماتے۔ (ابوداؤد)

خواتین کے لیے سونے سے پہلے کی دُعا:

ام المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جب سونے کا ارادہ فرماتیں تو بارگاہ الٰہی میں عرض کرتیں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۤ اَسْئَلُكَ رُؤْیَا صَالِحَةً صَادِقَةً غَیْرَ کَاذِبَةٍ نَّافِعَةً غَیْرَ ضَآرَّةٍ. (عمل الیوم لابن السنی: ۲۴۲، رقم: ۷۴۸)

”اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتی ہوں اچھے خواب کا جو سچا ہو، جھوٹا نہ ہو، نفع بخش ہو، نقصان دہ نہ ہو“۔

رات کو سرمہ لگانا:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اثمد سرمہ لگاؤ اس لیے کہ وہ بینائی کو جلا بخشتا ہے اور پلکوں کے بال اگاتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک سرمہ دانی تھی جس سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر رات تین سلائی داہنی آنکھ میں اور تین سلائی باہنی آنکھ میں سرمہ لگاتے تھے۔

نوٹ: خواتین میں زینت مقصود ہے، لہٰذا وہ دن کے وقت سیاہ رنگ والا سرمہ زینت کے ارادے سے بلا کراہت لگا سکتی ہیں۔

سرمہ لگاتے وقت کی دعا:

اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ۔ (ترمذی، حدیث نمبر: 3622)

اے اللہ! مجھے اپنے سننے اور دیکھنے سے فائدہ اٹھانے والا بنا۔

لیٹنے سے پہلے بستر کو جھاڑنا اور حفاظت کے لیے دعا پڑھنا:

① حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی تم میں سے سونے کے لیے بستر پر آئے تو یہ کلمات کہے:

بِاسْمِكَ رَبِّيْ وَضَعْتُ جَنْبِيْ وَبِكَ اَرْفَعُهٗ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَارْحَمْهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ الصَّالِحِيْنَ.

(صحیح البخاری، الدعوات، باب: ۲/ ۹۳۵)

"آپ کے نام سے اے میرے رب! اپنے پہلو کو رکھا اور آپ کے ہی نام سے اٹھاؤں گا، اگر میری روح کو قبض کر لیں تو رحم فرمائیں، اگر چھوڑ دیں تو اُس کی حفاظت فرمائیں جس طرح کہ نیکوں کی حفاظت فرماتے ہیں"۔

② امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے بستر پر جاتے وقت یہ دعا پڑھتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ وَ كَلِمَاتِكَ التَّآمَّةِ مِنْ شَرِّ مَا اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ تَكْشِفُ الْمَغْرَمَ وَ الْمَاْثَمَ

اَللّٰھُمَّ لَا یُھْزَمُ جُنْدُكَ وَ لَا یُخْلَفُ وَعْدُكَ وَ لَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ سُبْحَانَكَ وَ بِحَمْدِكَ۔ (سنن ابی داوٗد، مایقال عند النوم: ۶۸۸، عمل الیوم لابن السنی: ۲۳۳، رقم: ۷۱۸)

"اے اللہ! میں آپ کی کریم ذات اور کلماتِ تامہ کے وسیلے سے پناہ چاہتا ہوں ہر اُس برائی سے جو آپ کے قبضہ میں ہے، اے اللہ! میں پناہ چاہتا ہوں قرض سے اور گناہ سے، اے اللہ! آپ کا لشکر شکست نہیں پا سکتا، آپ کا وعدہ خلاف نہیں ہو سکتا، آپ کے قہر سے کسی دولت مند کو دولت فائدہ نہیں دے سکتی، آپ پاک ہیں، آپ کے لیے تعریف ہے"۔

۳ ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سونے کا ارادہ فرماتے تو اپنا دایاں نورانی ہاتھ مبارک اپنے نورانی رخسار شریف کے نیچے رکھتے اور یہ دعا پڑھتے:

اَللّٰھُمَّ رَبِّ قِنِیْ عَذَابَكَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ۔

"الٰہی! میرے رب مجھے اپنے عذاب سے بچا جس دن تو اپنے بندوں کو اُٹھائے گا"۔

۴ اسی طرح حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سونا چاہتے تو اپنا نورانی دستِ مبارک اپنے سرِ انور کے نیچے رکھتے پھر فرماتے:

اَللّٰھُمَّ قِنِیْ عَذَابَكَ یَوْمَ تَجْمَعُ عِبَادَكَ اَوْ تَبْعَثُ عِبَادَكَ۔

"الٰہی! مجھے اپنے عذاب سے بچانا جس دن تو اپنے بندوں کو جمع فرمائے گا یا اپنے بندوں کو اُٹھائے گا"۔

اُڑنے والی ریت کے برابر گناہ معاف:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان بستر پر جاتے وقت درج ذیل کلماتِ طیبات تین (۳) مرتبہ پڑھ لے تو اُس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ یا اڑنے والی ریت یا درختوں کے پتوں یا دُنیا کے دنوں کے برابر ہوں۔ (مطلب یہ کہ جتنے بھی گناہ ہوں، غفور رحیم رب العالمین، خالقِ کائنات مالکِ ارض و سماء بخش دے گا۔ کلمات یہ ہیں:

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ۔

"میں معافی مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ سے وہ ذات جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ زندہ ہے اور قائم رکھنے والا ہے اور میں اُس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں"۔

بستر پر آتے وقت کی ایک اور دُعا:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں :رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اپنے (نورانی) بستر (استراحت) پرتشریف لاتے تو یہ کلمات پڑھتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَفَانَا وَاٰوَانَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَنْعَمَ عَلَیْنَا وَ اَفْضَلَ نَسْاَلُكَ بِرَحْمَتِكَ اَنْ تُجِیْرَنَا مِنَ النَّارِ۔

”تعریف اُس ذات کی جس نے ہمیں کھلایا پلایا، تعریف اُس کی جس نے ہماری کفایت کی اور ٹھکانا دیا، تعریف اُس کی جس نے ہم پر انعام کیا اور فضل کیا۔ ہم آپ کی رحمت کے طفیل سوال کرتے ہیں کہ ہمیں جہنّم سے بچایئے“۔

رات کو کروٹ بدلتے وقت کی دعا:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا الْعَزِیْزُ الْغَفَّارُ۔

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے، زبردست ہے، رب زمین اور (ان کا) جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے، بہت غالب ہے، بہت بخشنے والا ہے۔

نیند میں گھبراہٹ یا وحشت کے وقت کی دُعا:

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّةِ مِنْ غَضَبِهٖ وَ عِقَابِهٖ وَ شَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنِ وَ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ۔

”میں اللہ کے مکمل کلمات کے ذریعے سے پناہ مانگتا ہوں اُس کی ناراضگی اور اُس کی سزا اور اُس کے بندوں کے شر اور شیطانوں کے وسوسہ ڈالنے (گناہوں پر ابھارنے اور اکسانے) سے اور اِس بات سے کہ وہ (شیطان) میرے پاس آئیں (اور مجھے بہکائیں)“۔

اچھا یا بُرا خواب دیکھ کر جاگنا اور دُعا پڑھنا:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: اگر تم اچھا خواب دیکھنے کے بعد جاگو تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہو اور کسی نیک شخص سے بیان کر لو۔

بُرا خواب دیکھنے پر یہ دُعا کریں:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادِ مبارک فرمایا: جب تم میں سے کوئی بُرا خواب دیکھے تو اپنی بائیں جانب تین مرتبہ تھتکارے پھر یہ دُعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیٓ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَمَلِ الشَّیْطَانِ وَسَیِّئَاتِ الْاَحْلَامِ.

"الٰہی! میں تیری پناہ چاہتا ہوں شیطان کے عمل اور برے خواب سے"۔

بے خوابی کا علاج:

❶ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ امن وسلامتی میں اپنی بے خوابی کی شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سونے سے پہلے یہ دُعا، یہ کلمات پڑھا کرو۔

اَللّٰھُمَّ غَارَتِ النُّجُوْمُ وَ ھَدَاَتِ الْعُیُوْنُ وَ اَنْتَ حَیٌّ قَیُّوْمٌ لَّا تَأْخُذُکَ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ اَھْدِ لَیْلِیْ وَ اَنِمْ عَیْنِیْ.

"اے اللہ! ستارے بھی چھپ گئے، آنکھیں بھی سکون پا گئیں اور آپ زندہ قائم ہیں، نہ آپ کو اونگھ آتی ہے، نہ نیند، اے زندہ قائم رہنے والے! میری رات کو آرام دے دیجیے، آنکھوں میں نیند عطا فرما دیجیے"۔

❷ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے نبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! میں بدخوابی کی وجہ سے رات سوتا نہیں ہوں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم سونے کے لیے بستر پر جاؤ تو یہ کلمات مقدسہ پڑھ لیا کرو:

اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَمَآ اَظَلَّتْ وَ رَبَّ الْاَرْضِیْنَ وَ مَآ

اَقَلَّتْ وَ رَبَّ الشَّیَاطِیْنِ وَمَآ اَضَلَّتْ کُنْ لِّیْ جَارًا مِّنْ شَرِّ خَلْقِکَ اَجْمَعِیْنَ اَنْ یَّفْرُطَ عَلَیَّ اَحَدٌ مِّنْھُمْ اَوْ اَنْ یَّطْغٰی، عَزَّ جَارُکَ وَ تَبَارَکَ اسْمُکَ

"اے اللہ! آپ رب ہیں ساتوں آسمان کے اور جو اِن کے سایہ میں ہے اور زمینوں کے رب ہیں اور جو اُس نے اٹھایا ہے، رب ہیں شیطانوں کے اور اُن کے جن کو اُس نے گمراہ کیا، اپنی تمام مخلوق کی برائیوں سے مجھ کو بچایئے کہ اُن میں سے کوئی مجھ پر حملہ کرے یا ظلم و سرکشی کرے، غالب ہیں آپ کی پناہ چاہنے والے اور بابرکت ہے آپ کا نام"۔

بیدار ہونے کی سنتیں:

بیدار ہونے کی تین (۳) سنتیں ہیں:

① نیند سے اٹھتے ہی دونوں ہاتھوں سے چہرے کو ملنا تا کہ نیند کا خمار دُور ہو جائے۔

② صبح جب آنکھ کھلے تو تین (۳) بار "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" اور کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھ کر یہ دُعا پڑھیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْٓ اَحْیَانَا بَعْدَ مَآ اَمَاتَنَا وَ اِلَیْہِ النُّشُوْرُ.

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں موت (نیند) کے بعد زندگی دی (جگایا)، اور اسی کی طرف لوٹائے جائیں گے۔

③ جب سو کر اٹھے تو مسواک کرے اور وضو میں دوبارہ مسواک کی جائے۔

یا یہ دعا پڑھیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ یُحْیِ الْمَوْتٰی وَ ھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

"اُس اللہ جل شانہ کا (بہت بہت) شکر ہے جو مُردوں کو زندہ کرے گا اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔"

جو شخص رات کو کسی وقت بیدار ہو کر یہ کلمات کہے تو اُسے بخش دیا جاتا ہے۔ اگر کوئی دُعا کرے تو وہ قبول ہوتی ہے، پھر اگر وضو کر کے نماز پڑھے تو اُس کی نماز قبول ہوتی ہے۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ لَہُ الْمُلْكُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَ ھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ.

"اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اُس کا کوئی شریک نہیں اُسی کی بادشاہت ہے اور اُسی کے لیے ہر قسم کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے، اللہ پاک ہے اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے۔ اور (برائی سے بچنے) کی ہمت ہے نہ (نیکی کرنے کی) طاقت مگر بلندی اور عظمت والے اللہ ہی کی توفیق سے۔ اے میرے رب! مجھے بخش دے"۔

روزمرہ کی دُعائیں

سلام کرنے کا طریقہ اور کلمات:

مسلمان آپس میں ملتے وقت، گفتگو سے پہلے یہ کہیں:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ.

"تمہارے اُوپر اللہ تعالیٰ کی سلامتی اور رحمت اور اُس کی برکتیں ہوں"۔

سلام کرنے والے کے لیے نیکیوں کی بشارت:

(۱) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں حاضر ہوا، اُس نے عرض کیا: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ ! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسے جواب عطا فرمایا۔ وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور بیٹھ گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اِس کو دس (۱۰) نیکیاں ملیں۔ پھر ایک شخص آیا اُس نے سلام عرض کیا: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ. آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسے جواب عطا فرمایا۔ وہ شخص بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جناب میں بیٹھ گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اِس کو بیس (۲۰) نیکیاں ملیں۔ اِتنے میں ایک اور شخص آیا اُس نے اِس طرح سلام عرض کیا: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسے بھی (رحمتوں اور برکتوں بھرے) جواب سے نوازا۔ وہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ عالیہ میں بیٹھ گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اِسے تیس (۳۰) نیکیاں ملیں۔

۲ حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے مروی دوسری روایت میں ہے فرماتے ہیں: پھر ایک شخص آیا اُس نے عرض کیا: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ وَمَغْفِرَتُهُ" آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اُس کی برکت اور اُس کی بخشش ہو"۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: چالیس (۴۰)۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "اِسی طرح نیکیاں بڑھتی جاویں گی"۔

جوابِ سلام:

وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ

"اور تمہارے اوپر اللہ تعالیٰ کی سلامتی اور رحمت ہو اور اُس کی برکتیں ہوں"۔

اہلِ کِتاب کوسلام کا جواب:

اہل کتاب کے سلام کے جواب میں صرف یہ لفظ کہے:

"عَلَيْكَ" تجھ پر، یا وَعَلَيْكَ اور تجھ پر۔

فائدہ: چونکہ اہل کتاب مسلمانوں کوسلام کی بجائے لفظ سام (بمعنی ہلاکت) کہتے ہیں لہٰذا جواب میں صرف "عَلَيْكَ یا وَعَلَيْكَ" کہا جائے یعنی تجھ پر ہلاکت ہو۔

کسی کی طرف سے سلام پہنچے تو:

اگر کسی نے سلام بھیجا تو جواباً کہے:

وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ.

"اور اُس پر (بھی) سلام، اللہ کی رحمت اور برکتیں ہوں"۔

یا عَلَيْكَ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ.

"تجھ پر بھی اور اُس پر بھی سلامتی ہو"۔

دوسرے کی طرف سے بارگاہِ رسالت میں سلام:

اگر کسی نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں سلام کے لیے کہا ہے اس کا سلام بھی اس طرح عرض

کریں:

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُولَ اللهِ مِنْ فلان بن فلان یَسْتَشْفِعُ بِكَ اِلٰى رَبِّكَ ۔ (غنیۃ:۹۷۔۳)

یارسول اللہ! آپ پر فلاں بن فلاں کی طرف سے سلام ہے، وہ آپ سے اپنے رب کے پاس شفاعت کا طالب ہے۔

نوٹ: فلاں بن فلاں کی جگہ سلام بھیجنے والے کا نام لے۔

کثرت سے سلام کہنے کی تلقین:

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا فرمان ہے: ”تم جنّت میں داخل نہیں ہو گے جب تک کہ تم مؤمن نہیں ہو گے اور تم مؤمن نہیں ہو گے جب تک کہ تم باہم محبت نہ کرو گے۔ کیا میں تمھیں ایسا کام نہ بتاؤں جس کے کرنے سے تم ایک دوسرے سے محبت کرو گے! آپس میں سلام کثرت سے کہو“۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کا قول ہے: ”تین چیزیں ایسی ہیں کہ جو شخص اُنھیں جمع کر لے گا، وہ اِیمان کو سمیٹ لے گا:

① اپنے آپ سے انصاف کرنا۔ ② لوگوں کو بے دریغ سلام کہنا۔

③ تنگدست ہونے کے باوجود (اللہ کی راہ میں) خرچ کرنا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے دریافت کیا کہ اِسلام کا کون سا کام سب سے بہتر ہے؟ آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: ”(سب سے بہتر عمل یہ ہے کہ) تم (لوگوں کو) کھانا کھلاؤ اور جسے تم پہچانتے ہو اور جسے نہیں پہچانتے (سب کو) سلام کہو“۔

مصافحہ کرنے کی فضیلت:

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: جب دو مسلمان ملیں اور آپس میں مصافحہ کریں اور اللہ کی تعریف اور استغفار کریں تو ان کی مغفرت ہو جاتی ہے۔ (سنن ابی داود، باب فی المصافحۃ)

مصافحہ کی دعا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ

''تمام تعریفیں اللہ کے لیے، اللہ تعالیٰ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے۔''

جماہی اور چھینکنے کے آداب:

حدیث میں آیا ہے کہ ''اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتا ہے اور جمائی کو ناپسند کرتا ہے''۔

اصل بات یہ ہے کہ چھینک آنا تندرستی کی نشانی ہے اور جمائی سستی اور غفلت کی نشانی ہے۔

جمائی کے متعلّق مندرجہ ذیل آداب ہیں:

① جمائی کو شیطان کا فعل فرمایا گیا ہے، اِس لیے جہاں تک ہو سکے جمائی کو روکے۔

② جب کسی کو جمائی آئے تو اپنا ہاتھ منہ پر رکھ لے، اِس لیے کہ جب شیطان منہ کو کھلا ہوا پاتا ہے تو اُس میں گھس جاتا ہے۔ (مسلم)

③ جب جمائی آئے تو ''ہاہا'' کی آواز نہ نکالے، کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اِرشاد ہے کہ تم میں سے جب کوئی ''ہا'' کہتا ہے تو شیطان ہنستا ہے۔

بہر حال جمائی سُستی اور غفلت کی نشانی ہے اور شیطان کا فعل ہے۔ جمائی وغیرہ بے کار آدمی کو آتی ہے، اِس لیے جب جمائی آئے تو حالت بدل لے یا وضو کر لے اور کام میں لگ جائے اور **لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ** پڑھے، اِس سے شیطانی اثرات زائل ہو جاتے ہیں۔

چھینکنے کے آداب:

چھینکنے کے مندرجہ ذیل آداب ہیں:

① اگر چھینکنے والا ''**اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ**'' نہ کہے تو دوسرے لوگوں پر اُس کا جواب دینا ضروری نہیں۔ یعنی وہ ''**يَرْحَمُكَ اللّٰهُ**'' نہ کہیں۔

② اگر کسی شخص کو تین (۳) مرتبہ چھینک آئے تو تینوں مرتبہ جواب دے۔ اُس کے بعد اگر چھینکیں آئیں تو اختیار ہے جواب دے یا نہ دے۔ (ترمذی)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ تین (۳) مرتبہ مسلمان بھائی کی چھینک کا جواب دے اُس سے زیادہ چھینکیں آئیں تو پھر وہ زکام ہے۔ (ابوداؤد)

③ جب چھینک آئے تو منہ کو ہاتھ یا کپڑے سے ڈھانپ لے اور چھینک کی آواز کو پست کر دے۔

④ مرد محرم عورت کو اور بڑھیا عورت کو چھینک کا جواب دے سکتا ہے، البتہ پردہ نشین جوان عورت کو جواب دینا مکروہ ہے۔

چھینک آئے تو پڑھے:

حضرت سالم بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی تم میں سے چھینکے تو وہ کہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ "سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں"۔

یا یہ کہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ۔ "ہر حال میں سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں"۔

چھینکنے والے کو کس طرح جواب دیں؟

حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں: یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اِس نیت سے چھینکا کرتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یَرْحَمُكَ اللّٰہُ فرمائیں، مگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے: یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ

سننے والا کہے:

اور یہی طریقہ ہے چھینکنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہنا اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہنے والے کو جواب دینا: یَرْحَمُكَ اللّٰہُ جیسا کہ ذیل میں لکھا ہے:

یَرْحَمُكَ اللّٰہُ

"اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم فرمائے"۔

اور جب اُس کا بھائی اُسے یہ کہے تو وہ یہ کہے:

يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ.

"اللہ تمہیں ہدایت دے اور تمہارا حال درست کرے"۔

چھینک کا جواب دینے والا اہل کتاب میں سے ہو تو اُس کے جواب میں کہا جائے:

يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ.

"اللہ تمہیں ہدایت دے اور تمہارا حال درست کرے"۔

حدیث شریف میں ہے جو شخص چھینک (مارنے) کے وقت درج ذیل الفاظ کہے، اُس کو کبھی بھی ڈاڑھ اور کان کا درد نہیں ہوگا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ عَلٰى كُلِّ حَالٍ.

"ہر حال میں تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے"۔

خوشخبری سنتے وقت:

جب کوئی شخص خوشخبری سنے جس سے اُسے مسرت ہو تو کہے:

① اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ "تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں"۔

یا ② اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ یا ③ سجدۂ شکر بجالائے۔

اچھی چیز دیکھ کر برکت کی دُعا:

جب کوئی شخص اپنی ذات یا مال سے یا کسی دوسرے کی ذات و مال سے پسندیدہ چیز دیکھے تو برکت کی دُعا کرے:

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْهِ. "اے اللہ! اِس میں برکت پیدا فرما"۔

ہنستے ہوئے مسلمان کو دیکھ کر:

جب کسی مسلمان بھائی کو ہنستے ہوئے دیکھے تو کہے:

اَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ.

"اللہ تعالیٰ (ہمیشہ) تیرے دانتوں کو ہنسائے (یعنی ہمیشہ خوش رکھے)"۔

مسلمان بھائی سے محبت کا اظہار:

جس کسی مسلمان سے محبت کرے تو اُسے (اُس محبت کے بارے میں) بتائے اور کہے:

اُحِبُّكَ فِي اللّٰهِ.

"میں اللہ کے لیے تجھ سے محبت کرتا ہوں"۔

اظہار محبت کا جواب:

اَحَبَّكَ الَّذِيْٓ اَحْبَبْتَنِيْ لَهٗ.

"تجھے وہ (ذات) محبوب رکھے جس کے لیے تو نے مجھ سے محبت کی"۔

پکار کا جواب:

جب کوئی شخص بُلائے تو جواب میں کہے:

لَبَّيْكَ. "میں حاضر ہوں"۔

نیکی سے پیش آنے والے کا شکریہ:

جب کوئی شخص کسی دوسرے سے اچھائی کا سلوک کرے تو نیکی کرنے والے کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہے:

جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا.

"تجھے اللہ تعالیٰ بہتر بدلہ عطا فرمائے"۔

فائدہ: یہ کلمات کہنے سے اُس نے تعریف میں مبالغہ کیا اور حق ادا کر دیا۔

اہل و مال ایثار کرنے والے کے لیے دُعا:

اگر کوئی مسلمان بھائی دوسرے مسلمان کے سامنے اپنے مال اور اہل کو رکھ دے کہ تو جو چاہے لے لے تو

وہ (شکریہ ادا کرتے ہوئے) کہے:

بَارَكَ اللّٰهُ فِيْٓ اَهْلِكَ وَمَالِكَ.

"اللہ تعالیٰ تیری اہل اور مال میں برکت فرمائے"۔

قرض وصول کرتے وقت کی دُعا:

جب کوئی شخص کسی قرض دار سے اپنا قرض وصول کرے تو اُس کے لیے دُعا مانگے:

اَوْفَيْتَنِيْ اَوْفَى اللّٰهُ بِكَ. "تو نے میرا قرض ادا کیا اللہ تعالیٰ تجھے اجر عطا فرمائے"۔

بارش کی دُعائیں

جب ٹھنڈی ہوائیں چلیں تو اِس طرح دُعا کریں:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں: کبھی ٹھنڈی ہوا چلتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دوزانو ہوکر بیٹھ جاتے اور یہ دُعا فرماتے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا رَحْمَةً وَّلَا تَجْعَلْهَا عَذَابًا، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا رِيَاحًا وَّلَا تَجْعَلْهَا رِيْحًا

"اِلٰہی! اِسے ہمارے لئے رحمت بنا اور اِسے عذاب نہ بنا، اِلٰہی! اِسے بارانِ رحمت بنا اور اِسے عذاب کی آندھی نہ بنا"۔

تیز آندھی کے چلتے وقت کی دُعا:

امّ المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں: جب تیز آندھی چلتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یہ دُعا فرماتے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِهَا وَ خَيْرِ مَا فِيْهَا وَ خَيْرِ مَآ اُرْسِلَتْ بِهٖ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَ شَرِّ مَا فِيْهَا وَ شَرِّ مَآ اُرْسِلَتْ بِهٖ.

"اے اللہ! اِس کی اور جو اِس میں ہے اُس کی اور جس کے ساتھ بھیجی گئی ہے اُس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور

اِس کی برائی اور جو اِس میں ہے اور جس کے ساتھ بھیجی گئی ہے اُس کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں“۔

تیز ہوا کے وقت کی دُعائے خیر:

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہوا کو گالیاں نہ دیا کرو اگر تم کوئی ناپسندیدہ امر دیکھو تو یہ دُعا مانگو:

اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ الرِّيْحِ وَخَيْرِ مَا فِيْهَا، وَخَيْرِ مَآ أُمِرَتْ بِهٖ، وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ الرِّيْحِ وَشَرِّ مَا فِيْهَا، وَشَرِّ مَآ أُمِرَتْ بِهٖ

”اِلٰہی! ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں اِس ہوا کی بھلائی کا، اِس میں جو کچھ ہے اُس کی بھلائی، اور وہ بھلائی جس کا اِسے حکم دیا گیا ہے، اور ہم تیری پناہ لیتے ہیں اِس ہوا کے شر سے جو کچھ اِس میں ہے اُس کے شر سے اور وہ شر جس کا اِسے حکم دیا گیا ہے“۔

بادل گرجتے وقت کی دعا:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں: بے شک! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب گرج اور بجلیوں کی آواز سنتے تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ اقدس میں اِس طرح دُعا فرماتے:

اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ.

”اے اللہ! اپنے غضب سے ہمیں نہ ماریئے، اپنے عذاب سے ہمیں ہلاک نہ فرمایئے، اِس سے پہلے ہی ہمیں عافیت عطا فرمایئے“۔

جب بادل آئیں اور بارش ہو تو پڑھیں:

اُمّ المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب آسمان پر بادل دیکھتے تو سب کام کاج چھوڑ دیتے اور اُس کی طرف متوجہ ہو جاتے اور یہ دُعا پڑھتے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡۤ اَعُوۡذُبِكَ مِنۡ شَرِّ مَافِیۡهِ

"الٰہی! میں تیری پناہ لیتا ہوں اُس چیز کے شر سے جو اِس میں ہے"۔

پھر اگر اللہ تبارک وتعالیٰ اُس بادل کو اُٹھا لیتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء فرماتے اور اگر اُس سے بارش ہوتی تو یوں دُعا فرماتے:

اَللّٰھُمَّ سَقۡیًا نَّافِعًا

"الٰہی! اِس بارش کو ہمارے لیے باعثِ نفع فرما"۔

آندھی، طوفان اور بارش کے وقت:

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: جب شدّت کی تیز ہوا چلتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یہ کلمات طیبات پڑھتے:

اَللّٰھُمَّ لَقَحًا لَّا عَقِیۡمًا

"الٰہی! تو اِسے بار آور (بارش لانے والی) بنا بانجھ (بے فیض) نہ بنا"۔

بارش کو دیکھ کر دُعا:

اُمّ المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں: جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بارش کو دیکھتے تو فرماتے:

اَللّٰھُمَّ صَیِّبًا نَّافِعًا

"الٰہی! موسلا دھار (اور) نفع بخش بارش (عطا فرما)"۔

بارش کے لیے دُعا:

جب (مدّت دارز تک) بارش نہ ہو (اور لوگ قحط سالی میں مبتلا ہو جائیں) تو لوگ دو زانو بیٹھیں اور کہیں یَارَبِّ یَارَبِّ اے میرے پروردگار! اے میرے پروردگار!۔

اَللّٰھُمَّ اسۡقِنَا اَللّٰھُمَّ اسۡقِنَا اَللّٰھُمَّ اسۡقِنَا۔

"اے اللہ! ہمیں سیراب کر۔ اے اللہ! ہمیں سیراب کر، اے اللہ! ہمیں سیراب کر"۔

اَللّٰھُمَّ اَغِثْنَا اَللّٰھُمَّ اَغِثْنَا اَللّٰھُمَّ اَغِثْنَا.

"اے اللہ! ہم پر بارش برسا۔ اے اللہ! ہم پر بارش برسا۔ اے اللہ! ہم پر بارش برسا"۔

بارش کی دُعا:

اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں: لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے بارش بند ہونے (یعنی قحط) کی شکایت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے منبر مبارک رکھنے کا حکم فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کیلئے عید گاہ میں منبر مبارک رکھ دیا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے لوگوں کو اِطلاع فرمائی، دن میں فلاں وقت باہر آجائیں۔ اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اُس وقت باہر تشریف لائے جبکہ سورج نکلنا شروع ہو گیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم منبر مبارک پر تشریف فرما ہوئے۔ تکبیر کہی اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء فرمائی پھر فرمایا: لوگو! تم نے اپنے گھروں اور زمینوں کے قحط زدہ ہونے اور بارش کے مناسب وقت سے دیر کرنے کی شکایت کی اور بے شک! اللہ تعالیٰ نے تمہیں دُعا کرنے کا حکم دیا ہے اور تم سے وعدہ فرمایا کہ تمہاری دُعا قبول فرمائے گا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اِس طرح بارگاہِ الٰہی میں درخواست کی:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ. اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اللهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْغَنِيُّ وَ نَحْنُ الْفُقَرَآءُ اَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَ اجْعَلْ مَآ اَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً وَّ بَلَاغًا اِلٰى خَيْرٍ.

"تمام تعریف اللہ کے لیے ہے جو مہربان نہایت ہی رحم کرنے والے ہیں، یومِ جزا کے مالک ہیں، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، جو چاہتے ہیں کرتے ہیں۔ اے اللہ! آپ معبود ہیں آپ کے سوا کوئی معبود نہیں، آپ غنی ہیں اور ہم فقیر ہیں، ہم پر بارش نازل کیجیے اور جو آپ نازل کریں اُسے باعثِ قوت بنائیں اور وقتِ مقرر تک اُس سے نفع پہنچائیں"۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے ہاتھ مبارک اٹھائے۔ اُنہیں اُٹھانا ترک نہ فرمایا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی (نورانی) بغلوں کی سفیدی (مبارک) ظاہر ہو گئی۔ پھر لوگوں کی طرف اپنی پشت مبارک فرمائی اور چادر مبارک

پلٹی اُس وقت بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نورانی ہاتھ (مبارک) اُٹھا رکھے تھے۔ پھر لوگوں کی جانب رخ زیبا فرما کر منبر شریف سے اترے اور دو رکعتیں پڑھیں تو اللہ (تبارک وتعالیٰ خالق و مالک) نے ایک بادل پیدا فرما دیا جو اللہ تبارک وتعالیٰ کے حکم سے گرجا، چمکا پھر برسا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد تک نہ آنے پائے تھے کہ ندی نالے بھر گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب لوگوں کو پناہ گاہ کی طرف دوڑتے دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہنس پڑے، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے (نورانی) دندان (مبارک) ظاہر ہو گئے پھر فرمایا: اَشْهَدُ اَنَّ اللهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّاَنِّيْ عَبْدُ اللهِ وَرَسُوْلُهٗ "میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اور میں اللہ تعالیٰ کا بندہ اور اُس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوں"۔

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد گرامی سے وہ اپنے دادا محترم سے روایت کرتے ہیں: جب بارش ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ کلمات پڑھا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَ بَهَآئِمَكَ وَ انْشُرْ رَحْمَتَكَ وَ اَحْيِ بَلَدَكَ الْمَيِّتَ.

"اے اللہ! اپنے بندوں اور جانوروں کو سیراب فرمائیے اور رحمت کو ہر طرف پھیلائیے اور خشک شہر کو سیراب فرمائیے"۔

کثرتِ باراں سے خوف کی دُعا:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: بارش کی کثرت سے نقصان کے خدشہ کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دُعا فرمائی:

اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا اَللّٰهُمَّ عَلَى الْاٰكَامِ وَالْجِبَالِ وَالظِّرَابِ وَالْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ.

"الٰہی! ہمارے آس پاس (برسا) ہم پر نہیں۔ الٰہی! ٹیلوں پر ہو اور پہاڑوں پر اور پہاڑوں کی چوٹیوں پر اور پہاڑی نالوں پر اور جہاں درخت پیدا ہوتے ہیں"۔

بارش کے نقصان سے پناہ اور خوشگواری کی دُعا:

اُمّ المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب آسمان کے اُفق پر بادل کے ٹکڑے دیکھتے تو کام ترک کر دیتے اگرچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز ادا کر رہے ہوتے پھر یہ دُعا فرماتے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا اَللّٰهُمَّ صَيِّبًا هَنِيْٓئًا.

"الٰہی! میں اِس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ الٰہی! عمدہ اور خوشگوار (بارش نازل فرما)"۔

بارش والی تاریک رات میں پڑھی جانے والی سورتیں:

حضرت عبداللہ بن خبیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم بارش والی تاریک رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تلاش کرنے کے لیے نکلے تو ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پالیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پڑھو! میں نے عرض کیا: کیا پڑھوں؟ فرمایا: پڑھ:

﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ① اَللّٰهُ الصَّمَدُ ② لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ③ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ④﴾

کہہ دو! "بات یہ ہے کہ اللہ ہر لحاظ سے ایک ہے۔ اللہ ہی ایسا ہے کہ سب اُس کے محتاج ہیں، وہ کسی کا محتاج نہیں، نہ اُس کی کوئی اُولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اُولاد ہے اور اُس کے جوڑ کا کوئی بھی نہیں"۔

﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ① مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ② وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ③ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ④ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ⑤﴾

"کہو کہ "مَیں صبح کے مالک کی پناہ مانگتا ہوں، ہر اُس چیز کے شر سے جو اُس نے پیدا کی ہے اور اَندھیری رات کے شر سے جب وہ پھیل جائے اور اُن جانوں کے شر سے جو (گنڈے کی) گرہوں میں پھونک مارتی ہیں اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے"۔

﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ① مَلِكِ النَّاسِ ② اِلٰهِ النَّاسِ ③ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ④ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ⑤ مِنَ الْجِنَّةِ

وَالنَّاسِ ﴿٦﴾

"کہو کہ "مَیں پناہ مانگتا ہوں سب لوگوں کے پروردگار کی، سب لوگوں کے بادشاہ کی، سب لوگوں کے معبود کی، اُس وسوسہ ڈالنے والے کے شر سے جو پیچھے کو چھپ جاتا ہے۔ جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے، چاہے وہ جنات میں سے ہو یا اِنسانوں میں سے"۔

فرمایا: یہ تینوں سورتیں صبح وشام تین تین بار پڑھ لیا کرو کہ تیرے لیے ہر آفت، بلا اور مصیبت کو دور کرنے کے لیے کافی ہیں۔

قحط کے وقت کی جانے والی دُعا:

حضرت جابر بن عبداللہ ہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس لوگ قحط کی شکایت کرتے ہوئے آئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ دُعا فرمائی:

اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا غَیْثًا مُّغِیْثًا مَّرِیْئًا مُّرِیْعًا نَّافِعًا غَیْرَ ضَآرٍّ عَاجِلًا غَیْرَ اٰجِلٍ.

"الٰہی! ہمیں بارش عطا فرما موسلا دھار عام خوشگوار نہ کہ نقصان دہ، جلد نہ کہ بدیر"۔

راوی کہتے ہیں کہ (اِس دُعا کے ساتھ ہی) بارش نے لوگوں کو آلیا۔

جب ستارے ٹوٹیں تو کیا پڑھنا چاہیے؟

حضرت عبداللہ بن مسعود ا سے روایت ہے فرماتے ہیں: ہمیں حکم دیا گیا تھا کہ جب ستارے ٹوٹنے لگیں تو اُنہیں نہ دیکھیں اور اُس وقت یہ پڑھیں:

مَاشَآءَاللّٰہُ لَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ.

"جو چاہا اللہ تعالیٰ نے نہیں طاقت (عمل کرنے کی) مگر اللہ تعالیٰ کی توفیق سے"۔

مُرغ کی آواز سننے پر دُعا:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَالُكَ مِنْ فَضْلِكَ ۔

"اے اللہ! میں تجھ سے تیرا فضل مانگتا ہوں"۔

گدھے کی اور کتوں کے بھونکنے کی آواز سن کر کیا پڑھنا چاہیے؟

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ.

"میں، شیطان مردود سے، اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں"۔

فائدہ: گدھا اور کتّا شیطان کو دیکھ کر آواز نکالتے ہیں لہٰذا تعوّذ پڑھا جائے۔

قرآن اور نماز میں وسوسے سے بچاؤ کی دُعا:

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

"میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے"۔

پڑھ کر بائیں طرف تین مرتبہ تھوک دیں۔

مسلم شریف کی روایت میں ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے ایسا ہی کیا تو اللہ تعالیٰ نے اُسے مجھ سے دور کر دیا۔

جب وسوسہ آئے تو پڑھیں:

① حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب شیطان کی طرف سے وسوسہ آئے تو اُسے پڑھنا چاہیے:

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ.

"میں پناہ لیتا ہوں اللہ تعالیٰ کی، شیطان مردود سے"۔

② حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: شیطان انسان سے کہتا ہے کہ مخلوق کی تخلیق اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمائی ہے، پھر وسوسہ دیتا ہے، اللہ تعالیٰ کو کس نے تخلیق فرمایا ہے تو اُس وقت پڑھنا چاہیے:

اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ.

"میں ایمان لایا، اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسولوں (علیہم السلام) پر"۔

غصہ دفع کرنے کے لیے پڑھیں:

حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں: دو (نادان) انسان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی موجودگی میں آپس میں گالی گلوچ کر رہے تھے، اُن میں سے ایک شخص دوسرے کو بہت بُرا بھلا کہہ رہا تھا اور اُس کا چہرہ غصے سے اِنتہائی سرخ ہو رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں ایسی دُعا جانتا ہوں اگر وہ پڑھ لے تو اُس کی یہ حالت جاتی رہے۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! وہ کیا ہے؟ فرمایا:

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ.

”میں پناہ لیتا ہوں، اللہ تعالیٰ کی، شیطان مردُود سے“۔

مرتے ہی جنّتی ہونے کا دُعائیہ وظیفہ:

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص یہ دُعا (سَیِّدُ الْاِسْتِغْفَار) صبح کو صدقِ دِل سے پڑھے گا پھر اگر اُسی دن شام سے پہلے مر جائے وہ شخص جنّتی ہوگا اور جو رات کو پڑھے اور اگر صبح سے پہلے مَر جائے تو وہ شخص بھی جنّتی ہوگا:

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَ اَنَا عَبْدُكَ وَ اَنَا عَلٰی عَھْدِكَ وَ وَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْٓءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَ اَبُوْٓءُ لَكَ بِذَنْۢبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ.

”اے اللہ! آپ ہی میرے پروردگار ہیں، آپ کے سوا کوئی معبود نہیں، آپ نے مجھے پیدا کیا، میں آپ کا بندہ ہوں اور آپ کے عہد و پیمان پر قائم ہوں، جو کچھ میں نے کیا ہے اُس کی برائی سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں اور جو آپ نے مجھ پر انعام کیے ہیں اُس کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہ کا معترف ہوں، پس! آپ میری مغفرت فرما دیں کیونکہ آپ کے سوا اور کوئی گناہ کو بخش نہیں سکتا“۔

قیامت کے دن آسان حساب کے لیے دُعا:

اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو

اپنی بعض نمازوں میں یہ دُعا کرتے ہوئے سنا۔

اَللّٰھُمَّ حَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا.

"الٰہی! مجھ سے آسان حساب لینا"۔

فرماتی ہیں، میں نے عرض کیا: یا نبی اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! آسان حساب کیا چیز ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آسان حساب یہ ہے کہ اُس کے نامۂ اعمال پر نظر فرمادی جائے پھر اُسے معافی عطا فرمادی جائے، مگر جس کے حساب میں اُس دن جرح کرلی گئی، اے عائشہ! ہلاک ہوجائے گا۔

غصہ کا علاج:

حضرت محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں: اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا کو جب غصہ آتا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کی ناک کو ہلاتے اور فرماتے: عویش! یہ (دُعا) پڑھو:

اَللّٰھُمَّ رَبَّ مُحَمَّدٍ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَاَذْھِبْ غَیْظَ قَلْبِیْ، وَاَجِرْنِیْ مِنْ مُّضِلَّاتِ الْفِتَنِ.

"الٰہی! (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے رب! میرے گناہ معاف فرمادے، اور دور فرما میرے دل کا غصہ اور گمراہ کرنے والے فتنوں سے میری حفاظت فرما"۔

جس پر جنات کا اثر ہو اُس پر دم کرنا اور دُعائیں:

حضرت عبداللہ بن ابولیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ ایک آدمی سے اور وہ اپنے والدِ گرامی سے روایت کرتے ہیں، فرماتے ہیں: ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اُس نے عرض کیا: میرے بھائی کو تکلیف ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہارے بھائی کو کیا تکلیف ہے؟ اُس نے عرض کیا: اُس پر جن ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اُس کو میرے پاس لے آؤ۔ وہ شخص (جس کو تکلیف تھی) آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے بیٹھ گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس پر درج ذیل سورتیں اور آیات پڑھیں:

سُوْرَةُ الْفَاتِحَة

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝١ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝٢ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝٣ اِيَّاكَ
نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝٤ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝٥ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ
عَلَيْهِمْ ۝٦ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝٧ آمِين

سُوْرَةُ الْبَقَرَة کی ابتدائی چار آیتیں

الٓمّٓ ۝١ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝٢ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ
وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝٣ وَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ
اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝٤

اور درمیان کی دو آیتیں

وَ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝١٦٣ اِنَّ فِيْ خَلْقِ
السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ اخْتِلَافِ الَّيْلِ وَ النَّهَارِ وَ الْفُلْكِ الَّتِيْ تَجْرِيْ فِي
الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ وَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَاَحْيَا بِهِ
الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ وَّ تَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ وَ السَّحَابِ
الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝١٦٤

آیۃ الکرسی

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِي
السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَ مَا خَلْفَهُمْ وَ لَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ
عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَلَا يَـُٔوْدُهٗ
حِفْظُهُمَا وَ هُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ﴿۲۵۵﴾

سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ کی آخری تین آیاتِ مبارکہ

لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ وَ اِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْۤ اَنْفُسِكُمْ اَوْ
تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَ اللّٰهُ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۸۴﴾ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَ
الْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓئِكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ
مِّنْ رُّسُلِهٖ وَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَ اِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ﴿۲۸۵﴾
لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَ عَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ
رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَ لَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا
كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَ لَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ
وَ اعْفُ عَنَّا وَ اغْفِرْ لَنَا وَ ارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ
الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۸۶﴾

سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرٰن کا ابتدائی حصہ

الٓمّٓ ﴿۱﴾ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ﴿۲﴾

اور شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ وَ اُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا
بِالْقِسْطِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۸﴾

سُوْرَۃُ الْاَعْرَاف کی ایک آیتِ کریمہ:

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ
اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا وَّ الشَّمْسَ وَ
الْقَمَرَ وَ النُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ بِاَمْرِهٖ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَ الْاَمْرُ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ
الْعٰلَمِيْنَ ﴿۵۴﴾

سُوْرَۃُ الصّٰٓفّٰت کی ابتدائی دس آیتیں

وَ الصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ﴿۱﴾ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ﴿۲﴾ فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا ﴿۳﴾ اِنَّ
اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ﴿۴﴾ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا بَيْنَهُمَا وَ رَبُّ
الْمَشَارِقِ ﴿۵﴾ اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ الْكَوَاكِبِ ﴿۶﴾ وَ
حِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ ﴿۷﴾ لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَ
يُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ﴿۸﴾ دُحُوْرًا وَّ لَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ﴿۹﴾
اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ﴿۱۰﴾

سُوْرَۃُ الْحَشْر کی آخری تین آیتیں

هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ هُوَ
الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴿۲۲﴾ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْمَلِكُ
الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ
سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۲۳﴾ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ
لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ هُوَ

الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٢٤﴾

اور سُوْرَةُ الْجِنّ کی ایک آیتِ کریمہ:

وَّ اَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ﴿٣﴾

سُوْرَةُ الْإِخْلَاص

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ﴿١﴾ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ﴿٢﴾ لَمْ يَلِدْ وَ لَمْ يُوْلَدْ ﴿٣﴾ وَ لَمْ
يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ﴿٤﴾

سُوْرَةُ الْفَلَقِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ﴿١﴾ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ﴿٢﴾ وَ مِنْ شَرِّ غَاسِقٍ
اِذَا وَقَبَ ﴿٣﴾ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ﴿٤﴾ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا
حَسَدَ ﴿٥﴾

سُوْرَةُ النَّاسِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ﴿١﴾ مَلِكِ النَّاسِ ﴿٢﴾ اِلٰهِ النَّاسِ ﴿٣﴾ مِنْ
شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ﴿٤﴾ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ﴿٥﴾
مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ ﴿٦﴾

بے مثال دُعا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایسی دُعا حفظ کی ہے جسے میں کبھی نہیں چھوڑتا۔ دُعا یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ اُعْظِمُ شُكْرَكَ وَاُكْثِرُ ذِكْرَكَ وَاَتَّبِعُ نُصْحَكَ وَاَحْفَظُ وَصِيَّتَكَ.

"الٰہی! مجھے ایسا کر دے کہ تیرا بہت ہی شکر ادا کروں اور تیرا بہت ہی ذکر کروں اور تیری نصیحت کی پیروی کروں اور تیری وصیت کی حفاظت کروں"۔

مشکل وقت کی دُعا:

اَللّٰهُمَّ لَاسَهْلَ اِلَّا مَاجَعَلْتَهٗ سَهْلًا وَّاَنْتَ تَجْعَلُ الْحُزْنَ اِذَا شِئْتَ سَهْلًا.

"اے اللہ! صرف وہی کام آسان ہے جسے تو نے آسان کر دیا اور تو جب چاہے مشکل کو آسان کر دیتا ہے"۔

جب کوئی چیز گم ہو جائے یا غلام یا جانور بھاگ جائے تو یہ دُعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ رَآدَّ الضَّآلَّةِ وَ هَادِيَ الضَّآلَّةِ تَهْدِيْ مِنَ الضَّلَالَةِ اُرْدُدْ عَلَيَّ ضَآلَّتِيْ بِقُدْرَتِكَ وَ سُلْطَانِكَ فَاِنَّهَا مِنْ عَطَآئِكَ وَ فَضْلِكَ.

"اے اللہ! اے گم شدہ کو واپس کرنے والے اور راہ بھٹکے کو راہ دکھانے والے، تو ہی گم شدہ کو راہ دکھاتا ہے، اپنی قدرت اور غالبیت کے ذریعے میری گم شدہ چیز کو واپس فرما دے کیونکہ وہ بے شک! تیری عنایت اور تیرے فضل سے مجھ کو ملی تھی"۔

جب کوئی اپنی محبوب چیز دیکھے تو یہ پڑھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصّٰلِحٰتُ.

"سب تعریف اللہ کے لیے ہے جس کی نعمت سے اچھی چیزیں مکمل ہوتی ہیں"۔

جس کی زبان بہت چلتی ہو اُسے چاہیے کہ یہ پڑھے:

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ

"میں اللہ سے مغفرت کا سوال کرتا ہوں"۔

اگر بدن میں کسی جگہ درد ہو یا اور کوئی تکلیف ہو:

اگر بدن میں کسی جگہ درد ہو یا اور کوئی تکلیف ہو تو تکلیف کی جگہ داہنا ہاتھ رکھ کر پہلے تین بار بِسْمِ اللّٰہِ کہے اور پھر سات بار یہ پڑھے:

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ وَقُدْرَتِہٖ مِنْ شَرِّ مَآ اَجِدُ وَاُحَاذِرُ.

"اللہ کی ذات اور اُس کی قدرت کی پناہ لیتا ہوں اُس چیز کے شر سے جس کی تکلیف پا رہا ہوں اور جس سے ڈر رہا ہوں"۔

جس کسی کا پیشاب بند ہو جائے یا پتھری کا مرض ہو تو یہ پڑھ کر دم کرے:

رَبُّنَا اللّٰہُ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ تَقَدَّسَ اسْمُكَ اَمْرُكَ فِی السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ كَمَا رَحْمَتُكَ فِی السَّمَآءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَكَ فِی الْاَرْضِ وَ اغْفِرْ لَنَا حُوْبَنَا وَ خَطَایَانَا اَنْتَ رَبُّ الطَّیِّبِیْنَ اَنْزِلْ رَحْمَةً مِّنْ رَّحْمَتِكَ وَشِفَآءً مِّنْ شِفَآئِكَ عَلٰی هٰذَا الْوَجَعِ.

"ہمارا رب وہ اللہ ہے جو آسمان میں (معبود) ہے، تیرا نام پاک ہے، تیرا حکم آسمان اور زمین میں جاری ہے جیسا کہ تیری رحمت آسمان میں ہے سو تو زمین میں وہی اپنی رحمت بھیج اور ہمارے گناہ اور ہماری خطائیں بخش دے تو پاکیزہ لوگوں کا رب ہے۔ سو تو اپنی شفاؤں میں سے ایک شفاء اور اپنی رحمتوں میں سے ایک رحمت اِس درد پر اتار دے"۔

فائدہ: کسی کو زہریلا جانور ڈس لیوے تو سات مرتبہ سُوْرَةُ الْفَاتِحَة پڑھ کر دم کرے۔

جب کسی کو نظر لگ جائے تو یہ پڑھ کر دم کرے:

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ حَرَّهَا وَ بَرْدَهَا وَ وَصَبَهَا

"میں اللہ کے نام سے دم کرتا ہوں، اے اللہ اِس کی گرمی اور تکلیف دینے والی ٹھنڈک اور اِس کے لائے ہوئے مرض

کو دُور فرما"۔

اِس کے بعد یوں کہے:

قُمۡ بِاِذۡنِ اللّٰہِ.

"اللہ کے حکم سے کھڑا ہو"۔

فائدہ: جس کی عقل ٹھکانے نہ ہو، تین روز تک صبح و شام سُوۡرَۃُ الۡفَاتِحَۃ پڑھ کر اُس پر تھتکار دے۔ (ابوداؤد)

جسے بخار چڑھ آوے یا کوئی تکلیف ہو تو یہ دُعاء پڑھے:

بِسۡمِ اللّٰہِ الۡکَبِیۡرِ، نَعُوۡذُ بِاللّٰہِ الۡعَظِیۡمِ مِنۡ شَرِّ عِرۡقٍ نَّعَّارٍ وَّ مِنۡ شَرِّ حَرِّ النَّارِ

"اللہ کا نام لے کر شفا چاہتا ہوں جو بڑا ہے، ہم اللہ کی پناہ چاہتے ہیں جو عظیم ہے، جوش ہوتی ہوئی رگ کے شر سے اور آگ کی گرمی کے شر سے"۔

فائدہ: بخار کو بُرا کہنا منع ہے۔

جب بدن میں کسی جگہ تکلیف ہو یا پھوڑا یا زخم ہو:

جب بدن میں کسی جگہ تکلیف ہو یا پھوڑا یا زخم ہو تو اپنی شہادت کی انگلی کو لعابِ دہن لگا کر زمین پر رکھ دیوے اور پھر اٹھا کر زخم یا پھوڑے کی جگہ پھیرتے ہوئے یہ دُعا پڑھے:

بِسۡمِ اللّٰہِ تُرۡبَۃُ اَرۡضِنَا بِرِیۡقَۃِ بَعۡضِنَا یُشۡفٰی سَقِیۡمُنَا بِاِذۡنِ رَبِّنَا

"میں اللہ کے نام سے برکت حاصل کرتا ہوں، یہ ہماری زمین کی مٹی ہے جو ہم میں سے کسی کے تھوک میں ملی ہوئی ہے، تا کہ ہمارے بیمار کو ہمارے رب کے حکم سے شفا ہو جائے"۔

روزانہ ایک ہزار نیکیاں:

حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کوئی شخص ہر روز ایک ہزار نیکیاں کمانے سے عاجز ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس

بیٹھے ہوئے لوگوں میں سے ایک نے سوال کیا: ہم میں سے کوئی آدمی ایک ہزار نیکیاں کس طرح کما سکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو سُبْحَانَ اللّٰہِ سو مرتبہ پڑھے اُس کے لیے ایک ہزار نیکیاں لکھ دی جائیں گی اور اُس کے ایک ہزار گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (مسلم)

انگلیوں سے سوال کیا جائے گا:

حضرت یسیرہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہم سے ارشاد فرمایا: اپنے اوپر تسبیح (سُبْحَانَ اللّٰہِ کہنا) اور تہلیل (لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنا) اور تقدیس (اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرنا مثلاً سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ کہنا) لازم کرلو۔ اور انگلیوں پر گنا کرو، اِس لیے کہ انگلیوں سے سوال کیا جائے گا (کہ اِن سے کیا عمل کیے؟ اور جواب کے لیے) بولنے کی طاقت دی جائے گی۔ اور اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غفلت نہ کرنا ورنہ تم اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم کرلو گی۔ (ترمذی)

جنّت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ:

حضرت سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تمہیں جنّت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ بتلاؤں؟ میں نے عرض کیا: ضرور بتلایئے! ارشاد فرمایا: وہ دروازہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ ہے۔ (مستدرک حاکم)

چار کلمے اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب ہیں:

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار کلمے اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب ہیں سُبْحَانَ اللّٰہِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ اِن میں سے جس کو چاہو پہلے پڑھو (اور جس کو چاہو بعد میں پڑھو کوئی حرج نہیں)۔ (مسلم)

ایک روایت میں ہے کہ یہ چاروں کلمے قرآن مجید کے بعد سب سے افضل ہیں اور یہ قرآن کریم ہی کے کلمات ہیں۔ (مسند احمد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے سُبْحَانَ اللّٰہِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ، وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، وَاللّٰہُ اَکْبَرُ کہنا ہر اُس چیز سے زیادہ محبوب ہے جس پر سورج طلوع ہوتا

ہے(کیونکہ اِن کا اجروثواب باقی رہے گا اور دنیا اپنے تمام ساز وسامان سمیت ختم ہوجائے گی)۔(مسلم)

پانچ چیزیں اعمال نامہ کے ترازو میں کتنی زیادہ وزنی ہیں:

حضرت امّ سلمٰی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: واہ واہ! پانچ چیزیں اعمال نامہ کے ترازو میں کتنی زیادہ وزنی ہیں:

① لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ. ② سُبْحَانَ اللّٰهِ. ③ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ. ④ اَللّٰهُ اَكْبَرُ.

⑤ کسی مسلمان کا نیک لڑکا فوت ہوجائے اور وہ ثواب کی امید پر صبر کرے۔(مستدرک حاکم)

واہ! تم نے بہت اچھا سوال کیا:

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم میرے یہاں تشریف لائے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم)! میں بوڑھی اور کمزور ہوگئی ہوں، کوئی عمل ایسا بتا دیجئے کہ بیٹھے بیٹھے کرتی رہا کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: سُبْحَانَ اللّٰهِ سو مرتبہ پڑھا کرو، اِس کا ثواب ایسا ہے گویا تم اولادِ اسماعیل میں سے سو غلام آزاد کرو۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سو مرتبہ پڑھا کرو اِس کا ثواب ایسے سو گھوڑوں کے برابر ہے جن پر زین کسی ہوئی ہو اور لگام لگی ہوئی ہو اُنہیں اللہ تعالیٰ کے راستے میں سواری کے لیے دے دو۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ سو مرتبہ پڑھا کرو، اِس کا ثواب ایسے سو اونٹوں کو ذبح کیے جانے کے برابر ہے جن کی گردنوں میں قربانی کا پٹہ پڑا ہوا ہو۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سو مرتبہ پڑھا کرو، اِس کا ثواب تو آسمان اور زمین کے درمیان کو بھر دیتا ہے اور اُس دن تمہارے عمل سے بڑھ کر کسی کا کوئی عمل نہیں ہوگا جو اللہ تعالیٰ کے یہاں قبول ہو۔ البتہ اُس شخص کا عمل بڑھ سکتا ہے جس نے تمہارے جیسا عمل کیا ہو۔(ابن ماجہ، مسند احمد، طبرانی)

ایک روایت میں ہے کہ حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں بوڑھی ہوگئی ہوں اور میری ہڈیاں کمزور ہوگئی ہیں، کوئی ایسا عمل بتلا دیجئے جو مجھے جنّت میں داخل کرادے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: واہ واہ! تم نے بہت اچھا سوال کیا۔ اور فرمایا کہ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ سو مرتبہ پڑھا کرو، یہ تمہارے لیے ایسے سو اونٹوں سے بہتر ہے جن کی گردن میں پٹہ پڑا ہوا ہو، جھول ڈلی ہوئی ہو اور وہ مکہ میں ذبح کیے جائیں۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سو مرتبہ پڑھا کرو وہ تمہارے لیے اُن تمام چیزوں سے بہتر ہے جن کو آسمان

وزمین نے ڈھانپ رکھا ہے، اور اُس دن تمہارے عمل سے بڑھ کر کسی کا کوئی عمل نہیں ہوگا جو اللہ تعالیٰ کے یہاں قبول ہو، البتہ اُس شخص کا عمل بڑھ سکتا ہے جس نے یہ کلمات اتنے ہی مرتبہ یا اُس سے زیادہ مرتبہ کہے ہوں۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھا کرو، یہ کسی گناہ کو نہیں چھوڑتا اور اِس جیسا کوئی عمل نہیں۔ (مستدرک حاکم)

باقیاتِ صالحات:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: باقیات صالحات کی کثرت کیا کرو۔ کسی نے پوچھا وہ کیا چیز ہیں؟ ارشاد فرمایا: وہ دین کی بنیادیں ہیں۔ عرض کیا گیا: وہ بنیادیں کیا ہیں؟ ارشاد فرمایا: تکبیر (اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہنا) تہلیل (لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہنا) تسبیح (سُبْحَانَ اللّٰهِ کہنا) تحمید (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہنا) اور لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کہنا۔ (مستدرک حاکم، کتاب الدعاء، حدیث نمبر: ۱۸۸۹)

فائدہ: باقیات صالحات سے مراد وہ نیک اعمال ہیں جن کا ثواب ہمیشہ ملتا رہتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اِن کلمات کو ''مِلّت'' اِس لیے فرمایا ہے کہ یہ کلمات دینِ اِسلام میں بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔

(فتح الربانی)

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کہا کرو۔

یہ باقیات صالحات ہیں اور یہ گناہوں کو اِس طرح مٹا دیتے ہیں جس طرح درخت سے (سردی کے موسم میں) پتے جھڑ جاتے ہیں، اور یہ کلمات جنّت کے خزانوں میں سے ہیں۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

اُحد پہاڑ سے زیادہ ثواب:

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کوئی شخص ہر روز اُحد پہاڑ کے برابر عمل نہیں کرسکتا؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)! اُحد پہاڑ کے

برابر کون عمل کرسکتا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے ہر ایک کرسکتا ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)! وہ کون سا عمل ہے؟ ارشاد فرمایا: سُبْحَانَ اللّٰہِ (کا ثواب) اُحد پہاڑ سے بڑا ہے اور اَللّٰہُ اَکْبَر کا ثواب اُحد پہاڑ سے بڑا ہے۔ (طبرانی، بزار، مجمع الزوائد)

دعائے حق ضرور مانگو:

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہٗ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خواب میں) ارشاد فرمایا: اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)! میں نے عرض کیا: اے میرے رب میں حاضر ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: مقرب فرشتے کون سے اعمال کے افضل ہونے میں آپس میں بحث کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا: اُن اعمال کے بارے میں جو گناہوں کا کفارہ بن جاتے ہیں۔ ارشاد ہوا: وہ اعمال کیا ہیں؟ میں نے عرض کیا: جماعت کی نمازوں کے لیے چل کر جانا، ایک نماز کے بعد سے دوسری نماز کے انتظار میں بیٹھے رہنا اور ناگواری کے باوجو (مثلاً) سردی کے موسم میں اچھی طرح وضو کرنا۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اور کون سے اعمال کے افضل ہونے میں آپس میں بحث کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا: کھانا کھلانا، نرم بات کرنا اور رات کو جو لوگ سو رہے ہوں نماز پڑھنا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: مانگو، میں نے یہ دُعا مانگی:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ وَاَنْ تَغْفِرَلِيْ وَتَرْحَمَنِيْ وَاِذَآ اَرَدْتَّ فِتْنَةً فِيْ قَوْمٍ فَتَوَفَّنِيْ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ وَاَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ يُّقَرِّبُ اِلٰى حُبِّكَ.

”یا اللہ! میں آپ سے نیکیوں کے کرنے، برائیوں کے چھوڑنے اور مسکینوں کی محبت کا سوال کرتا ہوں اور اِس بات کا کہ آپ مجھے معاف فرما دیجیے، مجھ پر رحم فرما دیجیے اور جب آپ کسی قوم کو آزمائش میں ڈالنے اور عذاب میں مبتلا کرنے کا فیصلہ فرمائیں تو مجھے آزمائے بغیر اپنے پاس بلا لیجیے۔ یا اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں آپ کی محبت کا اور اُس شخص کی محبت کا جو آپ سے محبت رکھتا ہو اور اُس عمل کی محبت کا جو آپ کی محبت سے مجھے قریب کر دے“۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ دُعا حق ہے لہٰذا اِسے سیکھنے کے لیے بار بار پڑھو۔ (ترمذی)

سنّت کو زندہ کرنے کا اجر:

"حضرت عمرو بن عوف مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جس نے میری کسی سنّت کو زندہ کیا پھر اُس پر لوگوں نے عمل کیا، اُسے اُس سنّت پر عمل کرنے والوں کے برابر ثواب ملے گا اور اُن کے ثواب میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔ اور جس نے کوئی بدعت ایجاد کی، پھر اُس پر عمل کیا گیا، اُسے عمل کرنے والوں کے برابر گناہ ہوگا اور عمل کرنے والوں کے کے گناہ میں بھی کوئی کمی نہیں ہوگی۔" (ابن ماجہ، 209)

نیک اعمال میں جلدی کیجیے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: "تم لوگ نیک اعمال کی طرف جلدی کرو، اُن فتنوں کے خوف سے جو سخت تاریک رات کی طرح ہیں جس میں آدمی صبح کے وقت مؤمن اور شام کے وقت کافر ہوگا، شام کے وقت مؤمن اور صبح کے وقت کافر ہوگا، دنیاوی ساز و سامان کے بدلے آدمی اپنا دین بیچ دے گا"۔ (جامع ترمذی: 2195)

جب ستارے ٹوٹیں تو کیا پڑھنا چاہیے؟

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ہمیں حکم دیا گیا تھا کہ جب ستارے ٹوٹنے لگیں تو انہیں نہ دیکھیں اور اُس وقت یہ پڑھیں:

مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

جو چاہا اللہ تعالیٰ نے نہیں طاقت (عمل کرنے کی) مگر اللہ تعالیٰ کی توفیق سے۔

قیامت کے منظر کو دیکھنے کا وظیفہ:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسے یہ چاہت ہو کہ قیامت کے دن کا منظر گویا اپنی آنکھوں سے دیکھ لوں تو اُسے سورۂ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ، اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ اور اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ پڑھنی چاہیے (اس لیے کہ اِن سورتوں میں قیامت کا بیان ہے)۔ (ترمذی)

امیر آدمی کون ہے؟

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک

صحابی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے فلاں! کیا تم نے شادی کر لی؟ اُنہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! شادی نہیں کی اور نہ میرے پاس اتنا مال ہے کہ میں شادی کر سکوں یعنی میں غریب آدمی ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا: تمہیں سورۂ اخلاص یاد نہیں؟ عرض کیا: جی یاد ہے۔ ارشاد فرمایا: یہ (ثواب میں) تہائی قرآن (کے برابر) ہے۔ پوچھا: کیا تمہیں سورۂ نصر یاد نہیں؟ عرض کیا: جی یاد ہے۔ ارشاد فرمایا: یہ (ثواب میں) چوتھائی قران کے (برابر) ہے۔ پوچھا: کیا تمہیں سورۂ کافرون یاد نہیں؟ عرض کیا: جی یاد ہے۔ ارشاد فرمایا: یہ (ثواب میں) چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔ پوچھا: کیا تمہیں سورۂ زلزال یاد نہیں؟ عرض کیا: جی یاد ہے۔ ارشاد فرمایا: یہ (ثواب میں) چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔ شادی کرلو شادی کرلو۔ (ترمذی)

فائدہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کا مقصد یہ ہے کہ جب تمہیں یہ سورتیں یاد ہیں تو تم غریب نہیں، بلکہ غنی ہو لہٰذا تمہیں شادی کرنی چاہیے۔ (عارضۃ الاحوذی)

اولاد کے لیے بہترین تحفہ:

حضرت ایوب رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی باپ نے اپنی اولاد کو اچھی تعلیم و تربیت سے بہتر کوئی تحفہ نہیں دیا۔ (ترمذی)

اولاد کا گناہ باپ پر:

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کا کوئی بچہ پیدا ہو تو اُس کا اچھا نام رکھے اور اُس کی اچھی تربیت کرے۔ پھر جب وہ بالغ ہو جائے تو اُس کا نکاح کر دے۔ اگر بالغ ہو جانے کے بعد بھی (اپنی غفلت اور لاپرواہی سے) اُس کا نکاح نہیں کیا اور وہ گناہ میں مبتلا ہو گیا تو اُس کا گناہ اُس کے باپ پر ہوگا۔ (بیہقی)

مَردوں کی فضیلت حدیث کی روشنی میں:

❶ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ تم میں بہترین آدمی وہ ہے جو اپنے اہل و عیال کے حق میں بہتر ہو اور میں اپنے اہل کے لیے تم میں سب سے زیادہ بہتر ہوں۔ (رواہ الترمذی)

❷ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم سب میں بہترین آدمی وہ ہے جس کے شر سے محفوظ رہا جائے اور اُس

سے بھلائی کی امید رکھی جائے۔ (رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

③ "ترمذی شریف" میں روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اخلاق کے اعتبار سے اچھا ہو۔ (رواہ الترمذی)

④ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: مؤمن اپنے اچھے اخلاق کی وجہ سے روزہ رکھنے والے اور رات بھر عبادت کرنے والے کے درجہ کو حاصل کر لیتا ہے۔

(ابوداؤد)

⑤ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اِیمان والوں میں کامل ترین مؤمن وہ ہے جس کے اَخلاق سب سے اچھے ہوں اور تم میں سے وہ لوگ سب سے بہتر ہیں جو اپنی بیویوں کے ساتھ (برتاؤ میں) سب سے اچھے ہیں۔ (رواہ احمد)

⑥ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے تعجب ہے اُس شخص پر جو اپنے مال سے تو غلاموں کو خریدتا ہے پھر اُن کو آزاد کرتا ہے، وہ بھلائی کر کے آزاد آدمیوں کو کیوں نہیں خریدتا جب کہ اِس کا ثواب بہت زیادہ ہے؟ یعنی جب وہ لوگوں کے ساتھ حسنِ سلوک کرے گا تو لوگ اُس کے غلام بن جائیں گے۔ (جامع الصغیر)

⑦ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں میں سب سے بہتر وہ ہے جو لوگوں کو فائدہ پہنچائے۔

⑧ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس آدمی کو دنیا میں چار (۴) چیزیں مل گئیں دنیا اور آخرت کی خیر اُس کو مل گئی: ① ذکر والی زبان۔ ② شکر والا دل۔ ③ مجاہدہ برداشت کرنے والا جسم۔ ④ اور وہ عورت جو اپنے خاوند کی عزّت اور مال کی محافظہ ہو۔

⑨ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو چیزیں (کل قیامت میں) میزانِ عمل میں تولی جائیں گی، اُن میں اچھے اَخلاق سب سے زیادہ وزن والے ہوں گے، اِس لیے کہ اچھے اَخلاق والا شخص روزے دار اور نمازی کے درجہ تک پہنچ جاتا ہے۔ (رواہ الترمذی)

⑩ حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کا (سب سے) پسندیدہ بندہ وہ ہے جس کے اَخلاق سب سے اچھے ہوں گئے۔ (طبرانی)

⑪ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے نزدیک تم میں سب سے زیادہ محبوب شخص وہ ہے جس کے اَخلاق سب سے اچھے ہوں۔ (صحیح البخاری)

⑫ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: اچھے اَخلاق جنّت کے اَعمال ہیں۔ (طبرانی)

⑬ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اِن بیٹیوں کے کسی معاملہ کی ذمہ داری لی اور اُن کے ساتھ اچھا سلوک کیا تو یہ بیٹیاں اُس کے لیے دوزخ کی آگ سے بچاؤ کا سامان بن جائیں گی۔ (بخاری)

⑭ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کی تین (۳) بیٹیاں یا تین (۳) بہنیں ہوں یا دو (۲) بیٹیاں یا دو (۲) بہنیں ہوں اور وہ اُن کے ساتھ اچھا معاملہ رکھے اور اُن کے حقوق کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے تو اُس کے لیے جنّت ہے۔ (ترمذی)

⑮ حضرت ایوب رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی باپ نے اپنی اولاد کو اچھی تعلیم و تربیت سے بہتر کوئی تحفہ نہیں دیا۔ (ترمذی)

⑯ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے ہاں لڑکی پیدا ہو پھر وہ نہ تو اُسے زندہ دفن کرے (جیسا کہ جاہلیت کے زمانے میں ہوتا تھا) اور نہ اُس سے ذلت آمیز سلوک کرے اور نہ (برتاؤ میں) لڑکوں کو اُس پر ترجیح دے یعنی اُس کے ساتھ ویسا ہی برتاؤ کرے جیسا کہ لڑکوں کے ساتھ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ لڑکی کے ساتھ اِس حسن سلوک کے بدلہ میں اُس کو جنّت میں داخل فرمائیں گے۔ (مستدرک حاکم)

⑰ ضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میرے والد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں مجھے لے کر حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں نے اپنے اِس بیٹے کو غلام ہدیہ کیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اُن سے پوچھا کہ: کیا تم نے اپنے سب بچوں کو بھی اتنا ہی دیا ہے؟ اُنھوں نے عرض کیا: نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: غلام کو واپس لے لو۔ (بخاری)

فائدہ: حدیث شریف سے یہ معلوم ہوا کہ اولاد کو ہدیہ کرنے میں برابری ہونی چاہیے۔

⑱ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تم میں سے سب سے بہتر لوگوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ اُنہوں نے عرض کیا: ضرور بتائیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: تم میں سے سب سے بہتر لوگ وہ ہیں جن کی تم میں سے عمریں دراز ہوں اور وہ تم میں سے بہتریں اَخلاق کے حامل ہوں۔ (رواہ احمد)

حدیث کی روشنی میں عورت کے فضائل:

① جو شخص اپنی بیوی کو محبت کی نگاہ سے دیکھے اور بیوی اپنے شوہر کو محبت کی نگاہ سے دیکھے تو اللہ تعالیٰ دونوں کو رحمت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

② دو (۲) افراد کی نماز سر سے اوپر نہیں جاتی:

❶ ایک وہ جو مالک سے بھاگا ہو۔ ❷ دوسری وہ عورت جو اپنے شوہر کی نافرمان ہو۔

③ جس عورت کا خاوند اُس سے راضی ہو اور وہ مَر جائے تو جنّت اُس پر واجب ہوگئی۔

④ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے پوچھا: صفات میں کون سی عورت اعلیٰ ہے؟ سب خاموش تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ گھر گئے، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا؟ اُنہوں نے بتایا: جو عورت غیر مرد کو نہ دیکھے اور نہ غیر مرد اُس کو دیکھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: وہ میری بیٹی ہے۔

⑤ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مسجد میں بیٹھے تھے ایک عورت بہترین لباس اور چہرہ مزین کر کے آئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: عورتوں کو اِس سے روک لو، بنی اسرائیل پر لعنت اِسی وجہ سے ہوئی۔ (ابن ماجہ)

⑥ جو عورت اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتی ہے وہ خاوند کی اجازت کے بغیر گھر سے نہ نکلے اور نہ غیر مرد کو گھر میں داخل ہونے دے اور اندھے مرد کو بھی نہ دیکھے۔

⑦ نیک عورت اپنے خاوند سے قبل جنّت میں جائے گی اور جنّت کی حوروں سے ستّر (۷۰) گنا حسین ہوگی۔ (ابوداؤد شریف)

⑧ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جس عورت نے پانچوں وقت کی نماز پڑھی اور رمضان شریف کے روزے رکھے اور اپنے کو برے کام سے بچایا یعنی بدکاری نہیں کی اور اپنے شوہر کی اطاعت کی اور اُس کا کہنا مانا، ایسی عورت کو اختیار ہے جنّت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔ (طبرانی)

⑨ حدیث میں آتا ہے کہ اے عورت! دیکھ بس تیری جنّت اور دوزخ تیرا خاوند ہے، یعنی عورت اپنے خاوند کی خوشی میں جنّت اور اُس کی ناخوشی میں جہنّم میں جائے گی۔

⑩ حدیث میں آتا ہے کہ تم نامحرم عورتوں کے پاس آنے جانے سے بچو۔ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم)! بتلایئے کیا شوہر کے بھائی (یعنی دیور) بے تکلف اپنی بھاوج کے پاس آجا سکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: وہ عورت کے لیے موت ہے۔

⑪ حدیث میں آتا ہے کہ: جس عورت کے تین (۳) نابالغ بچے مرجائیں اور وہ اُن پر صبر کرے اور ثواب کی اُمید رکھے ایسی عورت جنّت میں ضرور داخل ہوگی۔

⑫ اگر اللہ کے سوا سجدہ کسی کو جائز ہوتا تو بیوی اپنے خاوند کو سجدہ کرتی خاوند کا اتنا حق ہے۔

عورتوں کے متعلّق وعیدیں:

① آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ: دو (۲) فتنے چھوڑ کر جارہا ہوں:

❶ ایک مال کا فتنہ۔ ❷ دوسرا عورتوں کا فتنہ۔

② آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ: عورتیں شیطان کی رسیاں ہیں۔ یعنی اِس کے ذریعے سے مَردوں کو باندھتی ہیں۔

③ جو عورت عطر لگائے تاکہ لوگوں کو اپنی طرف مائل کرے یہ عورت زانیہ میں شمار کی جاتی ہے۔

④ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ: میں نے شبِ معراج میں عورتوں کو جہنّم میں زیادہ دیکھا اِس لیے کہ وہ خاوند کی بے ادبی کرتی ہیں اور لعن وطعن بہت کرتی ہیں۔

⑤ جو عورت غیر محرم کو دیکھتی ہے اُس پر اللہ تعالیٰ لعنت بھیجتے ہیں۔

⑥ جس عورت نے خاوند کو ناراض کر کے علیحدہ رات گزاری فرشتے ساری رات اُس عورت پر لعنت بھیجتے ہیں۔

⑦ عورت کا مکر شیطان کے مکر سے زیادہ ہے۔ قرآن نے عورت کے مکر کے بارے میں (مکر) عظیم کہا ہے۔

⑧ اگر عورت خراب نکلی تو چار (۴) مَردوں کو خصوصی طور پر جہنم میں لے جائے گی بشرط یہ کہ اُن چاروں نے

اُس کو ٹھیک کرنے کی کوشش نہ کی ہو:

① اُس کا خاوند۔ ② اُس کا بیٹا۔ ③ اُس کا باپ۔ ④ اُس کا بھائی۔

⑨ عورت کی آواز بھی عورت (چھپانے کی چیز) ہے۔ اگر زیادہ ضرورت پڑے تو عورت اپنی آواز کو سخت کر کے بولے ورنہ اِس کی بھی سزا ملے گی۔ (عورت کا معنی پردہ)

⑩ حدیث میں آتا ہے کہ جو بھی عورت یا مرد کسی عورت اور اُس کے خاوند کے درمیان بگاڑ ڈلوائے وہ ہماری اُمّت سے خارج ہے۔

استخارۂ نکاح:

اگر نکاح کے لیے استخارہ کرنا ہو تو منگنی کا کسی سے ذکر نہ کرے، پھر نہایت عمدہ وضو کر کے جس قدر ہو سکے نوافل پڑھے، اللہ تعالیٰ کی تعریف کرے اُس کی حمد وثناء بیان کرے اور پھر یہ دُعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَآ اَقْدِرُ وَ تَعْلَمُ وَ لَآ اَعْلَمُ وَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ، فَاِنْ رَأَیْتَ اَنَّ فُلَانَةً خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ دُنْیَایَ وَ اٰخِرَتِیْ فَاقْدُرْھَا لِیْ

"اے اللہ! بے شک! تو قادر ہے اور میں بے بس ہوں، تو جانتا ہے، اور میں نہیں جانتا اور تو پوشیدہ باتوں کو خوب جانتا ہے۔ اگر تیرے علم میں فلاں عورت (عورت کا نام لیا جائے) میرے لیے دینی، دنیاوی اور اُخروی لحاظ سے بہتر ہے تو اُسے میرے لیے مقدر فرمادے"۔

شادی کی دُعائیں

بچوں کی شادی کے وقت پڑھی جانے والی دُعا:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بچوں کو دس (۱۰) سال کی عمر میں نماز نہ پڑھنے کی وجہ سے مارو، اُن کے بستر علیحدہ کردو اور سترہ (۱۷) سال کی عمر میں اُن کی شادی کردو۔ جس کی شادی کردو تو اُس بچہ کو اپنے سامنے بٹھاؤ اور یہ دُعا پڑھو:

لَا جَعَلَكَ اللّٰهُ عَلَيَّ فِتْنَةً فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْاٰخِرَةِ.

"اللہ تمہیں میرے لیے آزمائش نہ بنائے نہ دنیا میں اور نہ ہی آخرت میں"۔

یا یہ دُعا پڑھیں:

لَا جَعَلَكَ اللّٰهُ عَلَيَّ فِتْنَةً.

"اللہ تعالیٰ تجھے، مجھ پر فتنہ نہ بنائے"۔

دولہا کے لیے مبارک باد

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی کے نکاح پر دُعا فرماتے تو اِس طرح فرماتے:

بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكُمَا وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِيْ خَيْرٍ.

"اللہ تجھے برکت عطا فرمائے اور تم دونوں پر برکت فرمائے اور جمع رکھے تم دونوں کو بھلائی میں"۔

بیوی کے پاس جانے اور غلام خریدتے وقت کی دُعا:

جب کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس جائے یا غلام خریدے تو اُس کو پیشانی کے بالوں سے پکڑے اور یہ دُعا مانگے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَهَا وَ خَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَ شَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ.

"اے اللہ! میں تجھ سے اِس کی بھلائی اور اُس چیز کی بھلائی جس پر تو نے اِس کو پیدا کیا چاہتا ہوں اور اِس کی برائی اور اُس چیز کی برائی جس کے لیے تو نے اِس کو پیدا کیا، پناہ مانگتا ہوں"۔

شادی کی رات دولہا اور دلہن کو دی جانے والی دُعا:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: شادی کی رات جب حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا، امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لے گئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کے پاس گئے اور امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کرنا چاہتے تھے میں سمجھ گیا۔ میں کھڑا ہوا اور پیالہ بھر لایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس کو لیا اور اُس میں کلی فرمائی پھر مجھ سے فرمایا: آگے

آؤ۔ جب میں آگے ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے سر اور بدن کے سامنے حصہ میں پانی ڈالا پھر یہ دُعا پڑھی:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡۤ اُعِیۡذُہٗ بِکَ وَذُرِّیَّتَہٗ مِنَ الشَّیۡطَانِ الرَّجِیۡمِ

"الٰہی میں اِس کو اور اِس کی اولاد کو تیری پناہ میں دیتا ہوں شیطان مردود سے"۔

پھر فرمایا: پیٹھ پھیرو، میں پیٹھ پھیر کر کھڑا ہو گیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ پانی میرے مونڈھوں کے درمیان بہایا پھر یہ دُعا پڑھی:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡۤ اُعِیۡذُہٗ بِکَ وَذُرِّیَّتَہٗ مِنَ الشَّیۡطَانِ الرَّجِیۡمِ

"الٰہی میں اِس کو اور اِس کی اولاد کو تیری پناہ میں دیتا ہوں شیطان مردود سے"۔

پھر فرمایا: اے علی! اللہ کے نام اور برکت کے ساتھ اپنے گھر والوں کے پاس جاؤ۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: جب شادی کی رات آئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے علی (رضی اللہ عنہ!) میں تیرے پاس آرہا ہوں، میرا انتظار کرنا۔ (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لے گئے) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پانی منگوایا اور وضو فرمایا۔ (پھر وہ پانی امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ پر انڈیل دیا) اور یہ دُعا فرمائی:

اَللّٰھُمَّ بَارِکۡ فِیۡھِمَا، وَبَارِکۡ عَلَیۡھِمَا، وَبَارِکۡ لَھُمَا فِیۡ شَمۡلِھِمَا

"الٰہی! برکت عطا فرما اِن دونوں میں اور برکت عطا فرما اِن دونوں پر اور برکت نازل فرما اِن کے بنے ہوئے کاموں میں"۔

بیوی کے پاس جانے سے پہلے یہ دُعا پڑھنی چاہیے:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں: جب کوئی تم میں سے اپنی زوجہ کے پاس جائے تو یہ کلمات پڑھ لے:

بِسۡمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ جَنِّبۡنَا الشَّیۡطَانَ وَ جَنِّبِ الشَّیۡطَانَ مَا

رَزَقْتَنَا

"اللہ کے نام سے الٰہی! ہمیں شیطان سے دور رکھ اور دور رکھ شیطان کو اُس چیز سے جو تو نے ہمیں عطا فرمائی ہے"۔

اگر اُنہیں بچہ عطا فرما دیا گیا تو شیطان اُسے کوئی نقصان نہ دے سکے گا۔ جب کہ "صحیح البخاری" کی روایت میں ہے کہ "شیطان اُسے کبھی بھی نقصان نہیں دے سکتا"۔

اِنزال کے وقت کی دُعا:

اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْ لِلشَّیْطَانِ فِیْمَا رَزَقْتَنَا نَصِیْبًا.

"الٰہی! جو کچھ تو نے ہمیں عطا فرمایا ہے اُس میں شیطان کا حصہ نہ بنا"۔

بیویوں کے درمیان باری اور انصاف کی دُعا:

امّ المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی ازواج مطہرات (رضی اللہ عنہن) کے درمیان باری مقرر فرماتے اور انصاف فرماتے اور یہ دعا فرماتے:

اَللّٰھُمَّ ھٰذَا قَسْمِیْ فِیْمَآ اَمْلِكُ فَلَا تَلُمْنِیْ فِیْمَا تَمْلِكُ وَلَآ اَمْلِكُ

"الٰہی! یہ میری تقسیم ہے جہاں تک میں مالک ہوں، تو مجھ سے اُس چیز میں ناراض نہ ہونا جس کا تو مالک ہے اور میں مالک نہیں ہوں"۔

بچے کی پیدائش پر عمل:

جب بچہ پیدا ہو تو اُس کے کان میں اذان دے، اُسے گود میں اُٹھائے، کھجور (وغیرہ میٹھی چیز) چبا کر اُس کے منہ میں ڈالے اور اُس کے لیے دل میں دُعائے برکت دے۔

نام رکھنا، بال منڈوانا اور عقیقہ کرنا:

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (پیدائش کے) ساتویں دن بچے کا نام رکھنے، سر منڈوانے اور عقیقہ کرنے کا حکم فرمایا۔

ابتدائی تعلیم:

جب بچہ گفتگو کرنے لگے تو اُس کو کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ
"اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں" سکھایا جائے۔

اور یہ آیت سکھائی جائے:

وَ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّ لَمْ یَکُنْ لَّہٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَ کَبِّرْہُ تَکْبِیْرًا

(سُوْرَۃُ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْل، ۱۱۱)

"اور فرما دیجیے! تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے نہ تو اولاد اختیار کی، نہ کوئی اُس کی بادشاہی میں اُس کا کوئی شریک ہے اور نہ ہی اُس کی ذلت سے بچانے والا کوئی دوست ہے اور اُس کی بڑائی خوب بیان کر۔"

فائدہ: حدیث شریف میں ہے کہ بنی عبد المطلب میں جب کوئی بچہ باتیں کرنے کے قابل ہوتا اُسے یہ آیت (مندرجہ بالا) سکھاتے۔

حج کی فضیلت

﴿اَلْحَجُّ اَشْھُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ فَمَنْ فَرَضَ فِیْھِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِی الْحَجِّ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ یَّعْلَمْہُ اللہُ﴾ (سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ، ۱۹۷)

"حج کا (زمانہ) چند مہینے ہیں جو (مشہور) معلوم ہیں (یعنی یکم شوال سے دس ذوالحجہ تک) پس! جو شخص اِن ایام میں اپنے اوپر حج مقرر کرلے (حج کا احرام باندھ لے) تو پھر نہ کوئی فحش بات جائز ہے اور نہ عدول حکمی درست ہے اور نہ کسی قسم کا جھگڑا زیبا ہے (بلکہ اُس کو چاہیے کہ ہر وقت نیک کام میں لگا رہے) اور جو نیک کام کرو گے حق تعالیٰ شانہ اُس کو جانتے ہیں (اُن کو ہر شخص کی ہر بات کا ہر وقت علم رہتا ہے۔ اُس کے موافق اُس کو جزا یا سزا دیتے ہیں اِس لیے اِن نیکیوں کا بہت بدلہ عطا فرمائیں گے جو اِن مبارک اَوقات میں کی جائیں گی"۔

(1) جناب رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اِرشاد کا مفہوم ہے کہ جو حج گناہوں اور خرابیوں سے پاک ہو اُس کا

بدلہ بہشت کے سوا کچھ نہیں۔ اِس طرح عمرہ پر بھی بڑے ثواب کا وعدہ ہے۔

❷ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اِرشاد کا مفہوم ہے کہ حج اور عمرہ گناہوں کو اِس طرح دُور کرتے ہیں جیسے بھٹی لوہے کے زنگ کو دُور کرتی ہے۔ جو شخص سواری پر سوار ہو کر حج کے لیے جاتا ہے اُس سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مصافحہ کرتے ہیں اور جو شخص اپنے گھر سے حج و عمرہ کے ارادہ سے چلتا ہے اُس کا ہر قدم زمین سے اٹھتے وقت اِس طرح گناہ جھڑتے ہیں جیسے درخت کے پتے جھڑتے ہیں اور جب مدینہ منوّرہ میں حاضری دیتا ہے اور مجھ پر درود بھیجتا ہے تو فرشتے اُس سے سلام اور مصافحہ کرتے ہیں۔

❸ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب حاجی لَبَّیْكَ کہتا ہے تو اُس کے ساتھ اُس کے دائیں اور بائیں جو پتھر، درخت، ڈھیلے وغیرہ ہوتے ہیں وہ لَبَّیْكَ کہتے ہیں اور اسی طرح زمین کے منتہاء تک یہ سلسلہ چلتا ہے۔

❹ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص اللہ کے لیے حج کرے اِس طرح کہ اس حج میں نہ رَفَث ہو (یعنی فحش بات) اور نہ فِسق ہو (یعنی حکم عدولی) وہ حج سے ایسا واپس ہوتا ہے جیسا اُس دن تھا جس دن ماں کے پیٹ سے نکلا تھا۔

❺ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب کسی حاجی سے ملاقات ہو تو اُس کو سلام کرو اُس سے مصافحہ کرو اور اِس سے پہلے کہ وہ اپنے گھر میں داخل ہو اپنے لیے دُعائے مغفرت کی اُس سے درخواست کرو کہ وہ اپنے گناہوں سے پاک وصاف ہو کر آیا ہے۔

حج فرض ہونے پر حج نہ کرنے پر وعیدیں:

جس شخص کے ذمہ حج فرض ہو اور وہ حج نہ کرے اُس کی بڑی وعیدیں ہیں۔

چنانچہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اِرشاد کا مفہوم ہے کہ جس کے پاس کھانے پینے اور سواری کا اتنا سامان ہو کہ وہ بیت اللہ شریف تک جا سکے پھر وہ حج نہ کرے تو وہ یہودی ہو کر یا نصرانی ہو کر مرے اللہ تعالیٰ کو اُس کی کوئی پرواہ نہیں اور یہ بھی فرمایا کہ حج کا ترک کر دینا اسلام کا طریقہ نہیں ہے۔ (مشکوۃ شریف)

حج و عمرہ کی دُعائیں:

جب کسی شخص کو حج بیت اللہ شریف کی سعادت نصیب ہو تو جب اُس کی سواری ٹھہرے تو پڑھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، سُبْحَانَ اللّٰہِ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ.

احرام باندھتے وقت کی دُعا (تلبیہ):

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تلبیہ پڑھتے ہوئے سنا:

لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ.

"میں حاضر ہوں، الٰہی! میں حاضر ہوں، حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں، یقیناً حمد و نعمت تیری ہے اور ملک تیرا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں"۔

حج یا عمرہ کی نیت:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ أُرِیْدُ الْعُمْرَةَ / اَلْحَجَّ. فَیَسِّرْهُ لِیْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّیْ.

"اے اللہ! تیری رضا کے لئے عمرہ / حج کا ارادہ کرتا / کرتی ہوں۔ اس کو میرے لئے آسان فرما اور مجھ سے قبول فرما"۔

نوٹ: حج اور عمرہ کی نیت کے الفاظ ایک ہی ہے۔ جس کا ارادہ ہو دُعا میں اس کا ذکر کرے۔

تلبیہ سے فراغت کے بعد دُعا:

تلبیہ سے فراغت کے بعد اِس طرح دُعا مانگے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ مَغْفِرَتَكَ وَرِضَاكَ عَنِّیْ فِیْ دَارِ الْفَرَارِ وَاَنْ تُعْتِقَنِیْ مِنَ النَّارِ.

"اے اللہ! میں تجھ سے اِس بھاگنے والے گھر میں بخشش اور رضامندی کا سوال کرتا ہوں اور (سوال کرتا ہوں) کہ تو مجھے آگ سے آزاد کردے"۔

طوف کی نیت:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اُرِیْدُ طَوَافَ بَیْتِكَ الْحَرَامِ فَیَسِّرْهُ لِیْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّیْ

سَبۡعَةَ أَشۡوَاطٍ لِلّٰهِ تَعَالٰى

اے اللہ! میں تیری رضا کے لئے تیرے محترم گھر کے طواف کے سات چکر لگانے کا ارادہ کرتا/کرتی ہوں۔ ان کو میرے لئے آسان فرما اور مجھ سے قبول فرما۔

طواف شروع کے وقت کی دُعا:

طواف کرتے ہوئے جب رُکن کے پاس آئیں (جہاں حجرِ اَسود ہے) تو تکبیر کہیں:

بِسۡمِ اللّٰهِ، اَللّٰهُ اَكۡبَرُ

"شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے، اللہ سب سے بڑا ہے"۔

طواف خانہ کعبہ کے وقت پڑھیں:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص بیت اللہ شریف کا طواف کرے وہ سات چکر پورے کرے اور اُس کے سوا اور کوئی بات چیت نہ کرے، صرف یہ کہے:

سُبۡحَانَ اللّٰهِ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰهِ وَلَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكۡبَرُ وَلَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ۔

"پاک ہے اللہ اور تمام تعریفیں اللہ کی ہیں اور کوئی معبود نہیں مگر اللہ اور اللہ سب سے بڑا ہے اور نہیں ہمت اور قوت مگر اللہ کی توفیق سے"۔

رکنِ یمانی اور حجرِ اسود کے درمیان پڑھی جانے والی دُعائیں:

① حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دو رکنوں کے درمیان یہ پڑھتے ہوئے سنا:

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنۡيَا حَسَنَةً وَّفِي الۡاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ (سُوۡرَةُ الۡبَقَرَة،۲۰۱)

"الٰہی! ہمیں بھلائی عطا فرما دنیا اور آخرت میں، ہم کو آگ کے عذاب سے بچا"۔

❷ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: رکن یمانی پر ستر (۷۰) فرشتے مقرر ہیں، پس جو کوئی اِس مقام پر ان الفاظ سے دعا مانگتا ہے تو فرشتے اس کی دعا پر آمین کہتے ہیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡۤ اَسۡئَلُكَ الۡعَفۡوَ وَالۡعَافِيَةَ فِي الدُّنۡيَا وَ الۡاٰخِرَةِ رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِي الدُّنۡيَا حَسَنَةً وَّفِي الۡاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ. (التلخيص الحبير، حديث نمبر: ۱۰۲۶)

"الٰہی! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں امن وعافیت اور درگزر کا دنیا اور آخرت میں، اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھلائی عطا فرما اور ہمیں دوزخ کی آگ کے عذاب سے بچالے"۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَا شَرِيۡكَ لَهٗ لَهُ الۡمُلۡكُ وَلَهُ الۡحَمۡدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيۡءٍ قَدِيۡرٌ.

"اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ ایک ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں، اُسی کے لیے سلطنت ہے اور وہی لائق تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے"۔

ایک روایت میں ہے کہ جب طواف سے فارغ ہو تو مقامِ ابراہیم کی طرف آئے تو یہ آیت پڑھے:

﴿وَاتَّخِذُوۡا مِنۡ مَّقَامِ اِبۡرٰهٖمَ مُصَلًّى﴾ (سُوۡرَةُ الۡبَقَرَة، ۱۲۵)

"اور مقامِ ابراہیم کو جائے نماز بناؤ"۔

اور پھر مقام ابراہیم کو اپنے اور بیت اللہ شریف کے درمیان رکھتے ہوئے دو رکعت نماز پڑھے: پہلی رکعت میں سُوۡرَةُ الۡكٰفِرُوۡن اور دوسری رکعت میں سُوۡرَةُ الۡاِخۡلَاص پڑھے۔ پھر رکن کی طرف واپس آئے اور اُسے بوسہ دیتے ہوئے دروازے سے باہر نکل آئے اور صفا کی طرف چل پڑے۔

صفا و مروہ پر کیا پڑھیں؟

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طوافِ خانہ کعبہ سے فارغ ہوئے پھر صفا کی طرف تشریف لے گئے اور کوہِ صفا کے قریب تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑھا:

﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللهِ﴾ (سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ.۱۵۸)

"بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں"۔

جس طرح اللہ تعالیٰ نے ابتداء فرمائی اُسی طرح یہ بھی ابتداء کرے (یعنی قرانِ پاک میں پہلے صفا کا ذکر ہے پھر مروہ کا لہٰذا یہ بھی پہلے صفا پر جائے) پس صفا پر چڑھ جائے یہاں تک کہ بیت اللہ شریف کو دیکھ لے۔ صفاو مروہ پہاڑی پر چڑھ کر قبلہ رو ہو کر بیت اللہ شریف کو دیکھ کر یہ پڑھیں:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَ يُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَ نَصَرَ عَبْدَهٗ وَ هَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ.

"کوئی معبود نہیں مگر اللہ وہ ایک ہے اُس کا کوئی شریک نہیں اُسی کی بادشاہی ہے اور وہی لائق ستائش ہے۔ زندہ رکھتا ہے اور موت دیتا ہے وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے، اُس نے اپنا وعدہ پورا کیا اور اپنے خاص بندے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مدد فرمائی اور گروہوں کو تنہا شکست دی"۔

پھر درمیان میں دُعا مانگتے ہوئے اِن (مذکورہ بالا) کلمات کو تین مرتبہ پورا کرے اُس کے بعد مروہ کی طرف اُتر جائے یہاں تک کہ جب بطنِ وادی میں اُس کے قدم ٹھہر جائیں تو دوڑے اور جب اوپر چڑھ جائے تو پھر آہستہ چلے اور جب مروہ پر پہنچ جائے تو اُسی طرح کرے جس طرح صفا پر کیا تھا یعنی وہ کلمات دُعا وغیرہ پڑھے اور پھر جب صفا پر چڑھے تو تین مرتبہ اَللهُ اَكْبَرُ کہتے ہوئے یہ پڑھے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.

"اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے اُس کا کوئی شریک نہیں اُسی کے لیے بادشاہی ہے وہ لائق تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے"۔

سات مرتبہ اِسی طرح کرے یعنی صفا و مروہ کے درمیان سات چکر لگائے، وادی کے درمیان سعی کرے (یعنی دوڑے) اور باقی جگہ عادت کے مطابق چلے، اِس طرح یہ کل اکیس مرتبہ تکبیر اَللهُ اَكْبَرُ اور سات مرتبہ

تہلیل لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ آخر تک ہو جائے گی۔ اِس کے درمیان دُعا مانگے اور اللہ تعالیٰ سے سوال کرے، پھر نیچے اتر آئے اور مروہ پر چڑھ جائے۔

صفا پر دُعا: جب صفا پہاڑی پر یا مقام صفا پر پہنچیں تو یہ کلمات پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ قُلْتَ: اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ وَاِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ، اَللّٰھُمَّ وَاِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ کَمَا ھَدَیْتَنِیْ لِلْاِسْلَامِ اَنْ لَّا تَنْزِعَہٗ مِنِّیْ حَتّٰی تَتَوَفَّنِیْ وَاَنَا مُسْلِمٌ

"الٰہی بے شک! تونے فرمایا، مجھ سے دُعا کرو میں قبول فرماؤں گا اور بلا شبہ تو اپنے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا اور میں سوال کرتا ہوں جیسے تو نے مجھے ہدایت دی اسلام کی طرف۔ مجھ سے اُسے (یعنی اسلام کو) نہ اُتار یہاں تک کہ تو مجھے موت دے وہ اِس حالت میں کہ میں مسلمان ہوں"۔

صفا و مروہ کے درمیان کی دُعا:

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ.

"الٰہی! مجھے بخش دے اور رحم فرما تو ہی زیادہ غالب اور زیادہ عزّت والا ہے"۔

آب زم زم پینا:

آب زمزم پیتے وقت قبلہ رو ہونا چاہیے، بسم اللہ پڑھ کر تین سانس میں پئیں اور ہر سانس پر برتن سے منہ ہٹالیں اور خوب سیر ہو کر پئیں۔ جب فارغ ہو جائیں تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہیں۔ بے شک! ہم (مسلمانوں) اور منافقوں کے درمیان پہچان کی علامت یہ ہے کہ منافق آب زمزم سے سیر نہیں ہوتے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: آب زمزم جس نیت سے پیا جائے گا وہ فیض حاصل ہوگا اگر شفاء کی نیت سے اُسے پیا جائے تو شفاء حاصل ہوتی ہے۔ اگر اِس نیت سے پیے کے پیٹ (ایسے) سیر ہو جائے جیسے کھانے سے سیر ہوتا ہے تو پینے والا سیر ہو جائے گا، اگر پیاس بجھانے کے لیے پیا جائے تو پیاس بجھائے گا۔

زم زم پینے کی دُعا:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما جب آب زمزم نوش فرماتے تو یہ دُعا کرتے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّشِفَآءً مِّنْ كُلِّ دَآءٍ.

"الٰہی! میں تجھ سے نفع بخش علم اور وسیع رزق کی التجا کرتا ہوں اور ہر بیماری سے شفاء کا سوال کرتا ہوں"۔

اور تلبیہ بھی پڑھے۔

منیٰ اور عرفات جاتے وقت کی دُعائیں:

جب آدمی مکہ مکرمہ سے باہر نکلے اور منیٰ کا ارادہ کرے تو یہ دُعا مانگے:

اَللّٰھُمَّ اِیَّاكَ اَرْجُوْ وَ لَكَ اَدْعُوْ فَبَلِّغْنِیْ صَالِحَ اَمَلِیْ وَ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَ امْنُنْ عَلَیَّ بِمَا مَنَنْتَ بِهٖ عَلٰٓی اَھْلِ طَاعَتِكَ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ.

"الٰہی! میں تجھ سے اُمید رکھتا ہوں اور تجھ ہی سے دُعا مانگتا ہوں۔ مجھے پہنچادے میری اچھی امیدوں تک۔ اور میرے گناہوں کو معاف فرما اور مجھ پر اِحسان فرما اِس (امر) کے ساتھ جس کے ساتھ تو نے اِحسان فرمایا اپنے اطاعت شعاروں پر تو ہر شے پر قادر ہے"۔

یوم عرفہ (۹ ذوالحجہ) کی دُعا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سب سے بہتر دُعا یوم عرفہ کی دُعا ہے۔ اور (اُس دن) جو کچھ میں نے اور مجھ سے پہلے نبیوں نے کہا ہے اِس میں سب سے افضل یہ ہے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ.

"اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں، اُسی کی بادشاہت ہے اور اُسی کی تعریف ہے اور وہ

ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے"۔

اور یہ بھی دُعا مانگے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّ فِيْ صَدْرِيْ نُوْرًا وَّ فِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّ فِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا، اَللّٰهُمَّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَ يَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَسْوَاسِ الصَّدْرِ وَ شَتَّاتِ الْاَمْرِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا يَلِجُ فِي اللَّيْلِ وَشَرِّ مَا يَلِجُ فِي النَّهَارِ وَشَرِّ مَا تَهُبُّ بِهِ الرِّيَاحُ، وَ مِنْ شَرِّ بَوَآئِقِ الدَّهْرِ.

"کوئی معبود نہیں سوائے آپ کے، اکیلے ہیں، اُن کا کوئی شریک نہیں، اُنہی کے لیے بادشاہت ہے اُنہی کے لیے تعریف ہے، اُنہی کے ہاتھ میں بھلائی ہے، وہ ہر شے پر قادر ہیں۔ اے اللہ! میرے دل میں نور پیدا کر دیں اور میرے سینہ کو نور سے معمور کر دیں اور میرے کان میں نور کر دیں اور میری آنکھ میں نور کر دیں، اے اللہ! میرے سینے کو کشادہ فرمایئے اور میرے کام کو آسان فرمایئے، اے اللہ! میں سینے کے وسوسوں، کام کی پراگندگی، قبر کی آزمائش سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں، اے اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں اُس برائی سے جو رات میں آتی ہے اور اُس برائی سے جو دن میں آتی ہے اور اُس سے جسے ہوا لے کر آتی ہے اور زمانے کے سخت حوادثات سے"۔

فائدہ: میدانِ عرفات میں تلبیہ کہنا سنّت ہے۔

وقوفِ عرفات کے وقت:

جب حاجی میدان عرفات میں وقوف کریں (یعنی ٹھہریں) تو پڑھیں:

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ آخر تک

"میں حاضر ہوں اے اللہ! میں حاضر ہوں"۔

یا یہ پڑھیں:

اِنَّمَا الْخَيْرُ خَيْرُ الْاٰخِرَةِ

"بے شک! بھلائی، آخرت کی بھلائی ہے"۔

میدان عرفات میں نمازِ عصر کے بعد کی دُعا:

جب (حاجی) عصر کی نماز پڑھ چکے اور عرفات میں وقوف کرے تو ہاتھوں کو اٹھاتے ہوئے پڑھے:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ بِالْهُدٰى، وَوَفِّقْنِيْ بِالتَّقْوٰى، وَاغْفِرْ لِيْ فِي الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى

"اللہ بہت بڑا ہے اور اُسی کے لیے تعریف ہے (دو مرتبہ) اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ ایک ہے اُس کا کوئی شریک نہیں، اُسی کی بادشاہت ہے اور وہی (ہر قسم) کی ستائش کے لائق ہے۔ اے اللہ! مجھے (کامل ہدایت عطا فرما)۔ پرہیزگاری کے ذریعے (گناہوں سے) پاک کر اور دنیا اور آخرت میں میرے گناہ بخش دے (یعنی دینی ودنیاوی خطائیں)۔

مندرجہ بالا دُعا مانگنے کے بعد ہاتھ نیچے کرتے ہوئے اتنی دیر خاموش رہے جتنے وقت میں ایک آدمی سُوْرَةُ الْفَاتِحَة پڑھتا ہے پھر ہاتھوں کو (دوبارہ) اُٹھا کر یہی (مذکورہ بالا) دُعا پڑھے۔

مشعر حرام کے پاس ذکر واذکار:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قُصْوَاء (اونٹنی) پر سوار ہوگئے۔ جب مشعر حرام (مُزْدَلِفَه) پہنچے تو قبلہ رخ ہو کر اللہ تعالیٰ سے دُعا کی: اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور کلماتِ توحید کہتے رہے۔ خوب روشنی ہونے تک یہیں ٹھہرے رہے، پھر سورج نکلنے سے پہلے یہاں سے روانہ ہوگئے۔

فائدہ: "جَمْرَہ عُقْبَہ" کو کنکریاں مارنے تک مسلسل تلبیہ کہتے رہنا چاہیے۔

کنکریاں مارنا:

جب کنکریاں مارنے کا ارادہ کرے تو قریب ترین جمرہ کے پاس آکر سات کنکریاں مارے اور ہر کنکری کے بعد یا ہر کنکری کے ساتھ اَللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھے۔

پھر ذرا آگے بڑھ کر ہموار زمین میں آئے تو قبلہ رخ ہو کر دیر تک کھڑا رہے، دُعا مانگے، ہاتھوں کو اُٹھائے اور پھر وادی کے درمیان سے جمرہ ذات عقبہ کو کنکریاں مارے اور یہاں وقوف نہ کرے۔

کنکریاں مارنے سے فراغت پر دُعا:

"جَمْرَہ ذَاتِ عقبہ" کو کنکریاں مارنے کے لیے وادی کے دامن میں آئے اور جب کنکریاں مارنے سے فارغ ہو جائے تو یہ دُعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا.

"اے اللہ! اِس حج کو مقبول حج بنا اور گناہوں کو بخش دے"۔

عام جانور یا اونٹ ذبح کرتے وقت کی دُعا:

بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّيْ.

"میں اللہ تعالیٰ کے نام سے ذبح کرتا ہوں اور اللہ سب سے بڑا ہے۔ اے اللہ! یہ تیری ہی طرف سے اور تیرے ہی لیے ہے۔ اے اللہ تو اِسے میری طرف سے قبول فرما"۔

قربانی کا جانور ذبح کرتے وقت دُعائیں

جب قربانی کا جانور ذبح کرے تو بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتے ہوئے جانور کے گلے پر پاؤں رکھ کر چھری پھیرے اور کہے:

① اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّيْ وَمِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ

"اے اللہ اِس قربانی کو میری اور حضور ﷺ کی اُمّت کی طرف سے قبول فرما"۔

یہ بھی پڑھے:

② اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ

"اے اللہ! میں نے اپنا چہرہ اُس ذات کی طرف متوجہ کیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا، دراں حال یہ کہ میں ہر باطل سے جدا ہو کر دین ابراہیمی پر قائم ہوں اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔ بے شک! میری نماز میری قربانی، میری زندگی اور میری موت اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ اُس کا کوئی شریک نہیں۔ اِسی بات کا مجھ حکم دیا گیا ہے اور میں مسلمانوں میں سے ہوں۔ اللہ کے نام سے، اللہ سب سے بڑا ہے، یہ تجھ ہی سے یعنی تیری ہی عطا سے ہے اور تیرے ہی لیے ہے"۔

حج پر جانے اور آنے والے کو یہ دُعا دینی چاہیے:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں: ایک لڑکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میں اِس سال حج کے لیے جانا چاہتا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس لڑکے کے ساتھ چلتے ہوئے گئے اور اُس کے لیے دُعا فرمائی: اے لڑکے!

زَوَّدَكَ اللّٰهُ التَّقْوٰى وَوَجَّهَكَ فِي الْخَيْرِ وَكَفَاكَ الْهَمَّ.

"اللہ تقویٰ کو تمہارا توشہ بنائے اور تمہیں لے جائے خیر کی جانب اور تمہارے کاموں کے لیے کفایت فرمائے"۔

جب وہ لڑکا واپس آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام پیش کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا سر مبارک اُٹھایا اور پھر دُعا فرمائی: اے لڑکے!

قَبِلَ اللّٰهُ حَجَّكَ وَغَفَرَ ذَنْبَكَ وَاَخْلَفَ نَفَقَتَكَ.

"اللہ تمہارے حج کو قبول فرمائے، تمہارے گناہ معاف فرمائے اور تمہارا (آمد و رفت) کا خرچ واپس عطا فرمائے"۔

روضۂ انور کی زیارت اور اُس کے متعلق اذکار:

ہر حج کرنے والے کو چاہیے کہ وہ روضۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا ارادہ کرے، خواہ اُس کا رستہ وہی ہو یا نہ ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ مبارک کی زیارت سب سے اہم قرب، سب سے نفع بخش کوشش اور سب سے افضل مقصد ہے۔ جب حاجی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا ارادہ کرے تو راستہ میں کثرت سے درود شریف پڑھے۔

جب اُس کی نظر مدینہ طیبہ کے درختوں، اُس کے حرم اور اُن اشیاء پر پڑے جس سے اُس کی پہچان ہو سکے

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھنے میں اضافہ کردے اور التجاء کرے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اُسے روضۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے فائدہ اور اُس کے ذریعے اُسے دونوں جہانوں میں سعادت مند بنائے۔ اُسے یہ دُعا مانگنی چاہیے:

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ عَلَيَّ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَ ارْزُقْنِيْ فِيْ زِيَارَةِ قَبْرِ نَبِيِّكَ صلی اللہ علیہ وسلم مَا رَزَقْتَهٗ اَوْلِيَآئَكَ وَ اَهْلَ طَاعَتِكَ وَ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ يَا خَيْرَ مَسْؤُلٍ

"الٰہی! مجھ پر اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور مجھے نصیب فرما اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر کی زیارت میں وہی کچھ جو تو نے عطا فرمایا اپنے اولیاءِ عظام اور اطاعت شعاروں کو مجھے معاف فرما، مجھ پر رحم فرما، اے وہی بہتر ذات جس سے مانگا جاتا ہے"۔

مؤمن کے لیے بیماری نعمتِ خداوندی ہے:

سیدنا عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ اپنے علاقے میں تھے کہ ہمارے لیے جھنڈے اور نشانات بلند کیے گئے (ہمارے علاقے میں جہادی مہمیں پہنچ گئیں) میں نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ تو لوگوں نے کہا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جھنڈا ہے، چنانچہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک درخت کے نیچے تشریف فرما تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے ایک چادر بچھائی گئی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس پر بیٹھے ہوئے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جمع تھے۔ سو میں بھی اُن کے ساتھ بیٹھ گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیماریوں کا ذکر کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مؤمن کو جب کوئی بیماری آتی ہے اور پھر اللہ اُسے عافیت اور شفاء دے دیتا ہے تو وہ اُس کے سابقہ گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے اور آئندہ کے لیے نصیحت کا سبب ہوتی ہے۔ اور منافق جب بیمار پڑتا ہے اور پھر اُسے عافیت دی جاتی ہے تو اُس کی مثال اونٹ کی سی ہوتی ہے جسے اُس کے گھر والوں نے باندھا ہو اور پھر کھول دیا ہو۔ اُسے معلوم نہیں ہوتا کہ کیوں باندھا تھا اور یہ بھی معلوم نہیں ہوتا کہ کیوں چھوڑ دیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گرد بیٹھے ہوئے لوگوں میں سے ایک نے پوچھا: اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! یہ بیماریاں کیا ہوتی ہیں؟ میں تو اللہ کی قسم کبھی بیمار نہیں ہوا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

فرمایا: اٹھ جا! تُو ہم میں سے نہیں ہے۔ (ابوداؤد، 3089)

مؤمن کا عجیب معاملہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مؤمن کا معاملہ بڑا عجیب ہے، اس کے ہر معاملہ میں خیر ہی خیر ہے اور یہ بات مؤمن کے علاوہ کسی کو حاصل نہیں: اُسے اگر خوشی ملتی ہے تو وہ شکر کرتا ہے، یہ اس کے لیے خیر ہے اور اگر مصیبت آتی ہے تو وہ صبر کرتا ہے، یہ بھی اس کے لیے خیر ہے۔ (صحیح مسلم: ۲۹۹۹)

بیمار کے لیے سنتیں:

بیمار کے لیے دس (۱۰) سنتیں ہیں:

① بیمار آدمی کے لیے سب سے پہلے دو (۲) رکعت صلوٰۃ حاجت پڑھنا۔

② پھر صدقہ کرنا۔ ③ پھر شہد کھانا۔ ④ پھر کلونجی کھانا۔ ⑤ پھر آبِ زم زم پینا۔

⑥ پھر تین (۳) دفعہ درود ابراہیمی اور سات (۷) دفعہ سُوْرَۃُ الْفَاتِحَۃ پھر تین (۳) دفعہ درود ابراہیمی پڑھ کر مریض پر دم کرنا۔

⑦ مریض کے لیے مسلمان بہن بھائی کا جوٹھا پانی پینا۔ ⑧ پھر کسی دین دار حکیم یا کسی ڈاکٹر کے پاس جانا۔ ⑨ علاج کے دوران نقصان والی چیزوں سے پرہیز کرنا۔ ⑩ پھر بیمار کی عیادت کے لیے جانا۔

بیماری سے بچنے کے لیے وظیفہ اور دُعائیں

درد کی شکایت پر دُعا:

① جب کسی شخص کو جسم میں درد یا کسی قِسم کی تکلیف کی شکایت ہو تو اپنا دایاں ہاتھ تکلیف اور درد والی جگہ پر رکھے اور تین مرتبہ کہے: بِسْمِ اللہ

② اور سات مرتبہ پڑھے:

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ وَقُدْرَتِہٖ مِنْ شَرِّ مَآ اَجِدُ وَاُحَاذِرُ

"اللہ تعالیٰ اور اُس کی قدرت کے ساتھ اُس چیز کے شر سے پناہ چاہتا ہوں جسے میں پاتا ہوں اور جس سے ڈرتا ہوں"۔

③ یا سات مرتبہ کہے:

اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَ قُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَآ اَجِدُ

"اللہ تعالیٰ کے غلبہ اور قدرت کے ساتھ اُس چیز کے شر سے پناہ چاہتا ہوں جسے میں اپنے آپ میں پا رہا ہوں"۔

④ یا یہ پڑھے:

اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَ قُدْرَتِهٖ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مِّنْ شَرِّ مَآ اَجِدُ مِنْ وَّجْعِيْ هٰذَا

"اللہ تعالیٰ کے غلبہ اور ہر چیز پر اُس کی قدرت کے بسبب اُس چیز کی برائی سے پناہ چاہتا ہوں جسے اِس درد کی وجہ سے پا رہا ہوں"۔

یہ کلمات طاق مرتبہ کہے (مثلاً: تین، پانچ، سات وغیرہ) پھر ہاتھ اُٹھائے، پھر دوبارہ رکھے اور پڑھے۔

⑤ یا خود مبتلائے درد سُوْرَةُ الْفَلَق اور سُوْرَةُ النَّاس پڑھ کر اپنے جسم پر پھونکے۔

آنکھ دکھنے کا علاج:

جس شخص کی آنکھ دکھ جائے یا درد ہو تو وہ یہ پڑھے:

اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ بِبَصَرِيْ وَ اجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنِّيْ وَ اَرِنِيْ فِي الْعَدُوِّ ثَأْرِيْ وَ انْصُرْنِيْ عَلٰى مَنْ ظَلَمَنِيْ

"اے اللہ! مجھے میری بینائی کے ساتھ نفع بخش اور اِس کو مجھ سے وارث بنا۔ یعنی مرتے دم تک باقی رکھ اور مجھے دشمن میں بدلہ دکھا اور اُس کے خلاف میری مدد کر جو مجھ پر ظلم کرے"۔

موت کی تمنا نہ کی جائے:

اگر کسی شخص کو تکلیف اور مصیبت کا سامنا کرنا پڑے اور وہ زندگی سے بیزار ہو جائے تو ہرگز موت کی تمنا نہ کرے (بلکہ صبر کرے) اور اگر اُس نے ضرور ایسا کرنا ہے تو اِس طرح دُعا مانگے:

اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِّيْ، وَ تَوَفَّنِيْ اِذَا كَانَتِ

الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّيْ

"اے اللہ! مجھے اُس وقت تک زندہ رکھ جب تک زندگی میرے لیے بہتر ہو اور جب میرا مرنا بہتر ہو، مجھے موت دے دینا"۔

حقوق العباد

اچھا گمان رکھنا:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَ لَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰۤى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ وَ لَا تَلْمِزُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ لَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ وَ مَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۱۱﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّ لَا تَجَسَّسُوْا وَ لَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰى وَ جَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ﴿۱۳﴾

"ایمان والو! نہ تو مردوں کو مردوں پر ہنسنا چاہیے شاید کہ (جن پر ہنسا جاتا ہے) وہ اُن (ہنسنے والوں) سے (اللہ تعالیٰ کے نزدیک) بہتر ہوں اور نہ عورتوں کو عورتوں پر ہنسنا چاہیے شاید کہ (جن پر ہنسا جاتا ہے) وہ اُن (ہنسنے والی عورتوں) سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہتر ہوں اور نہ ایک دوسرے کو طعنہ دو اور نہ ایک دوسرے کے برے نام رکھو (کیونکہ یہ سب باتیں گناہ کی ہیں اور) ایمان لانے کے بعد (مسلمانوں پر) گناہ کا نام لگنا ہی بہت برا ہے اور جو اِن حرکتوں سے باز نہ آئیں گے تو وہ ظلم کرنے والے (اور حقوق العباد کو ضائع کرنے والے) ہیں (تو جو سزا ظالموں کو ملے گی وہی اُن کو ملے گی)۔ ایمان والو! بہت سی بدگمانیوں سے بچا کرو کیونکہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں (اور بعض جائز بھی ہوتے ہیں جیسے اللہ تعالیٰ کے ساتھ اچھا گمان رکھنا تو اِس لیے تحقیق کرو اور ہر موقعہ اور ہر معاملہ میں بدگمانی نہ کرو اور (کسی کے عیب کا) سراغ مت لگایا کرو اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کیا کرو، کیا تم میں کوئی اِس بات کو پسند کرتا ہے کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے اِس کو تو تم برا سمجھتے ہو۔ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو (اور توبہ کرلو) بے شک! اللہ تعالیٰ بڑے معاف کرنے والے (اور) مہربان ہیں۔ اے لوگو! ہم نے تم سب کو ایک مرد اور ایک عورت (یعنی

آدم علیہ السلام وحوا علیہا السلام) سے پیدا کیا (اُس میں تو سب برابر ہیں اور پھر جس بات میں فرق رکھا وہ یہ کہ) تمہاری قومیں اور قبیلے بنائے (یہ صرف اِس لیے) تا کہ تمہیں آپس میں پہچان ہو (جس میں مختلف مصلحتیں ہیں، یہ مختلف قبائل اِس لیے نہیں کہ ایک دوسرے پر فخر کرو کیونکہ) اللہ تعالیٰ کے نزدیک تو تم سب میں بڑا عزّت والا وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ پرہیز گار ہے، اللہ تعالیٰ خوب جاننے والے (اور سب کے حال سے) باخبر ہیں۔ (الحجرات)

مسلمان کے مسلمان پر حقوق:

❶ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حق ہیں: ① سلام کا جواب دینا۔ ② بیمار کی عیادت کرنا۔ ③ جنازے کے ساتھ جانا۔ ④ دعوت قبول کرنا۔ ⑤ اور چھینکنے والے کے جواب میں یَرْحَمُكَ اللّٰه کہنا۔ (بخاری)

❷ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حقوق ہیں: ① جب ملاقات ہو تو اُس کو سلام کرے۔ ② جب دعوت دے تو اُس کی دعوت قبول کرے۔ ③ جب اُسے چھینک آئے (اور اَلْحَمْدُ لِلّٰه) کہے تو اُس کے جواب میں یَرْحَمُكَ اللّٰه کہے۔ ④ جب بیمار ہو تو اُس کی عیادت کرے۔ ⑤ جب انتقال کر جائے تو اُس کے جنازے کے ساتھ جائے۔ ⑥ اور اُس کے لیے وہی پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔ (ابن ماجہ)

بیمار کی عیادت کرنے کی فضیلت:

① حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی بیمار کی عیادت کے لیے یا اپنے مسلمان بھائی کی ملاقات کے لیے جاتا ہے تو ایک فرشتہ پکار کر کہتا ہے: تم برکت والے ہو، تمہارا چلنا بابرکت ہے اور تم نے جنّت میں ٹھکانا بنا لیا۔ (ترمذی)

② رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی بیمار کی عیادت کرتا ہے تو وہ جنّت کے خرفہ میں رہتا ہے۔ دریافت کیا گیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)! جنّت کا خرفہ کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: جنّت کے توڑے ہوئے پھل۔ (مسلم)

③ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص بیمار کی عیادت کرتا ہے وہ رحمت میں غوطہ لگاتا ہے اور جب وہ بیمار کے پاس بیٹھ جاتا ہے تو

رحمت اُس کو ڈھانپ لیتی ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! یہ فضیلت تو اُس تندرست شخص کے لیے آپ نے ارشاد فرمائی ہے جو بیمار کی عیادت کرتا ہے خود بیمار کو کیا ملتا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اُس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ (مسند احمد)

④ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی بیمار کی عیادت کے لیے جاتا ہے وہ رحمت میں غوطہ لگاتا ہے اور جب (بیمار پرسی کے لیے) اُس کے پاس بیٹھتا ہے تو رحمت میں ٹھہر جاتا ہے۔ (مسند احمد)

عیادت کرنے والے کے لیے ستر ہزار فرشتے دُعا کرتے ہیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو مسلمان کسی مسلمان کی صبح کو عیادت کرتا ہے تو شام تک ستر ہزار فرشتے اُس کے لیے دُعا کرتے رہتے ہیں اور جو شام کو عیادت کرتا ہے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اُس کے لیے دُعا کرتے رہتے ہیں اور اُسے جنّت میں ایک باغ مل جاتا ہے۔ (ترمذی)

بیمار کے لیے بیماری کی حالت میں پڑھنے کی دُعا:

حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو مسلمان اپنی بیماری کی حالت میں آیت کریمہ کو چالیس (۴۰) بار پڑھے اور اُس بیماری میں فوت ہو جائے تو اُسے شہید کے برابر اجر و ثواب عطا فرمایا جائے گا اور اگر تندرست ہو گیا تو اُس کے گناہوں کی بخشش و مغفرت ہو جائے گی۔

آیت کریمہ یہ ہے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ (الانبیاء، ۸۷)

"نہیں کوئی معبود برحق مگر تو، تو منزّہ و پاک ہے، یقیناً میں ہی ہوں جرم کرنے والوں میں سے"۔

جو بیماری میں یہ کلمات پڑھے اُس کو دوزخ کی آگ چھوئے گی بھی نہیں:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی کہتا ہے: "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ" اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ تعالیٰ ہی سب

سے بڑے ہیں" تو اللہ تعالیٰ اُس کی تصدیق کرتے ہیں اور فرماتے ہیں: لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا وَاَنَا اَكْبَرُ "میرے سوا کوئی معبود نہیں اور میں سب سے بڑا ہوں"۔ اور جب وہ کہتا ہے: لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اللّٰهُ وَحْدَهٗ "اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلے ہیں" تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا وَاَنَا وَحْدِیْ "میرے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اکیلا ہوں" اور جب وہ کہتا ہے: لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ "اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلے ہیں اور اُن کا کوئی شریک نہیں" تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا وَاَنَا وَحْدِیْ لَا شَرِيْكَ لِیْ "میرے سوا کوئی معبود نہیں میں اکیلا ہوں، میرا کوئی شریک نہیں ہے"۔ اور جب وہ کہتا ہے: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ "اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اُنہی کے لیے بادشاہت ہے اور تمام تعریفیں اُنہی کے لیے ہیں" تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا لِیَ الْمُلْكُ وَلِیَ الْحَمْدُ "میرے سوا کوئی معبود نہیں میرے لیے ہی بادشاہت ہے اور میرے لیے ہی تمام تعریفیں ہیں"۔ اور جب وہ کہتا ہے: لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ "اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گناہوں سے بچانے اور نیکیوں پر لگانے کی قوّت اللہ تعالیٰ ہی کو ہے" تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِیْ "میرے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور گناہوں سے بچانے اور نیکیوں پر لگانے کی قوّت مجھ ہی کو ہے"۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: جو شخص بیماری میں اِن مذکورہ کلمات یعنی:

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

کو پڑھے اور پھر مر جائے تو جہنم کی آگ اُسے چکھے گی بھی نہیں۔ (ترمذی)

عیادت کے وقت کی جانے والی دُعا:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان کسی مریض کی عیادت کرتا ہے اور اُس مریض کی موت کا وقت نہ آیا ہو اور اُس مریض کے لیے یہ دُعا سات مرتبہ پڑھے تو اُس کو اُس بیماری سے شفاء دی جاتی ہے:

اَسْأَلُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَنْ یَّشْفِیَکَ وَیُعَافِیَکَ.

”اللہ تعالیٰ برتر سے میں دُعا کرتا ہوں جو مالک ہے عرشِ عظیم کا کہ وہ تمہیں شفاء اور عافیت عطا فرمائے“۔

ایک اور دُعا:

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: میری ایک تکلیف میں جو بہت زیادہ تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میری عیادت فرمانے کے لیے تشریف لائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: درد کی جگہ اپنا دایاں ہاتھ سات مرتبہ پھیرو اور یہ دُعا پڑھو:

اَعُوْذُ بِعِزَّۃِ اللّٰہِ وَقُدْرَتِہٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ.

”میں پناہ لیتا ہوں اللہ عزوجل کی عزّت کی اور اُس کی قدرت کی اُس شر سے جو مجھے ہے“۔

فرماتے ہیں: میں نے ایسا ہی کیا تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے میری تکلیف دور فرمادی۔ میں ہمیشہ اِسی وجہ سے اپنے گھر والوں اور دوسرے لوگوں کو اِن کلمات طیبات کے پڑھنے کے لیے کہتا ہوں۔

بیمار پرسی کے وقت پڑھی جانے والی دُعا:

① امّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی یہ عادتِ مبارکہ تھی کہ جب ہم میں سے کوئی بیمار ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اُس پر اپنا (نورانی) ہاتھ (مبارک) پھیرتے پھر یہ دُعا پڑھتے تاکہ ہم بھی اپنے بیماروں سے ایسے ہی محبت اور شفقت کریں:

اَللّٰھُمَّ رَبَّ النَّاسِ اَذْھِبِ الْبَاْسَ اِشْفِہٖ وَاَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَآءَ اِلَّا شِفَآؤُکَ شِفَآءً لَّا یُغَادِرُ سَقَمًا

”الٰہی! بیماری کو دور فرما، اے لوگوں کے رب! اِسے شفاء دے اور تو شفاء دینے والا ہے، تیری شفا ہی (حقیقتاً) شفاء ہے، ایسی شفا جو نہ چھوڑے بیماری کو باقی“۔

یا یہ دُعا پڑھیں

② اَللّٰھُمَّ اشْفِہٖ اَللّٰھُمَّ عَافِہٖ

"اے اللہ! اِسے شفا دے، اے اللہ! اِسے عافیت عطا کر"۔

③ ایک شخص امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: "فلاں آدمی بیمار ہے"۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تجھے اُس کے صحت یاب ہونے کی خوشی ہے؟ اُس نے کہا: جی ہاں! آپ نے فرمایا: یہ پڑھو اچھا ہو جائے گا:

یَا حَلِیْمُ یَا کَرِیْمُ اِشْفِ فُلَانًا.

"اے بردبار! اے کرم والے! فلاں شخص کو شفا عطا فرما"۔

بیمار سے دُعا کروانا:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: جب تم بیمار کے پاس جاؤ تو اُس سے کہو کہ وہ تمہارے لیے دُعا کرے کیونکہ اُس کی دُعا فرشتوں کی دُعا کی طرح (قبول ہوتی) ہے۔ (ابن ماجہ)

جس نے پانچ اعمال ایک دن میں کیے:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس شخص نے پانچ اعمال ایک دن میں کیے اللہ تعالیٰ اُسے جنّت والوں میں لکھ دیتے ہیں: بیمار کی عیادت کی، جنازہ میں شرکت کی، روزہ رکھا، جمعہ کی نماز کے لیے گیا اور غلام آزاد کیا۔ (ابن حبان)

وہ اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری میں ہے:

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتے ہیں: جو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری میں ہے۔ جو بیمار کی عیادت کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری میں ہے۔ جو صبح یا شام مسجد جاتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری میں ہے۔ جو کسی حاکم کے پاس اُس کی مدد کے لیے جاتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری میں ہے اور جو اپنے گھر میں اِس طرح رہتا ہے کہ کسی کی غیبت نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کی ذمہ

داری میں ہے۔(ابن حبان)

جس میں یہ باتیں ہوں گی وہ جنّت میں جائے گا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت فرمایا: آج تم میں سے کس نے روزہ رکھا؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے۔ پھر دریافت فرمایا: آج تم میں سے کون جنازے کے ساتھ گیا؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں۔ دریافت فرمایا: آج تم میں سے مسکین کو کس نے کھانا کھلایا؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ عرض کیا: میں نے۔دریافت فرمایا: آج تم میں سے کس نے بیمار کی عیادت کی؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس آدمی میں بھی یہ باتیں جمع ہوں گی وہ جنّت میں ضرور داخل ہوگا۔(مسلم)

شہادت کے لیے دُعا:

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ شَهَادَةً فِيْ سَبِيْلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِيْ بِبَلَدِ رَسُوْلِكَ.

”اے اللہ! مجھے اپنے راستے میں شہادت عطا فرما۔ اور مجھے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاک شہر میں موت دے“۔

زندگی سے نااُمید مریض کی دُعا:

① جب کسی شخص کی موت کا وقت آئے تو اُس کا چہرہ قبلہ کی طرف پھیر دیا جائے (اور قریب المرگ یہ دُعا مانگے)

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاَلْحِقْنِيْ بِالرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى.

”اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما اور مجھے رفیق اعلیٰ کے ساتھ ملا دے“۔

② نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وفات کے وقت اپنے ہاتھ میں ڈال کر اپنے چہرہ مبارک پر پھیرتے اور یہ دُعا پڑھتے تھے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٍ

”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، بے شک! موت کی سختیاں ہیں“۔

③ اور یہ بھی پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَسَکَرَاتِ الْمَوْتِ.

"اے اللہ! موت کی سختیوں اور شدّتوں میں میری مدد فرما"۔

نوٹ: اگر فوت ہونے والے کے ہوش وحواس قائم ہوں تو خود پڑھ لے اور اگر بے ہوشی کا عالم ہو یا نہ پڑھ سکتا ہو تو قریب کھڑے لوگ برکت ورحمت الٰہی حاصل کرنے کے لیے پڑھیں اور لفظ اَعِنِّیْ کے بجائے اَعِنَّہٗ پڑھیں۔

حدیث قدسی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: بے شک! میرا مؤمن بندہ میرے نزدیک نیکی وبھلائی کی مثل ہے کیونکہ وہ اُس وقت بھی میری تعریف کرتا ہے جب کہ میں اُس کے دونوں پہلوؤں کے درمیان سے اُس کی جان نکالتا ہوں۔

اگر موت کی دُعا کرنی ہو تو اِس طرح کریں:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کسی کو دنیاوی تکالیف پہنچے تو موت کی آرزو نہ کرے اگر موت کی آرزو کرنا ہی چاہتا ہے تو پھر کہے:

اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مَا کَانَتِ الْحَیَاۃُ خَیْرًا لِّیْ، وَ تَوَفَّنِیْ اِذَا کَانَتِ الْوَفَاۃُ خَیْرًا لِّیْ

"اے اللہ! مجھے زندہ رکھ جب تک میرے لیے زندہ رہنا بہتر ہو اور مجھے موت دے دے کہ جب وفات میرے لیے بہتر ہو"۔

مدینے میں تکلیف برداشت کرنے کی فضیلت:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرا جو امتی مدینہ طیبہ کے قیام کی مشکلات کو برداشت کر کے یہاں قیام کرے گا میں قیامت کے دن اُس کا سفارشی یا گواہ بنوں گا۔(مسلم)

مدینے میں مرنے کی خواہش کرنا:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اِس کی کوشش کرے اور مدینہ میں مرے، میں اُن لوگوں کی ضرور شفاعت کروں گا جو مدینہ میں مریں گے (اور وہاں دفن

ہوں گے)۔ (ابن حبان)

فائدہ: علماء نے لکھا ہے شفاعت سے مراد خاص قِسم کی شفاعت ہے ورنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عام شفاعت تو سارے ہی مسلمانوں کے لیے ہوگی، کوشش کرنے اور طاقت رکھنے سے مراد یہ ہے کہ وہاں اخیر تک رہے۔

مدینہ منوّرہ میں شہید یا فوت ہونے کی دُعا:

امّ المؤمنین حضرت سیدہ حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتی ہیں: امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ دُعا کیا کرتے تھے اور عرض کرتے تھے اللہ جب چاہے گا مجھے یہ نعمت عطا فرمادے گا۔ (دُعا)

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ شَھَادَۃً فِیْ سَبِیْلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِیْ بِبَلَدِ رَسُوْلِكَ.

"الٰہی! تو مجھے اپنی راہ میں شہادت عطا فرما اور عطا فرما مجھے موت اپنے پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے شہر مدینہ منوّرہ میں"۔

فائدہ: مذکورہ بالا دُعا کرنے والا اگرچہ صاحبِ فراش ہو کر مرے یا قتل کر دیا جائے، ہر صورت میں اللہ عزوجل اُس کو شہیدوں کے درجوں پر فائز فرمائے گا۔

قریب الموت کو تلقین:

جو شخص کسی قریب المرگ کے پاس موجود ہو وہ اُسے کلمہ طیبہ **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ** کی تلقین کرے یعنی خود پڑھے اور اِس طرح اُسے رَغبت دے۔ اُسے پڑھنے کو نہ کہا جائے ایسا نہ ہو کہ وہ اُس نازک حالت میں انکار کر دے۔

حدیث شریف میں ہے جس کا آخری کلام **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ** ہو وہ جنّت میں داخل ہوگا۔

موت کے وقت کی دُعائیں

میّت کی آنکھیں بند کرتے وقت کی دُعا:

جو شخص میّت کی آنکھیں بند کرے وہ اپنے لیے بہتری کی دُعا مانگے کیونکہ فرشتے اُس کی دُعا

پر آمین کہتے ہیں دُعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِفُلَانٍ وَ ارْفَعْ دَرَجَتَہٗ فِی الْمَھْدِیِّیْنَ وَ اخْلُفْہُ فِیْ عَقِبِہٖ فِی الْغَابِرِیْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَہٗ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ وَافْسَحْ لَہٗ فِیْ قَبْرِہٖ وَ نَوِّرْ لَہٗ فِیْہِ

”اے اللہ! فلاں شخص کو بخش دے اور ہدایت یافتہ لوگوں میں اُس کا درجہ بلند کر اور اُس کے پسماندگان اہل وعیال کا کارساز ہو، ہمیں اور اُس کو بخش دے۔ اے تمام جہانوں کے پالن ہار! اُس کی قبر کو کشادہ فرما اور روشن کر دے“۔

میّت کے گھر والے یہ دُعا پڑھیں:

امّ المؤمنین حضرت سیدہ امّ سلمٰی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی بیمار یا میت کے پاس جائے تو اچھی بات کہے، کیونکہ فرشتے (تمہاری بات پر) آمین کہتے ہیں۔ جب حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ انتقال فرما گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف لائے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)! حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ انتقال فرما گئے ہیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: کہو:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلَہٗ وَاَعْقِبْنِیْ مِنْہُ عُقْبٰی حَسَنَۃً.

”الٰہی! تو بخشش فرما میرے لیے اور اِس (میت) کے لیے اور بہتر بدلہ عطا فرما“۔

مرنے والے کے پسماندگان کیا کہیں؟

امّ المؤمنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ”جب کسی مسلمان کو کوئی مصیبت پہنچتی ہے پھر وہ، وہ کلمات طیبات پڑھتا ہے جس کا اللہ جَلَّ سُلْطَانُہٗ نے اُسے حکم فرمایا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مَجْدُہُ الْکَرِیْم اُسے بہتر بدلہ عطا فرماتا ہے کلمات طیبات اِس طرح ہیں:

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ. اَللّٰھُمَّ اْجُرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَ اخْلُفْ لِیْ خَیْرًا مِّنْھَا۔ (الصحیح لمسلم، الرقم: ۲۱۲۷)

”یقیناً ہم اللہ عزوجل کے ہیں اور اُسی کی طرف رجوع کرنا ہے۔ الٰہی! مجھے اجر عطا فرما میری مصیبت میں اور اِس سے بہتر بدلہ عطا فرما“۔

"ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو مسلمان کسی مصیبت کے آنے پر اللہ کے حکم کے مطابق یہ دُعا پڑھتا ہے: "اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ. اَللّٰھُمَّ اۡجُرۡنِیۡ فِیۡ مُصِیۡبَتِیۡ وَ اۡخۡلُفۡ لِیۡ خَیۡرًا مِّنۡھَا" تو اللہ اُسے اِس سے بہتر بدل عطا فرما دیتا ہے"۔

جب ابو سلمہ رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو میں نے کہا: ابو سلمہ سے بہتر کون مسلمان شخص ہوگا؟ یہ وہ پہلا گھرانا ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہجرت کی تھی، پھر میں وہ دُعا پڑھتی رہی تو اللہ نے مجھے بدلے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عطا فرما دیئے۔ (مسلم)

کسی عزیز کے فوت ہو جانے پر پڑھیں:

امّ المؤمنین حضرت سیدہ امّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو کوئی مصیبت پہنچے تو اُسے یوں کہنا چاہیے:

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ. اَللّٰھُمَّ عِنۡدَكَ اَحۡتَسِبُ مُصِیۡبَتِیۡ فَاۡجُرۡنِیۡ فِیۡھَا وَ اَبۡدِلۡنِیۡ بِھَا خَیۡرًا مِّنۡھَا.

"ہم اللہ عزوجل کے ہیں اور ہم نے اُسی کی طرف لوٹنا ہے۔ الٰہی! میں تجھ سے امید رکھتا ہوں اپنی مصیبت کے اجر کی، مجھے اِس کا اجر عطا فرما اور مجھے اِس کا نعم البدل عطا فرما"۔

مصیبت زدہ کو تسلی دینے پر اجر:

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی مصیبت زدہ کو تسلی دیتا ہے تو اُس کو مصیبت زدہ کی طرح ثواب ملتا ہے۔ (ترمذی)

حضرت محمد بن عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مؤمن اپنے کسی مؤمن بھائی کی مصیبت میں اُسے صبر و سکون کی تلقین کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُسے عزّت کے لباس پہنائیں گے۔ (ابن ماجہ)

تعزیت کرنے کی دُعا:

جب کسی کے ہاں تعزیت کے لیے جائے تو پہلے سلام کرے اور پھر یہ کلمات کہے:

اِنَّ لِلّٰہِ تَعَالٰی مَآ اَخَذَ وَ لَہٗ مَآ اَعْطٰی وَ کُلُّ شَیْءٍ عِنْدَہٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّی

"اللہ ہی کا ہے جو اُنہوں نے لیا، اُنہی کا ہے جو اُنہوں نے دیا، ہر شے کے لیے اُن کے پاس ایک وقت مقرر ہے"۔

یہ دُعا بھی بہتر ہے:

اَعْظَمَ اللّٰہُ اَجْرَكَ وَ اَحْسَنَ عَزَآئَكَ وَ غَفَرَ لِمَیِّتِكَ

"اللہ تعالیٰ آپ کے اجر کو بڑھائے اور تمہیں بہترین تسلی دے اور تمہارے فوت شدہ کو معاف کرے"۔

اولاد کی موت پر صبر کا اجر:

جب کسی مسلمان کا بیٹا (یا بیٹی) مرجائے اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے: تم نے میرے بندے کے بیٹے کی روح قبض کی؟ وہ جواب دیتے ہیں: ہاں یا اللہ! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے کیا کیا؟ فرشتے کہتے ہیں: اُس نے تیری تعریف کی اور اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْن پڑھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے کے لیے جنّت میں ایک مکان بناؤ اور اُس کا نام "بَیْتُ الْحَمْد" تعریف والا گھر رکھو۔

میت کو غسل اور کفن دینے کی فضیلت:

حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی میت کو غسل دیتا ہے پھر اُس کے ستر کو اور اگر کوئی عیب پائے تو اُس کو چھپاتا ہے تو چالیس مرتبہ اُس کی مغفرت کی جاتی ہے اور جو شخص میت کو کفن دیتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کو جنّت کے باریک اور موٹے ریشم کا لباس پہنائیں گے۔ (مستدرک حاکم)

میت کو غسل دینے کا مسنون طریقہ:

سب سے پہلے جس تختہ پر میت کو غسل دیا جائے اُسے اچھی طرح دھولیا جائے، اس پر میت کو قبلہ رُخ یا جیسے بھی آسانی ہو لٹایا جائے، اس کے بعد میت کے بدن کے کپڑے اتار دیے جائیں اور میت کے ستر پر کوئی موٹا کپڑا ڈال دیا جائے، تاکہ میت کا جسم بھیگنے کے بعد ستر نظر نہ آئے، پھر بائیں ہاتھ سے میت کو استنجا کرائیں، اس کے بعد وضو کرائیں لیکن وضو میں ناک اور منہ میں پانی نہ ڈالا جائے، بلکہ کوئی کپڑا یا روئی وغیرہ گیلی کر کے ہونٹوں، دانتوں اور مسوڑھوں پر پھیر دیں، اور ناک بھی اچھی طرح صاف کر دیں، اس کے بعد ناک، منہ اور

کانوں کے سوراخوں میں روئی رکھ دیں، تاکہ وضو وغسل کراتے ہوئے پانی اندر نہ جائے، وضو کرانے کے بعد ڈاڑھی اور سر کے بالوں کو صابن وغیرہ سے خوب اچھی طرح دھوئیں، پھر میت کو بائیں پہلو پر لٹا کر دائیں پہلو پر صابن استعمال کر کے خوب اچھی طرح تین مرتبہ پانی بہادیں۔ پھر دائیں پہلو پر لٹا کر بائیں پہلو پر سر سے پاوں تک اسی طرح تین مرتبہ اچھی طرح پانی ڈالا جائے، نیز پانی ڈالتے ہوئے بدن کو بھی آہستہ آہستہ ملا جائے۔ اس کے بعد میت کو ذرا بٹھانے کے قریب کر دیں اور پیٹ کو اوپر سے نیچے کی طرف آہستہ آہستہ ملیں، اگر کچھ نجاست نکلے تو اس کو صاف کر کے دھو ڈالیں۔ پھر سارے بدن کو خشک تولیہ وغیرہ سے صاف کر دیا جائے، اور آخر میں میت کے بدن پر کافور یا کوئی اور خوشبو مل دیں ور کفن پہنا دیں۔ (احکام المیت)

میت کو چار پائی پر رکھنے اور اٹھانے کی دعا:

جو شخص میت کو اُٹھا کر چار پائی پر رکھے یا چار پائی اُٹھائے وہ کہے: "بِسۡمِ اللّٰہِ" میں اللہ تعالیٰ کے نام سے چار پائی پر رکھتا ہوں اور اُٹھاتا ہوں۔

میت کا حق:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص جنازے کے پیچھے چلا اور اسے تین دفعہ کندھا دیا تو اس نے جنازے کا حق اپنے اوپر سے ادا کر دیا۔ (ترمذی)

میت کے ساتھ تین چیزیں چلتی ہیں:

حضرت انس بن مالک ا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میت کے ساتھ تین چیزیں چلتی ہیں، دو واپس آجاتی ہیں اور ایک اس کے ساتھ رہتی ہے۔ اس کے ساتھ اس کا اہل، مال اور عمل چلتا ہے، اس کے اہل خانہ اور اس کا مال تو واپس آجاتا ہے جبکہ عمل اس کے ساتھ باقی رہ جاتا ہے۔ (صحیح بخاری، حدیث نمبر: 6514)

جنازہ پڑھنے پر دو قیراط کا ثواب:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص جنازہ میں حاضر ہوتا ہے اور نماز جنازہ کے پڑھے جانے تک جنازے کے ساتھ رہتا ہے تو اُس کو ایک قیراط کا ثواب ملتا ہے اور جو شخص جنازہ میں حاضر ہوتا ہے اور دفن سے فراغت تک جنازے کے ساتھ رہتا ہے تو اُس کو دو قیراط کا ثواب

ص406 پر میت کی ڈولی کی تصویر ہے

ملتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے دریافت کیا گیا: دو قیراط کیا ہیں؟ ارشاد فرمایا: (دو قیراط) دو بڑے پہاڑوں کے برابر ہیں۔ ایک اور روایت میں ہے کہ دو پہاڑوں میں سے چھوٹا اُحد پہاڑ کی طرح ہے۔ (مسلم)

جنازہ کو کندھا دینے کا طریقہ:

جنازہ اٹھانے میں ایک تو نفسِ سنت ہے اور ایک کمالِ سنت ہے: نفسِ سنت تو یہ ہے کہ بلا ترتیب چار پائی کے چاروں پائے پکڑ کر دس دس قدم چلے، اور کمالِ سنت یہ ہے کہ پہلے میت کے سرہانے کی دائیں (سیدھی) جانب کو اپنے دائیں (سیدھے) کاندھے پر رکھ کر دس قدم چلے، پھر میت کی پائنتی (پاؤں کی طرف) دائیں (سیدھی) جانب کو اپنے دائیں (سیدھے) کاندھے پر رکھ کر دس قدم چلے، پھر میت کے سرہانے کی بائیں (اُلٹی) جانب کو اپنے بائیں (اُلٹے) کاندھے پر رکھ کر دس قدم چلے، پھر میت کی پائنتی (پاؤں کی طرف) بائیں (اُلٹی) جانب کو اپنے بائیں (الٹے) کاندھے پر رکھ کر دس قدم چلے۔ آسانی کے لیے یہ نقشہ دیکھیں:



نماز جنازہ کا طریقہ اور دُعائیں

نمازِ جنازہ کا حکم

نمازِ جنازہ فرضِ کفایہ ہے، اگر بعض لوگوں نے پڑھ لی تو سب سے فرض ساقط ہو جائے گا، لیکن اگر کسی نے بھی نہ پڑھی تو سب گنہگار ہوں گے۔ اگر میت بالغ ہو تو اس کی دعائے مغفرت کا ارادہ کرے اور اگر میت نابالغ ہو تو اسے اپنا ذخیرۂ آخرت بنانے کی نیت کریں۔ (شامی، جلد:۱، صفحہ:۱۲۰)

نمازِ جنازہ کا مسنون طریقہ

میت کو آگے رکھیں، اگر میت مرد ہے تو امام اس کے سینہ کے مقابل کھڑا ہو جائے اور اگر میت عورت کی

ہے تو امام پیٹ کی طرف کھڑا ہو جائے۔ پھر جنازے کی نیت کریں۔ (کوئی بھی نیت زبان سے کرنا ضروری نہیں دل سے کرلینا بھی کافی ہے)۔امام جب اَللّٰہُ اَکْبَرْ کہے تو تمام مقتدی بھی اَللّٰہُ اَکْبَرْ کہہ کر نماز کی طرح کانوں تک دونوں ہاتھ اُٹھا کر ناف کے نیچے باندھیں،جس طرح نماز میں باندھتے ہیں۔ پھر امام اور مقتدی ثناء:

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ

پڑھیں۔اس کے بعد جب امام اَللّٰہُ اَکْبَرْ کہے تو مقتدی بھی بغیر ہاتھ اٹھائے اَللّٰہُ اَکْبَرْ کہیں،اس کے بعد دُرود شریف پڑھیں اور بہتر یہ ہے کہ وہی دُرود شریف پڑھی جائے جو نماز میں پڑھی جاتی ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ، وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ. اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ، وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

پھر تیسری مرتبہ امام اَللّٰہُ اَکْبَرْ کہے تو مقتدی بھی کانوں تک ہاتھ اُٹھائے بغیر اَللّٰہُ اَکْبَرْ کہے۔اس (تیسری) تکبیر کے بعد میت کے لیے دعا کریں،اگر میت بالغ ہو خواہ مرد ہو یا عورت تو درج ذیل تین دعاؤں میں سے کوئی بھی دعا پڑھ لیں:

① اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ، وَاَكْرِمْ نُزُلَهٗ، وَوَسِّعْ مَدْخَلَهٗ، وَاغْسِلْهُ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ، وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ، وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهٖ، وَاَهْلًا خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهٖ، وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهٖ

وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ، وَنَجِّهِ مِنَ النَّارِ، وَقِهِ عَذَابَ الْقَبْرِ

"اے اللہ! اِسے معاف فرما، اِس پر رحم فرما، اِسے عافیت دے، اِس سے درگزر فرما، اِس کی باعزت ضیافت فرما، اِس کی قبر کو فراخ کردے اور اِسے یعنی اِس کے گناہوں کو پانی، برف اور اولوں کے ساتھ دھودے اور اِسے گناہوں سے اِس طرح صاف کردے جیسے تونے سفید کپڑے کو میل سے صاف کردیا ہے۔ اور اِسے اِس کے گھر کے بدلے میں بہتر گھر دے۔ گھر والوں کے بدلے بہتر گھر والے، رفیقِ حیات کے بدلے بہتر رفیقِ حیات عطا کر اور اِسے جنّت میں داخل کر اور اِسے بچالے قبر کے عذاب سے"۔

② یا یہ دُعا پڑھیں

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا، وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا، وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا، وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا، اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَاَحْيِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ، وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِيْمَانِ اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهُمْ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُمْ

"اے اللہ! ہمارے زندوں، ہمارے مردوں، ہمارے حاضر اور ہمارے غائب، ہمارے چھوٹوں، ہمارے بڑوں، ہمارے مردوں، ہماری عورتوں، سب کو بخش دے۔ اے اللہ! ہم میں سے جس کو زندہ رکھے اُسے اسلام پر زندہ رکھ اور جسے موت دے، ایمان کے ساتھ موت دے۔ اے اللہ! ہمیں اِس کے ثواب سے محروم نہ رکھنا اور اِس کے بعد ہم کو گمراہ نہ کرنا۔

③ میت کے لیے شفاعت کی دُعا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: نمازِ جنازہ میں یہ دُعا بھی پڑھا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبُّهَا، وَاَنْتَ خَلَقْتَهَا، وَاَنْتَ هَدَيْتَهَا لِلْإِسْلَامِ، وَاَنْتَ قَبَضْتَ رُوْحَهَا، وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِسِرِّهَا، وَعَلَانِيَتِهَا، جِئْنَا شُفَعَاءَ فَاغْفِرْ لَهَا

"اے اللہ! تو اِس کا رب ہے، تونے اِس کو پیدا کیا، اور تونے ہی اِسے اسلام کا راستہ دکھایا، تونے اِس کی روح قبض کی اور تو اِس کے پوشیدہ اور ظاہر کو خوب جانتا ہے۔ ہم سفارش لے کر حاضر ہوئے پس! اِس کو بخش دے"۔

اور اگر میت نابالغ لڑکا ہو تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا.

”اے اللہ! اس بچہ کو ہمارے لیے منزل پر آگے پہنچانے والا بنا، اسے ہمارے لیے باعثِ اجر اور آخرت کا ذخیرہ بنا اور اسے ہمارے حق میں شفاعت کرنے والا اور مقبولِ شفاعت بنا۔“

نابالغ لڑکی کا جنازہ ہو تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَاجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً.

”اے اللہ! اس بچی کو ہمارے لیے منزل پر آگے پہنچانی والی بنا، اسے ہمارے لیے باعثِ اجر اور آخرت کا ذخیرہ بنا، اور اسے ہمارے حق میں شفاعت کرنے والی اور مقبولِ شفاعت بنا۔“

چوتھی تکبیر کے بعد سلام پھیر دیں۔

مسئلہ: اگر کسی کو نمازِ جنازہ کی دعا یاد نہ ہو تو صرف اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ پڑھ لے، اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو صرف امام کے ساتھ چار تکبیریں کہہ دینے سے بھی نماز ہو جائے گی، اس لیے کہ تکبیرات کے درمیان ثناء، دُرود شریف اور دعا پڑھنا فرض نہیں ہے۔

سو لوگ جس کی سفارش کریں:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس میت پر مسلمانوں کی ایک بڑی جماعت نماز پڑھے جن کی تعداد سو تک پہنچ جائے اور وہ سب اللہ تعالیٰ سے اُس میت کے لیے سفارش کریں یعنی مغفرت و رحمت کی دُعا کریں تو اُن کی سفارش ضرور قبول ہو گی۔ (مسلم)

اہلِ قبور کو سلام کرنا:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منوّرہ میں قبرستان

کے پاس سے گزرے تو اپنے چہرۂ انور سے اُن کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَآ اَھْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللہُ لَنَا وَ لَکُمْ، اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَ نَحْنُ بِالْاَثَرِ

”سلامتی ہو تم پر اے قبروں میں رہنے والو! اللہ تعالیٰ بخشش فرمائے واسطے ہمارے اور واسطے تمہارے اور تم ہم سے پہلے چلے گئے اور ہم بھی تمہارے پیچھے پیچھے آنے والے ہیں“۔

قبر بنانے والے کی فضیلت:

حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص میت کو غسل دیتا ہے اور اُس کے ستر کو اور اگر کوئی عیب پائے تو اُس کو چھپاتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کے چالیس بڑے گناہ معاف فرما دیتے ہیں اور جو اپنے بھائی (کی میت) کے لیے قبر کھودتا ہے اور اُس کو اُس میں دفن کرتا ہے تو گویا اُس نے (قیامت کے دن) دوبارہ زندہ اُٹھائے جانے تک اُس کو ایک مکان میں ٹھہرا دیا یعنی اُس کو اِس قدر اجر ملتا ہے جتنا کہ اُس شخص کے لیے قیامت تک مکان دینے کا اجر ملتا ہے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

میت کو جب قبر میں اُتاریں تو پڑھیں:

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں: جب میت کو قبر میں داخل کیا جاتا تو بے شک! آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے:

بِسْمِ اللہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللہِ

”اللہ تعالیٰ کے نام اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سنّت پر (قبر میں رکھتا ہوں)“۔

بِسْمِ اللہِ وَبِاللہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللہِ

”اللہ تعالیٰ کے نام سے، اُس کے حکم سے اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دین پر (قبر میں رکھتا ہوں)“۔

قبر پر تین مٹھیاں مٹی ڈالنی چاہیے:

حضرت جعفر محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں: بے شک! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے دونوں (نورانی) دست (مبارک) سے تین لپ مٹی ڈالی اور پڑھا:

مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَ فِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَ مِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى.

بِسْمِ اللّٰهِ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ

"اِسی زمین سے ہم نے تمہیں پیدا کیا، اِس میں لوٹائیں گے اور اِسی سے دوبارہ نکالیں گے۔ اللہ کے نام سے اور اللہ کی راہ میں، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ملت پر"۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک میت پر نمازِ جنازہ پڑھی، پھر قبر پر تشریف لائے، پھر اُس کے سر کی طرف سے اُس پر تین بار مٹی ڈالی۔

قبر پر قرآن کریم کی قرأت:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جب تم میں سے کوئی فوت ہو جائے تو اُسے روک نہ رکھو بلکہ اُسے قبر کی طرف جلد لے جاؤ۔ پھر میت کو دفن کرنے کے بعد اس کے سرہانے "سُوْرَةُ الْبَقَرَة" کا پہلا رکوع

الٓمّٓ ﴿۱﴾ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۲﴾ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۳﴾ وَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَ مَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ﴿۴﴾ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۵﴾

اور قبر کے پائنتی کھڑے ہو کر سورہ بقرہ کا آخری رکوع

لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ وَ اِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۸۴﴾ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓئِكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ وَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَ اِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ﴿۲۸۵﴾ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا

اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَ عَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَ لَا تُحَمِّلْنَا مَالَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَ اعْفُ عَنَّا وَ اغْفِرْ لَنَا وَ ارْحَمْنَآ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۸۶﴾ تلاوت کرو۔

والدین کی قبر پر سورۃ یٰسین پڑھنے کی فضیلت:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص قبرستان میں داخل ہو کر سورۃ یٰسین کی تلاوت کرے تو اللہ تعالیٰ اہل قبور کے عذاب میں اس دن تخفیف فرمالے گا اور جو شخص اپنے والدین کی قبر کی زیارت کریں۔ پھر اُن کے پاس سورۃ یٰسین پڑھے تو اُن کی مغفرت ہو جاتی ہے۔ (عمدۃ القاری، احسن الفتاویٰ)

دفن سے فراغت پر:

جب میت کو دفن کرلیا جائے تو اُس کی قبر (کے پاس) کھڑے ہو کر کہے: اللہ تعالیٰ سے اپنے بھائی کے لیے بخشش طلب کرو اور (سوالات کے جوابات میں) ثابت قدمی کا سوال کرو، بے شک! اب اِس سے سوال ہوگا۔

دفن کے بعد ثابت قدمی کی دعا:

① اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَاعْفُ عَنْهُ (الحصن الحصین، ص:290)

اے اللہ! اس کو بخش دے، اور اس پر رحم فرما، اور اس کو عافیت عطا فرما۔

② اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ وَأَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهٖ وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهٖ وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهٖ وَأَدْخِلْهُ

الْجَنَّةَ وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ۔ اللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبُّهَا وَأَنْتَ خَلَقْتَهَا وَأَنْتَ هَدَيْتَهَا لِلْإِسْلَامِ وَأَنْتَ قَبَضْتَ رُوْحَهَا وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِسِرِّهَا وَعَلَانِيَتِهَا جِئْنَا شُفَعَاءَ فَاغْفِرْ لَهُ، (مشکوٰۃ، حدیث نمبر: ۱۶۵۵، ۱۶۸۸)

اے اللہ! بخش دے اس کو اور رحم کر اس پر اور عافیت دے اس کو اور معاف کر اس کو اور باعزت کر اس کی مہمانی کو، اور فراخ کر اس کی قبر کو، اور دھو دے اس کو پانی اور برف اور اولے سے اور صاف کر اس کو گناہوں سے جیسے کہ تو نے صاف رکھا ہے سفید کپڑے کو میل سے اور عوض میں دے اس کو گھر بہتر اس کے گھر سے اور اس کو اہل بہتر اس کے اہل سے اور جوڑا بہتر اس کے جوڑے سے اور داخل کر اس کو جنت میں اور پناہ دے اس کو قبر کے عذاب سے اور دوزخ کے عذاب سے۔ اے اللہ! تو اس کا رب ہے اور تو نے ہی اس کو پیدا کیا اور تو نے ہی اس کو اسلام کی ہدایت کی اور تو نے ہی اس کی روح کو قبض کیا اور تو ہی خوب جانتا ہے اس کے باطن اور ظاہر کو، ہم سفارشی ہو کر آئے سو اس کو بخش دے۔

چالیس حدیثیں

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رحمۃ للعالمین ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہر عمل اللہ کی رحمت سے قریب کرنے والا ہے اور اُس کے خلاف جانا اللہ کی رحمت سے دور کرنے والا ہے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اِس مبارک فرمان کے مستحق ہوں کہ جو شخص میری اُمّت کے فائدے کے لیے دین کے کام کی چالیس حدیثیں سنائے گا اور حفظ کرے گا، خدا تعالیٰ اُس کو قیامت کے دن عالموں اور شہیدوں کی جماعت میں اُٹھائے گا اور فرمائے گا کہ جس دروازے سے چاہو جنّت میں داخل ہو جاؤ۔

وَمَا ذَالِكَ عَلَى اللهِ بِعَزِيْزٍ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

① إِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ.

(البخاری، باب کیف کان بدأ الوحی: ۱/۲)

سارے عمل نیت سے ہیں۔

② حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ: رَدُّ السَّلَامِ، وَعِيَادَةُ الْمَرِيْضِ، وَاتِّبَاعُ الْجَنَآئِزِ، وَإِجَابَةُ الدَّعْوَةِ، وَتَشْمِيْتُ الْعَاطِسِ.

(البخاری، الجنائز، الامر باتباع الجنائز: ۱/۱۶۶)

مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں: ① سلام کا جواب دینا، ② مریض کی مزاج پرسی کرنا، ③ جنازہ کے ساتھ جانا، ④ مسلمان کی دعوت قبول کرنا، ⑤ چھینک کا جواب يَرْحَمُكَ اللهُ کہہ کر دینا۔

③ لَا يَرْحَمُ اللهُ مَنْ لَّا يَرْحَمُ النَّاسَ.

(البخاری، الرد علی الجھمیۃ، قل ادعوا اللہ: ۱۰۹۷/۱)

اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم نہیں کرتا جو لوگوں پر رحم نہ کرے۔

④ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ.

(البخاری، الادب، مایکرہ من النمیمۃ: ۸۹۵/۲)

چغل خور جنّت میں نہ جائے گا۔

⑤ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ.

(البخاری، الادب، إثم القاطع: ۸۸۵/۲)

رشتہ قطع کرنے والا جنّت میں نہ جائے گا۔

⑥ اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَّوْمَ الْقِيَامَةِ.

(البخاری، اللقطۃ، الظلم ظلمات یوم القیامۃ: ۳۳۱/۱)

ظلم قیامت کے روز اندھیروں کی صورت میں ہوگا۔

⑦ مَآ اَسۡفَلَ مِنَ الۡكَعۡبَيۡنِ مِنَ الۡإِزَارِ فِي النَّارِ.
(البخاری، اللباس، ما اسفل من الکعبین: ۲/ ۸۶۱)

ٹخنوں کا جو حصہ پائجامہ کے نیچے رہے گا، وہ جہنم میں جائے گا۔

⑧ اَلۡمُسۡلِمُ مَنۡ سَلِمَ الۡمُسۡلِمُوۡنَ مِنۡ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ.
(البخاری، الإیمان، المسلم من سلم المسلمون: ۱/ ۶)

مسلمان تو وہی ہے جس کی زبان اور ہاتھ کی ایذا سے مسلمان محفوظ رہیں۔

⑨ مَنۡ يُّحۡرَمُ الرِّفۡقَ يُحۡرَمُ الۡخَيۡرَ كُلَّهٗ.
(ابی داؤد، الادب، في الرفق: ۲/ ۳۱۹)

جو شخص نرم عادت سے محروم رہا، وہ ساری بھلائی سے محروم رہا۔

⑩ لَيۡسَ الشَّدِيۡدُ بِالصُّرَعَةِ، إِنَّمَا الشَّدِيۡدُ الَّذِيۡ يَمۡلِكُ نَفۡسَهٗ عِنۡدَ الۡغَضَبِ.
(البخاری، الادب، الحذر من الغضب: ۲/ ۹۰۳)

پہلوان وہ شخص نہیں جو لوگوں کو پچھاڑ دے، بلکہ پہلوان وہی شخص ہے جو غصہ کے وقت اپنے نفس پر قابو رکھے۔

⑪ إِذَا لَمۡ تَسۡتَحۡيِ فَاصۡنَعۡ مَا شِئۡتَ. (البخاری، الادب، اذا لم تستحی: ۲/ ۹۰۴)

جب تم حیا نہ کرو تو جو چاہے کرو۔

⑫ اَحَبُّ الۡاَعۡمَالِ إِلَى اللهِ اَدۡوَمُهَا وَإِنۡ قَلَّ.
(مسلم، صلاۃ المسافرین، فضل العمل الدائم: ۱/ ۳۱۸)

اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب اعمال میں وہ زیادہ محبوب ہے جو دائمی ہو، اگرچہ تھوڑا ہو۔

⑬ لَا تَدۡخُلُ الۡمَلَآئِكَةُ بَيۡتًا فِيۡهِ كَلۡبٌ اَوۡ تَصَاوِيۡرُ.
(البخاری، اللباس، التصاویر: ۲/ ۸۸۰)

اس گھر میں (رحمت کے) فرشتے نہیں آتے جس میں کتّا یا تصویریں ہوں۔

⑭ إِنَّ مِنۡ اَحَبِّكُمۡ إِلَيَّ اَحۡسَنَكُمۡ اَخۡلَاقًا.
(البخاری، فضائل الصحابۃ، مناقب عبداللہ بن مسعود: ۱/ ۵۳۱)

تم میں سے وہ شخص میرے نزدیک زیادہ محبوب ہے جو زیادہ خلیق ہو۔

⑮ اَلدُّنۡيَا سِجۡنُ الۡمُؤۡمِنِ وَجَنَّةُ الۡكَافِرِ.
(مسلم، الزہد، ۲/ ۴۱۳)

دنیا مسلمان کے لیے قید خانہ اور کافر کے لیے جنّت ہے۔

⑯ لَا يَحِلُّ لِمُؤۡمِنٍ اَنۡ يَّهۡجُرَ اَخَاهُ فَوۡقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ.
[بخاری، الادب، الهجرة]

مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ تین دن سے زیادہ اپنے مسلمان بھائی سے قطع تعلّق رکھے۔

⑰ لَا يُلْدَغُ الْمَرْءُ مِنْ جُحْرٍ وَّاحِدٍ مَّرَّتَيْنِ.
(البخاری، الادب، لا یلدغ المؤمن: ۲/۹۰۵)

انسان کو ایک ہی سوراخ سے دومرتبہ نہیں ڈسا جاسکتا۔

⑱ اَلْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ.
(البخاری، الرقاق، الغنی غنی النفس: ۲/۹۵۴)

حقیقی غنا دل کا غنا ہوتا ہے۔

⑲ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَاَنَّكَ غَرِيْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ.
(البخاری، الرقاق، کن في الدنیا: ۲/۹۴۹)

دنیا میں ایسے رہو جیسے کوئی مسافر یا راہ گزر رہتا ہے۔

⑳ كَفٰى بِالْمَرْءِ كَذِبًا اَنْ يُّحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ.
(مسلم، المقدمہ، النهي عن الحدیث: ۲/۳۲)

انسان کے جھوٹا ہونے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ جو بات سنے (بغیر تحقیق کے) لوگوں سے بیان کرنا شروع کردے۔

㉑ عَمُّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِيْهِ.
(مسلم، الزکاۃ: ۲/۳۷۳)

آدمی کا چچا اس کے باپ کے مانند ہے۔

㉒ مَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.
(مسلم، الفضائل، تحریم الظلم: ۲/۳۲۲)

جو کسی مسلمان کے عیب چھپائے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اُس کے عیب چھپائے گا۔

㉓ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَسْلَمَ، وَرُزِقَ كَفَافًا وَّقَنَّعَهُ اللّٰهُ بِمَآ اٰتَاهُ.
(مسلم، الزکاۃ، فضل التعفف: ۱/۳۹۴)

وہ شخص کامیاب ہے جو اسلام لایا اور جس کو بقدرِ کفایت رزق مل گیا، اور اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنی روزی پر قناعت دے دی۔

㉔ اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَّوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُصَوِّرُوْنَ. (مسلم، اللباس، تحریم التصویر: ۲/۲۰۹)

سب سے سخت عذاب میں قیامت کے روز تصویر بنانے والے ہوں گے۔

㉕ اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ.
(مسلم، الفضائل، تحریم الظلم: ۲/۳۲۴)

مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے۔

㉖ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ.
(مسلم، الإیمان، الدلیل علی ان من خصائل: ۱/۷۵)

کوئی بندہ اُس وقت تک پورا مسلمان نہیں ہوسکتا جب تک کہ اپنے بھائی کے لیے وہی پسند نہ کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔

۲۷ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَّا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَآئِقَهُ.

(مسلم، الإيمان، بيان تحريم إيذاء الجار: ۱/۷۵)

وہ شخص جنّت میں نہ جائے گا جس کا پڑوسی اُس کی ایذاؤں سے محفوظ نہ رہے۔

۲۸ اَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ.

(الترمذي، الفتن، ماجاء لاتقوم الساعة حتى: ۲/۴۹۲)

میں آخری پیغمبر ہوں، میرے بعد کوئی نبی پیدا نہ ہوگا۔

۲۹ لَا تَقَاطَعُوْا، وَلَا تَدَابَرُوْا، وَلَا تَبَاغَضُوْا، وَلَا تَحَاسَدُوْا. وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللهِ إِخْوَانًا.

(الترمذي، البر والصلة، ماجاء في الحسد: ۲/۴۵۷)

آپس میں قطع تعلق نہ کرو اور ایک دوسرے کے درپے نہ ہو اور آپس میں بغض نہ رکھو اور حسد نہ رکھو اور اے اللہ کے بندو! سب بھائی ہوکر رہو۔

۳۰ إِنَّ الْإِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ وَإِنَّ الْهِجْرَةَ تَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهَا وَإِنَّ الْحَجَّ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ. (مسلم، الإيمان، الإسلام يهدم: ۱/۱۰۱)

اسلام اُن تمام گناہوں کو ڈھا دیتا ہے جو پہلے کیے تھے اور ہجرت اور حج اُن تمام گناہوں کو ڈھا دیتے ہیں جو اِس سے پہلے کیے تھے۔

۳۱ اَلْكَبَائِرُ الْإِشْرَاكُ بِاللهِ، وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ، وَقَتْلُ النَّفْسِ، وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ.

(مسلم، الإيمان، الكبائر: ۱/۸۹)

کبیرہ گناہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا، اور والدین کی نافرمانی کرنا، اور کسی کو بے گناہ قتل کرنا، اور جھوٹی شہادت دینا ہیں۔

۳۲ مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ. وَمَنْ يَّسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ يَّسَّرَ اللهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ. وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ. وَاللهُ فِيْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِيْ عَوْنِ اَخِيْهِ.

(مسلم، الذكر، فضل الاجتماع على تلاوة القرآن: ۲/۳۴۹)

جو شخص کسی مسلمان کو دنیاوی مصیبت سے چھڑائے گا اللہ تعالیٰ اُس کو قیامت کی مصیبتوں سے چھڑائے گا اور جو شخص کسی مفلس غریب پر (معاملہ میں) آسانی کرے گا اللہ تعالیٰ اُس پر دنیا و آخرت میں آسانی کرے گا۔ اور جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ اُس کی پردہ پوشی کرے گا۔ اور جب تک بندہ اپنے مسلمان بھائی کی مدد میں لگا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کی مدد میں لگا رہتا ہے۔

۳۳ كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ. (ابن ماجه، اتباع سنة الخلفاء: ۹۹)	ہر ایک بدعت گمراہی ہے۔
۳۴ اَبْغَضُ الرِّجَالِ عِنْدَ اللهِ الْاَلَدُّ الْخَصِمُ. (مسلم، العلم، النهي عن تشابه القرآن: ۲/۳۴۳)	اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ مبغوض جھگڑالو آدمی ہے۔
۳۵ اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ. (مسلم، الطهارة، فضل الوضوء: ۱/۱۵۱)	پاک رہنا آدھا ایمان ہے۔
۳۶ اَحَبُّ الْبِلَادِ إِلَى اللهِ مَسَاجِدُهَا. (مسلم، المساجد، فضل الجلوس في مصلاه: ۱/۲۸۳)	اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب جگہ مسجدیں ہیں۔
۳۷ لَا تَتَّخِذُوا الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ. (مسلم، المساجد: ۱/۲۴۳)	قبروں کو سجدہ گاہ نہ بناؤ۔
۳۸ لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ اَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ. (مسلم، الصلاة، تسوية الصفوف: ۱/۲۲۱)	نماز میں اپنی صفوں کو سیدھا کرو، ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے قلوب میں اختلاف ڈال دے گا۔
۳۹ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ عَشْرًا. (مسلم، الصلاة، الصلاة على النبي صلى الله عليه وآله وسلم: ۱/۲۱۲)	جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اُس پر دس مرتبہ رحمت بھیجتا ہے۔
۴۰ إِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيْمِ. (البخاری، القدر، العمل بالخواتيم: ۲/۹۷۷)	سب اعمال کا اعتبار خاتمہ پر ہے۔

چہل حدیث فضائل درود شریف

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ:

① جو شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے اُس پر فرشتے درود بھیجتے ہیں اور جس پر فرشتے درود بھیجیں اُس پر خدائے کریم درود بھیجتا ہے اور جس پر خدائے کریم درود بھیجے اُس پر دنیا کی ہر چیز درود بھیجتی ہے۔

② جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کے نگران فرشتوں (کراماً کاتبین) کو حکم فرما دیتے ہیں کہ تین (۳) دن تک اِس شخص کا کوئی گناہ (صغیرہ) نہ لکھو۔

③ جو شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کے درود سے ایک فرشتہ پیدا فرما دیتے ہیں، جس کا ایک بازو مشرق میں ہوتا ہے اور ایک مغرب میں اور اُس کی گردن اور اُس کا سر عرش کے نیچے ہوتا ہے اور وہ کہتا ہے کہ اے خدا! تو بھی اپنے بندے پر رحمت نازل فرما جب تک وہ تیرے نبی پر درود بھیج رہا ہے۔

④ جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اُس پر دس (۱۰) بار درود بھیجتا ہے اور جو دس (۱۰) بار درود بھیجے تو اللہ تعالیٰ اُس پر سو (۱۰۰) بار درود بھیجتا ہے اور جو سو (۱۰۰) بار درود بھیجے تو اللہ تعالیٰ اُس پر ہزار (۱۰۰۰) بار درود بھیجتا ہے اور جو ہزار (۱۰۰۰) بار درود بھیجے تو اللہ تعالیٰ اُس کو دوزخ میں عذاب نہ دے گا۔

⑤ جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کے حق میں دس (۱۰) نیکیاں لکھتے ہیں، اُس کی دس (۱۰) برائیاں مٹا دیتے ہیں۔

⑥ فرمایا کہ ایک دن (حضرت) جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور بولے کہ اے حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! میں آپ کے پاس ایک ایسا مژدہ لے کر آیا ہوں جو آپ سے پہلے کسی کے پاس بھی نہیں لایا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اُمّت میں سے جو شخص آپ پر تین (۳) بار درود پڑھے گا تو اگر وہ کھڑا ہوگا تو بیٹھنے سے پہلے اُس کی مغفرت ہو جائے گی۔ اُس وقت (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ سن کر) اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے سجدہ میں گر گئے۔

⑦ فرمایا کہ: جو شخص صبح کے وقت مجھ پر دس (۱۰) بار درود بھیجے گا تو اُس کے چالیس (۴۰) سال کے (صغیرہ) گناہ مٹا دیئے جائیں گے۔

⑧ فرمایا کہ: جو شخص جمعہ کی شب میں یا جمعہ کے دن مجھ پر سو (۱۰۰) بار درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کے اسّی (۸۰) سال کے گناہ (صغیرہ) معاف فرمادیں گے۔

⑨ فرمایا کہ: جو شخص جمعہ کی شب میں یا جمعہ کے دن مجھ پر سو (۱۰۰) بار درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کی سو (۱۰۰) ضرورتیں پوری فرماتا ہے اور اُس کے لیے ایک فرشتہ مقرر فرمادیتا ہے کہ وہ جس وقت قبر میں دفن کیا جائے تو وہ فرشتہ اُس شخص کو جنّت کی خوشخبری سنادے، جس طرح تم لوگ اپنے کسی (باہر سے آنے والے) بھائی کے لیے تحفہ لے کر جاتے ہو۔

⑩ فرمایا کہ: جو شخص مجھ پر ایک دن میں سو (۱۰۰) بار درود بھیجتا ہے تو اُس دن اُس کی سو (۱۰۰) ضرورتیں پوری کی جاتی ہیں۔

⑪ فرمایا کہ: مجھ سے زیادہ قریب تم میں سے وہ شخص ہے جو مجھ پر زیادہ درود بھیجتا ہے۔

⑫ فرمایا کہ: جو شخص مجھ پر ہزار (۱۰۰۰) مرتبہ درود پڑھ لے اُسے مرنے سے پہلے ہی جنّت کی خوشخبری دے دی جائے گی۔

⑬ فرمایا کہ: (حضرت) جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور بولے: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! جب بھی کوئی شخص آپ پر درود شریف بھیجتا ہے تو ستّر ہزار (۷۰۰۰۰) فرشتے اُس پر درود بھیجتے ہیں۔

⑭ فرمایا کہ جو دعا میرے درود کے بعد ہو وہ دعا نامقبول نہیں ہوتی ہے۔ (یعنی ضرور قبول کرلی جاتی ہے۔)

⑮ فرمایا کہ: مجھ پر درود بھیجنا پل صراط کے لیے نور روشنی ہے، وہ شخص دوزخ میں داخل نہ ہوگا جو مجھ پر درود بھیجتا ہے۔

⑯ فرمایا کہ: جو شخص مجھ پر درود بھیجنا اپنی عبادت مقرر کرے تو اللہ تعالیٰ اُس کی دنیا و آخرت کی ضرورت پوری فرمادے گا۔

⑰ فرمایا کہ: جو شخص مجھ پر درود پڑھنا بھول گیا تو جنّت کا راستہ بھٹک جائے گا۔

⑱ فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہوا میں ہیں جن کے ہاتھوں میں نورانی کاغذ ہیں (وہ فرشتے) مجھ پر اور میرے اہل خانہ پر درود کے سوا اور کچھ نہیں لکھتے۔

⑲ فرمایا کہ: اگر کوئی بندہ قیامت میں ساری دنیا والوں کے برابر نیکیاں لے کر آئے مگر اُس میں مجھ پر درود

نہ ہو تو وہ ساری نیکیاں مردود ہو جائیں گی مانی نہ جائیں گی۔

⑳ فرمایا کہ: میرا سب سے زیادہ دوست وہ ہے جو مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجے۔

㉑ فرمایا کہ: جس نے کسی کتاب میں مجھ پر درود لکھا تو فرشتے اُس پر برابر درود بھیجتے رہیں گے جب تک میرا نام کتاب میں لکھا رہے گا۔

㉒ فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے (گماشتے) زمین میں گشت لگاتے رہتے ہیں، جو مجھ کو میری اُمّت کا درود پہنچاتے ہیں، تو میں اُن کے لیے مغفرت چاہتا ہوں۔

㉓ فرمایا کہ: جو شخص مجھ پر درود بھیجے گا میں روز قیامت اُس کا شفیع اور سفارشی بنوں گا اور جو مجھ پر درود نہ بھیجے گا اُس سے بے تعلّق ہوں۔

㉔ فرمایا کہ: قیامت میں ایک جماعت کے لیے جنّت کا حکم ہوگا، وہ لوگ راستہ بھٹک جائیں گے (حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) نے کہا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)! ایسا کیوں ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اُن لوگوں نے (دنیا میں) میرا نام سنا اور مجھ پر درود نہیں بھیجا۔

㉕ فرمایا کہ: ایک شخص کے حق میں دوزخ کا حکم کیا جائے گا تو میں کہوں گا: اِسے میزان (ترازوئے حشر) کی طرف لوٹا لاؤ! تب میں ایک چیز جو (بہت چھوٹی) چیونٹی جیسی میرے پاس ہوگی اُس کے لیے ترازو میں رکھوں گا اور وہ چیز مجھ پر درود ہوگی۔ پھر تو اُس کا ترازو جھک جائے گا اور اعلان کر دیا جائے گا کہ فلاں شخص خوش قسمت ہوگیا۔

㉖ فرمایا کہ: جس محفل میں بھی لوگ جب کبھی اکٹھے ہوئے ہوں اور مجھ پر درود پڑھے بغیر متفرق اور منتشر ہوگئے ہوں تو یہ لوگ اُن کی طرح ہیں جو کسی میّت کے پاس سے متفرق ہوگئے ہوں اور اُسے غسل نہ دیا گیا ہو (جس طرح میّت کے لیے غسل ضروری ہے اِسی طرح ہر محفل میں درود پڑھنا بھی ضروری ہے) ورنہ وہ محفل اُس میت کی مانند ہوگی جسے غسل نہ دیا گیا ہو۔

㉗ فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ نے میری قبر پر ایک فرشتہ مقرر کر دیا ہے اور اُسے تمام مخلوق کے نام دے دیئے ہیں۔ اب قیامت تک جب بھی کوئی شخص مجھ پر درود بھیجے گا تو وہ مجھے اُس کے نام کے ساتھ پہنچائے گا اور کہے گا کہ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) فلان کے بیٹے فلاں شخص نے آپ پر درود بھیجا ہے۔

۲۸ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا کہ: نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنا گناہ کو اتنا زیادہ مٹاتا ہے کہ تختی کی روشنائی کو پانی بھی اتنا نہیں مٹاتا ہے۔

۲۹ فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی بھیجی کہ اگر تم چاہتے ہو کہ میں تم سے اِس سے بھی زیادہ قریب ہو جاؤں جتنا کلام زبان سے اور روح بدن سے قریب ہے تو پھر تم نبی امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجا کرو۔

۳۰ فرمایا کہ: ایک فرشتے کو اللہ تعالیٰ نے ایک شہر کو جڑ سے اکھیڑ پھینکنے کا حکم دیا، جس پر اللہ تعالیٰ کو غضب آ گیا تھا۔ مگر اُس فرشتے کو کچھ رحم آ گیا اور اُس نے تعمیل حکم (شہر کو اکھیڑ پھینکنے) میں جلدی نہیں کی، تو اللہ تعالیٰ کو اُس فرشتے پر بھی غصہ آ گیا اور اُس کے بازو توڑ دیئے۔ حضرت جبریل علیہ السلام اُس کے پاس سے گزرے تو اُس نے اپنی تکلیف بیان کی، جبریل علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا تو اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجے، چنانچہ اُس فرشتے نے درود بھیجا تو اللہ تعالیٰ نے اُس کا قصور معاف فرما دیا، حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے کی برکت سے اُس کے بازو اُس کو واپس کر دیئے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

۳۱ فرمایا کہ: جس شخص نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دس (۱۰) بار درود پڑھا اور دو (۲) رکعت نماز پڑھی اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو اُس کی نماز قبول کر لی جائے گی، اُس کی ضرورت پوری کی جائے گی اور اُس کی دعا رد نہ کی جائے گی۔

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر درود بھیجنے کے متعلّق سوال کیا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

۳۲ فرمایا کہ: مجھ پر درود بھیجو اور دعا میں خوب کوشش کرو اور (یوں) کہو:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ

(مطلب یہ ہے کہ درود شریف میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نامِ نامی کے ساتھ آل و اصحاب کو بھی شامل کر لیا جائے)

۳۳ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ: مجھ پر درود بھیجتے رہا کرو کیونکہ تمہارا مجھ پر درود بھیجنا میرے حق میں زکوٰۃ ہے (اِس سے تمہارے اِیمان اور اِسلام کی صفائی ہوتی رہے گی)اور میرے لیے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ کا سوال کرتے رہا کرو۔ جس کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرما رکھا ہے۔

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

۳۴ فرمایا کہ: اُس شخص کی نماز (مکمل) نہیں جس نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہ بھیجا ہو۔

۳۵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے پھر بھی وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔

۳۶ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ: جس شخص نے درود بھیجنے کی صورت میں یوں کہہ دیا:

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا خَیْرًا

اللہ تعالیٰ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہماری جانب سے جزائے خیر دے

یا

جَزَی اللّٰہُ نَبِیَّنَا مُحَمَّدًا بِمَا ھُوَ اَھْلُہٗ

یا اللہ تعالیٰ ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وہ جزا دے جو اُن کی شایان شان ہو۔

تو اُس شخص نے اپنے نامہ اعمال لکھنے والے فرشتوں کو تھکا دیا، وہ اِس مختصر سے درود کا ثواب لکھتے لکھتے تھک جائیں گے۔

۳۷ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے گھروں کو قبریں نہ بنا لو (جس طرح قبر میں رہنے والے عبادت نہیں کرتے اِسی طرح تم بھی اپنے گھروں میں بھی) مجھ پر درود پڑھتے رہا کرو کیونکہ تم چاہے جہاں بھی رہو تمہارے درود مجھ تک پہنچتے رہیں گے۔

۳۸ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب بھی کوئی مجھ پر درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ میری روح مجھے لوٹا دیتے ہیں تا کہ اُس کے درود کا جواب دوں۔ (روح لوٹانے کا مطلب علماء نے یہ بتایا ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشاہدہ حق میں مشغول رہتے ہیں اور درود کی خبر پا کر درود بھیجنے والے کی

طرف متوجہ ہوتے ہیں)

۳۹ فرمایا کہ: روزِ قیامت تم میں سے وہ شخص میرے زیادہ قریب ہوگا جو مجھ پر زیادہ درود بھیجتا رہا ہوگا۔

۴۰ فرمایا کہ جس شخص کو یہ بات خوش کرتی ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اِس حالت میں سامنا کرے کہ اللہ تعالیٰ اُس سے راضی ہو تو اُس کو چاہیئے کہ مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرے کیونکہ وہ شخص روزانہ پانچ سو (۵۰۰) مرتبہ مجھ پر دورد بھیجے گا تو کبھی تنگدست نہ ہوگا اُس کے سارے گناہ معاف ہوجائیں گے، اُس کی تمام غلطیاں معاف کر دی جائیں گی اور ہمیشہ خوش وخرم رہے گا۔ اُس کی دعا قبول ہوگی، اُس کی تمنا پوری ہوگی، دشمن کے خلاف اُس کی مدد کی جائے گی اور وہ اُن لوگوں میں سے ہوگا جس جنّت میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رفیق ہوں گے۔ (بحوالہ گوہرِ مقصود از حضرت مولانا عبدالقدوس صاحب رومی مدظلہ العالی، مفتی شہر آگرہ، ہند)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نسب نامہ

مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمِ بْنِ عَبْدِ مَنَافِ بْنِ قُصَيِّ بْنِ كِلَابِ بْنِ مُرَّةَ بْنِ كَعبِ بْنِ لُؤَيِّ بْنِ غَالِبِ بْنِ فِهْرِ بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ مُدْرِكَةَ بْنِ إِلْيَاسَ بْنِ مُضَرَ بْنِ نِزَارِ بْنِ مَعَدِّ بْنِ عَدْنَانَ۔

(صحیح بخاری، باب مبعث النبی ﷺ)

خطبہ مُناجاتِ مقبول

اِن دعاؤں کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ: ہر منزل سے پہلے خطبہ ذیل پڑھیں اور ہفتہ سے شروع کر کے ہر روز ایک منزل ترتیب وار پڑھ کر جمعہ کو ختم کیا کریں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے
نَحۡمَدُكَ يَا خَيۡرَ مَأۡمُوۡلٍ وَ اَكۡرَمَ مَسۡؤُلٍ
ہم تیری تعریف بیان کرتے ہیں اے اُن سب سے بہتر! جن سے امید کی جا سکتی ہے اور اُن سب سے کریم تر
عَلٰى مَا عَلَّمۡتَنَا مِنَ الۡمُنَاجَاةِ الۡمَقۡبُوۡلِ مِنۡ قُرُبَاتٍ عِنۡدَ اللّٰهِ
جن سے کچھ طلب کیا جا سکتا ہے کہ تو نے ہمیں مناجات مقبول سکھائی جو اللہ کے ہاں موجبِ قربت ہے
وَصَلَوٰتِ الرَّسُوۡلِ فَصَلِّ عَلَيۡهِ مَا اخۡتَلَفَ الدَّبُوۡرُ
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعائیں سکھائیں۔ اے اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر رحمت کامل نازل فرما جب تک کہ مغرب
وَالۡقَبُوۡلُ وَ انۡشَعَبَتِ الۡفُرُوۡعُ مِنَ الۡاُصُوۡلِ ثُمَّ نَسۡئَلُكَ
اور مشرق کی ہوائیں چلتی رہیں اور جڑوں سے شاخیں پھوٹتی رہیں، اِس کے بعد ہم تجھ سے وہ طلب کرتے ہیں
بِمَا سَنَقُوۡلُ وَمِنَّا السُّؤَالُ وَمِنۡكَ الۡقُبُوۡلُ
جو اَبھی (آگے) عرض کرتے ہیں کہ ہمارا کام طلب کرنا ہے اور تیرا کام عطا کرنا ہے۔

پہلی منزل بروز "ہفتہ"

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے
رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنۡيَا حَسَنَةً وَّفِي الۡاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ [1]
اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں (بھی) بھلائی دے اور آخرت میں (بھی) بھلائی دے اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا دے۔
رَبَّنَآ اَفۡرِغۡ عَلَيۡنَا صَبۡرًا وَّثَبِّتۡ اَقۡدَامَنَا وَانۡصُرۡنَا عَلَى الۡقَوۡمِ الۡكٰفِرِيۡنَ
اے ہمارے پروردگار! ہمارے اوپر صبر انڈیل دے اور ہمارے قدم جمادے اور ہمیں کافر لوگوں پر غالب کردے۔
رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذۡنَآ اِنۡ نَّسِيۡنَآ اَوۡ اَخۡطَاۡنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحۡمِلۡ عَلَيۡنَآ اِصۡرًا
اے ہمارے رب! ہماری پکڑ نہ کر، اگر ہم بھول جائیں یا چوک جائیں، اے ہمارے رب اور ہمارے اوپر نہ رکھ بھاری بوجھ
كَمَا حَمَلۡتَهٗ عَلَى الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلۡنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ
جیسا تو نے ہم سے پیشتر کے لوگوں پر رکھا تھا۔ اے ہمارے رب! ہم سے وہ چیز نہ اٹھوا، جسے ہم آسانی سے نہ اٹھا سکتے ہوں۔
وَاعۡفُ عَنَّا وَاغۡفِرۡ لَنَا وَارۡحَمۡنَآ اَنۡتَ مَوۡلٰنَا فَانۡصُرۡنَا عَلَى الۡقَوۡمِ الۡكٰفِرِيۡنَ [2]
اور ہمیں بخش دے اور ہمارے اوپر رحم کر تو ہی ہمارا مالک ہے تو ہم کو غالب کردے کافر لوگوں پر
رَبَّنَا لَا تُزِغۡ قُلُوۡبَنَا بَعۡدَ اِذۡ هَدَيۡتَنَا وَهَبۡ لَنَا مِنۡ لَّدُنۡكَ رَحۡمَةً
اے ہمارے پروردگار! ہمارے دل کو ہدایت کرنے کے بعد پھیر نہ دینا اور ہمیں اپنے حضور سے (بڑی) رحمت عطا کر۔

[1] ۔ فائدہ ۱: یہ جامع ترین دُعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اکثر پڑھی ہے۔ اِس کے مفہوم پر نظر دوڑائیں کہ: دونوں جہاں کی کامیابی کی دُعا تعلیم دی جا رہی ہے۔

[2] ۔ فائدہ ۳: مذکورہ دُعا شب معراج میں عرش معلیٰ سے آیا ہوا عظیم تحفہ ہے جس میں یہ درخواست کی گئی ہے کہ: اے اللہ! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈالیں جس کی ہم طاقت نہ رکھتے ہوں، یہ کلمات صبح وشام اِنسان کی زبان پر جاری رہنے چاہیں۔

اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ [1] رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ

بے شک! تو تو بڑا عطا کرنے والا ہے۔ اے ہمارے رب! ہم ایمان لا چکے ہیں ہمارے گناہ بخش دے اور ہمیں بچا دوزخ کے عذاب سے۔

النَّارِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

اے ہمارے رب! تو نے یہ کارخانہ قدرت یوں ہی بیکار پیدا نہیں کیا، تو پاک ہے اس سے، پس! ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا دے۔

رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ

اے ہمارے پروردگار! تو نے جسے دوزخ میں ڈالا پس اُسے رُسوا ہی کر ڈالا اور سیاہ کاروں کا کوئی بھی ہمدرد نہیں۔

رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا

اے ہمارے رب! ہم نے ایک پکارنے والے کو ایمان کے لیے پکارتے سنا کہ اپنے پروردگار پر ایمان لے آؤ اور ہم ایمان لے آئے۔

رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ [2]

اے ہمارے پروردگار! اب ہمارے گناہ بخش دے اور اُتار دے ہماری برائیوں کو اور ہمارا خاتمہ نیکوں کے ساتھ کر دے۔

رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّكَ

اے ہمارے رب! ہمیں وہ عطا کر جو تو نے اپنے پیغمبروں کے ذریعے وعدہ کیا اور ہمیں قیامت کے دن رسوا نہ کرنا، بے شک! تو

لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ [3] رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا

وعدہ خلافی نہیں کرتا۔ اے ہمارے رب! ہم نے اپنے اوپر ظلم کیے ہیں اور اگر تو ہی ہمیں نہ بخشے گا

۱۔ فائدہ ۴: دُعائے مذکورہ حسن خاتمہ کی بشارت دے رہی ہے، اِس دعا میں یہ درخواست کی گئی ہے کہ: اے اللہ! نور ایمان اور ہدایت دینے کے بعد ہم سے یہ دولت واپس نہ لے لینا۔ علماء و مشائخ نے لکھا ہے کہ: اِس دعا کے پڑھنے والا کا خاتمہ ایمان پر ہوگا جو کائنات میں سب سے بڑی دولت ہے۔ اے اللہ! اپنے فضل و کرم سے ہم سب کا خاتمہ ایمان پر نصیب فرما۔

۲۔ فائدہ ۸: اِس دُعا میں یہ درخواست کی گئی ہے کہ: اے اللہ! ہمارے گناہوں کو بخش دے اور ہماری برائیوں کو ختم فرما۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ: اے اللہ! ہمارا خاتمہ نیک لوگوں کے ساتھ فرما۔ حدیث میں ہے کہ صبح و شام تین تین (۳، ۳) مرتبہ "اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ" پڑھنے والے کے لیے جہنّم خود سفارش کرے گی کہ: اے اللہ! اِس کو جہنم سے بچا، یہ دعا حسن خاتمہ کی دلیل ہے۔

۳۔ فائدہ ۱۰: یہ مذکورہ دُعا حضرت آدم علیہ السلام کی مانگی ہوئی ہے جو ہر مسلمان کو اپنی دُعاؤں میں شامل کرنی چاہیے کہ جس کی برکت سے گناہوں کی مغفرت اور اللہ کی رحمت حاصل ہوتی ہے۔ اللہ جل شانہ کی بارگاہ میں شائد سب سے پہلی مغفرت و بخشش کی طلب کردہ یہی دعا ہے جس کی قبولیت میں کوئی شب نہیں بہ شرط یہ کہ غافل دل سے یہ دعا نہ کی گئی ہو۔

وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا

اور ہم پر رحمت نہ کرے گا، تو ہم تو یقیناً نامرادوں میں سے ہو جائیں گے۔ اے ہمارے پروردگار! ہم پر صبر ڈال دے

وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ اَنْتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الْغَافِرِيْنَ

اور ہمیں اِسلام ہی کی حالت پر موت دے، تو ہی ہمارا مددگار ہے۔ پس! تو ہمیں بخش دے اور تو ہم پر رحمت کر اور تو ہی سب سے بہتر بخشنے والا ہے۔

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ

اے ہمارے پروردگار! ہم کو ظالم لوگوں کا ہدف نہ بنائیو۔ اور ہمیں اپنے رحم وکرم سے

مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا

کافر لوگوں سے چھڑا لیجیو۔ اے زمین وآسمان کے پیدا کرنے والے! تو ہی میرا رفیق دنیا

وَالْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ

اور آخرت میں رہیو۔ مجھ کو اِسلام پر موت دیجیو اور مجھے شامل کیجیو نیکوں کے ساتھ۔ اے میرے پروردگار! مجھے اور میری نسل کو نماز

وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ۱ رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ

درست رکھنے والا کر دے۔ اے ہمارے رب! میری دعا قبول کر لے۔ اے ہمارے پروردگار! مجھے اور میرے ماں باپ کو اور کل مؤمنین کو

يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا

بخش دیجیو جس دن کہ حساب قائم ہو۔ اے میرے رب! میرے والدین پر رحمت کر، جیسا کہ اُنہوں نے مجھ چھوٹے کو پالا۔

رَبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ

اے میرے رب! مجھے اَندر بھی صاف لے جا اور مجھے باہر بھی صاف نکال لا اور میرے حق میں اپنے پاس سے ایک مدد دینے

مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا

والی قوّت تجویز کر دے۔ اے ہمارے پروردگار! ہمیں اپنے حضور سے رحمت خاصہ عنایت کر اور ہمارے مقصد میں کامیابی

مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَيَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ وَاحْلُلْ عُقْدَةً

کا سامان بہم پہنچا دے۔ اے میرے پروردگار! میرے سینہ کھول دے اور مجھ پر میرا کام آسان کر دے

۱۔ فائدہ ۱۵: یہ دُعا نماز میں التحیات کے اَندر ہر مسلمان پڑھتا ہے جس میں اپنے لیے، والدین کے لیے اور تمام مسلمانوں کے لیے بخشش کی دُعا طلب کر کے آخرت میں ذخیرہ اکٹھا کیا جا رہا ہے۔ یہ والدین کے لیے عظیم دُعا ہے۔ اِس کے بارے میں علماء نے لکھا ہے کہ: اِس دُعا کو کثرت سے پڑھنے سے والدین کے حق میں کوتاہی اور غفلت برتنے کا ازالہ ہو جاتا ہے۔

مِّنۡ لِّسَانِيۡ يَفۡقَهُوۡا قَوۡلِيۡ[1] رَبِّ زِدۡنِيۡ عِلۡمًا[2] اَنِّيۡ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنۡتَ

اور میری زبان سے گنجل کھول دے کہ میری بات کو لوگ سمجھ لیں، اے میرے پروردگار! مجھے علم میں بڑھا۔ مجھے دکھ نے ستایا ہے! اور تو

اَرۡحَمُ الرّٰحِمِيۡنَ[3] رَبِّ لَا تَذَرۡنِيۡ فَرۡدًا وَّاَنۡتَ خَيۡرُ الۡوٰرِثِيۡنَ

تو سب سے بڑا مہربان ہے۔ اے میرے پروردگار! مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور سب سے اچھا وارث تو تو ہی ہے۔

رَبِّ اَنۡزِلۡنِيۡ مُنۡزَلًا مُّبٰرَكًا وَّاَنۡتَ خَيۡرُ الۡمُنۡزِلِيۡنَ رَبِّ اَعُوۡذُبِكَ

اے میرے پروردگار! مجھے مبارک جگہ میں اُتار اور تو ہی سب سے بہتر اُتارنے والا ہے۔ اے میرے پروردگار!

مِنۡ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيۡنِ وَ اَعُوۡذُبِكَ رَبِّ اَنۡ يَّحۡضُرُوۡنِ رَبَّنَآ اٰمَنَّا

میں شیطانوں کی چھیڑ خانی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور اس سے پناہ چاہتا ہوں کہ وہ میرے پاس آئیں۔ اے ہمارے رب! ہم ایمان لے آئے

فَاغۡفِرۡلَنَا وَارۡحَمۡنَا وَاَنۡتَ خَيۡرُالرّٰحِمِيۡنَ رَبَّنَا اصۡرِفۡ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ

تو ہمیں بخش دے اور ہم پر رحمت کر اور تو سب مہربانوں سے بہتر ہے۔ اے ہمارے پروردگار! عذاب دوزخ کو ہم سے پھیرے رکھ

اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا رَبَّنَا هَبۡ لَنَا مِنۡ اَزۡوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعۡيُنٍ

کہ اس کا عذاب تو چمٹ جانے والا ہے۔ اے ہمارے پروردگار! ہمیں ہماری ازواج و اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کر

وَّاجۡعَلۡنَا لِلۡمُتَّقِيۡنَ اِمَامًا[4] رَبِّ اَوۡزِعۡنِيۡۤ اَنۡ اَشۡكُرَ نِعۡمَتَكَ الَّتِيۡۤ اَنۡعَمۡتَ عَلَيَّ

اور ہمیں پرہیز گاروں کا پیشوا بنادے۔ اے میرے پروردگار! مجھے توفیق دے کہ میں شکر ادا کروں تیرے اس احسان کا جو تو نے مجھ پر

---

[1] ۔ فائدہ ۲۰: یہ دُعا جو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے منقول ہے، یہ ہر طالب علم، عالم، مبلغ کے ورد زبان ہونی چاہیں کہ اس کی برکت سے سینہ بھی کھلتا ہے اور زبان بھی کھلتی ہے۔

[2] ۔ فائدہ ۲۱: دُعائے مذکورہ "اے رب میرے علم کو بڑھا"۔ یہ ہر بچہ، ہر بچی کو سب سے پہلے سکھانی چاہیے تا کہ اس کی برکت سے علم میں اِضافہ اور برکت حاصل ہو۔

[3] ۔ فائدہ ۲۲: یہ دُعا حضرت ایوب علیہ السلام نے اپنی بیماری اور تکلیف کو اللہ کے سامنے پیش کر کے مانگی گویا کہ بیماری اور تکلیف کو دور کرنے کی درد مندی سے دُعا طلب کر رہے ہیں۔

[4] ۔ فائدہ ۲۸: دُعائے مذکورہ کے بارے میں میرے شیخ حضرت ڈاکٹر حفیظ اللہ صاحب مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اِس دُعا کو کثرت سے پڑھیں۔ اِس فتنے کے دَور میں اَولاد کی صحیح تربیت اور گھر کو چین وسکون کا مرکز بنانے کے لیے اکسیر نسخہ ہے۔ بارہا تجربہ ہوا ہے اِس کو وردِ زباں بنائیں اور آج کل کے حالات میں اپنی نسلوں کے اِیمان وجان اور عزّت وآبرو کی حفاظت کیجئے۔

وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰهُ وَاَدْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ

اور میرے والدین پر کیا اور یہ کہ میں نیک عمل کروں جو تو پسند کرے اور تو مجھے اپنے رحم وکرم سے اپنے صالح بندوں میں

فِيْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ رَبِّ اِنِّيْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ رَبِّ انْصُرْنِيْ

داخل کرے۔ اے میرے پروردگار! میں اس بھلائی کا جو تو میری طرف اتارے محتاج ہوں۔ اے میرے پروردگار! مجھے غالب کردے

عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِيْنَ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا

مفسد لوگوں پر۔ اے ہمارے پروردگار! تیری رحمت اور تیرا علم ہر شے پر محیط ہے

فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ

تو ان لوگوں کو جنہوں نے توبہ کی اور جو تیری راہ پر چلے انہیں بخش دے اور انہیں دوزخ کے عذاب سے بچا دے۔

رَبَّنَآ وَ اَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ الَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ

اے ہمارے پروردگار! انہیں ہمیشگی کی جنتوں میں داخل کر جن کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے اور ان کو بھی جو کوئی ان کے باپ دادوں میں سے

وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ

اور ان کی بیویوں میں سے اور ان کی اولاد میں سے نیک ہو، بے شک! تو ہی زبردست ہے حکمت والا ہے۔ اور انہیں خرابیوں سے بچا دے

وَمَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ [1]

اور جس کو تو نے اس دن خرابیوں سے بچا لیا۔ اس پر تو نے بڑا رحم کیا، اور یہی بڑی کامیابی ہے۔

وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ اِنِّيْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَ اِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ [2]

اور میری اولاد میں صلاحیت نیکی کی دے۔ میں نے تیری طرف رجوع کیا اور میں فرمانبرداروں میں سے ہوں۔

اَنِّيْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ

میں ہارا ہوا ہوں، پس! تو میرا بدلہ لے۔ اے ہمارے پروردگار! ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو جو ایمان میں ہمارے پیشرو ہیں بخش

۱۔ فائدہ ۳۳: دُعائے مذکورہ وہ ملائکہ جن کی ڈیوٹی عرش پر ہے اُن کی طلب کردہ ہے جس میں اللہ کی رحمت کا واسطہ دے کر بخشش اور جہنّم سے بچاؤ کی دُعا طلب کی جارہی ہے اور ساتھ ہی جنّت میں آباؤ اَجداد، اہل وعیال اور بچوں کے ساتھ اِکٹھا ہونے کی دُعا سکھائی جارہی ہے۔ اِس دعا کا ترجمہ بار بار پڑھیں اور رشک کریں کہ توبہ کرنے والے کے لیے ملائکہ کس اَنداز سے دعائیں کر رہے ہیں۔

۲۔ فائدہ ۳۴: دُعائے مذکورہ میں اولاد کی اِصلاح کے لیے دُعا سکھائی جارہی ہے اور ساتھ ہی یہ سبق پڑھایا جارہا ہے: یا اللہ! میں مغلوب ہوں میری نصرت فرما۔

وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۱
اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کے ساتھ کدورت نہ ہونے دے۔ اے ہمارے پروردگار! تو بڑا شفیق ومہربان ہے۔
رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَاِلَيْكَ اَنَبْنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً
اے ہمارے پروردگار! ہم نے تجھی پر بھروسہ کیا اور تیری طرف رجوع ہوئے اور تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔ اے ہمارے پروردگار! ہمیں
لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاغْفِرْلَنَا رَبَّنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ رَبَّنَآ اَتْمِمْ
کافرلوگوں کا ہدف ستم نہ بنا اور ہمیں بخش دے، اے پروردگار! بے شک! تو ہی زبردست ہے، حکمت والا ہے۔ اے ہمارے رب! ہمارے لیے
لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْلَنَا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ رَبِّ اغْفِرْلِيْ
ہمارا نور کامل کر دے اور ہمیں بخش دے بے شک! تو ہر چیز پر قادر ہے۔ اے میرے رب! بخش دے مجھ کو
وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ۲
اور میرے والدین کو اور اس کو بھی جو میرے گھر میں مؤمن ہو کر داخل ہو اور سارے مؤمن مردوں اور عورتوں کو بھی۔
اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَآءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِيْ مِنَ الْخَطَايَا
یا اللہ! میرے گناہوں کو برف اور اولے کے پانی سے دھو دے اور میرے دل کو گناہوں سے (ایسا) پاک کردے
كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ
جیسا کہ سفید کپڑا میل سے پاک کیا جاتا ہے، اور مجھ میں اور میرے گناہوں کے درمیان ایسا فاصلہ کر دے
كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِيْ تَقْوٰهَا وَزَكِّهَآ
جیسا کہ مشرق ومغرب میں تو نے فاصلہ رکھا ہے۔ یا اللہ! میرے نفس کو اُس کی پرہیز گاری عطا کر اور اُسے پاک کر دے
اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكّٰهَآ اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا اِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ
تو ہی اُس کو سب سے بہتر پاک کرنے والا ہے، تو ہی اُس کا مالک اور آقا ہے۔ ہم تجھ سے وہ سب بھلائیاں مانگتے ہیں

۱۔ فائدہ ۳۹: دُعائے مذکورہ میں اپنی مغفرت اور اپنے اُن بھائیوں کی بخشش طلب کی جارہی ہے جو دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں۔ اِس دعا کے پڑھنے والے کے لیے اور اُس کے اہل وعیال کے لیے مغفرت کی اُمید ہے۔

۲۔ فائدہ ۴۰: یہ وہ عظیم دُعا ہے کہ جس میں اپنے والدین کی مغفرت اور بخشش کے ساتھ ساتھ ہر اُس مؤمن کے لیے بخشش کی دُعا مانگی گئی ہے جو ہمارے گھر میں داخل ہوا۔ نیز یہ دعا ایسا عظیم سبق دے رہی ہے کہ ایمان والوں کی آمدورفت اور باہمی میل جول مغفرت اور بخشش کا ذریعہ بن رہا ہے۔

مَا سَأَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ ﷺ[1] اِنَّا نَسْأَلُكَ عَزَآئِمَ مَغْفِرَتِكَ

جو تجھ سے تیرے نبی محمد ﷺ نے مانگی ہیں۔ ہم تجھ سے مانگتے ہیں مغفرت کے اَسباب

وَمُنْجِيَاتِ اَمْرِكَ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ وَّالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ

اور نجات دینے والے کام اور ہر گناہ سے بچاؤ اور ہر نیکی کی لوٹ

وَّالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ[2] اَسْأَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ

اور اپنا پہنچنا بہشت میں اور دوزخ سے نجات پانا میں تجھ سے طلب کرتا ہوں علم کار آمد۔ یا اللہ! بخش دے میرے

ذُنُوْبِيْ وَخَطَئِيْ وَعَمْدِيْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ خَطِيْٓئَتِيْ وَجَهْلِيْ وَاِسْرَافِيْ فِيْٓ اَمْرِيْ

گناہ نادانستہ اور دانستہ۔ یا اللہ! بخش دے میری خطا اور نادانی اور میری زیادتی میرے بارہ میں

وَمَآ اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ جِدِّيْ وَهَزْلِيْ اَللّٰهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ

اور وہ بھی جو تو مجھ سے بڑھ کر جانتا ہے۔ یا اللہ! بخش دے جو (گناہ) مجھے مقصود تھا اور جو غیر مقصود تھا۔ یا اللہ! دلوں کے پھیرنے والے

صَرِّفْ قُلُوْبَنَا عَلٰى طَاعَتِكَ[3] اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ وَسَدِّدْنِيْ[4] اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْأَلُكَ

ہمارے دل اپنی طاعت کی طرف پھیر دے۔ یا اللہ! مجھے ہدایت دے اور مجھے استوار رکھ۔ یا اللہ! میں مانگتا ہوں تجھ سے

الْهُدٰى وَالتُّقٰى وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِيْ دِيْنِيَ الَّذِيْ هُوَ عِصْمَةُ اَمْرِيْ

ہدایت اور پرہیز گاری اور پارسائی اور سیر چشمی۔ یا اللہ! میرا دین درست رکھ جو میرے حق میں بچاؤ ہے۔

وَاَصْلِحْ لِيْ دُنْيَايَ الَّتِيْ فِيْهَا مَعَاشِيْ وَاَصْلِحْ لِيْٓ اٰخِرَتِيَ الَّتِيْ فِيْهَا مَعَادِيْ

اور میری دنیا درست رکھ جس میں میری معاش ہے اور میری آخرت درست رکھ جہاں مجھے لوٹنا ہے

---

[1] فائدہ ۴۳: یہ دُعائے مذکورہ آنحضرت ﷺ کی (۲۳) سالہ دُعاؤں کا نچوڑ ہے۔ جس کا معنی یہ ہے کہ: یا اللہ! وہ تمام بھلائیاں جو آنحضرت ﷺ نے آپ سے مانگی ہیں وہ ہمیں عطا فرما۔

[2] فائدہ ۴۴: اس دعا میں یہ درخواست کی گئی ہے کہ: اے اللہ! مغفرت کے اَسباب اور نجات دینے والے کام کی توفیق عطا فرما۔ یہ دعا اللہ کی رحمت اور مغفرت کے حصول کا بہترین وسیلہ ہے۔

[3] فائدہ ۴۹: اس دُعا میں دل کو استقامت اور اللہ کی اطاعت پر پابند کرنے کی عظیم درخواست ہے۔ حرز جان بنانی چاہیے۔

[4] فائدہ ۵۰: یہ مختصر سی دُعا زندگی کے ہر موڑ پر کام آنے والی ہے۔ اِنسان ہر کام کرنے سے پہلے اللہ سے رہنمائی اور مضبوطی کی دُعا مانگتا ہے۔ مسنون دعاؤں میں سے اِس دعا کے پڑھنے کی کثرت اکابر کے معمولات میں شامل ہے۔

وَاجْعَلِ الْحَيٰوةَ زِيَادَةً لِّيْ فِيْ كُلِّ خَيْرٍ وَّاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِّيْ مِنْ كُلِّ شَرٍّ [1]

اور زندگی کو میرے حق میں ہر بھلائی میں ترقی بنا دے۔ اور موت کو میرے حق میں ہر برائی سے امن بنادے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ

یا اللہ! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحمت کر اور مجھے چین دے اور مجھے رزق دے۔ یا اللہ! میں تیری پناہ پکڑتا ہوں کم ہمتی سے

وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَ الْمَغْرَمِ وَالْمَأْثَمِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ

اور سستی سے اور بزدلی سے اور انتہائی کبرسنی سے اور قرضہ سے اور گناہ سے اور عذاب دوزخ سے

وَفِتْنَةِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰى

اور دوزخ کے فتنہ سے اور قبر کے فتنہ سے اور قبر کے عذاب سے اور مال داری کے بُرے فتنہ سے

وَ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا

اور محتاجی کے بُرے فتنہ سے اور مسیح دجال کے بُرے فتنہ سے اور زندگی

وَالْمَمَاتِ وَمِنَ الْقَسْوَةِ وَالْغَفْلَةِ وَالْعَيْلَةِ وَالذِّلَّةِ وَالْمَسْكَنَةِ وَالْكُفْرِ

وموت کے فتنہ سے اور سخت دلی سے اور غفلت سے اور تنگدستی سے اور ذلت سے اور بیچارگی سے اور کفر سے

وَالْفُسُوْقِ وَالشِّقَاقِ وَالسُّمْعَةِ وَالرِّيَآءِ وَمِنَ الصَّمَمِ وَالْبَكَمِ

اور فسق سے اور ضدی سے اور لوگوں کے سناوے سے اور دکھاوے سے اور بہرے پن سے اور گونگے پن سے

وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَسَيِّءِ الْاَسْقَامِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَمِنَ الْهَمِّ

اور جنون سے اور جذام سے اور بری بیماریوں سے اور بار قرضہ سے اور فکر سے

وَالْحُزْنِ وَالْبُخْلِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ وَمِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمُرِ

اور غم سے اور بخل سے اور لوگوں کے دباؤ سے اور اس سے کہ ناکارہ عمر تک پہنچوں

وَفِتْنَةِ الدُّنْيَا وَمِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ وَمِنْ نَّفْسٍ لَّا تَشْبَعُ

اور دنیا کے فتنہ سے اور اس علم سے جو نفع نہ دے، اور اس دل سے جس میں خشوع نہ ہو اور اس نفس سے جو سیر نہ

---

[1] فائدہ ۵۲: یہ دُعا جس میں دین کی حفاظت، دنیا کی حفاظت، آخرت کی درستگی اور زندگی کے تمام لمحات میں خیر وبھلائی کی دُعا اور موت کے وقت ہر شر و فتنے سے حفاظت کی دُعا ہے۔ نیز اس دعا میں مقصد زندگی کو یاد کرایا جا رہا ہے کہ: اے اللہ! ہماری زندگی کا ہر ہر لمحہ نیکیوں کے اضافہ کا باعث بنا۔ اِس دعا کا ایک ایک کلمہ ہماری دنیا اور آخرت کی بھلائی کا ضامن ہے۔

وَمِنْ دَعْوَةٍ لَّا يُسْتَجَابُ لَهَا [1]
اور اس دعا سے جو قبول نہ ہو۔

[1] ۔ فائدہ ۵۴: اِس دُعا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چالیس ناپسند چیزوں کو ذکر کیا ہے جن سے پناہ مانگی گئی ہے۔ مثلاً: اسستی، بزدلی، قرض، عذابِ قبر، کفر، غربت، گناہ، ہر قسم کی بیماری، غم وفکر وغیرہ۔ اِس حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہماری ایک ایک حاجت کو کس طرح بیان فرمایا ہے یہ دعائیں پتہ دے رہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ کوئی اور اِس طرح تعلیم نہیں دے سکتا۔

خطبہ مُناجاتِ مقبول

اِن دعاؤں کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ: ہر منزل سے پہلے خطبہ ذیل پڑھیں اور ہفتہ سے شروع کر کے ہر روز ایک منزل ترتیب وار پڑھ کر جمعہ کو ختم کیا کریں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

نَحْمَدُكَ يَا خَيْرَ مَأْمُوْلٍ وَ اَكْرَمَ مَسْؤُلٍ

ہم تیری تعریف بیان کرتے ہیں اے اُن سب سے بہتر! جن سے امید کی جا سکتی ہے اور اُن سب سے کریم تر

عَلٰى مَا عَلَّمْتَنَا مِنَ الْمُنَاجَاةِ الْمَقْبُوْلِ مِنْ قُرُبَاتٍ عِنْدَ اللّٰهِ

جن سے کچھ طلب کیا جا سکتا ہے کہ تو نے ہمیں مناجات مقبول سکھائی جو اللہ کے ہاں موجبِ قربت ہے

وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ فَصَلِّ عَلَيْهِ مَا اخْتَلَفَ الدَّبُوْرُ

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعائیں سکھائیں۔ اے اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر رحمت کامل نازل فرما جب تک کہ مغرب

وَالْقَبُوْلُ وَ انْشَعَبَتِ الْفُرُوْعُ مِنَ الْاُصُوْلِ ثُمَّ نَسْئَلُكَ

اور مشرق کی ہوائیں چلتی رہیں اور جڑوں سے شاخیں پھوٹتی رہیں، اِس کے بعد ہم تجھ سے وہ طلب کرتے ہیں

بِمَا سَنَقُوْلُ وَمِنَّا السُّؤَالُ وَمِنْكَ الْقُبُوْلُ

جو اَبھی (آگے) عرض کرتے ہیں کہ ہمارا کام طلب کرنا ہے اور تیرا کام عطا کرنا ہے۔

دوسری منزل بروز "اتوار"

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

رَبِّ اَعِنِّيْ وَلَا تُعِنْ عَلَيَّ وَانْصُرْنِيْ وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ وَامْكُرْ لِيْ وَلَا تَمْكُرْ عَلَيَّ

اے میرے رب! میری مدد کر اور میری مخالفت میں کسی کی مدد مت کر اور مجھے فتح دے اور کسی کو میرے اوپر غالب نہ کر اور میرے حق میں تدبیر کر اور

وَاهْدِنِيْ وَيَسِّرِ الْهُدٰى لِيْ وَانْصُرْنِيْ عَلٰى مَنْ بَغٰى عَلَيَّ رَبِّ اجْعَلْنِيْ

میرے مقابلہ میں کسی کی تدبیر نہ چلا اور مجھے ہدایت کر اور میرے لئے ہدایت کو آسان کردے اور مجھے مدد دے اس پر جو مجھ پر زیادتی کرے۔اے میرے رب! مجھے ایسا کردے کہ

لَكَ ذَكَّارًا لَّكَ شَكَّارًا لَّكَ رَهَّابًا لَّكَ مِطْوَاعًا لَّكَ مُطِيْعًا اِلَيْكَ مُخْبِتًا

میں تجھے بہت یاد کروں، تیرا بہت شکر ادا کروں، تجھ سے بہت ڈرا کروں، تیری بہت فرمانبرداری کروں، تیرا بہت مطیع رہوں،

اِلَيْكَ اَوَّاهًا مُّنِيْبًا رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِيْ وَاغْسِلْ حَوْبَتِيْ وَاَجِبْ دَعْوَتِيْ

تجھی سے سکون پانے والا رہوں، تیری طرف متوجہ اور رجوع ہونے والا رہوں اے میرے پروردگار! میری توبہ قبول کر اور میرے گناہ دھودے، اور میری دعا قبول کر

وَثَبِّتْ حُجَّتِيْ وَسَدِّدْ لِسَانِيْ وَاهْدِ قَلْبِيْ وَاسْلُلْ سَخِيْمَةَ صَدْرِيْ [1]

اور میری حجت قائم رکھ اور میری زبان درست رکھ اور میرے دل کو ہدایت پر رکھ، اور میرے سینہ کی کدورت کو نکال دے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَارْضَ عَنَّا وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَنَجِّنَا مِنَ النَّارِ

یا اللہ ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر اور ہم سے راضی ہو جا، اور ہمیں بہشت میں داخل کر اور ہمیں دوزخ سے بچا دے

وَاَصْلِحْ لَنَا شَأْنَنَا كُلَّهٗ [2] اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِنَا وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا

اور ہمارے حال سب درست کردے۔ یا اللہ ہمارے دلوں میں الفت دے اور ہمارے آپس کے تعلقات درست کردے،

١۔فائدہ ۵۵: اِس طویل دُعا میں یہ درخواست کی گئی ہے کہ: یا اللہ! میری مدد فرما اور جو مجھ پر ظلم وزیادتی کرے اُن سے میری حفاظت اور میری مدد فرما اور میری توبہ کو قبول فرما۔ گناہوں کو معاف فرما، میری زبان کو درست فرما، میرے دل کو ہدایت نصیب فرما اور میری دُعا کو قبول فرما۔ اور مجھے یہ توفیق عطا فرما کہ: مَیں تیرا ذکر کرتا رہوں اور تیرا شکر ادا کرتا رہوں۔

٢۔فائدہ ۵۶: دعائے مذکورہ میں بخشش رحم اور اللہ کی رضا اور خوشنودی کا سوال سکھایا جا رہا ہے اور آخر میں ایک عجیب مختصر کا سا جملہ جو ہر قاری کے ہر وقت وردِ زباں رہنا چاہئے "اَصْلِحْ لِيْ شَأْنِيْ كُلَّهٗ" جس کا معنی ہے: یا اللہ! ہمارے تمام اَحوال کو درست فرما۔

وَاهْدِنَا سُبُلَ السَّلَامِ وَنَجِّنَا مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ وَ جَنِّبْنَا الْفَوَاحِشَ
اور ہمیں سلامتی کے راستے دکھااور ہمیں اندھیروں سے نور کی طرف نکال۔ اور ہمیں بے حیائیوں سے
مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَبَارِكْ لَنَا فِيْٓ اَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَاوَقُلُوْبِنَا
جوان میں سے ظاہری ہوں اور باطنی ہوں الگ رکھ اور ہمیں برکت دے ہماری سماعتوں میں اور ہماری بینائیوں میں اور ہمارے دلوں میں
وَاَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّيّٰتِنَا وَتُبْ عَلَيْنَآ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ
اور ہماری بیویوں میں اور ہماری اولادوں میں اور ہماری توبہ قبول کر، بے شک تو ہی توبہ قبول کرنے والا
وَاجْعَلْنَا شَاكِرِيْنَ لِنِعْمَتِكَ مُثْنِيْنَ بِهَا قَابِلِيْهَا وَاَتِمَّهَا عَلَيْنَا[1]
مہربان ہے اور ہمیں اپنی نعمتوں کا شکر گذار اور ثنا خواں بنا، اور نعمتوں کے قابل بنا اور انہیں ہم پر پورا کر۔
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْأَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْاَمْرِ وَاَسْأَلُكَ عَزِيْمَةَ الرُّشْدِ
یا اللہ میں تجھ سے ثابت قدمی طلب کرتا ہوں امور (دین) میں اور تجھ سے اعلیٰ صلاحیت طلب کرتا ہوں
وَاَسْأَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَاَسْأَلُكَ لِسَانًا صَادِقًا
اور تجھ سے تیری نعمتوں کے شکریہ کی توفیق اور حسن عبادت چاہتا ہوں اور تجھ سے مانگتا ہوں سچی زبان
وَّ قَلْبًا سَلِيْمًا وَّ خُلُقًا مُّسْتَقِيْمًا وَّ اَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ
اور قلب سلیم اور اخلاق صحیح، اور تجھ سے وہ بھلائی مانگتا ہوں جس کو تو جانتا ہے
وَاَسْتَغْفِرُكَ مِمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ[2] اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ
اور اس گناہ کی معافی جس کو تو جانتا ہے۔ بے شک تو ہی ہر غائب کا حال جاننے والا ہے۔ یا اللہ مجھے بخش دے جو کچھ میں نے پہلے کیا

۱۔ فائدہ ۵۷: دُعائے مذکورہ مسلمانوں میں محبت اور اِصلاح پیدا کرنے کا اِکسیر نسخہ ہے اور اُس میں ظلمتوں کے دور کرنے اور نور کے حاصل کرنے کی دُعا ہے۔ یہ کلمات ہر وقت ورد زبان رہنے چاہیے۔ دعا مذکورہ میں یہ تعلیم دی جارہی ہے: اے اللہ! ہمارے گھر میں برکت، میاں بیوی اور اولاد میں ہر طرح کی خیر نصیب فرما اور ہماری آنکھوں، ہمارے کانوں اور دلوں کو بابرکت و منور فرما۔

۲۔ فائدہ ۵۸: دعائے مذکورہ میں یہ تعلیم دی جارہی ہے: یا اللہ! دین کے تمام کاموں میں ہمیں ثابت قدمی نصیب فرما اور اسی طرح سچی زبان سچا دل اور تیرا شکر اَدا کرنے کی اَعلیٰ صلاحیت طلب کرتا ہوں۔ اور یہ تعلیم دی جارہی ہے کہ: اے اللہ! جو نعمتیں تو نے مجھے عطا کی ہیں مجھے اُن کا شکر اَدا کرنے والا بنا اور سب سے بڑی دعا یہ تعلیم فرمائی کہ: یا اللہ! مجھے سچی زباں عطا فرما۔

مَا قَدَّمْتُ وَمَآ اَخَّرْتُ وَمَآ اَسْرَرْتُ وَمَآ اَعْلَنْتُ وَمَآ اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ

اور جو کچھ بعد میں نے پوشیدہ کیا اور جو کچھ علانیہ کیا اور اس کو بھی جو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔

اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا تَحُوْلُ بِهٖ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيْكَ

یا اللہ ہمیں اپنی خشیت سے اتنا حصہ دے کہ ہمارے اور گناہوں کے درمیان حائل ہو جائے۔

وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهٖ جَنَّتَكَ وَمِنَ الْيَقِيْنِ مَا تُهَوِّنُ بِهٖ عَلَيْنَا

اور اپنی اطاعت سے اتنا حصہ کہ تو ہمیں اس کے ذریعہ سے اپنی جنت میں پہنچا دے۔ اور یقین سے اتنا حصہ کہ اس سے تو ہم پر

مَصَآئِبَ الدُّنْيَا وَ مَتِّعْنَا بِاَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَآ اَحْيَيْتَنَا

دنیا کی مصیبتیں آسان کر دے اور کام کا رکھ ہماری سماعتیں اور ہماری بینائیاں اور ہماری قوت کو جب تک تو ہمیں زندہ رکھے

وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَأْرَنَا عَلٰى مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا

اور اس کی خیر کو ہمارے بعد باقی رکھنا اور ہمارا انتقام اس سے لے جو ہم پر ظلم کرے اور ہمیں اس پر

عَلٰى مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِيْبَتَنَا فِيْ دِيْنِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَآ

غلبہ دے جو ہم سے دشمنی کرے اور ہمارے دین میں ہمارے لئے مصیبت نہ ڈال، اور دنیا کو

اَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا غَايَةَ رَغْبَتِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا

ہمارا مقصودِ اعظم نہ بنا اور نہ ہماری معلومات کی انتہا اور نہ ہماری رغبت کی منزل مقصود، اور ہم پر اس کو حاکم نہ کر

مَنْ لَّا يَرْحَمُنَا ۱ اَللّٰهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَاَكْرِمْنَا وَلَا تُهِنَّا وَاَعْطِنَا

جو ہم پر نا مہربان ہو۔ یا اللہ ہمیں بڑھا، اور گھٹا مت اور ہمیں آبرو دے، اور ہمیں خوار نہ کر، اور ہمیں عطا کر،

وَلَا تَحْرِمْنَا وَاٰثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا وَاَرْضِنَا وَارْضَ عَنَّا

اور ہمیں محروم نہ رکھ، اور ہمیں بڑھائے رکھ اور دوسروں کو ہم پر نہ بڑھا، اور ہمیں خوش رکھ اور ہم سے خوش رہ۔

۱۔ فائدہ ۵۹: اِس دُعائے مذکورہ میں اللہ کے خوف اور ڈر کی حد بندی بیان فرمائی گئی ہے، اِس کا مفہوم یہ ہے: اے اللہ! صرف اتنا خوف عطا فرما جو ہمارے اور معصیتوں کے درمیان رکاوٹ بن جائے اور وہ نیکی عطا فرما جو ہمیں جنّت میں پہنچانے کا ذریعہ بن جائے۔ اور اپنی ذات کا ایسا سچا یقین عطا فرما کہ اُس کے بعد جو مصیبت بھی ہم پر آئے وہ ہمیں آسان معلوم ہو۔ نیز اس جامع دعا میں یہ تعلیم بھی دی گئی ہے کہ: اے اللہ! میرے دین کی حفاظت فرما اور ہمارے دین میں کوئی فتنہ اور مصیبت نہ ڈال اور دنیا کو ہمارا مقصد اور علم کی آخری حد نہ بنا اور جو شخص ہم پر ظلم اور زیادتی کرے تو ہماری طرف سے اُس سے اِنتقام لے لے اور جو ہم سے دشمنی کرے ہمیں اُس پر غالب رکھ اور ایسے شخص کو ہم پر حاکم نہ بنا جو بے رحم ہو یعنی ہم پر کسی ظالم حاکم کو مسلط نہ فرما۔

اَللّٰهُمَّ اَلْهِمْنِيْ رُشْدِيْ ۱ اَللّٰهُمَّ قِنِيْ شَرَّ نَفْسِيْ وَاعْزِمْ لِيْ عَلٰى رُشْدِ اَمْرِيْ
یا اللہ میرے دل میں ڈال دے میری سعادت۔ یا اللہ مجھے میرے نفس کی برائی سے محفوظ رکھ، اور مجھے میرے امور کی اصلاح کی ہمت دے۔
اَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْاَلُكَ
میں اللہ سے دنیا وآخرت دونوں میں عافیت مانگتا ہوں۔ یا اللہ میں تجھ سے توفیق چاہتا ہوں
فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ وَاَنْ تَغْفِرَ لِيْ
نیکیوں کے کرنے کی اور برائیوں کے چھوڑنے کی اور غریبوں کی محبت کی اور یہ کہ تو مجھے بخش دے
وَتَرْحَمَنِيْ وَاِذَآ اَرَدْتَّ بِقَوْمٍ فِتْنَةً فَتَوَفَّنِيْ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ
اور مجھ پر رحم کرے اور جب تو کسی جماعت پر بلا نازل کرنے کا ارادہ کرے تو مجھے اٹھالینا پہلے اس کے کہ میں اس بلا میں پڑوں، اور
وَّ اَسْاَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ يُّقَرِّبُ اِلٰى حُبِّكَ
میں تجھ سے تیری محبت مانگتا ہوں، اور اس شخص کی محبت (بھی) جو تجھ سے محبت رکھتا ہے اور اس عمل کی (بھی) محبت جو تیری محبت سے قریب کردے۔
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ نَّفْسِيْ وَاَهْلِيْ وَمِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ ۱
یا اللہ اپنی محبت مجھے پیاری کر دے میری جان سے اور میرے گھر والوں سے، اور سرد پانی سے بھی بڑھ کر۔
اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يَّنْفَعُنِيْ حُبُّهٗ عِنْدَكَ اَللّٰهُمَّ
یا اللہ مجھے اپنی محبت نصیب کر اور اس شخص کی بھی محبت جس کی محبت تیرے نزدیک میرے حق میں نافع ہو۔ یا اللہ!
فَكَمَا رَزَقْتَنِيْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِّيْ فِيْمَا تُحِبُّ ۲ اَللّٰهُمَّ
جس طرح تو نے مجھے وہ دیا ہے جو مجھے پسند ہے، اُسے میرا معین بھی اس کام میں بنا دے جو تجھے پسند ہے۔ یا اللہ!

۱۔ فائدہ ۶۱: یہ عظیم دُعا جو زندگی کے ہر موڑ پر راہنمائی اور ہدایت کا ذریعہ بنتی ہے۔ حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے اِس دُعا کے سلسلے میں عجیب بات اِرشاد فرمائی۔ فرمایا: مجھے عمر بھر یاد نہیں کہ کسی کام کے کرنے سے پہلے میں نے یہ دُعا نہ پڑھی ہو اور پھر فرمایا: مجھے عمر بھر یاد نہیں کہ میں نے یہ دُعا پڑھ کر کوئی فیصلہ کیا ہو اور مجھے پشیمانی ہوئی ہو۔

۲۔ فائدہ ۶۵: دعائے مذکورہ میں اللہ تعالیٰ کی محبت اور ہر اُس شخص کی محبت جو محبوب خدا ہو کا ذکر ہے۔ یا اللہ! ہمارے دل میں بھی ایسی محبت عطا فرما۔

۳۔ فائدہ ۶۶: اِسی طرح ہر وہ عمل جو تیری محبت کا ذریعہ بنے وہ بھی عطا فرما اور جو کچھ تو نے ہم کو دیا ہے وہ ہمیں پسند آجائے اور اُس کو ہمارا معین ومددگار بنادے اُن تمام کاموں میں جو تجھے پسند ہوں۔

وَمَا زَوَيْتَ عَنِّيْ مِمَّآ اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ فَرَاغًا لِّيْ فِيْمَا تُحِبُّ ۱
جو تو نے دور رکھا مجھ سے ان چیزوں میں سے جو مجھ کو پسند ہیں تو اسے میرے حق میں موجب فراغ بنا دے جو تجھے پسند ہیں۔
يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْأَلُكَ اِيْمَانًا لَّا يَرْتَدُّ
اے دلوں کے پلٹنے والے میرا دل اپنے دین پر مضبوط رکھ۔ یا اللہ! میں تجھ سے ایسا ایمان مانگتا ہوں کہ پھر نہ پھرے
وَنَعِيْمًا لَّا يَنْفَدُ وَمُرَافَقَةَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ ﷺ فِيْٓ اَعْلٰى دَرَجَةِ الْجَنَّةِ
اور ایسی نعمتیں کہ ختم نہ ہوں اور رفاقت اپنے نبی محمد ﷺ کی جنت کی اعلی ترین مقام
جَنَّةِ الْخُلْدِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْأَلُكَ صِحَّةً فِيْٓ اِيْمَانٍ وَّاِيْمَانًا فِيْ حُسْنِ خُلُقٍ
یعنی جنت خلد میں۔ یا اللہ! میں مانگتا ہوں تجھ سے تندرستی ایمان کے ساتھ اور ایمان حسن اخلاق کے ساتھ
وَّنَجَاحًا تُتْبِعُهٗ فَلَاحًا وَّرَحْمَةً مِّنْكَ وَعَافِيَةً وَّمَغْفِرَةً مِّنْكَ وَرِضْوَانًا
اور کامیابی جس کے پیچھے تو مجھے فلاح بھی دے، اور رحمت تیری طرف سے اور عافیت اور مغفرت تیری طرف سے اور تیری خوشنودی۔
اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِيْ بِمَا عَلَّمْتَنِيْ وَعَلِّمْنِيْ مَا يَنْفَعُنِيْ ۲ اَللّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبِ
یا اللہ! تو نے جو علم مجھے دیا ہے اس سے مجھے نفع دے اور مجھے وہ علم دے جو مجھے نفع دے۔ یا اللہ بوسیلہ اپنے عالم الغیب ہونے کے
وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ اَحْيِنِيْ مَا عَلِمْتَ الْحَيٰوةَ خَيْرًا لِّيْ وَ تَوَفَّنِيْٓ
اور مخلوق پر قادر ہونے کے مجھے زندہ رکھ جب تک تیرے علم میں زندگی میرے حق میں بہتر ہو اور مجھے اٹھا لینا
اِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِّيْ وَاَسْأَلُكَ خَشْيَتَكَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ
جب تیرے علم میں موت میرے حق میں بہتر ہو۔ اور میں مانگتا ہوں تجھ سے تیرا ڈر غائب وحاضر میں
وَكَلِمَةَ الْاِخْلَاصِ فِي الرِّضٰى وَالْغَضَبِ وَاَسْأَلُكَ نَعِيْمًا لَّا يَنْفَدُ
اور اخلاص کی بات حالت عیش وطیش میں اور تجھ سے ایسی نعمت مانگتا ہوں جو ختم نہ ہو

۱۔ فائدہ ۷۶: یہ دُعائے مسنون ہر مسلمان کے دل کی آواز ہے۔ میرے والد حضرت مفتی محمد حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ پیغمبر علیہ السلام کی دُعائیں پکار پکار کر یہ بتا رہی ہیں کہ یہ رسول اللہ ﷺ کے علاوہ کوئی بھی نہیں بتا سکتا۔ اس دُعا کا خلاصہ یہ ہے اے اللہ جو تو نے میری مرضی اور پسند کی دُعاؤں کو قبول فرمایا ہے تو ان کو ذریعہ بنا دے ان چیزوں کا جو تیری محبت کا ذریعہ بنتی ہیں۔ اور اے اللہ جو تو نے میری پسندیدہ دُعاؤں کو قبول نہیں کیا ہے تو اے اللہ میرے دل کو پھیر دے اس سے ان دُعاؤں کی طرف جو تجھے پسند ہیں۔

۲۔ فائدہ ۷۱: یہ دُعائے مسنون تعلیم دے رہی ہے کہ: اللہ سے وہ علم مانگا جائے جو نفع بخش اور کارآمد ہو۔

وَقُرَّةَ عَيْنٍ لَّا تَنْقَطِعُ وَاَسْأَلُكَ الرِّضَا بِالْقَضَآءِ وَبَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ

اور ایسی آنکھوں کی ٹھنڈک جو جاتی نہ رہے اور تجھ سے مانگتا ہوں تیرے حکم تکوینی پر رضا مند رہنا اور خوشی عیشی موت کے بعد

وَلَذَّةَ النَّظَرِ اِلٰى وَجْهِكَ وَالشَّوْقَ اِلٰى لِقَآئِكَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ ضَرَّآءَ مُضِرَّةٍ

اور تیرے دیدار کی لذت اور شوق تیری ملاقات کا اور تیری پناہ مانگتا ہوں ایذاء دینے والی مصیبت

وَّفِتْنَةٍ مُّضِلَّةٍ اَللّٰهُمَّ زَيِّنَّا بِزِيْنَةِ الْاِيْمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُّهْتَدِيْنَ [1]

اور گمراہ کرنے والی بلا سے اے اللہ ہمیں ایمان کی زینت سے آراستہ کردے اور ہمیں راہنماراہ یاب بنا دے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْۤ اَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهٖ عَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ

یا اللہ میں تجھ سے بھلائی مانگتا ہوں سب کی سب، فوری بھی اور دور کی بھی۔ اس میں سے بھی جس کا مجھے علم ہے

وَمَا لَمْ اَعْلَمْ [2] اَللّٰهُمَّ اِنِّيْۤ اَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ

اور جس کا مجھے علم نہیں ہے۔ یا اللہ! میں تجھ سے وہ سب بھلائی مانگتا ہوں جو تجھ سے تیرے بندہ اور تیرے نبی نے مانگی۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْۤ اَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ اِلَيْنَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ

یا اللہ! میں تجھ سے جنت مانگتا ہوں اور جو چیز بھی اس سے قریب کرنے والی ہو،قول سے ہو یا عمل سے۔

وَّ اَسْأَلُكَ اَنْ تَجْعَلَ كُلَّ قَضَآءٍ لِّيْ خَيْرًا وَاَسْأَلُكَ مَا قَضَيْتَ لِيْ

اور میں تجھ سے یہ مانگتا ہوں کہ اپنے ہر حکم تکوینی کو میرے حق میں بہتر کردے اور میں تجھ سے یہ مانگتا ہوں کہ جو کچھ تو

مِنْ اَمْرٍ اَنْ تَجْعَلَ عَاقِبَتَهٗ رُشْدًا [3] اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الْاُمُوْرِ كُلِّهَا

میرے حق میں جاری کرے،اس کے انجام کو سعادت بنا دے۔ یا اللہ ہمارا انجام تمام کاموں میں اچھا کر

۱۔فائدہ ۴۲: اِس دُعا میں یہ سبق دیا گیا ہے کہ: اِنسان کو موت کی تمنا نہیں کرنی چاہیے، البتہ اِس طرح دُعا مانگے: اے اللہ! جب تک میرے لیے زندگی بہتر ہے مجھے زندہ رکھ اور جب وفات بہتر ہو تو مجھے موت عطا فرما۔ ساتھ ہی اِس دعا کی تعلیم دی گئی جو بشریت کے عین تقاضہ کے مطابق ہے یعنی اے پروردگار! مجھے نعمت دینے کے بعد اُس کو بقا نصیب فرما اور یہ بھی فرمایا کہ: مجھے اپنے تمام اُحکام تکوینی پر راضی رہنے کی توفیق نصیب فرما۔ حسن خاتمہ کے حصول کی یہ بہترین دعا ہے۔

۲۔فائدہ ۴۳: اِس دُعائے مذکورہ میں ہر قسم کی خیر دور ہو یا نزدیک اس کی تعلیم دی گئی ہے۔ یہ مختصر مگر ایک عظیم دُعا ہے۔ جس میں ہر قسم کی خیر اور بھلائی کو طلب کیا گیا ہے۔

۳۔فائدہ ۴۴: اِس دعائے مذکورہ میں وہ سب خیر اور بھلائی مانگی گئی ہے، جو نبی کریم ﷺ نے اللہ سے مانگی۔ اور ساتھ ہی ہر اس قول اور عمل کا سوال کیا گیا ہے جو جنّت کے حصول کا ذریعہ ہے۔

وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ[1] اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ بِالْاِسْلَامِ قَآئِمًا

اور ہمیں دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے محفوظ رکھ۔ یا اللہ مجھے اسلام کے ساتھ قائم رکھ کھڑے ہوئے،

وَّاحْفَظْنِيْ بِالْاِسْلَامِ قَاعِدًا وَّ احْفَظْنِيْ بِالْاِسْلَامِ رَاقِدًا وَّلَا تُشْمِتْ

اور اسلام کے ساتھ قائم رکھ بیٹھے ہوئے۔ اور اسلام کے ساتھ قائم رکھ لیٹے ہوئے، اور مجھ پر طعنہ کا موقع نہ دے،

بِيْ عَدُوًّا وَّلَا حَاسِدًا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْۤ اَسْاَلُكَ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ خَزَآئِنُهٗ بِيَدِكَ

نہ کسی دشمن کو اور نہ کسی حاسد کو یا اللہ میں تجھ سے سب بھلائیاں مانگتا ہوں جن کے خزانے تیرے قبضہ قدرت میں ہیں۔

وَاَسْئَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ الَّذِيْ هُوَ بِيَدِكَ كُلِّهٖ[2] اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ لَنَا ذَنْبًا

اور تجھ سے وہ بھلائی بھی مانگتا ہوں جوتمام تر تیرے ہی قبضہ میں ہے۔ یا اللہ! ہمارا کوئی گناہ نہ چھوڑ

اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا دَيْنًا اِلَّا قَضَيْتَهٗ وَلَا حَاجَةً

جسے تو نہ بخش دے اور نہ کوئی تشویش جسے تو دور نہ کردے۔ اور نہ کوئی قرضہ ایسا جسے تو ادا نہ کردے اور نہ کوئی حاجت

مِّنْ حَوَآئِجِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا قَضَيْتَهَا يَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ[2]

دنیا اور آخرت کی حاجتوں میں سے ایسی جسے تو پوری نہ کردے،اے سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے۔

اَللّٰهُمَّ اَعِنَّا عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ[3] اَللّٰهُمَّ قَنِّعْنِيْ

یا اللہ! ہماری امداد کر اپنے ذکر اور اپنے شکر اور اپنے حسن عبادت کے باب میں۔ یا اللہ مجھے قناعت دے،

---

[1] ۔فائدہ ۷۵: یہ مسنون دُعا ہر انسان کو یاد رکھنی چاہیے، جس کا مفہوم یہ ہے کہ: اے اللہ! ہمارے تمام کاموں کا انجام بہتر فرما اور ہمیں دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے بچا۔

[2] ۔فائدہ ۷۶: اِس دعا میں دونوں جہاں کی خیر اور بھلائی طلب کر لی گئی ہے یعنی ہمیں اسلام کے ساتھ ہمیشہ قائم رکھ اور اسلام کے ساتھ ہی ہمارا خاتمہ نصیب فرما اور دشمنوں اور حاسدوں کے شر اور طعنے سے ہمیں بچا۔

[3] ۔فائدہ ۷۷: اِس دُعائے مذکورہ میں ہر قسم کے گناہوں کی معافی ہر قسم کی فکر و پریشانی سے نجات ہر قسم کے قرضے سے خلاصی اور مختصراً یہ کہ دنیا و آخرت کی تمام حوائج کو اُس میں لپیٹ لیا گیا ہے۔

[4] ۔فائدہ ۷۸: یہ دُعائے مسنون اکثر آنحضرت ﷺ فرض نماز کے بعد پڑھا کرتے تھے۔ جس کا مفہوم یہ ہے: یا اللہ! اپنے ذکر شکر اور عمدہ عبادت کی توفیق عطا فرما۔

بِمَا رَزَقْتَنِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَاخْلُفْ عَلٰى كُلِّ غَآئِبَةٍ لِّيْ بِخَيْرٍ[۱]

اس میں جو تو نے دیا اور اس میں میرے لئے برکت دے۔ اور ہر غیب چیز میں میرا نگراں رہ خیریت کے ساتھ۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْأَلُكَ عِيْشَةً نَّقِيَّةً وَّمِيْتَةً سَوِيَّةً وَّ مَرَدًّا غَيْرَ مَخْزِيٍّ

یا اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں زندگی پاکیزہ اور موت ڈھنگ کی اور ایسی مراجعت جس میں میرے لئے رسوائی

وَّ لَافَاضِحٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ ضَعِيْفٌ فَقَوِّ فِيْ رِضَاكَ ضُعْفِيْ وَخُذْ اِلَى الْخَيْرِ

اور فضیحت نہ ہو۔ یا اللہ میں کمزور ہوں پس اپنی مرضیات میں میرا ضعف اپنی قوت سے بدل دے اور کشاں کشاں مجھے خیر

بِنَاصِيَتِيْ وَاجْعَلِ الْاِسْلَامَ مُنْتَهٰى رِضَآئِيْ وَاِنِّيْ ذَلِيْلٌ فَاَعِزَّنِيْ

کی طرف لے جا، اور اسلام کو میری پسند کا منتہا بنا دے، میں ذلیل ہوں سو مجھے عزت دے

وَاِنِّيْ فَقِيْرٌ فَارْزُقْنِيْ[۲] اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْأَلُكَ خَيْرَ الْمَسْأَلَةِ وَخَيْرَ الدُّعَآءِ

اور میں محتاج ہوں سو مجھے رزق دے۔ یا اللہ میں تجھ سے ہی مانگتا ہوں بہترین سوال اور بہترین دعا

وَخَيْرَ النَّجَاحِ وَخَيْرَ الْعَمَلِ وَخَيْرَ الثَّوَابِ وَخَيْرَ الْحَيٰوةِ وَخَيْرَ الْمَمَاتِ

اور بہترین کامیابی اور بہترین عمل اور بہترین اجر، اور بہترین زندگی اور بہترین موت۔

وَثَبِّتْنِيْ وَثَقِّلْ مَوَازِيْنِيْ وَحَقِّقْ اِيْمَانِيْ وَارْفَعْ دَرَجَتِيْ وَ تَقَبَّلْ صَلَاتِيْ

اور مجھے ثابت قدم رکھ اور میری نیکیوں کا پلہ بھاری کر، اور میرے ایمان کو متحقق کر اور میرا درجہ بلند کر اور میری نماز کو قبول کر۔

وَ اَسْأَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْأَلُكَ

میں مانگتا ہوں تجھ سے جنت کے بلند درجے آمین۔ یا اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں

فَوَاتِحَ الْخَيْرِ وَخَوَاتِمَهٗ وَجَوَامِعَهٗ وَاَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ وَظَاهِرَهٗ وَبَاطِنَهٗ

خیر کی ابتدا بھی اور انتہا بھی، اور خیر کی جامع چیزیں اور خیر کا اول بھی اور خیر کا آخر بھی اور خیر کا ظاہر اور خیر کا باطن۔

۱۔ فائدہ ۷۹: اِس دُعائے مسنونہ میں رزق میں قناعت کی دُعا کی تلقین کی جارہی ہے حرص وطمع اور مال ودولت کو اکٹھا کرنے میں مست لوگوں کے لیے یہ دُعا مفید ہے۔

۲۔ فائدہ ۸۱: اِس دعائے مسنونہ میں اِنسان اپنی بے بسی، اپنے ضعف کا واسطہ دے کر یہ عرض کررہا ہے کہ: اے اللہ! تو میری بے بسی کو دیکھ اور اپنی خاص فضل وکرم سے مجھے خیر کی طرف لے جا۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡأَلُكَ خَیۡرَ مَاۤ اٰتِیۡ وَخَیۡرَ مَاۤ اَفۡعَلُ وَخَیۡرَ مَاۤ اَعۡمَلُ
یا اللہ! میں تجھ سے خیر مانگتا ہوں اپنے ہر اس کام میں جسے اعضاء سے کروں یا دل سے کروں
وَخَیۡرَ مَا بَطَنَ وَ خَیۡرَ مَا ظَھَرَ اَللّٰھُمَّ اجۡعَلۡ اَوۡسَعَ رِزۡقِكَ عَلَیَّ
اور اس کی بھی خیر جو پوشیدہ ہے اور علانیہ ہے۔ یا اللہ میرا رزق خوب فراخ کر دینا
عِنۡدَ كِبَرِ سِنِّیۡ وَانۡقِطَاعِ عُمُرِیۡ وَاجۡعَلۡ خَیۡرَ عُمُرِیۡ اٰخِرَهٗ
میرے بڑھاپے میں میری عمر کے ختم ہونے کے وقت۔ اور میری عمر کا بہترین حصہ اس کا آخری حصہ کرنا
وَخَیۡرَ عَمَلِیۡ خَوَاتِیۡمَهٗ وَخَیۡرَ اَیَّامِیۡ یَوۡمَ اَلۡقَاكَ فِیۡهِ یَا وَلِیَّ الۡاِسۡلَامِ
اور میرا بہترین عمل میرا آخر ترین عمل کرنا اور میرا بہترین دن وہ کرنا جس میں تجھ سے ملوں۔ اے اسلام
وَ اَهۡلِهٖ ثَبِّتۡنِیۡ بِهٖ حَتّٰی اَلۡقَاكَ اَسۡأَلُكَ غِنَایَ وَ غِنَا مَوۡلَایَ
اور اہل اسلام کے مددگار! مجھے ثابت قدم رکھ اسلام پر یہاں تک کہ میں تجھ سے ملوں۔ میں تجھ سے طلب کرتا ہوں اپنی اور اپنے متعلقین کی سیر چشمی۔
اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِكَ مِنۡ سُوۡٓءِ الۡعُمُرِ وَفِتۡنَةِ الصَّدۡرِ وَاَعُوۡذُ بِعِزَّتِكَ
یا اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں بُری عمر سے اور دل کے فتنہ سے۔ تیری پناہ مانگتا ہوں بہ واسطہ تیری عزت کے
لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنۡتَ اَنۡ تُضِلَّنِیۡ وَمِنۡ جُھۡدِ الۡبَلَاۤءِ وَدَرَكِ الشَّقَآءِ وَسُوۡٓءِ الۡقَضَآءِ
کہ کوئی معبود نہیں سوا تیرے اس سے کہ تو مجھے گمراہ کر دے اور بلا کی سختیوں سے اور بدقسمتی کے حصول سے اور بری تقدیر سے
وَشَمَاتَةِ الۡاَعۡدَآءِ وَمِنۡ شَرِّ مَا عَمِلۡتُ وَمِنۡ شَرِّ مَالَمۡ اَعۡمَلۡ
اور دشمنوں کے طعنہ سے اور کام کی برائی سے جو میں نے کیا اور ہر اس کام کی برائی سے جسے میں نے نہیں کیا
وَمِنۡ شَرِّ مَا عَلِمۡتُ وَمِنۡ شَرِّ مَا لَمۡ اَعۡلَمۡ وَمِنۡ زَوَالِ نِعۡمَتِكَ
اور اس چیز کی برائی سے جو مجھے معلوم ہے اور اس چیز کی برائی سے جو مجھے معلوم نہیں اور تیری نعمت کے جاتے رہنے سے

۱۔ فائدہ ۸۲: دعائے مذکورہ میں درخواست کی گئی ہے کہ: اے اللہ! میدان حشر میں میزان عدل پر جب نیکیاں تولی جائیں تو نیکیوں کا پلڑا وزنی فرما۔ اور یہ درخواست کی گئی کہ: یا اللہ! میرے ایمان کو مضبوط فرما، نمازوں کو قبول فرما اور میرا آغاز بھی خیر کے ساتھ اور میرا انجام بھی خیر پر فرما۔

۲۔ فائدہ ۸۳: اِس دُعائے مذکورہ میں یہ تعلیم دی جارہی ہے کہ: بڑھاپا جس میں آدمی کے اَعضاء کمزور پڑ جاتے ہیں اور زندگی کے آخری لمحات میں رزق کی وسعت اور کشادگی کی دُعا تعلیم فرما کر ہماری کمزوری اور بے کسی کے لیے سہارا فرما دیا ہے۔ اور ساتھ ہی درخواست کی گئی کہ: اے اللہ! جس دن آپ سے ملاقات ہو وہ میری زندگی کا بہترین دن اور کامیابی والا دن بنا۔

وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيعِ سَخَطِكَ وَمِنْ شَرِّ سَمْعِي

اور تیرے امن کے پلٹ جانے سے اور تیرے عذاب کے آجانے سے اور تیری ناخوشی سے اور اپنی شنوائی کی خرابی سے

وَمِنْ شَرِّ بَصَرِي وَمِنْ شَرِّ لِسَانِي وَمِنْ شَرِّ قَلْبِي وَمِنْ شَرِّ مَنِيِّي وَمِنَ الْفَاقَةِ

اور اپنی بینائی کی خرابی سے اور اپنی زبان کی خرابی سے اور اپنے دل کی خرابی سے اور اپنی منی کی خرابی سے اور فاقہ سے

وَمِنْ أَنْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ وَمِنَ الْهَدْمِ وَمِنَ التَّرَدِّي وَمِنَ الْغَرَقِ وَالْحَرَقِ

اوراس سے کہ میں کسی پر زیادتی کروں یا کوئی مجھ پر زیادتی کرے اور کسی چیز کا اوپر گر جانے سے اور میرا کسی پر گر پڑنے سے اور ڈوب جانے سے اور جل جانے سے

وَأَنْ يَتَخَبَّطَنِيَ الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَمِنْ أَنْ أَمُوتَ فِي سَبِيلِكَ مُدْبِرًا

اور اس سے کہ شیطان مجھے موت کے وقت گڑبڑ میں ڈال دے اور اس سے کہ میں جہاد سے بھاگتا ہوا مروں

وَّأَنْ أَمُوتَ لَدِيغًا[1]

اور اس سے کہ میں جانور کے ڈسنے سے مروں۔

[1] ۔ فائدہ ۸۵: اِس دُعا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے تیس (۳۰) تکلیفوں کا ذکر فرما کر ہمیں ہر قسم کی بلا اور مصیبت سے بچنے اور اللہ کی حفاظت میں آنے کا عظیم نسخہ عطا فرما دیا ہے۔ مثلاً: بلا کی مشقت، بدبختی، دشمنوں کے طعنے، گمراہی، نعمتوں کے زوال، عافیت کے پلٹنے، فاقہ وغیرہ سے پناہ کی تعلیم دی جارہی ہے اور سب سے بڑھ کر موت کے وقت شیطان کے مکر اور چالاکی سے حفاظت کی دُعا سکھائی جارہی ہے۔ اِس دعا میں تیس ایسی مصیبتوں و بلاؤں اور پریشانیوں کا نام لے کر ہمیں سکھلایا جارہا ہے کہ اِس طرح دعا مانگیں اور اُن مصیبتوں سے بچنے کے لیے کیسی پاکیزہ تعلیم دی جارہی ہے۔ قربان جائیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے، ہماری ایک ایک تکلیف کا ذکر فرما کر ہمیں سکھایا جارہا ہے کہ: اِس طرح اللہ سے دعا مانگو۔

خطبہ مُناجاتِ مقبول

اِن دعاؤں کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ: ہر منزل سے پہلے خطبہ ذیل پڑھیں اور ہفتہ سے شروع کر کے ہر روز ایک منزل ترتیب وار پڑھ کر جمعہ کو ختم کیا کریں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے
نَحْمَدُكَ يَا خَيْرَ مَأْمُوْلٍ وَ اَكْرَمَ مَسْؤُلٍ
ہم تیری تعریف بیان کرتے ہیں اے اُن سب سے بہتر ! جن سے امید کی جا سکتی ہے اور اُن سب سے کریم تر
عَلٰى مَا عَلَّمْتَنَا مِنَ الْمُنَاجَاةِ الْمَقْبُوْلِ مِنْ قُرُبَاتٍ عِنْدَ اللهِ
جن سے کچھ طلب کیا جا سکتا ہے کہ تو نے ہمیں مناجات مقبول سکھائی جو اللہ کے ہاں موجبِ قربت ہے
وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ فَصَلِّ عَلَيْهِ مَا اخْتَلَفَ الدَّبُوْرُ
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعائیں سکھائیں۔ اے اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر رحمت کامل نازل فرما جب تک کہ مغرب
وَالْقَبُوْلُ وَ انْشَعَبَتِ الْفُرُوْعُ مِنَ الْاُصُوْلِ ثُمَّ نَسْئَلُكَ
اور مشرق کی ہوائیں چلتی رہیں اور جڑوں سے شاخیں پھوٹتی رہیں، اِس کے بعد ہم تجھ سے وہ طلب کرتے ہیں
بِمَا سَنَقُوْلُ وَمِنَّا السُّؤَالُ وَمِنْكَ الْقُبُوْلُ
جو اَبھی (آگے) عرض کرتے ہیں کہ ہمارا کام طلب کرنا ہے اور تیرا کام عطا کرنا ہے۔

تیسری منزل بروز "پیر"

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ صَبُوْرًا وَّاجْعَلْنِیْ شَكُوْرًا وَّ اجْعَلْنِیْ فِیْ عَیْنِیْ صَغِیْرًا

یا اللہ مجھے بڑا صبر والا بنادے اور مجھے بڑا شکر والا بنادے اور مجھے میری نظر میں چھوٹا بنادے

وَّ فِیْۤ اَعْیُنِ النَّاسِ كَبِیْرًا[1] اَللّٰهُمَّ ضَعْ فِیْۤ اَرْضِنَا بَرَكَتَهَا وَزِیْنَتَهَا وَسَكَنَهَا

اور دوسروں کی نظر میں بڑا بنا دے۔ یا اللہ ہمارے ملک میں برکت رکھ دے اور شادابی رکھ دے اور امن رکھ دے

وَلَا تَحْرِمْنِیْ بَرَكَةَ مَاۤ اَعْطَیْتَنِیْ وَلَا تَفْتِنِّیْ فِیْمَاۤ حَرَمْتَنِیْ اَللّٰهُمَّ

اور جو کچھ تو نے مجھے دیا ہے اس کی برکت سے مجھے محروم نہ رکھ اور جس چیز سے تو نے مجھے محروم رکھا اس میں مجھے فتنہ میں نہ ڈال۔ یا اللہ!

اَحْسَنْتَ خَلْقِیْ فَاَحْسِنْ خُلُقِیْ وَاَذْهِبْ غَیْظَ قَلْبِیْ وَاَجِرْنِیْ مِنْ مُّضِلَّاتِ

تو نے میری صورت اچھی بنائی تو میری سیرت بھی اچھی کر دے اور میرے دل کی تنگی دور کردے، اور گمراہ کرنے والے

الْفِتَنِ مَاۤ اَحْیَیْتَنَا[2] اَللّٰهُمَّ لَقِّنِیْ حُجَّةَ الْاِیْمَانِ عِنْدَ الْمَمَاتِ[3] رَبِّ اَسْاَلُكَ

فتنوں سے مجھے بچائے رکھ جب تک تو ہمیں زندہ رکھے۔ یا اللہ مجھے موت کے وقت حجت ایمان تلقین کردے۔ اے میرے رب! میں تجھ سے

خَیْرَ مَا فِیْ هٰذَا الْیَوْمِ وَ خَیْرَ مَا بَعْدَهٗ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْۤ اَسْاَلُكَ خَیْرَ هٰذَا الْیَوْمِ

اس چیز کی بھلائی مانگتا ہوں جو آج کے دن میں ہو اور جو اس کے بعد ہو۔ یا اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں بھلائی آج کے دن کی

---

[1] فائدہ ۸۶: اس دُعائے مسنونہ میں یہ تعلیم دی جارہی ہے کہ اے اللہ مجھے میری نظر میں چھوٹا اور لوگوں کی نظر میں بڑا بنادے۔ جس سے یہ سبق دیا جارہا ہے کہ انسان اپنے آپ کو اپنی نگاہ میں کبھی بڑا نہ سمجھے اور ساتھ ہی یہ سبق دیا جارہا ہے کہ دوسروں کی نگاہ میں اپنے آپ کو ذلیل نہ کرے۔ اس کے پڑھنے والے کیلئے بشارت ہے کہ وہ دنیا میں لوگوں کے سامنے رسوا نہ ہوگا۔

[2] فائدہ ۸۸: یہ دُعائے مسنونہ آئینہ دیکھتے وقت پڑھنا مسنون ہے مفہوم کتنا پیارا ہے کہ اے اللہ آپ نے میری صورت اچھی بنائی ہے میرے اخلاق بھی اچھے بنا۔

[3] فائدہ ۸۹: یہ مختصر دعا ہر وقت ورد زبان رہنی چاہیے جس کا مفہوم یہ ہے کہ اے اللہ موت کے وقت مجھے ایمان اور کلمہ طیبہ نصیب فرما۔

وَفَتْحَهٗ وَنَصْرَهٗ وَنُوْرَهٗ وَبَرَكَتَهٗ وَهُدَاهُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْأَلُكَ الْعَفْوَ
اور اس کی فتح اور اس کی ظفر اور اس کا نور اور اس کی برکت اور اس کی ہدایت۔ یا اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں معافی
وَالْعَافِيَةَ فِیْ دِيْنِیْ وَدُنْيَایَ وَاَهْلِیْ وَمَالِیْ اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَتِیْ وَاٰمِنْ رَوْعَتِیْ
اور امن اپنے دین میں اور اپنی دنیا میں اور اپنے اہل و مال میں۔ یا اللہ میرا عیب ڈھانپ دے اور خوف کو امن سے بدل دے۔
اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِیْ مِنْ بَيْنِ يَدَیَّ وَمِنْ خَلْفِیْ وَعَنْ يَّمِيْنِیْ وَعَنْ شِمَالِیْ
یا اللہ میری حفاظت کر میرے آگے سے اور پیچھے سے اور میرے داہنے سے اور میرے بائیں سے
وَمِنْ فَوْقِیْ وَاَعُوْذُ بِعَظَمَتِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِیْ[1] يَا حَیُّ يَا قَيُّوْمُ
اور میرے اوپر سے۔ اور میں تیری عظمت کے واسطہ سے پناہ چاہتا ہوں کہ ناگہاں اپنے نیچے سے پکڑ لیا جاؤں۔ یا حیّ یا قیوّم!
بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ اَصْلِحْ لِیْ شَأْنِیْ كُلَّهٗ وَلَا تَكِلْنِیْٓ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَةَ عَيْنٍ[2]
میں تیری رحمت کے واسطہ سے تجھ سے فریاد کرتا ہوں کہ درست کر دے میرے سارے حال کو اور مجھے میرے نفس کی طرف ایک لحہ کے لئے بھی نہ سونپ۔
اَسْأَلُكَ بِنُوْرِ وَجْهِكَ الَّذِیْٓ اَشْرَقَتْ لَهُ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَبِكُلِّ حَقٍّ
میں تجھ سے مانگتا ہوں تیرے چہرے کے نور کے واسطہ سے جس سے روشن ہیں آسمان وزمین اور ہر اس حق کے واسطہ سے
هُوَ لَكَ وَبِحَقِّ السَّآئِلِيْنَ عَلَيْكَ اَنْ تُقِيْلَنِیْ وَاَنْ تُجِيْرَنِیْ مِنَ النَّارِ
جو تیرا ہے، اور اس حق کے واسطہ سے جو مانگنے والے کو تجھ پر ہے، کہ تو مجھ سے درگذر کرے اور یہ کہ مجھے پناہ دے دوزخ سے
بِقُدْرَتِكَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَوَّلَ هٰذَا النَّهَارِ صَلَاحًا وَّ اَوْسَطَهٗ فَلَاحًا
اپنی قدرت سے یا اللہ آج کے دن کے اول حصہ کو میرے حق میں بہتر بنادے اور درمیانی حصہ کو فلاح

۱۔ فائدہ ۹۲: یہ دُعا آنحضرت ﷺ نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے بار بار سوال کرنے پر تلقین فرمائی اور فرمایا کہ یہ وہ مختصر اور عظیم دُعا ہے کہ جس کی یہ دُعا قبول ہوگئی اس کو دونوں جہاں کی راحتیں نصیب ہوگئی۔ مفہوم اس دُعا کا یہ ہے اے اللہ میں سوال کرتا ہوں معافی کا اور دین و دنیا میں عافیت کا۔

۲۔ فائدہ ۹۳: دعائے مذکورہ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ آنحضرت ﷺ کثرت سے اس کی تلاوت فرماتے ہمارے اساتذہ اور مشائخ نے اس دعا کی کثرت کو مصیبت اور پریشانی کے دور کرنے کے لئے اکسیر نسخہ فرمایا۔

وَّاٰخِرَهٗ نَجَاحًا اَسْاَلُكَ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ [1]

اور اس کے آخری حصہ کو کامیابی۔ میں تجھ سے دنیا اور آخرت دونوں کی بھلائی چاہتا ہوں اے سب سے بڑے مہربان۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَاخْسِئْ شَيْطَانِیْ وَفُكَّ رِهَانِیْ وَ ثَقِّلْ مِيْزَانِیْ

یا اللہ! میرے گناہ بخش دے اور میرے شیطان کو دور کر دے اور میرا بند کھول دے اور بھاری کر دے میرا پلہ

وَاجْعَلْنِیْ فِی النَّدِيِّ الْاَعْلٰی اَللّٰهُمَّ قِنِیْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ [1]

اور مجھے طبقہ اعلیٰ میں شمار کر دے۔ یا اللہ مجھے اپنے عذاب سے بچا دینا جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائیو۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَآ اَظَلَّتْ وَ رَبَّ الْاَرَضِيْنَ وَمَآ اَقَلَّتْ

یا اللہ پروردگار ساتوں آسمانوں کے اور ہر اس چیز کے جس پر ان کا سایہ ہے اور اے رب زمینوں کے اور جسے وہ ہیں اٹھائے ہوئے

وَرَبَّ الشَّيَاطِيْنَ وَمَآ اَضَلَّتْ كُنْ لِّیْ جَارًا مِّنْ شَرِّ خَلْقِكَ اَجْمَعِيْنَ

اور اے رب شیطانوں کے اور جس کو انہوں نے گمراہ کیا ہے۔ میرے نگہبان رہیو تمام مخلوق کی برائی سے۔

اَنْ يَّفْرُطَ عَلَیَّ اَحَدٌ مِّنْهُمْ اَوْ اَنْ يَّطْغٰی عَزَّ جَارُكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ [2]

اس سے کہ مجھ پر ظلم کرے کوئی ان میں سے یا تعدی کرے۔ محفوظ تیرا ہی پناہ دیا ہوا ہے اور بابرکت ہے تیرا نام

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ لَا شَرِيْكَ لَكَ سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِیْ

کوئی معبود نہیں ہے سوا تیرے، کوئی تیرا شریک نہیں ہے۔ پاک ہے تو یا اللہ میں تجھ سے ہر گناہ کی معافی چاہتا ہوں

وَ اَسْاَلُكَ رَحْمَتَكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ وَبَارِكْ لِیْ

اور تجھ سے تیری رحمت طلب کرتا ہوں۔ یا اللہ میرے گناہ بخش دے اور مجھے میرے گھر میں وسعت دے اور مجھے میرے

---

[1]۔ فائدہ ۹۵: دعائے مذکورہ کے مفہوم پر ذرا غور کریں کہ اس میں صبح، دوپہر، شام کی تمام بھلائیاں مانگی جا رہی ہیں اور آخر میں خلاصہ کہ اے ارحم الراحمین دنیا اور آخرت کی تمام بھلائیاں ہمیں عطا فرما۔

[2]۔ فائدہ ۹۷: یہ دعا آخرت کے عذاب سے بچاؤ کا بہترین وسیلہ ہے۔

[3]۔ فائدہ ۹۸: اس دعا میں ساتوں آسمان اور زمینوں کا واسطہ دے کر عجیب درخواست تعلیم دی جا رہی ہے کہ اے اللہ مجھے اپنی تمام مخلوق کی شرارتوں سے محفوظ فرما تاکہ مجھ پر کوئی ظلم یا زیادتی نہ کرے بڑا بابرکت تیرا نام ہے۔

فِيْ رِزْقِيْ[۱] اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ

رزق میں برکت دے۔ یا اللہ مجھے کر دے بہت توبہ کرنے والوں میں سے اور مجھے بہت پاک صاف لوگوں میں کر دے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَعَافِنِيْ، اِهْدِنِيْ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ

یا اللہ مجھے بخش دے اور مجھے ہدایت دے اور مجھے رزق دے اور مجھے عافیت دے اور جس چیز کے حق ہونے میں اختلاف ہو

مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِكَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّ فِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا

اس میں مجھے اپنے حکم سے راہ صواب دکھا دے۔ یا اللہ نور کر دے میرے دل میں اور نور کر دے میری بینائی میں

وَّفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّعَنْ يَّمِيْنِيْ نُوْرًا وَّ عَنْ شِمَالِيْ نُوْرًا وَّمِنْ خَلْفِيْ نُوْرًا

اور نور کر دے میری شنوائی میں اور نور کر دے میری داہنی طرف اور نور کر دے میری بائیں طرف اور نور کر دے میرے پیچھے

وَّ مِنْ اَمَامِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ لِّيْ نُوْرًا وَّ فِيْ عَصَبِيْ نُوْرًا وَّ فِيْ لَحْمِيْ نُوْرًا

اور نور کر دے میرے سامنے اور میرے لئے ایک خاص نور کر دے اور نور کر دے میرے پٹھوں میں اور نور کر دے میرے گوشت میں

وَّ فِيْ دَمِيْ نُوْرًا وَّ فِيْ شَعْرِيْ نُوْرًا وَّ فِيْ بَشَرِيْ نُوْرًا وَّ فِيْ لِسَانِيْ نُوْرًا

اور نور کر دے میرے خون میں اور نور کر دے میرے بالوں میں اور نور کر دے میری جلد میں اور نور کر دے میری زبان میں

وَّاجْعَلْ فِيْ نَفْسِيْ نُوْرًا وَّ اَعْظِمْ لِيْ نُوْرًا وَّ اجْعَلْنِيْ نُوْرًا

اور نور کر دے میری جان میں اور مجھے نور عظیم دے اور مجھے سراپا نور کر دے

وَّاجْعَلْ مِنْ فَوْقِيْ نُوْرًا وَّ مِنْ تَحْتِيْ نُوْرًا اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِيْ نُوْرًا[۲]

اور میرے اوپر نور عطا کردے۔ اور میرے نیچے نور کردے اے اللہ مجھے نور عطا کر دے

۱۔فائدہ ۱۰۰: اس دعائے مذکورہ میں عجیب دعا سکھائی گئی کہ میرے گناہوں کو معاف فرما اور میرے گھر کو وسیع اور کشادہ فرما اور میرے رزق میں برکت اور خیر عطا فرما۔ موجودہ فتنوں کے دور میں وَوَسِّعْ لِيْ فِيْ دَارِيْ دعا کا مفہوم ذہن میں رکھئے اس میں یہ سبق دیا جا رہا ہے کہ فتنوں سے بچاؤ کے لئے گھر کی چار دیواری سے باہر بلا ضرورت نہ نکلا جائے۔

۲۔فائدہ ۱۰۳: یہ دُعائے مسنونہ آنحضرت ﷺ صبح کے وقت پڑھا کرتے تھے۔ اس قدر پیارے پیارے کلمات ہیں کہ جس میں یہ دُعا مانگی جارہی ہے یا اللہ دل میں نور آنکھوں میں نور کانوں میں نور دائیں بائیں اوپر نیچے گوشت خون ہر چیز میں نور ہی نور کا سوال کیا گیا ہے۔ اور قرآنی دعاؤں میں اس نور کی دعا کو شامل کیا گیا ہے۔

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لَنَآ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَسَهِّلْ لَنَآ اَبْوَابَ رِزْقِكَ[1]
یا اللہ ہم پر کھول دے دروازے اپنی رحمت کے اور اپنے رزق کے دروازے ہمارے لئے آسان کر دے۔
اَللّٰهُمَّ اعْصِمْنِيْ مِنَ الشَّيْطَانِ[1] اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ
یا اللہ مجھے شیطان سے محفوظ رکھ۔ یا اللہ میں تجھ سے تیرے (فضل وکرم) کا طالب ہوں۔
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ خَطَايَايَ وَذُنُوْبِيْ كُلَّهَا اَللّٰهُمَّ اَنْعِشْنِيْ وَاَحْيِنِيْ
یا اللہ میری کل خطائیں اور قصور بخش دے یا اللہ مجھے رفعت دے اور مجھے زندہ رکھ
وَارْزُقْنِيْ وَاهْدِنِيْ لِصَالِحِ الْاَعْمَالِ وَالْاَخْلَاقِ اِنَّهٗ لَا يَهْدِيْ لِصَالِحِهَا
اور مجھے رزق دے اور مجھے اچھے اعمال واخلاق کی طرف ہدایت دے، بے شک نہ خوش اعمالیوں کی طرف کوئی رہبری کرتا ہے
وَلَا يَصْرِفُ سَيِّئَهَآ اِلَّآ اَنْتَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْاَلُكَ رِزْقًا طَيِّبًا وَّ عِلْمًا نَّافِعًا
اور نہ بداعمالیوں سے کوئی بچاتا ہے سوا تیرے۔ یا اللہ میں تجھ سے رزق پاکیزہ طلب کرتا ہوں اور علم کارآمد
وَّ عَمَلًا مُّتَقَبَّلًا[1] اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ نَاصِيَتِيْ بِيَدِكَ
اور عمل مقبول۔ یا اللہ میں بندہ ہوں تیرا، اور بیٹا ہوں تیرے بندہ کا، اور بیٹا ہوں تیری بندی کا، ہمہ تن تیرے قبضہ میں ہوں،
مَاضٍ فِيَّ حُكْمُكَ عَدْلٌ فِيَّ قَضَآؤُكَ اَسْاَلُكَ بِكُلِّ اِسْمٍ هُوَ لَكَ
نافذ ہے میرے بارے میں تیرا حکم۔ عین عدل ہے میرے باب میں تیرا فیصلہ۔ میں تجھ سے ہر اس اسم کے واسطہ سے
سَمَّيْتَ بِهٖ نَفْسَكَ اَوْ اَنْزَلْتَهٗ فِيْ كِتَابِكَ اَوْ عَلَّمْتَهٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ
جس سے تو نے اپنی ذات کو موصوف کیا ہے یا اس کو اتارا ہے اپنی کتاب میں یا اسے بتایا ہے کسی کو اپنی مخلوق میں سے

[1] فائدہ ۱۰۴: اس دُعا میں رحمت کے دروازوں کے کھولنے کا سوال اور رزق کے دروازوں کے آسان کرنے کی درخواست تعلیم فرما کر ہمیں یہ حکم دیا گیا ہے کہ دنیا اور اس کے حصول کے لئے اللہ سے سوال موجب اجر وثواب ہے اور یہی دُعا مسجد میں داخلے کے وقت پڑھی جاتی ہے۔ اور ساتھ ہی یہ درخواست کی جا رہی ہے کہ رزق کے تمام دروازوں کو ہمارے لئے آسان فرما دے۔

۲۔ فائدہ ۱۰۵: یہ مختصر سی آدھی لائن کی دُعا موجودہ فتنے کے دور میں جہاں شیطان نے ہر چہار طرف سے ہم پر اور ہمارے اہل وعیال پر حملہ کیا ہے اور ہمارے ایمان کو تباہ وبرباد کرنے کی سازشیں ہمارے گھروں میں داخل ہو چکی ہیں اس پرفتن حالات میں یہ دُعا ہماری حفاظت کا کام دے گی۔ یہ دعا اپنے اہل وعیال کو ورد زبان رکھنی چاہیے۔

۳۔ فائدہ ۱۰۸: یہ دُعائے مسنونہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ میں آب زم زم نوش فرمانے کے بعد پڑھی تھی۔ کیسی پیاری دُعا ہے کہ جس میں پاکیزہ رزق کارآمد علم اور مقبول عمل کی درخواست کی گئی ہے۔

اَوِ اسۡتَأۡثَرۡتَ بِهٖ فِيۡ عِلۡمِ الۡغَيۡبِ عِنۡدَكَ اَنۡ تَجۡعَلَ الۡقُرۡاٰنَ الۡعَظِيۡمَ

یا اپنے پاس اسے غیب ہی میں رہنے دیا ہے، یہ کہ میں درخواست کرتا ہوں کہ قرآن عظیم کو

رَبِيۡعَ قَلۡبِيۡ وَنُوۡرَ بَصَرِيۡ وَجِلَآءَ حُزۡنِيۡ وَذَهَابَ هَمِّيۡ[1] اَللّٰهُمَّ اِلٰهَ جِبۡرَئِيۡلَ

میرے دل کی بہار بنادے اور میری آنکھ کا نور اور میرے غم کی کشائش، اور میری تشویش کا دفعیہ۔ یا اللہ! معبود جبرائیل علیہ السلام کے،

وَمِيۡكَآئِيۡلَ وَاِسۡرَافِيۡلَ وَاِلٰهَ اِبۡرَاهِيۡمَ وَاِسۡمٰعِيۡلَ وَ اِسۡحٰقَ

اور میکائیل علیہ السلام کے اور اسرافیل علیہ السلام کے اور معبود ابراہیم علیہ السلام کے اور اسماعیل علیہ السلام کے اور اسحٰق علیہ السلام کے

عَافِنِيۡ وَلَا تُسَلِّطَنَّ اَحَدًا مِّنۡ خَلۡقِكَ عَلَيَّ بِشَيۡءٍ لَّا طَاقَةَ لِيۡ بِهٖ[2]

مجھے عافیت دے اور میرے اوپر اپنی مخلوق میں سے کسی کو ایسی چیز کے ساتھ مسلط نہ کر دے جس کی برداشت مجھ میں نہ ہو۔

اَللّٰهُمَّ اكۡفِنِيۡ بِحَلَالِكَ عَنۡ حَرَامِكَ وَاَغۡنِنِيۡ بِفَضۡلِكَ عَمَّنۡ سِوَاكَ[3]

یا اللہ مجھے اپنا حلال رزق دے کر حرام روزی سے بچالے اور اپنے فضل وکرم سے مجھے اپنے ماسوا سے بے نیاز کر دے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَسۡمَعُ كَلَامِيۡ وَتَرٰى مَكَانِيۡ وَتَعۡلَمُ سِرِّيۡ وَعَلَانِيَتِيۡ

یا اللہ تو میری بات کو سنتا ہے اور میری جگہ کو دیکھتا ہے اور جانتا ہے میرے پوشیدہ اور ظاہر کو۔

لَا يَخۡفٰى عَلَيۡكَ شَيۡءٌ مِّنۡ اَمۡرِيۡ وَاَنَا الۡبَآئِسُ الۡفَقِيۡرُ الۡمُسۡتَغِيۡثُ

تجھ سے میری کوئی بات چھپی نہیں رہ سکتی اور میں مصیبت زدہ ہوں، محتاج ہوں، فریادی ہوں،

الۡمُسۡتَجِيۡرُ الۡوَجِلُ الۡمُشۡفِقُ الۡمُعۡتَرِفُ بِذَنۡبِيۡ اَسۡأَلُكَ مَسۡأَلَةَ الۡمِسۡكِيۡنِ

پناہ جو ہوں، ترساں ہوں، ہراساں ہوں اقراری ہوں معترف ہوں گناہوں کا، سوال کرتا ہوں جیسے بے کس سوال کرتے ہیں۔

---

[1]۔فائدہ ۱۰۹: یہ طویل دُعا جس میں اپنی عبدیت کا واسطہ دے کر درخواست کی جا رہی ہے اے اللہ اس قرآن عظیم کو ہمارے دل کی بہار، آنکھوں کا نور، ہر غم اور فکر کی دوری کا سبب بنادے۔

[2]۔فائدہ ۱۱۰: اس دُعا میں حضرت جبرئیل علیہ السلام، میکائیل علیہ السلام، اسرافیل علیہ السلام اور ابراہیم علیہ السلام، اسماعیل علیہ السلام اور اسحٰق علیہ السلام کے نام لے کر ان کے خدا کا واسطہ دے کر یہ عجیب دُعا طلب کی جا رہی ہے اے اللہ عافیت نصیب فرما اور اپنی مخلوق میں سے ایسے شخص کو مجھ پر مسلط نہ فرمانا کہ جس کی برداشت اور طاقت مجھ میں نہ ہو۔

[3]۔فائدہ ۱۱۱: یہ دُعا موجودہ حالات میں قرض میں دبے ہوئے اور پسے ہوئے لوگوں کے لئے اکسیر نسخہ ہے۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو عطا فرمایا ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ اے اللہ مجھے رزق حلال میں کفایت عطا فرما اور اپنے ماسوا سے مجھے بے پروا کر دے۔

وَاَبْتَهِلُ اِلَيْكَ ابْتِهَالَ الْمُذْنِبِ الذَّلِيْلِ وَاَدْعُوْكَ دُعَآءَ الْخَآئِفِ الضَّرِيْرِ

اور تیرے آگے گڑگڑاتا ہوں، جیسے گنہگار ذلیل وخوار گڑگڑاتا ہے۔اور تجھ سے طلب کرتا ہوں جیسے خوف زدہ آفت رسیدہ طلب کرتا ہے

وَدُعَآءَ مَنْ خَضَعَتْ لَكَ رَقَبَتُهٗ وَفَاضَتْ لَكَ عَبْرَتُهٗ وَذَلَّ لَكَ جِسْمُهٗ

اور جیسے وہ شخص طلب کرتا ہے جس کی گردن تیرے سامنے جھکی ہوئی ہو اور اس کے آنسو بہہ رہے ہوں، اور تن بدن سے وہ تیرے آگے فروتنی کئے ہوئے ہو

وَرَغِمَ لَكَ اَنْفُهٗ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِيْ بِدُعَآئِكَ شَقِيًّا وَّ كُنْ بِيْ رَءُوْفًا رَّحِيْمًا

اور اپنی ناک تیرے سامنے رگڑ رہا ہو۔ یا اللہ تو مجھے اپنے سے دعا مانگنے میں ناکام نہ رکھ، اور میرے حق میں بڑا مہربان نہایت رحیم ہوجا!

يَا خَيْرَ الْمَسْئُوْلِيْنَ وَيَا خَيْرَ الْمُعْطِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ اَشْكُوْ ضُعْفَ قُوَّتِيْ

اے سب مانگے جانے والوں سے بہتر! اے سب دینے والوں سے بہتر! یا اللہ میں تجھی سے شکوہ کرتا ہوں اپنے ضعف قوت کا

وَقِلَّةَ حِيْلَتِيْ وَهَوَانِيْ عَلَى النَّاسِ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اِلٰى مَنْ تَكِلُنِيْٓ

اور اپنی کم سامانی کا اور لوگوں کی نظر میں اپنی کم وقعتی کا اے سب سے بڑھ کر رحم کرنیوالے! تو مجھے کس کے سپرد کرتا ہے!

اِلٰى عَدُوٍّ يَّتَجَهَّمُنِيْ اَمْ اِلٰى قَرِيْبٍ مَّلَّكْتَهٗٓ اَمْرِيْٓ اِنْ لَّمْ تَكُنْ سَاخِطًا عَلَيَّ

آیا کسی دشمن کے جو مجھے دبائے! یا کسی دوست کے قبضہ میں میرے سب کام دے رہا ہے! تو اگر مجھ سے ناخوش نہ ہو

فَلَآ اُبَالِيْ غَيْرَ اَنَّ عَافِيَتَكَ اَوْسَعُ لِيْ[1] اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ قُلُوْبًا اَوَّاهَةً

تو مجھے ان میں سے کسی چیز کی پرواہ نہیں ہے۔ پھر بھی تیرا دیا ہوا امن ہی میرے لئے زیادہ گنجائش رکھتا ہے۔ یا اللہ ہم تجھ سے ایسے دل مانگتے ہیں جو بہت تاثر قبول کرنیوالے ہوں،

مُّخْبِتَةً مُّنِيْبَةً فِيْ سَبِيْلِكَ[2] اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْأَلُكَ اِيْمَانًا يُّبَاشِرُ قَلْبِيْ

بہت عاجزی، بہت رجوع کرنے والے ہوں تیری راہ میں۔ یا اللہ میں تجھ سے وہ ایمان مانگتا ہوں جو میرے دل میں پیوست ہوجائے

وَيَقِيْنًا صَادِقًا حَتّٰٓى اَعْلَمَ اَنَّهٗ لَا يُصِيْبُنِيْٓ اِلَّا مَا كَتَبْتَ لِيْ

اور وہ یقین پختہ جس سے میں سمجھ لوں کہ مجھ تک کوئی چیز نہیں پہنچ سکتی مگر وہی جو تو میرے لئے لکھ چکا ہے

۱۔ فائدہ ۱۱۲: یہ طویل دُعا اپنے اَندر عجیب مفہوم رکھتی ہے جس میں اِنسان اپنے آپ کو اللہ کی بارگاہ میں اس طرح پیش کرتا ہے کہ اے اللہ میرا کوئی کام آپ سے پوشیدہ نہیں۔ میں مصیبت زدہ ہوں، محتاج ہوں، فریادی ہوں، پناہ تلاش کر رہا ہوں، خوف زدہ حراساں ہوں۔ اپنے گناہوں کا اقراری مجرم ہوں یہ ایک بے کس کا سوال اور ایک رو رو کر دُعا پیش کر رہا ہوں۔ اے اللہ تو مجھے ان دعاؤں میں ناکام نامراد نہ فرمانا۔

۲۔ فائدہ ۱۱۳: یہ دُعائے مسنونہ طائف کے میدان میں جو آنحضرت ﷺ کی زندگی کا سب سے زیادہ تکلیف دہ اور پریشان کن وقت تھا۔ اُن تمام پریشانیوں کا واسطہ دے کر حضور ﷺ نے یہ درخواست کی: اے اللہ! اگر میری اُن تکالیف و پریشانی میں آپ کی رضا اور خوشنودی ہے تو مجھے اُس کی کچھ پرواہ نہیں اور اے اللہ! میری یہ درخواست ہے کہ: آپ مجھے امن وچین عطا فرما دیں۔

وَرِضًى مِّنَ الْمَعِيشَةِ بِمَا قَسَمْتَ لِيْ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَالَّذِيْ تَقُوْلُ
اور اس چیز پر رضا مندی جو تو نے معاش میں سے میرے حصہ میں کر دی ہے۔ یا اللہ تیرے واسطے کل تعریف ہے جیسی کہ تو فرماتا ہے
وَخَيْرًا مِّمَّا نَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ مُّنْكَرَاتِ الْاَخْلَاقِ وَالْاَعْمَالِ
اور اس سے بڑھ کر جو ہم کہتے ہیں۔ یا اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں ناپسندیدہ اخلاق سے اور اعمال سے
وَالْاَهْوَاۤءِ وَ الْاَدْوَاۤءِ نَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ ﷺ
اور نفسانی خواہشوں سے اور بیماریوں سے اور ہم تیری پناہ میں آتے ہیں ہر اس چیز سے جس سے تیرے نبی محمد ﷺ نے پناہ مانگی ہے
وَمِنْ جَارِ السُّوْٓءِ فِيْ دَارِ الْمُقَامَةِ فَاِنَّ جَارَ الْبَادِيَةِ يَتَحَوَّلُ وَغَلَبَةِ الْعَدُوِّ
اور مستقل قیامگاہ میں برے پڑوسی سے اس لئے کہ سفر کا ساتھی تو چل ہی دیتا ہے۔ اور دشمن کے غلبہ سے،
وَ شَمَاتَةِ الْاَعْدَاۤءِ وَمِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّهٗ بِئْسَ الضَّجِيْعُ وَمِنَ الْخِيَانَةِ
اور دشمنوں کے طعنہ سے اور بھوک سے کہ وہ بری ہمخواب ہے، اور خیانت سے کہ
فَبِئْسَتِ الْبِطَانَةُ وَاَنْ نَّرْجِعَ عَلٰٓى اَعْقَابِنَآ اَوْ نُفْتَنَ عَنْ دِيْنِنَا
وہ بری ہمراز ہے اور اس سے کہ ہم پچھلے پیروں لوٹ جائیں۔ یا فتنہ میں پڑ کر الگ ہوجائیں دین سے
وَمِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَ مِنْ يَّوْمِ السُّوْٓءِ وَمِنْ لَّيْلَةِ السُّوْٓءِ
اور سارے فتنوں سے جو ظاہری ہوں یا باطنی ہوں اور برے دن سے اور بری رات سے
وَ مِنْ سَاعَةِ السُّوْٓءِ وَمِنْ صَاحِبِ السُّوْٓءِ[1]
اور بری گھڑی سے اور برے ساتھی سے۔

[1]۔ فائدہ ۱۱۶: اِس دُعائے مسنونہ میں ناپسندیدہ اَخلاق اور اَعمال اور برے پڑوسی سے پناہ مانگ کر ایک عظیم سبق سکھا دیا اور دشمن کے غلبہ اور اُن تمام فتنوں سے جو ظاہری ہوں یا باطنی ہوں اُن سے بھی پناہ مانگنے کا سبق سکھایا جا رہا ہے۔ دعائے مذکورہ میں اَعمال اور اَخلاق کی درستگی کا سوال سکھایا جا رہا ہے اور ساتھ ہی یہ سبق پڑھایا جا رہا کہ: ہر اُس برائی سے میں پناہ مانگتا ہوں جس سے نبی ﷺ نے پناہ مانگی ہے۔ اور یہ بھی تعلیم دی جا رہی ہے کہ: اے اللہ! ہمیں ظاہری اور باطنی فتنوں سے محفوظ فرما۔ نیز برے دن بری رات اور بری گھڑی اور برے ساتھی سے محفوظ فرما آمین۔ اِس دعا کو بغور پڑھیں اور اپنے ماحول کا جائزہ لیں کہ کس طرح آنحضرت ﷺ نے ہمیں ایسی پیاری دعائیں سکھلا کر ہماری حاجات اور ضروریات کا کس قدر لحاظ فرمایا ہے۔

خطبہ مُناجاتِ مقبول

اِن دعاؤں کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ: ہر منزل سے پہلے خطبہ ذیل پڑھیں اور ہفتہ سے شروع کر کے ہر روز ایک منزل ترتیب وار پڑھ کر جمعہ کو ختم کیا کریں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے
نَحۡمَدُكَ يَا خَيۡرَ مَأۡمُوۡلٍ وَّ اَكۡرَمَ مَسۡؤُلٍ
ہم تیری تعریف بیان کرتے ہیں اے اُن سب سے بہتر !جن سے امید کی جا سکتی ہے اور اُن سب سے کریم تر
عَلٰى مَا عَلَّمۡتَنَا مِنَ الۡمُنَاجَاةِ الۡمَقۡبُوۡلِ مِنۡ قُرُبَاتٍ عِنۡدَ اللّٰهِ
جن سے کچھ طلب کیا جا سکتا ہے کہ تو نے ہمیں مناجات مقبول سکھائی جو اللہ کے ہاں موجبِ قربت ہے
وَصَلَوٰتِ الرَّسُوۡلِ فَصَلِّ عَلَيۡهِ مَا اخۡتَلَفَ الدَّبُوۡرُ
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دعائیں سکھائیں۔ اے اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر رحمت کامل نازل فرما جب تک کہ مغرب
وَالۡقَبُوۡلُ وَ انۡشَعَبَتِ الۡفُرُوۡعُ مِنَ الۡاُصُوۡلِ ثُمَّ نَسۡئَلُكَ
اور مشرق کی ہوائیں چلتی رہیں اور جڑوں سے شاخیں پھوٹتی رہیں، اِس کے بعد ہم تجھ سے وہ طلب کرتے ہیں
بِمَا سَنَقُوۡلُ وَمِنَّا السُّؤَالُ وَمِنۡكَ الۡقُبُوۡلُ
جو اَبھی (آگے) عرض کرتے ہیں کہ ہمارا کام طلب کرنا ہے اور تیرا کام عطا کرنا ہے۔

چوتھی منزل بروز "منگل"

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اَللّٰهُمَّ لَكَ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ وَاِلَيْكَ مَاٰبِيْ وَلَكَ رَبِّ تُرَاثِيْ [1]

یا اللہ! تیرے ہی لیے ہے میری نماز اور میری عبادت اور میرا جینا اور میرا مرنا اور تیری ہی طرف ہے میرا رجوع اور تیرا ہی ہے جو کچھ میں چھوڑ جاؤں گا۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَجِيْءُ بِهِ الرِّيَاحُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ اُعَظِّمُ شُكْرَكَ

یا اللہ! میں تجھ سے بھلائی مانگتا ہوں اُن چیزون کی جنہیں ہوائیں لاتی ہیں۔ یا اللہ! مجھے ایسا کردے کہ تیرا بڑا شکر کروں

وَاُكْثِرُ ذِكْرَكَ وَاَتَّبِعُ نَصِيْحَتَكَ وَاَحْفَظُ وَصِيَّتَكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّ قُلُوْبَنَا

اور تیرا ذکر بہت کرتا رہوں اور تیری نصیحتوں کو مانتا رہوں اور تیری ہدایتوں کو یاد رکھوں۔ یا اللہ! ہمارے دل

وَنَوَاصِيَنَا وَجَوَارِحَنَا بِيَدِكَ لَمْ تُمَلِّكْنَا مِنْهَا شَيْئًا فَاِذَا فَعَلْتَ

اور ہم خود سرتاپا اور ہمارے اعضا تیرے ہی قبضہ میں ہیں تو نے ہمیں ان میں سے کسی چیز پر اختیار نہیں دیا پس! جب تو نے ہمارے ساتھ

ذٰلِكَ بِنَا فَكُنْ اَنْتَ وَلِيَّنَا وَاهْدِنَآ اِلٰى سَوَآءِ السَّبِيْلِ [2] اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ

یہ کیا ہے تو تو ہی ہمارا مددگار رہیو، اور ہمیں سیدھی راہ دکھائے رہیو۔ یا اللہ! اپنی محبت کو

اَحَبَّ الْاَشْيَآءِ اِلَيَّ وَاجْعَلْ خَشْيَتَكَ اَخْوَفَ الْاَشْيَآءِ عِنْدِيْ

میرے لیے تمام چیزوں سے محبوب تر اور اپنے ڈرکو میرے لیے تمام چیزوں سے خوفناک تر بنادے

وَاقْطَعْ عَنِّيْ حَاجَاتِ الدُّنْيَا بِالشَّوْقِ اِلٰى لِقَآئِكَ وَاِذَآ اَقْرَرْتَ اَعْيُنَ

اور مجھے اپنی ملاقات کا شوق دے کر دنیا کی حاجتیں مجھ سے قطع کر دے۔ اور جہاں تو نے

١۔ فائدہ ١١٧: اِس دُعائے مذکورہ میں یہ عظیم درس دیا جارہا ہے کہ: ہماری نمازیں ہماری قربانیاں بلکہ ہماری زندگی کی تمام تر عبادتیں اور عادتیں اللہ ہی کی رضا کی نیت سے ہونی چاہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طریقہ ایسا بیان فرمادیا کہ: ذرا سا زاویۂ نگاہ درست کرلیا جائے تو ہمارا کھانا پینا، سونا جاگنا، رونا ہنسنا عبادت بنادیا گیا ہے۔

٢۔ فائدہ ١١٩: اِس دُعا میں درخواست کی گئی کہ: یا اللہ! میں تیرا شکر گزار بندہ بنوں کثرت سے تیرا ذکر کروں۔ تیری نصیحتیں مانوں اور تیری ہدایتوں کو مانوں۔ یا اللہ! ہمارے دل اور ہمارے تمام اعضاء آپ کے قبضے میں ہیں۔ ہماری آپ سے درخواست ہے کہ: آپ ہمارے محافظ بنیں اور ہمیں سیدھی راہ دکھائیں۔

اَهْلِ الدُّنْيَا مِنْ دُنْيَاهُمْ فَاَقْرِرْ عَيْنِيْ مِنْ عِبَادَتِكَ[1] اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْأَلُكَ
دنیا والوں کی آنکھیں اُن کی دنیا سے ٹھنڈی کر رکھی ہیں میری آنکھ ٹھنڈی رکھ اپنی عبادت سے یا اللہ! میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں
الصِّحَّةَ وَالْعِفَّةَ وَ الْاَمَانَةَ وَحُسْنَ الْخُلُقِ وَالرِّضٰى بِالْقَدَرِ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ
تندرستی کی اور پاک بازی کی اور امانت کی اور حسن خلق کی اور تقدیر پر راضی رہنے کی۔ یا اللہ! تیری تعریف ہے
شُكْرًا وَّ لَكَ الْمَنُّ فَضْلًا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْأَلُكَ التَّوْفِيْقَ لِمَحَآبِّكَ
شکر کے ساتھ اور تیرا ہی حصہ ہے فضل وکرم کے ساتھ ہر طرح اِحسان کرنا، یا اللہ !میں تجھ سے توفیق طلب کرتا ہوں
مِنَ الْاَعْمَالِ وَصِدْقَ التَّوَكُّلِ عَلَيْكَ وَحُسْنَ الظَّنِّ بِكَ[2] اَللّٰهُمَّ افْتَحْ
اعمال کی جو تجھے پسند ہوں اور تجھ پر سچے توکل کی اور تیرے ساتھ نیک گمان رکھنے کی۔ یا اللہ!
مَسَامِعَ قَلْبِيْ لِذِكْرِكَ وَارْزُقْنِيْ طَاعَتَكَ وَطَاعَةَ رَسُوْلِكَ وَعَمَلًا بِكِتَابِكَ
میرے دل کے کان اپنے ذکر کے لیے کھول دے اور مجھے نصیب کر فرما نبرداری اپنی اور فرمانبرداری اپنے رسول ﷺ کی اور عمل تیری کتاب پر۔
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْٓ اَخْشَاكَ كَاَنِّيْٓ اَرَاكَ اَبَدًا حَتّٰٓى اَلْقَاكَ وَاَسْعِدْنِيْ بِتَقْوَاكَ
یا اللہ! مجھے ایسا کر دے کہ میں تجھ سے ڈرا کروں گویا میں تجھے دیکھتا رہتا ہوں یہاں تک کہ تجھ سے آملوں اور مجھے تقوٰی سے سعادت دے
وَلَا تُشْقِنِيْ بِمَعْصِيَتِكَ[3] اَللّٰهُمَّ الْطُفْ بِيْ فِيْ تَيْسِيْرِ كُلِّ عَسِيْرٍ فَاِنَّ تَيْسِيْرَ
اور مجھے شقی نہ بنا اپنی معصیت سے۔ یا اللہ! ہر دشوار کو آسان کر کے مجھ پر فضل وکرم کر دے تیرے لیے
كُلِّ عَسِيْرٍ عَلَيْكَ يَسِيْرٌ وَّ اَسْأَلُكَ الْيُسْرَ وَالْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ
ہر دشواری کو آسان کر دینا آسان ہی ہے۔ اور میں تجھ سے دنیا وآخرت دونوں ہی میں سہولت اور معافی کی درخواست کرتا ہوں۔

۲۔ فائدہ ۱۲۱: یہ مختصر سی عجیب وغریب دُعا ہے جس میں صحت، امانت، حسن خلق اور تقدیر پر راضی رہنے کی درخواست کی جارہی ہے۔

۳۔ فائدہ ۱۲۴: دُعائے مذکورہ میں عجیب انداز سے یہ درخواست کی گئی ہے کہ: یا اللہ! میرے دل میں اپنی فکر اور خشیت ڈال دیجئے اِس طرح کہ گویا میں ہر وقت آپ کو دیکھتا ہوں اور مجھے تقوٰی کی سعادت نصیب فرما اور آخر میں یہ درخواست کہ: اے اللہ! مجھے اپنی نافرمانی کی وجہ سے شقی اور بد بخت نہ فرما۔

اَللّٰهُمَّ اعْفُ عَنِّيْ فَاِنَّكَ عَفُوٌّ كَرِيْمٌ ' اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِيْ مِنَ النِّفَاقِ
یا اللہ! مجھ سے درگزر کر۔ تو تو بڑا معاف کرنے والا بڑا رحم کرنے والا ہے۔ یا اللہ! میرے دل کو نفاق سے پاک کر دے
وَعَمَلِيْ مِنَ الرِّيَآءِ وَلِسَانِيْ مِنَ الْكَذِبِ وَعَيْنِيْ مِنَ الْخِيَانَةِ
اور میرے عمل کو ریا سے، اور میری زبان کو جھوٹ سے اور میری آنکھ کو خیانت سے
فَاِنَّكَ تَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ ' اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ
تجھ پر تو روشن ہیں آنکھوں کی چوریاں بھی، اور جو کچھ دل چھپائے رکھتے ہیں وہ بھی۔ یا اللہ!
عَيْنَيْنِ هَطَّالَتَيْنِ تَسْقِيَانِ الْقَلْبَ بِذُرُوْفِ الدَّمْعِ مِنْ خَشْيَتِكَ
مجھے برسنے والی آنکھیں نصیب کر جو دل کو تیری خشیت کی بنا پر بہتے ہوئے آنسوؤں سے سیراب کردیں
قَبْلَ اَنْ تَكُوْنَ الدُّمُوْعُ دَمًا وَّ الْاَضْرَاسُ جَمْرًا اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ قُدْرَتِكَ
بغیر اِس کے کہ آنسو خون ہو جائیں اور کچلیاں انگارے بن جائیں۔ یا اللہ! مجھے امن چین دے اپنی قدرت سے
وَاَدْخِلْنِيْ فِيْ رَحْمَتِكَ وَاقْضِ اَجَلِيْ فِيْ طَاعَتِكَ وَاخْتِمْ لِيْ بِخَيْرِ عَمَلِيْ
اور مجھے اپنی رحمت میں داخل کردے اور میری عمر اپنی اطاعت میں گذار دے اور میرا خاتمہ میرے بہترین عمل پر کر
وَاجْعَلْ ثَوَابَهُ الْجَنَّةَ اَللّٰهُمَّ فَارِجَ الْهَمِّ كَاشِفَ الْغَمِّ مُجِيْبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّيْنَ
اور اس کی جزا جنّت دے۔ یا اللہ! فکر کے دور کرنے والے غم کے زائل کرنے والے، بے قراروں کی دعا کے قبول کرنے والے،
رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِيْمَهُمَآ اَنْتَ تَرْحَمُنِيْ فَارْحَمْنِيْ بِرَحْمَةٍ
دنیا کے رحمٰن اور رحیم، مجھ پر تو ہی رحم کرے گا، تو میرے اوپر ایسی رحمت کر کہ تو اس کی بنا پر مجھے اپنے سوا

۲۔ فائدہ ۱۲۶: اِس دُعا کو بار بار پڑھیئے کہ جس میں دل کا نفاق، ریا، جھوٹ اور آنکھ کی خیانت اور دل میں چھپے ہوئے گناہوں کی تطہیر اور صفائی کی درخواست کی جارہی ہے۔

تُغْنِيْنِيْ بِهَا عَنْ رَّحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ[1] اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْأَلُكَ مِنْ فُجَآءَةِ الْخَيْرِ

ہر ایک کی رحمت سے مستغنی کردے۔ یا اللہ! میں تجھ سے مانگتا ہوں بھلائی غیر متوقع

وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فُجَآءَةِ الشَّرِّ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ

اور تیری پناہ نا گہانی برائی سے، یا اللہ! تیرا ہی نام سلام ہے اور تجھی سے سلامتی کی ابتداء ہے

وَاِلَيْكَ يَعُوْدُ السَّلَامُ اَسْأَلُكَ يَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اَنْ تَسْتَجِيْبَ لَنَا

اور تیری ہی طرف ہر سلامتی لوٹتی ہے۔ اے صاحب عزّت وجلال میں تجھ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ تو ہمارے حق میں

دَعْوَتَنَا وَاَنْ تُعْطِيَنَا رَغْبَتَنَا وَاَنْ تُغْنِيَنَا عَمَّنْ اَغْنَيْتَهٗ عَنَّا مِنْ خَلْقِكَ[1]

ہماری دعا قبول کرلے اور تو ہماری خواہشیں پوری کردے اور تو نے اپنی مخلوق میں سے جن کو جس سے غنی کردیا ہے، ان سے ہم کو بھی غنی کردے۔

اَللّٰهُمَّ خِرْلِيْ وَاخْتَرْلِيْ[2] اَللّٰهُمَّ اَرْضِنِيْ بِقَضَآئِكَ وَبَارِكْ لِيْ فِيْ مَا قُدِّرَ لِيْ

یا اللہ! تو ہی میرے لیے (چیزوں کو) چھانٹ لے اور پسند کرلے۔ یا اللہ! مجھے اپنی مشیت پر راضی رکھ اور جو کچھ میرے لیے مقدر کردیا گیا ہے اُس میں مجھے برکت دے

حَتّٰى لَآ اُحِبَّ تَعْجِيْلَ مَآ اَخَّرْتَ وَلَا تَأْخِيْرَ مَا عَجَّلْتَ اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ

تا کہ جو چیز تو نے دیر میں رکھی ہے اس کے لیے میں جلدی نہ چاہوں اور جو چیز تو نے جلد رکھی ہے اس میں میں دیر نہ چاہوں۔ یا اللہ! عیش

اِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَةِ[3] اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مِسْكِيْنًا وَّ اَمِتْنِيْ مِسْكِيْنًا

تو بس آخرت کا ہے اُس کے سوا کوئی عیش نہیں۔ یا اللہ! مجھے خاکسار بنا کر زندہ رکھ اور خاکساری ہی کی حالت میں موت لا

۲۔ فائدہ ۱۳۱: دُعائے مذکورہ میں اللہ کی صفت ذوالجلالِ والاکرام کا واسطہ دے کر درخواست کی جارہی ہے: اے اللہ! ہماری دُعا کو قبول کرلے اور ہمارے مقاصد ہمیں عطا فرمادے اور ہمیں اپنی مخلوق سے مستغنی کردے۔

۳۔ فائدہ ۱۳۲: اِس دُعا کو احادیث میں مختصر استخارہ سے تعبیر کیا گیا ہے، اُس میں سائل بن کر یہ درخواست کی جارہی ہے کہ: اے اللہ! جس میں خیر ہو میرے لئے وہ عطا فرما اور میرے لئے جس میں خیر و بھلائی ہو وہ منتخب فرما۔

۴۔ فائدہ ۱۳۴: اِس دُعا میں ایک عجیب حقیقت کو بیان کیا گیا ہے، اللہ تعالیٰ اِس کا مفہوم ہمارے دلوں میں رچادے۔ جس میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ: عیش تو صرف آخرت کا عیش ہے۔ یہ دنیا کا عیش بھی کوئی عیش ہے؟ اگر ساری دنیا کی دولت بھی کسی کو مل جائے وہ کتنے دن کا عیش ہے۔ حضرت مجذوب رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب کہا ہے ؎

عیش دنیا کے ہیں کتنے دن کے لئے — کھو نہ جنّت کے مزے اُن کے لئے

یہ کیا اے دل تو بس پھر یوں سمجھ — تو نے ناداں گل دیے تنکے لئے

وَّاحْشُرْنِيْ فِيْ زُمْرَةِ الْمَسَاكِيْنِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ الَّذِيْنَ اِذَآ اَحْسَنُوْا

اور خاکساروں ہی میں مجھے اُٹھا یا اللہ! مجھے ان میں سے کر دے کہ جب کوئی نیک کام کرتے ہیں

اسْتَبْشَرُوْا وَاِذَآ اَسَآءُوْا اسْتَغْفَرُوْا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْأَلُكَ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِكَ

تو خوش ہوتے ہیں اور جب بُرائی کرتے ہیں تو مغفرت مانگتے ہیں۔ یا اللہ! میں تجھ سے تیری خاص رحمت کی درخواست کرتا ہوں

تَهْدِيْ بِهَا قَلْبِيْ وَتَجْمَعُ بِهَآ اَمْرِيْ وَتَلُمُّ بِهَا شَعْثِيْ وَتُصْلِحُ بِهَا دِيْنِيْ

جس سے میرے دل کو ہدایت کر دے اور میرے کاموں کو جمعیت دے اور اس سے میری ابتری کو درست کر دے، اور اس سے میرے دین کو سنوار دے،

وَتَقْضِيْ بِهَا دَيْنِيْ وَتَحْفَظُ بِهَا غَآئِبِيْ وَتَرْفَعُ بِهَا شَاهِدِيْ وَتُبَيِّضُ بِهَا وَجْهِيْ

اور اس سے میرے قرضہ کو ادا کر دے اور اس سے میری نظر سے غائب چیزوں کی نگہبانی کر اور میرے پیش نظر چیزوں کو بلندی عطا کر، اور اس سے میرا چہرہ نورانی کر دے

وَتُزَكِّيْ بِهَا عَمَلِيْ وَتُلْهِمُنِيْ بِهَا رُشْدِيْ وَ تَرُدُّ بِهَآ اُلْفَتِيْ وَتَعْصِمُنِيْ بِهَا مِنْ كُلِّ سُوْٓءٍ[1]

اور اس سے میرا عمل پاکیزہ کر دے اور اس سے رشد میرے دل میں ڈال دے اور اس سے میرے حال مالوف کو لوٹا دے اور اس کے واسطہ سے مجھے ہر برائی سے بچائے رکھ۔

اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِيْٓ اِيْمَانًا لَّا يَرْتَدُّ وَ يَقِيْنًا لَّيْسَ بَعْدَهٗ كُفْرٌ وَّ رَحْمَةً اَنَالُ بِهَا

یا اللہ! مجھے ایسا ایمان دے جو پھر نہ پھرے اور ایسا یقین کہ اس کے بعد کفر نہ ہو، اور ایسی رحمت کہ اس کے ذریعہ سے میں

شَرَفَ كَرَامَتِكَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ[2] اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْأَلُكَ الْفَوْزَ فِي الْقَضَآءِ

دنیا اور آخرت میں تیرے ہاں کی عزّت کا شرف پالوں۔ یا اللہ! میں تجھ سے طلب کرتا ہوں امورِ تکوینی میں کامیابی،

وَنُزُلَ الشُّهَدَآءِ وَعَيْشَ السُّعَدَآءِ وَمُرَافَقَةَ الْاَنْبِيَآءِ وَالنَّصْرَ عَلَى الْاَعْدَآءِ

اور شہیدوں کی سی مہمانی اور سعیدوں کا سا عیش اور رفاقت انبیاء کی اور دشمنوں پر فتح،

اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ اَللّٰهُمَّ مَا قَصُرَ عَنْهُ رَأْيِيْ وَضَعُفَ عَنْهُ عَمَلِيْ وَلَمْ تَبْلُغْهُ مُنْيَتِيْ

بے شک! تو ہی دعاؤں کا سننے والا ہے۔ یا اللہ! جو بھلائی بھی ایسی ہو کہ اس تک پہنچنے سے میری سمجھ قاصر رہ گئی ہو اور میرا عمل وہاں تک نہ ساتھ دے سکا ہو اور اس تک میری آرزو

---

[1] ۔ فائدہ ۱۳۷: یہ ایک طویل دُعا ہے جس میں رحمت خاص کی دُعا کی جا رہی ہے، جس کی وضاحت یہ ہے کہ: ایسی رحمت عطا فرما جس سے میرے دل میں ٹھنڈک پڑ جائے اور ایسی رحمت عطا فرما جس سے میری پریشانیاں دور ہو جائیں۔ اور آخر میں ایسی رحمت عطا فرما جو مجھے ہر برائی سے بچالے۔

[2] ۔ ۱۳۸: اس دعا میں یہ تعلیم دی جا رہی ہے اے اللہ ایمان کی دولت عطا فرمانے کے بعد ہمیں پھر مرتد نہ فرمانا۔

وَمَسْأَلَتِیْ مِنْ خَیْرٍ وَّعَدْتَّہٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ اَوْ خَیْرٍ اَنْتَ مُعْطِیْہِ اَحَدًا مِّنْ عِبَادِكَ

اور میرے سوال کی رسائی نہ ہو، اور تو نے اس بھلائی کا وعدہ اپنی مخلوق میں سے کسی سے بھی کیا ہو یا جو ایسی بھلائی ہو کہ تو اپنے بندوں میں سے کسی کو بھی وہ دینے والا ہو

فَاِنِّیْٓ اَرْغَبُ اِلَیْكَ فِیْہِ وَ اَسْاَلُكَ بِرَحْمَتِكَ رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اُنْزِلُ بِكَ حَاجَتِیْ

تو میں تجھ سے اس کی خواہش اور تجھ سے تیری رحمت کے واسطہ سے طلب کرتا ہوں اے عالموں کے پروردگار!! یا اللہ! میں اپنی خواہش تیرے ہی حوالہ کرتا ہوں

وَاِنْ قَصُرَ رَأْیِیْ وَضَعُفَ عَمَلِیْ، اِفْتَقَرْتُ اِلٰی رَحْمَتِكَ فَاَسْاَلُكَ یَا قَاضِیَ الْاُمُوْرِ

گو میری سمجھ کوتاہی کرے اور میرا عمل ضعیف رہے، میں محتاج ہوں تیری رحمت کا تو اے سب کاموں کے پورا کرنے والے!

وَیَا شَافِیَ الصُّدُوْرِ كَمَا تُجِیْرُ بَیْنَ الْبُحُوْرِ اَنْ تُجِیْرَنِیْ مِنْ عَذَابِ السَّعِیْرِ

اور اے دلوں کو شفا دینے والے! میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں کہ جس طرح تو نے سمندروں کے درمیان فاصلہ رکھا ہے، اسی طرح مجھے بھی دوزخ کے عذاب سے

وَمِنْ دَعْوَةِ الثُّبُوْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْقُبُوْرِ[1] اَللّٰھُمَّ ذَا الْحَبْلِ الشَّدِیْدِ وَالْاَمْرِ الرَّشِیْدِ

اور جزع فزع سے اور فتنہ قبور سے ایسے ہی فاصلہ پر رکھیو۔ یا اللہ! مضبوط ڈور والے اور درست حکم والے

اَسْاَلُكَ الْاَمْنَ یَوْمَ الْوَعِیْدِ وَالْجَنَّةَ یَوْمَ الْخُلُوْدِ مَعَ الْمُقَرَّبِیْنَ الشُّھُوْدِ

میں تجھ سے حشر میں امن کی طلب کرتا ہوں اور آخرت میں جنّت کی، ان لوگوں کے ساتھ جو مقرب ہیں حاضر باش ہیں

الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ الْمُوْفِیْنَ بِالْعُھُوْدِ اِنَّكَ رَحِیْمٌ وَّدُوْدٌ وَّ اِنَّكَ تَفْعَلُ مَا تُرِیْدُ[2]

بڑے رکوع، سجدے کرنے والے ہیں اور اقراروں کو پورا کرنے والے ہیں۔ بے شک! تو بڑا مہربان ہے بڑا شفیق ہے، اور تو جو چاہے کر سکتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا ھَادِیْنَ مُھْتَدِیْنَ غَیْرَ ضَآلِّیْنَ وَلَا مُضِلِّیْنَ سِلْمًا

یا اللہ! ہمیں بنادے راہنما راہ یاب (نہ کہ بے راہ اور بھٹکانے والے) اور اپنے دوستوں

لِّاَوْلِیَآئِكَ وَحَرْبًا لِاَعْدَآئِكَ نُحِبُّ بِحُبِّكَ مَنْ اَحَبَّكَ وَنُعَادِیْ بِعَدَاوَتِكَ

کا دوست اور اپنے دشمنوں کا دشمن ہم اسی کو دوست رکھیں جو تجھے دوست رکھتا ہو اور دشمن رکھیں اسے

۱۔ فائدہ ۱۴۱: دُعائے مذکورہ میں ایک عاجز انسان اپنی ناسمجھی کا واسطہ دے کر یہ درخواست کر رہا ہے کہ: میری تمام تمنائیں اور خواہشیں تیرے سپرد ہیں۔ میرے عمل میں کمی ہے تیری رحمت کا محتاج ہوں۔ مَیں تجھ سے درخواست کرتا ہوں جس طرح تو نے سمندروں میں فاصلہ رکھا ہے اسی طرح مجھے بھی دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے فتنے سے دور رکھنا۔

۲۔ فائدہ ۱۴۲: دعائے مذکورہ میں حشر کے دن اَمن کا سوال سکھایا جا رہا ہے اور مقربین کے ساتھ ہمیشہ ہمیشہ کی جنّت کا سوال کیا جا رہا ہے اور آخر میں یہ درخواست کی گئی کہ: اے اللہ! تو بڑا مہربان اور شفیق ہے تو جو چاہے کر سکتا ہے۔ ہماری درخواست کو قبول فرما۔

مَنْ خَالَفَكَ مِنْ خَلْقِكَ اَللّٰهُمَّ هٰذَا الدُّعَآءُ وَعَلَيْكَ الْاِجَابَةُ وَهٰذَا الْجُهْدُ
جو تیرا نافرمان ہو تیری مخلوق میں سے یا اللہ! یہ دعا ہے اور قبول کرنا تیرا کام ہے، اور کوشش یہ ہے
وَعَلَيْكَ التُّكْلَانُ اَللّٰهُمَّ لَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ وَّ لَا تَنْزِعْ مِنِّيْ
اور بھروسہ تیرے ہی اوپر ہے یا اللہ! مجھے میرے نفس کے حوالہ ایک پلک بھر کے لیے بھی نہ کر اور جو بھی اچھی چیزیں تو نے مجھے دی ہیں،
صَالِحَ مَآ اَعْطَيْتَنِيْ ١ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ لَسْتَ بِاِلٰهٍ اسْتَحْدَثْنَاهُ وَلَا بِرَبٍّ يَّبِيْدُ
وہ مجھ سے واپس نہ لے۔ یا اللہ! تو ایسا خدا تو نہیں ہے جسے ہم نے گڑھ لیا ہو اور نہ ایسا پروردگار جس کا ذکر ناپائیدار ہے
ذِكْرُهُ ابْتَدَعْنَاهُ وَلَا عَلَيْكَ شُرَكَآءُ يَقْضُوْنَ مَعَكَ وَلَا كَانَ لَنَا قَبْلَكَ
کہ ہم نے اسے اختراع کر لیا ہو، اور نہ تیرے اور ساتھی ہیں جو حکم میں تیرے شریک ہیں، اور نہ تجھ سے پہلے ہی
مِنْ اِلٰهٍ نَّلْجَأُ اِلَيْهِ وَنَذَرُكَ وَلَآ اَعَانَكَ عَلٰى خَلْقِنَآ اَحَدٌ فَنُشْرِكَهٗ فِيْكَ
ہمارا کوئی خدا تھا جس سے ہم پناہ حاصل کرتے رہے ہوں اور تجھ کو چھوڑ دیتے ہوں اور نہ کسی نے ہمارے پیدا کرنے میں تیری مدد کی ہے کہ ہم اس کو تیرے ساتھ شریک سمجھیں
تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ فَنَسْأَلُكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اغْفِرْلِيْ ٢ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ
تو بابرکت ہے اور تو برتر ہے، پس! ہم تجھ سے اے وہ کہ سوا تیرے کوئی معبود نہیں درخواست کرتے ہیں کہ تو ہمیں بخش دے۔ یا اللہ! تو ہی نے
خَلَقْتَ نَفْسِيْ وَاَنْتَ تَوَفّٰهَا لَكَ مَمَاتُهَا وَمَحْيَاهَآ اِنْ اَحْيَيْتَهَا فَاحْفَظْهَا
میری جان کو پیدا کیا ہے اور تو ہی اسے موت دے گا تیرے ہی ہاتھ میں اس کا مرنا اور اس کا جینا ہے۔ تو اگر اسے زندہ رکھتا ہے تو اُس کی ایسی حفاظت کر
بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصّٰلِحِيْنَ وَاِنْ اَمَتَّهَا فَاغْفِرْلَهَا وَارْحَمْهَا ٣
جیسی کہ تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے اور اگر تو اسے موت دیتا ہے تو اسے بخش دینا اور اس پر رحم کرنا۔

۱۔ فائدہ: ۱۴۴: یہ دُعائے مذکورہ ہر دُعا کے آخر میں مانگنی چاہیے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ: یا اللہ! اِس عاجز نے درخواست پیش کر دی ہے قبول کرنا تیرا کام ہے اور بھروسہ بھی تیرے ہی اوپر ہے اور اے اللہ! اِس عاجز کو اِس کے نفس کے حوالے ایک پلک بھر کے لئے بھی نہ کر اور اے اللہ! جو تو نے مجھے اپنی نعمتیں عطا فرمائی ہیں وہ مجھ سے واپس نہ لے۔

۲۔ فائدہ ۱۴۵: اِس دعا میں درخواست کی گئی ہے کہ: اے اللہ! ہمارا کوئی اور خدا نہیں اور نہ آپ کا کوئی اور شریک ہے، اے اللہ! ہمارا آخری سہارا صرف آپ کی ذات ہے، آپ ہی سے درخواست کرتے ہیں کہ: آپ ہماری مغفرت اور بخشش فرما۔

۳۔ فائدہ ۱۴۶: اِس دُعا میں اللہ سے یہ درخواست کی جا رہی ہے: آپ ہمارے خالق ہیں اور آپ کے ہاتھ میں ہماری زندگی اور موت ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ: ہماری زندگی میں ایسی حفاظت فرما جیسی تو نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے اور موت دے تو اے اللہ! بخشش اور رحم کا معاملہ فرما۔

اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ بِالْعِلْمِ وَزَیِّنِّیْ بِالْحِلْمِ وَاَکْرِمْنِیْ بِالتَّقْوٰی وَجَمِّلْنِیْ بِالْعَافِیَۃِ[1]

یااللہ! مجھے مدد دے علم دے کر اور مجھے آراستہ کر وقار دے کر اور مجھے بزرگی دے تقویٰ دے کر، اور مجھے جمال دے امن چین دے کر۔

اَللّٰھُمَّ لَا یُدْرِکُنِیْ زَمَانٌ وَّلَا یُدْرِکُوْا زَمَانًا لَّا یُتَّبَعُ فِیْہِ الْعَلِیْمُ

یااللہ! مجھے وہ زمانہ نہ پائے، اور نہ یہ لوگ اس زمانہ کو پائیں جس میں نہ پیروی کی جائے صاحب علم کی

وَلَا یُسْتَحْیٰ فِیْہِ مِنَ الْحَلِیْمِ قُلُوْبُھُمْ قُلُوْبُ الْاَعَاجِمِ وَاَلْسِنَتُھُمْ

اور نہ صاحب حلم کا لحاظ کیا جائے اور ان کے دل عجمیوں کے سے ہو جائیں اور ان کی زبانیں

اَلْسِنَۃُ الْعَرَبِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَتَّخِذُ عِنْدَکَ عَھْدًا لَّنْ تُخْلِفَنِیْہِ فَاِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ

اہل عرب کی سی رہ جائیں۔ یا اللہ! میں تجھ سے وعدہ لیتا ہوں جسے تو ہر گز نہ توڑیو، کہ میں بھی آخر بشر ہوں

فَاَیُّمَا مُؤْمِنٍ اٰذَیْتُہٗ اَوْ شَتَمْتُہٗ اَوْ جَلَدْتُّہٗ اَوْ لَعَنْتُہٗ فَاجْعَلْھَا لَہٗ صَلٰوۃً وَّزَکٰوۃً

جس کسی مسلمان کو تکلیف دوں، یا اسے برا بھلا کہوں یا اسے ماروں پیٹوں یا اسے بددعا دوں تو ان سب کو تو اس کے حق میں رحمت اور پاکیزگی بنا دیجیو

وَّقُرْبَۃً تُقَرِّبُہٗ بِھَآ اِلَیْکَ[2] اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْبَرَصِ وَمِنَ الشِّقَاقِ

اور قربت کا ذریعہ، جس سے تو اس کو مقرب بنالے۔ یا اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں برص سے اور ضد اضدی سے

وَالنِّفَاقِ وَسُوْٓءِ الْاَخْلَاقِ وَمِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ اَعُوْذُ بِاللہِ مِنْ حَالِ اَھْلِ النَّارِ

اور نفاق سے اور برے اخلاق سے اور ہر اس چیز کی برائی سے جو تیرے علم میں ہے۔ میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں اہل دوزخ کے حال سے

وَمِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ اِلَیْھَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ وَّمِنْ شَرِّ مَآ اَنْتَ

اور خود دوزخ سے اور ہر اس چیز سے جو اس سے قریب کرے خواہ وہ قول ہو یا عمل اور ہر اس چیز کی برائی سے جو تیرے

اٰخِذٌۢ بِنَاصِیَتِہٖ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا فِیْ ھٰذَا الْیَوْمِ وَشَرِّ مَا بَعْدَہٗ

قبضہ میں ہے۔ اور تیری پناہ میں آتا ہوں ہر اس برائی سے جو آج کے دن میں ہے اور ہر اس برائی سے جو اس کے بعد ہے

۱۔ فائدہ: ۱۴۷: اِس دُعا میں علم، وقار، تقویٰ اور امن وچین کو خوبصورت انداز میں طلب کر کے دونوں جہاں کی نعمتوں کا سوال سکھلا دیا۔

۲۔ فائدہ ۱۴۹: اِس دُعا میں رسول ﷺ نے اپنے اُمتیوں کو عظیم سبق سکھا دیا ہے کہ جس کا خلاصہ یہ ہے اے اللہ! میں بشر ہوں اگر میں کسی کو تکلیف دوں برا بھلا کہوں یا بددُعا دوں تو اے اللہ! تو اس بددُعا کو اس کے حق میں رحمت بنا دے۔ اللہ اکبر! کیسی پاکیزہ تعلیم دی جارہی ہے کہ جس میں بددُعا کو بھی رحمت کی دُعا بنا دیا گیا ہے۔

وَمِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهٖ وَاَنْ نَّقْتَرِفَ عَلٰٓى اَنْفُسِنَا سُوْٓءً
اور اپنے نفس کی برائی سے اور شیطان کی برائی سے اور اس کے شرک سے اور اس سے کہ کسی شر کو اپنے اوپر لگائیں
اَوْ نَجُرَّهٗٓ اِلٰى مُسْلِمٍ اَوْ اَكْتَسِبَ خَطِيْٓئَةً اَوْ ذَنْبًا لَّا تَغْفِرُهٗ
یا اسے کسی مسلمان تک پہنچائیں یا میں کوئی ایسی خطا یا گناہ کروں جسے تو نہ بخشے
وَمِنْ ضِيْقِ الْمَقَامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ[1]
اور قیامت کے دن تنگی سے۔

[1] فائدہ ۱۵۰: اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں نفاق سے، برے اخلاق سے، اور ہر اس چیز کی برائی سے جس کو آپ جانتے ہیں۔ اے اللہ! میرے اعمال و اخلاق کی اصلاح فرمادے تاکہ ان کی وجہ سے میں جہنم کے قرب سے بچ جاؤں اور اس میں آج کے دن اور بعد والے دن کی شرارتوں سے پناہ طلب کرنے کی تعلیم دی جارہی ہے۔ ساتھ ہی یہ درخواست کی جارہی ہے کہ: اے اللہ مجھے اس گناہ سے بچا جس کی بنا پر میری مغفرت نہ ہوسکے اور قیامت کے دن کی سختیوں اور تکالیف سے بچا۔ خلاصہ یہ ہے کہ اے اللہ آپ نے جنت بھی بھرنی ہے بلا حساب تو ہمیں جنت عطا فرما حضرت مجذوب رحمۃ اللہ علیہ نے خوب کہا ہے۔

کروڑوں کو تو کرے گا جنتی　　　ایک یہ نااہل بھی ان میں سہی

خطبہ مُناجاتِ مقبول

اِن دعاؤں کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ: ہر منزل سے پہلے خطبہ ذیل پڑھیں اور ہفتہ سے شروع کر کے ہر روز ایک منزل ترتیب وار پڑھ کر جمعہ کو ختم کیا کریں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے
نَحۡمَدُكَ يَا خَيۡرَ مَأۡمُوۡلٍ وَّ اَكۡرَمَ مَسۡؤُلٍ
ہم تیری تعریف بیان کرتے ہیں اے اُن سب سے بہتر !جن سے امید کی جا سکتی ہے اور اُن سب سے کریم تر
عَلٰى مَا عَلَّمۡتَنَا مِنَ الۡمُنَاجَاةِ الۡمَقۡبُوۡلِ مِنۡ قُرُبَاتٍ عِنۡدَ اللّٰهِ
جن سے کچھ طلب کیا جا سکتا ہے کہ تو نے ہمیں مناجات مقبول سکھائی جو اللہ کے ہاں موجبِ قربت ہے
وَصَلَوٰتِ الرَّسُوۡلِ فَصَلِّ عَلَيۡهِ مَا اخۡتَلَفَ الدَّبُوۡرُ
اور رسول اللہ ﷺ کی دعائیں سکھائیں۔ اے اللہ! آپ ﷺ پر رحمت کامل نازل فرما جب تک کہ مغرب
وَالۡقَبُوۡلُ وَ انۡشَعَبَتِ الۡفُرُوۡعُ مِنَ الۡاُصُوۡلِ ثُمَّ نَسۡئَلُكَ
اور مشرق کی ہوائیں چلتی رہیں اور جڑوں سے شاخیں پھوٹتی رہیں، اِس کے بعد ہم تجھ سے وہ طلب کرتے ہیں
بِمَا سَنَقُوۡلُ وَمِنَّا السُّؤَالُ وَمِنۡكَ الۡقُبُوۡلُ
جواَبھی (آگے) عرض کرتے ہیں کہ ہمارا کام طلب کرنا ہے اور تیرا کام عطا کرنا ہے۔

پانچویں منزل بروز "بدھ"

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اَللّٰهُمَّ حَصِّنْ فَرْجِيْ وَيَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ[1] اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْأَلُكَ تَمَامَ الْوُضُوْٓءِ

یا اللہ! میری شرمگاہ کو محفوظ کر دے اور مجھ پر میرے کام آسان کر دے۔ یا اللہ! میں تجھ سے مانگتا ہوں وضو کا کمال

وَتَمَامَ الصَّلٰوةِ وَتَمَامَ رِضْوَانِكَ وَتَمَامَ مَغْفِرَتِكَ[2] اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِيْ

اور نماز کا کمال اور تیری خوشنودی کا کمال اور تیری مغفرت کا کمال۔ یا اللہ!

كِتَابِيْ بِيَمِيْنِيْ اَللّٰهُمَّ غَشِّنِيْ بِرَحْمَتِكَ وَجَنِّبْنِيْ عَذَابَكَ اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ

میرا نامہ اعمال میرے داہنے ہاتھ میں دیجیو۔ یا اللہ! مجھے اپنی رحمت میں ڈھانپ لے اور مجھے اپنے عذاب سے بچائے رکھنا۔ یا اللہ! میرے قدم ثابت رکھنا

قَدَمَيَّ يَوْمَ تَزِلُّ فِيْهِ الْاَقْدَامُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مُفْلِحِيْنَ[3] اَللّٰهُمَّ افْتَحْ

جس دن کہ قدم ڈگمگانے لگیں گے۔ یا اللہ! ہمیں فلاح یاب بنائیو۔ یا اللہ!

اَقْفَالَ قُلُوْبِنَا بِذِكْرِكَ وَاَتْمِمْ عَلَيْنَا نِعْمَتَكَ وَاَسْبِغْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلِكَ

اپنے ذکر سے ہمارے دلوں کے قفل کھول دے اور ہم پر اپنی نعمت کو پورا کر، اور ہم پر اپنے فضل کو پورا کر،

وَاجْعَلْنَا مِنْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ اَللّٰهُمَّ اٰتِنِيْٓ اَفْضَلَ مَا تُؤْتِيْ عِبَادَكَ الصّٰلِحِيْنَ[4]

اور ہمیں اپنے نیک بندوں میں سے کر لے۔ یا اللہ! مجھے وہ سب سے بڑھ کر دے جو تو اپنے نیک بندوں کو دیتا ہے۔

---

[1] ۔فائدہ ۱۵۱: دُعائے مذکورہ میں عجیب تعلیم دی گئی کہ: اگر کوئی اِنسان کسی حرام کاری میں مبتلا ہو اور اُس گناہ سے بچ جانے کی آرزو دل میں ہو تو اِس دُعا کا صدقِ دل سے مانگنا اُس گناہ سے بچاؤ کی صورت پیدا کر دے گا۔

[2] ۔فائدہ ۱۵۲: دُعائے مذکورہ میں وضو، نماز اور اللہ کی رضا اور بخشش کا کمال طلب کر کے یہ سبق دیا جا رہا ہے کہ مؤمن کا کام عبادات میں کوشش کر کے مرتبہ کمال تک پہنچنا ہے۔

[3] ۔فائدہ ۱۵۶: دُعائے مذکورہ آدھی لائن سے بھی مختصر ہے، لیکن! ایک وسیع ترین مفہوم ہے اِس کا یعنی اللہ سے دنیا آخرت کی ہر چھوٹی بڑی پریشانی سے نجات اور دونوں جہاں کی نعمتوں کے حصول کا اِس میں سبق ہے۔

[4] ۔فائدہ ۱۵۸: دُعائے مذکورہ میں اللہ تعالیٰ سے اُن نعمتوں کا سوال کیا گیا ہے جو اللہ اپنے نیک بندوں کو دیتا ہے جس میں درخواست یہ کر رہا ہے کہ: مجھے اُن سب سے بڑھ کر نعمتیں عطا فرما۔ اِس میں سبق بھی دیا جا رہا ہے کہ: اللہ سے اِنسان ہمیشہ بڑے سے بڑے اِنعام کی تمنا کرتا ہے۔ اور جب مانگے تو پورے یقین کے ساتھ دعا مانگے۔

اَللّٰهُمَّ اَحۡيِنِيۡ مُسۡلِمًا وَّ اَمِتۡنِيۡ مُسۡلِمًا اَللّٰهُمَّ عَذِّبِ الۡكَفَرَةَ وَاَلۡقِ

یا اللہ! مجھے مسلمان ہی زندہ رکھ اور مسلمان ہی مار۔ یا اللہ! کافروں کو عذاب دے اور اُن کے

فِيۡ قُلُوۡبِهِمُ الرُّعۡبَ وَخَالِفۡ بَيۡنَ كَلِمَتِهِمۡ وَاَنۡزِلۡ عَلَيۡهِمۡ رِجۡزَكَ

دلوں میں ہیبت بٹھا دے اور اُن کی بات میں اِختلاف پیدا کر دے، اور اُن پر اپنا قہر

وَعَذَابَكَ اَللّٰهُمَّ عَذِّبِ الۡكَفَرَةَ اَهۡلَ الۡكِتَابِ وَالۡمُشۡرِكِيۡنَ الَّذِيۡنَ

وعذاب نازل کر۔ یا اللہ! کافروں کو عذاب دے، چاہے وہ اہل کتاب ہوں یا مشرک بہر حال جو بھی

يَجۡحَدُوۡنَ اٰيَاتِكَ وَيُكَذِّبُوۡنَ رُسُلَكَ وَيَصُدُّوۡنَ عَنۡ سَبِيۡلِكَ وَيَتَعَدُّوۡنَ

تیری آیتوں کا انکار کرتے ہیں اور تیرے رسولوں کی تکذیب کرتے ہیں اور تیری راہ سے دوسروں کو روکتے ہیں اور تیری مقرر کی ہوئی

حُدُوۡدَكَ وَيَدۡعُوۡنَ مَعَكَ اِلٰهًا اٰخَرَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنۡتَ تَبَارَكۡتَ وَتَعَالَيۡتَ

حدوں سے تجاوز کرتے ہیں اور تیرے ساتھ کسی اور معبود کو بھی پکارتے ہیں حالانکہ کوئی بھی معبود نہیں ہے سوا تیرے با برکت ہے تو اور ہر طرح نہایت درجہ برتر ہے تو

عَمَّا يَقُوۡلُ الظّٰلِمُوۡنَ عُلُوًّا كَبِيۡرًا اَللّٰهُمَّ اغۡفِرۡلِيۡ وَلِلۡمُؤۡمِنِيۡنَ وَالۡمُؤۡمِنَاتِ

اُس سے کہ جو یہ ظالم کہتے ہیں۔یا اللہ! تو مجھے بخش دے اور تمام اِیمان والوں اور اِیمان والیوں کو

وَالۡمُسۡلِمِيۡنَ وَالۡمُسۡلِمَاتِ وَاَصۡلِحۡهُمۡ وَاَصۡلِحۡ ذَاتَ بَيۡنِهِمۡ وَاَلِّفۡ

اور تمام اِسلام والوں اور اِسلام والیوں کو اور اُنہیں سنوار دے اور اُن کی صلح کر دے آپس میں اور اُن کے

بَيۡنَ قُلُوۡبِهِمۡ وَاجۡعَلۡ فِيۡ قُلُوۡبِهِمُ الۡاِيۡمَانَ وَالۡحِكۡمَةَ وَثَبِّتۡهُمۡ

دلوں میں اُلفت دے اور اُن کے دلوں میں اِیمان اور حکمت رکھ دے اور اُنہیں

عَلٰى مِلَّةِ رَسُوۡلِكَ وَاَوۡزِعۡهُمۡ اَنۡ يَّشۡكُرُوۡا نِعۡمَتَكَ الَّتِيۡۤ اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ

اپنے رسول کے دین پر ثابت قدم رکھ اور اُنہیں توفیق دے کہ جو نعمت تو نے اُنہیں نصیب کی ہے اُس کا وہ شکر کرتے رہیں

وَاَنۡ يُّوۡفُوۡا بِعَهۡدِكَ الَّذِيۡ عَاهَدۡتَّهُمۡ عَلَيۡهِ وَانۡصُرۡهُمۡ عَلٰى عَدُوِّكَ

اورجو وعدہ تو نے اُن سے لیا ہے اُسے وہ پورا کرتے رہیں اور اُنہیں اپنے

وَعَدُوِّهِمۡ اِلٰهَ الۡحَقِّ سُبۡحَانَكَ لَآ اِلٰهَ غَيۡرُكَ اغۡفِرۡلِيۡ ذَنۡبِيۡ وَاَصۡلِحۡ لِيۡ

اور اُن کے دشمنوں پر غالب رکھ۔ اے معبود برحق! تو پاک ہے کوئی معبود سوا تیرے نہیں ہے۔ میرے گناہ بخش دے اور میرا

عَمَلِيْ اِنَّكَ تَغْفِرُ الذُّنُوْبَ لِمَنْ تَشَآءُ وَاَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ يَا غَفَّارُ

عمل درست کردے۔ بے شک! تو ہی گناہ بخش دیتا ہے جس کے چاہتا ہے اور تو ہی مغفرت کرنے والا ہے رحم کرنے والا ہے۔ اے بخشنے والے!

اغْفِرْلِيْ يَا تَوَّابُ تُبْ عَلَيَّ يَا رَحْمٰنُ ارْحَمْنِيْ يَا عَفُوُّ اعْفُ عَنِّيْ

مجھے بخش دے۔ اے توبہ قبول کرنے والے! میری توبہ قبول کر، اے رحم کرنے والے! مجھ پر رحم کر، اے معاف کرنے والے! مجھے معاف کر،

يَا رَؤُوْفُ ارْؤُفْ بِيْ يَا رَبِّ اَوْزِعْنِيْ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ

اے مہربان! مجھ پر مہربانی کر، اے پروردگار! مجھے توفیق دے کہ تو نے جو نعمت مجھے دی ہے اُس کا شکر اَدا کروں

وَطَوِّقْنِيْ حُسْنَ عِبَادَتِكَ يَا رَبِّ اَسْاَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهٖ يَا رَبِّ افْتَحْ لِيْ

اور مجھے طاقت دے کہ تیری عبادت اَچھی طرح کروں۔ اے پروردگار! میں تجھ سے مانگتا ہوں بھلائی سب کی سب، اے پروردگار! میرا آغاز

بِخَيْرٍ وَّ اخْتِمْ لِيْ بِخَيْرٍ وَّقِنِي السَّيِّـَٔاتِ وَمَنْ تَقِ السَّيِّـَٔاتِ يَوْمَئِذٍ

خیر کے ساتھ کر اور میرا خاتمہ خیر کے ساتھ کر، اور مجھے برائیوں سے بچالے اور جسے تو نے برائیوں سے اُس دن بچا لیا

فَقَدْ رَحِمْتَهٗ وَ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ [1] اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كُلُّهٗ

بے شک! تو نے اُس پر رحم ہی کیا، اور یہی تو بڑی کامیابی ہے۔ یا اللہ! تیرے لیے تعریف ہے ساری

وَلَكَ الشُّكْرُ كُلُّهٗ وَلَكَ الْمُلْكُ كُلُّهٗ وَلَكَ الْخَلْقُ كُلُّهٗ بِيَدِكَ الْخَيْرُ كُلُّهٗ

اور تیرے ہی لیے شکر ہے سارا اور تیرے لیے ہے حکومت ساری اور تیرے لیے مخلوق ہے ساری، تیرے ہاتھ میں بھلائی ہے ساری

وَاِلَيْكَ يَرْجِعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ اَسْاَلُكَ الْخَيْرَ كُلَّهٗ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهٖ [2]

اور تیری ہی طرف اُمور رجوع ہوتے ہیں تمام، مَیں مانگتا ہوں تجھ سے بھلائی ساری اور مَیں تیری پناہ میں آتا ہوں تمام برائیوں سے۔

---

[1]۔ فائدہ ۱۶۱: دُعائے مذکورہ میں یہ تعلیم دی جارہی ہے کہ: مغفرت وبخشش کی دُعا جب اپنے لیے طلب کرے تو تمام ایمان والوں مردوں اور عورتوں کے لیے بھی مانگتا رہے اور ساتھ ہی یہ سبق بھی سکھایا جارہا ہے کہ: مسلمانوں کی آپس میں مصالحت اور دلوں میں الفت اور حکمت اور ایمان بھی طلب کرتا رہے۔ حدیث میں ایک مضمون یہ آیا ہے کہ: جو بندہ صبح وشام تمام مسلمانوں کی مغفرت وبخشش کی دُعا کرتا رہے گا تو اللہ تعالیٰ اُس کی مغفرت فرمائیں گے اور مرحومین کی تعداد کے برابر نیکیاں بھی لکھ دی جائیں گی۔ اور ساتھ ہی اِس دعا میں یہ تعلیم دی جارہی ہے جو ہر وقت اِنسان کے پیشِ نظر رہے کہ: یااللہ! ہمارے اَعمال کو درست فرمادے تاکہ اُس درستگی پر عمل کر کے اپنی مغفرت اور بخشش حاصل کرسکیں۔

[2]۔ فائدہ ۱۶۲: مذکورہ دُعا میں خدا کی توحید کے اِقرار کا واسطہ دے کر اللہ تعالیٰ کے حضور ایک درخواست کی جارہی ہے کہ: اے اللہ! میرے غم، فکر اور پریشانیوں کو دور فرما۔ ساتھ ہی اعتراف بھی کیا جارہا ہے کہ: اے اللہ! میں گناہ گار ہوں تیری حمد وثناء کے ساتھ چل رہا ہوں۔

(اے اللہ! مجھے گناہوں سے بچالے اور جس کو تو نے گناہوں سے بچالیا اُس نے تیرا رحم پالیا)

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ غَیْرُهٗ اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ عَنِّی الْهَمَّ وَالْحُزْنَ

شروع اللہ کے نام سے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، یا اللہ! مجھ سے فکر اور غم دور فرما دے

اَللّٰهُمَّ بِحَمْدِكَ انْصَرَفْتُ وَبِذَنْبِیْ اعْتَرَفْتُ اَللّٰهُمَّ اِلٰهِیْ وَاِلٰهَ اِبْرَاهِیْمَ

یا اللہ! میں تیری حمد کے ساتھ چلتا پھرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں۔ یا اللہ! میرے معبود، اور معبود ابراہیم علیہ السلام

وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ وَاِلٰهَ جِبْرَئِیْلَ وَمِیْكَآئِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ اَسْأَلُكَ

اور اسحٰق علیہ السلام اور یعقوب علیہ السلام کے، اور معبود جبرئیل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام اور اسرافیل علیہ السلام کے میں تجھ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ

اَنْ تَسْتَجِیْبَ دَعْوَتِیْ فَاَنَا مُضْطَرٌّ وَّ تَعْصِمَنِیْ فِیْ دِیْنِیْ فَاِنِّیْ مُبْتَلًی

میری عرض قبول کرلے کہ میں بے قرار ہوں۔ اور مجھے میرے دین میں محفوظ رکھ کہ میں بلا میں پڑا ہوا ہوں۔

وَّتَنَالَنِیْ بِرَحْمَتِكَ فَاِنِّیْ مُذْنِبٌ وَّ تَنْفِیَ عَنِّی الْفَقْرَ فَاِنِّیْ مُتَمَسْكِنٌ [1]

اور اپنی رحمت میرے شامل حال رکھنا کہ میں گنہگار ہوں، اور مجھ سے محتاجی دور رکھنا، کہ میں بے کس ہوں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْأَلُكَ بِحَقِّ السَّآئِلِیْنَ عَلَیْكَ فَاِنَّ لِلسَّآئِلِ عَلَیْكَ حَقًّا

یا اللہ! میں تجھ سے ہر اُس حق سے مانگتا ہوں جو سائلوں کا تجھ پر ہے۔ کیونکہ بے شک! سائلوں کا تجھ پر حق ہے کہ

اَیُّمَا عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ مِّنْ اَهْلِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَقَبَّلْتَ دَعْوَتَهُمْ وَاسْتَجَبْتَ

خشکی اور تری کے جس کسی بھی غلام یا باندی نے تجھ سے کوئی دعائیں مانگی ہوں اور تو نے

دُعَآءَ هُمْ اَنْ تُشْرِكَنَا فِیْ صَالِحِ مَا یَدْعُوْنَكَ فِیْهِ وَاَنْ تُشْرِكَهُمْ

اُن کی دعائیں قبول کی ہوں، تو ہمیں اُن اچھی دعاؤں میں شریک کر دے جو وہ تجھ سے مانگیں اور تو اُنہیں

فِیْ صَالِحِ مَا نَدْعُوْكَ فِیْهِ وَاَنْ تُعَافِیَنَا وَاِیَّاهُمْ وَاَنْ تَقَبَّلَ مِنَّا وَمِنْهُمْ

اُن اچھی دعاؤں میں شریک کردے جو ہم تجھ سے مانگیں اور یہ کہ تو ہمیں اور اُنہیں چین دے، اور تو ہماری اور اُن کی دعائیں قبول کر

وَاَنْ تَجَاوَزَ عَنَّا وَعَنْهُمْ فَاِنَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ

اور یہ کہ تو ہم سے اور اُن سے درگذر کر۔ بے شک! ہم ایمان لائے اُس پر جو تو نے اُتارا ہے اور ہم نے رسول کی پیروی کی

---

[1] فائدہ ۱۶۴: دُعائے مذکورہ میں ملائکہ مقربین اور انبیاء علیہم السلام کا واسطہ دے کر التجاء کی جارہی ہے کہ: میری دُعا کو قبول فرما۔ اپنی بے کسی اور بے بسی کا واسطہ دے کر درخواست کی جارہی ہے کہ: اے اللہ! میں بلا میں پڑا ہوں، گناہ گار ہوں، میرے سارے مسائل حل فرما۔ اِنسان ساتھ اِس کا بھی اقرار کرتا رہے کہ: یا اللہ! میں بڑا گنہگار ہوں اور اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں۔

فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ۱ اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَاجْعَلْ فِي

پس! ہمیں بھی شہادت دینے والوں میں لکھ۔ یا اللہ! محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مقام وسیلہ عنایت کر

الْمُصْطَفَيْنَ مَحَبَّتَهٗ وَ فِي الْاَعْلَيْنَ دَرَجَتَهٗ وَفِي الْمُقَرَّبِيْنَ ذِكْرَهٗ ۲

اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبوبیت برگزیدہ لوگوں میں کر دے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مرتبہ عالی لوگوں میں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر اہل تقرب میں۔

اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ مِنْ عِنْدِكَ وَاَفِضْ عَلَيَّ مِنْ فَضْلِكَ وَاَسْبِغْ عَلَيَّ

یا اللہ! مجھے اپنے ہاں سے ہدایت نصیب کر، اور مجھے اپنے فضل وکرم سے مستفید کر، اور مجھ پر اپنی

مِنْ رَّحْمَتِكَ وَاَنْزِلْ عَلَيَّ مِنْ بَرَكَاتِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ

رحمت کامل کر، اور مجھ پر اپنی برکتیں نازل کر۔ یا اللہ! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم کر،

وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ

اور میری توبہ قبول کر، تو ہی بڑا توبہ قبول کرنے والا اور بڑا رحم والا ہے۔ یا اللہ! میں تجھ سے

تَوْفِيْقَ اَهْلِ الْهُدٰى وَاَعْمَالَ اَهْلِ الْيَقِيْنِ وَمُنَاصَحَةَ اَهْلِ التَّوْبَةِ

توفیق مانگتا ہوں اہل ہدایت کی سی اور عمل اہل یقین کا سا اور اخلاص اہل توبہ کا سا

وَعَزْمَ اَهْلِ الصَّبْرِ وَجِدَّ اَهْلِ الْخَشْيَةِ وَطَلَبَ اَهْلِ الرَّغْبَةِ

اور ہمت اہل صبر کی سی اور کوشش اہل خوف کی سی اور طلب اہل شوق کی سی

وَتَعَبُّدَ اَهْلِ الْوَرَعِ وَعِرْفَانَ اَهْلِ الْعِلْمِ حَتّٰى اَلْقَاكَ ۳ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ

اور عبادت اہل تقویٰ کی سی اور معرفت اہل علم کی سی، یہاں تک کہ میں تجھ سے مل جاؤں۔ یا اللہ! میں

۱۔ فائدہ ۱۶۵: دُعاء مذکورہ میں عجیب انداز سے دُعاء سکھلائی جارہی ہے جس میں خصوصیت سے یہ ذکر ہے کہ: اے اللہ! تو اپنے تمام مقبول اور مستجاب الدعوات بندوں کی دُعاؤں میں ہمیں شامل فرما اور عافیت وقبولیت کے ساتھ ہمارے گناہوں سے درگزر فرما۔ اور اُس بندے کا تعلق خشکی سے ہو یا تری سے جہاں جہاں بھی تیرے مقبول بندے دعائیں طلب کر رہے ہوں ہمیں اُن میں شامل فرما۔

۲۔ فائدہ ۱۶۶: دُعاء مذکورہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ اقدس کے لیے اُس مقام وسیلہ کی درخواست کی گئی ہے جس کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے وعدہ کیا گیا ہے، یہی وہ اعلیٰ مقام ہے جس مرتبہ پر فائز ہو کر آپ کو اپنی اُمّت کی شفاعت کا اِذن حاصل ہوگا، کس قدر رحمت ہے ہمیں محض اُس کے طلب کرنے پر شفاعت بھی مل رہی ہے جو جنّت میں داخلہ کا ذریعہ بنے گی۔

۳۔ فائدہ ۱۶۹: دُعاء مذکورہ میں ہدایت کی دُعاء مانگی جارہی ہے اور موت تک پیارے اَنداز میں اِستقامت کی دُعا طلب کی جارہی ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ: اے اللہ! تو مجھے اہل ہدایت جیسی توفیق، اہل یقین جیسا عمل، اہل توبہ جیسا اخلاص، اہل صبر جیسی ہمت عطا فرما۔ اِس دعا کا تعلق اپنے منزل کو پالے گا اور ان شاء اللہ محروم اور مردود نہ ہوگا۔

اَسْأَلُكَ مَخَافَةً تَحْجُزُنِيْ عَنْ مَّعَاصِيْكَ حَتّٰٓى اَعْمَلَ بِطَاعَتِكَ عَمَلًا
تجھ سے وہ خوف مانگتا ہوں جو مجھے تیری نافرمانیوں سے روک دے۔ تا کہ میں تیری اِطاعت کے ایسے عمل کروں کہ
اَسْتَحِقُّ بِهٖ رِضَاكَ وَحَتّٰٓى اُنَاصِحَكَ بِالتَّوْبَةِ خَوْفًا مِّنْكَ وَ حَتّٰى اُخْلِصَ لَكَ
تیری خوشنودی کا مستحق ہو جاؤں اور تا کہ میں تجھ سے ڈر کر تیرے سامنے خالص توبہ کروں۔ اور تا کہ
النَّصِيْحَةَ حَيَآءً مِّنْكَ وَحَتّٰٓى اَتَوَكَّلَ عَلَيْكَ فِي الْاُمُوْرِ كُلِّهَا
تجھ سے شرما کر تیرے روبرو خلوص کو صاف کروں اور تا کہ تجھ پر بھروسہ کروں کل کاموں میں
وَحُسْنَ ظَنٍّ بِكَ سُبْحَانَ خَالِقِ النُّوْرِ اَللّٰهُمَّ لَا تُهْلِكْنَا فُجَآءَةً
تجھ سے نیک گمان طلب کرتا ہوں۔ پاک ہے تو اے نور کے پیدا کرنے والے۔ یا اللہ! ہم کو ہلاک نہ کرنا ناگہاں
وَّلَا تَأْخُذْنَا بَغْتَةً وَّلَا تُغْفِلْنَا عَنْ حَقٍّ وَّلَا وَصِيَّةٍ[1] اَللّٰهُمَّ اٰنِسْ وَحْشَتِيْ
اور نہ ہم کو اچانک پکڑنا اور نہ ہمیں کسی حق و وصیت کی طرف سے غفلت میں رکھنا۔ یا اللہ!
فِيْ قَبْرِيْ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ بِالْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَاجْعَلْهُ لِيْ اِمَامًا وَّ نُوْرًا
میری قبر میں وحشت کی جگہ اُنس پیدا کر دینا، یا اللہ! مجھ پر قرآن عظیم کے طفیل میں رحم کرنا اور اُسے میرے حق میں رہبری اور نور
وَّهُدًى وَّرَحْمَةً اَللّٰهُمَّ ذَكِّرْنِيْ مِنْهُ مَا نَسِيْتُ وَعَلِّمْنِيْ مِنْهُ مَا جَهِلْتُ
اور ہدایت اور رحمت بنا دینا۔ یا اللہ! مجھے یاد کرا دے اُس میں سے جو کچھ بھول گیا ہوں اور مجھے سکھا دے اُس میں سے جو کچھ نہ جانتا ہوں،
وَارْزُقْنِيْ تِلَاوَتَهٗ اٰنَآءَ اللَّيْلِ وَاٰنَآءَ النَّهَارِ وَاجْعَلْهُ لِيْ حُجَّةً يَّا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ[2]
اور مجھے اس کی تلاوت نصیب کر دن اور رات کے اوقات میں اور اسے میرے لئے حجت بنا دے، اے پرودگار عالم!

---

[1] فائدہ ۱۷۰: اِس دُعا میں اللہ جل شانہ سے اُس درجہ کے خوف کا سوال ہے کہ جس سے اِنسان اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں سے بچ جائے اور نیکیوں کو حاصل کرے اور پھر یہ التجاء کرے کہ: اے اللہ! میں کسی حق یا وصیت کی طرف سے غفلت میں مبتلا نہ ہو جاؤں اور اے اللہ! اچانک ہلاک نہ کرنا اور نہ ہی اچانک کسی مصیبت میں گرفتار کرنا۔ اور ایسا خوف عطا فرما جو گناہوں سے بچنے کا ذریعہ ہو۔

[2] فائدہ ۱۷۱: اِس دُعاء میں قبر کی وحشت، تاریکی اور تنہائی کی جگہ اُنس ومحبت کی درخواست کی جا رہی ہے اور پھر قرآن عظیم کے وسیلہ سے رحم وکرم طلب کیا جا رہا ہے، یہی دُعا ختم قرآن کریم کے موقع پر ہر قرآن کریم کے آخر میں لکھی ہوئی ہے۔ اے اللہ! ہم سب کو عذاب قبر سے محفوظ فرما اور قرآن کریم کی صبح وشام تلاوت کی توفیق عطا فرما۔

اَللّٰهُمَّ اَنَا عَبۡدُكَ وَابۡنُ عَبۡدِكَ وَابۡنُ اَمَتِكَ نَاصِيَتِيۡ بِيَدِكَ

یا اللہ! میں تیرا بندہ ہوں اور بیٹا ہوں تیرے بندہ کا اور بیٹا ہوں تیری بندی کا ہمہ تن تیری ہی مٹھی میں ہوں،

اَتَقَلَّبُ فِيۡ قَبۡضَتِكَ وَاُصَدِّقُ بِلِقَآئِكَ وَاُوۡمِنُ بِوَعۡدِكَ اَمَرۡتَنِيۡ فَعَصَيۡتُ

تیرے قبضہ میں چلتا پھرتا ہوں۔ تیرے ملنے کی تصدیق کرتا ہوں اور تیرے وعدہ پر یقین رکھتا ہوں، تو نے حکم دیا، میں نے نافرمانی کی،

وَنَهَيۡتَنِيۡ فَاَتَيۡتُ هٰذَا مَكَانُ الۡعَآئِذِ بِكَ مِنَ النَّارِ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنۡتَ

اور تو نے روکا میں نے ارتکاب کیا، یہ جگہ دوزخ سے پناہ لینے کی تیرے ذریعے سے ہے کوئی معبود نہیں ہے سوا تیرے

سُبۡحَانَكَ ظَلَمۡتُ نَفۡسِيۡ فَاغۡفِرۡ لِيۡ اِنَّهٗ لَا يَغۡفِرُ الذُّنُوۡبَ اِلَّآ اَنۡتَ[1]

تو پاک ہے میں نے اپنی جان پر ظلم کیا تو ہمیں بخش دے۔ بے شک! کوئی نہیں بخش سکتا گناہوں کو سوا تیرے۔

اَللّٰهُمَّ لَكَ الۡحَمۡدُ وَاِلَيۡكَ الۡمُشۡتَكٰى وَبِكَ الۡمُسۡتَغَاثُ وَاَنۡتَ الۡمُسۡتَعَانُ

یا اللہ! تجھ کو ہر تعریف سزاوار ہے، اور تجھی سے شکایت چاہیے اور تجھ سے فریاد چاہیے اور تجھ ہی سے مدد۔ اور نہ کوئی بچاؤ ہے،

وَلَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيۡٓ اَعُوۡذُ بِرِضَاكَ مِنۡ سَخَطِكَ

اور نہ کوئی قوت عبادت کی سوائے اللہ کے۔ یا اللہ! میں تیری رضا کی پناہ میں آتا ہوں تیری ناخوشی سے

وَبِمُعَافَاتِكَ مِنۡ عُقُوۡبَتِكَ وَاَعُوۡذُ بِكَ مِنۡكَ لَآ اُحۡصِيۡ ثَنَآءً عَلَيۡكَ اَنۡتَ

اور تیری عفو کی پناہ میں تیرے عذاب سے اور تیری پناہ میں آتا ہوں خود تجھ سے میں تیری تعریف نہیں کر سکتا ہوں تو

كَمَآ اَثۡنَيۡتَ عَلٰى نَفۡسِكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوۡذُ بِكَ مِنۡ اَنۡ نَّزِلَّ اَوۡ نُزَلَّ

اُسی تعریف کے لائق ہے جو تو نے خود اپنی ذات کی کی ہے۔ یا اللہ! ہم تیری پناہ میں آتے ہیں اُس سے کہ ہم ڈگ جائیں، یا ڈگائیں،

اَوۡ نُضِلَّ اَوۡ نَظۡلِمَ اَوۡ يُظۡلَمَ عَلَيۡنَآ اَوۡ نَجۡهَلَ اَوۡ يُجۡهَلَ عَلَيۡنَآ

یا گمراہ کریں یا ظلم کریں یا کوئی ہم پر ظلم کرے، یا جہالت کریں یا کوئی جہالت کرے

اَوۡ اَضِلَّ اَوۡ اُضَلَّ اَعُوۡذُ بِنُوۡرِ وَجۡهِكَ الۡكَرِيۡمِ الَّذِيۡٓ اَضَآءَتۡ لَهُ السَّمٰوٰتُ

یا گمراہ ہو یا کوئی گمراہ کرے۔ تیرے ذات کے نور کی پناہ میں آتا ہوں جس نے آسمانوں کو روشن کر رکھا ہے

---

[1] فائدہ ۱۷۲: اِس دُعاء میں یہ درخواست کی جا رہی ہے کہ: میں کل کا کل تیرے قبضہ میں ہوں اور تیرے وعدے پر یقین رکھتا ہوں۔ اے اللہ! میں نے تیرے حکم کی نافرمانی کی جس کام سے تو نے مجھے روکا اُسی کا میں نے اِرتکاب کیا۔ میں اِس بات کا اِقرار کرتا ہوں کہ میں نے اپنی ہی جان پر ظلم کیا اب تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں تیری رحمت کا واسطہ تو ہم کو بخش دے۔

وَاَشْرَقَتْ لَهُ الظُّلُمَاتُ وَصَلُحَ عَلَيْهِ اَمْرُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ
اور اُس سے ظلمتیں چمک اٹھی ہیں اور اُس سے دنیا اور آخرت کے کام درست ہیں۔
اَنْ تُحِلَّ عَلَيَّ غَضَبَكَ وَ تُنْزِلَ عَلَيَّ سَخَطَكَ وَلَكَ الْعُتْبٰى حَتّٰى تَرْضٰى
پناہ اِس امر سے کہ تو مجھ پر اپنا غصہ اتارے اور تو ناخوشی نازل کرے اور حق ہے کہ تجھے منایا جائے کہ تو راضی ہو جائے
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ اَللّٰهُمَّ وَاقِيَةً كَوَاقِيَةِ الْوَلِيْدِ
اور نہ کوئی بچاؤ ہے اور نہ کوئی طاقت مگر تیری مدد سے۔ یا اللہ! میں نگہبانی چاہتا ہوں بچہ کی سی نگہبانی۔
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ الْاَعْمَيَيْنِ السَّيْلِ وَالْبَعِيْرِ الصَّئُوْلِ[1]
یا اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں دو اندھی برائیوں یعنی سیلاب اور حملہ آور اونٹ سے۔

[1]۔فائدہ ۱۷۴: دُعاء مذکورہ میں اللہ کی رضاء کی پناہ کا سوال کیا گیا ہے اور ساتھ ہی یہ درخواست کی جارہی ہے کہ: اے اللہ! ہم تیری پناہ میں آتے ہیں اِس لیے کہ ہم کہیں پھسل جائیں یا کسی کو پھسلا دیں کسی پر ظلم کریں یا کوئی ہم پر ظلم کرے۔ اے اللہ! تیری ذات گرامی کے نور کی پناہ میں آتا ہوں۔ تو میری دنیا و آخرت کے کام درست فرما۔ اِس دُعاء میں ”كَوَاقِيَةِ الْوَلِيْدِ“ کا کلمہ شفقت اور پیار کے عجیب معانی کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہے، جس کا مفہوم اِس طرح ہے کہ: اے اللہ! ایک شفیق ماں بچے کو ایک ایک لمحہ کے لیے دور نہیں ہونے دیتی ہر وقت اُس کی نگرانی و نگہبانی میں لگی رہتی ہے۔ اِسی طرح ہر بندہ حق تعالیٰ سے ایسی ہی نگہبانی کی درخواست کر رہا ہے۔

اے اللہ! آپ تو ستر ماؤں سے زیادہ شفیق ہیں ہمیں محروم نہ فرما دیجئے۔

خطبہ مُناجاتِ مقبول

اِن دعاؤں کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ: ہر منزل سے پہلے خطبہ ذیل پڑھیں اور ہفتہ سے شروع کر کے ہر روز ایک منزل ترتیب وار پڑھ کر جمعہ کو ختم کیا کریں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے
نَحۡمَدُكَ يَا خَيۡرَ مَأۡمُوۡلٍ وَّ اَكۡرَمَ مَسۡؤُلٍ
ہم تیری تعریف بیان کرتے ہیں اے اُن سب سے بہتر ! جن سے امید کی جاسکتی ہے اور اُن سب سے کریم تر
عَلٰى مَا عَلَّمۡتَنَا مِنَ الۡمُنَاجَاةِ الۡمَقۡبُوۡلِ مِنۡ قُرُبَاتٍ عِنۡدَ اللهِ
جن سے کچھ طلب کیا جا سکتا ہے کہ تو نے ہمیں مناجات مقبول سکھائی جو اللہ کے ہاں موجبِ قربت ہے
وَصَلَوٰتِ الرَّسُوۡلِ فَصَلِّ عَلَيۡهِ مَا اخۡتَلَفَ الدَّبُوۡرُ
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں سکھائیں۔ اے اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت کامل نازل فرما جب تک کہ مغرب
وَالۡقَبُوۡلُ وَ انۡشَعَبَتِ الۡفُرُوۡعُ مِنَ الۡاُصُوۡلِ ثُمَّ نَسۡئَلُكَ
اور مشرق کی ہوائیں چلتی رہیں اور جڑوں سے شاخیں پھوٹتی رہیں، اِس کے بعد ہم تجھ سے وہ طلب کرتے ہیں
بِمَا سَنَقُوۡلُ وَمِنَّا السُّؤَالُ وَمِنۡكَ الۡقُبُوۡلُ
جو آگے بھی (آگے) عرض کرتے ہیں کہ ہمارا کام طلب کرنا ہے اور تیرا کام عطا کرنا ہے۔

چھٹی منزل بروز "جمعرات"

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے
اَللّٰهُمَّ اِنِّيۡۤ اَسۡاَلُكَ بِمُحَمَّدٍ نَّبِيِّكَ وَاِبۡرَاهِيۡمَ خَلِيۡلِكَ وَمُوۡسٰى نَجِيِّكَ
یا اللہ! میں درخواست کرتا ہوں بہ طفیل محمد ﷺ کے جو تیرے نبی ہیں اور بہ طفیل ابراہیم علیہ السلام کے جو تیرے خلیل ہیں اور بہ طفیل موسیٰ علیہ السلام کے جو تیرے کلیم ہیں
وَعِيۡسٰى رُوۡحِكَ وَكَلِمَتِكَ وَبِكَلَامِ مُوۡسٰى وَاِنۡجِيۡلِ عِيۡسٰى وَزَبُوۡرِ دَاوٗدَ
اور بہ طفیل عیسیٰ علیہ السلام کے جو روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہیں اور بہ طفیل کلام موسیٰ علیہ السلام کے اور انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اور زبور حضرت داؤد علیہ السلام کے
وَفُرۡقَانِ مُحَمَّدٍ ﷺ وَبِكُلِّ وَحۡيٍ اَوۡحَيۡتَهٗ اَوۡ قَضَآءٍ قَضَيۡتَهٗ
اور فرقان حضرت محمد ﷺ کے اور بہ طفیل ہر وحی کے جسے تو نے بھیجا ہو یا ہر حکم تکوینی کے جسے تو نے جاری کیا ہو
اَوۡ سَآئِلٍ اَعۡطَيۡتَهٗ اَوۡ فَقِيۡرٍ اَغۡنَيۡتَهٗ اَوۡ غَنِيٍّ اَفۡقَرۡتَهٗ اَوۡ ضَآلٍّ هَدَيۡتَهٗ
اور بہ طفیل ہر سائل کے جس کو تو نے دیا ہو، اور بہ طفیل ہر محتاج کے جس کو تو نے غنی کیا ہو اور بہ طفیل ہر غنی کے جسے تو نے محتاج کر دیا ہو اور ہر گمراہ کے جسے تو نے ہدایت دی
وَاَسۡاَلُكَ بِاسۡمِكَ الَّذِيۡ وَضَعۡتَهٗ عَلَى الۡاَرۡضِ فَاسۡتَقَرَّتۡ
اور میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں بہ طفیل تیرے اُس نام کے جس کو تو نے زمین پر رکھا اور وہ ٹھہر گئی،
وَعَلَى السَّمٰوٰتِ فَاسۡتَقَلَّتۡ وَعَلَى الۡجِبَالِ فَرَسَتۡ وَاَسۡاَلُكَ بِاسۡمِكَ
اور آسمانوں پر رکھا تو وہ قرار پکڑ گئے اور پہاڑوں پر رکھا تو وہ جم گئے۔ اور میں درخواست کرتا ہوں تجھ سے بہ طفیل اُس نام کے
الَّذِي اسۡتَقَرَّ بِهٖ عَرۡشُكَ وَاَسۡاَلُكَ بِاسۡمِكَ الطَّاهِرِ الۡمُطَهَّرِ الۡمُنَزَّلِ
جس سے تیرا عرش ٹھہرا ہوا ہے اور یا اللہ! میں درخواست کرتا ہوں تجھ سے بہ طفیل اُس نام کے کہ وہ پاک ہے اور ستھرا ہے تیری
فِيۡ كِتَابِكَ مِنۡ لَّدُنۡكَ وَبِاسۡمِكَ الَّذِيۡ وَضَعۡتَهٗ عَلَى النَّهَارِ فَاسۡتَنَارَ
کتاب میں تیرے پاس سے نازل ہوا ہے اور بہ طفیل تیرے اُس نام کے جسے تو نے دن پر رکھا تو وہ روشن ہو گیا
وَعَلَى الَّيۡلِ فَاَظۡلَمَ وَبِعَظَمَتِكَ وَكِبۡرِيَآئِكَ وَبِنُوۡرِ وَجۡهِكَ
اور رات پر رکھا تو وہ اندھیری ہو گئی۔ اور بہ طفیل تیری عظمت اور تیری بڑائی کے اور بہ طفیل تیرے نور ذات کے،

اَنْ تَرْزُقَنِی الْقُرْاٰنَ الْعَظِیْمَ وَتُخَلِّطَهٗ بِلَحْمِیْ وَدَمِیْ وَسَمْعِیْ وَبَصَرِیْ
کہ تو نصیب کرے مجھے قرآنِ عظیم، اور اُسے میرے گوشت میں، میرے خون میں، میری شنوائی میں، میری بینائی میں پیوست کر دے،
وَتَسْتَعْمِلَ بِهٖ جَسَدِیْ بِحَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ فَاِنَّهٗ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ
اور اُس پر میرے جسم کو عامل بنادے اپنی قدرت اور قوت سے۔ بے شک! نہ کوئی بچاؤ معصیت سے ہے، اور نہ کوئی قوت ہے مگر تیرے ذریعہ سے،
اَللّٰهُمَّ لَا تُؤْمِنَّا مَكْرَكَ وَلَا تُنْسِنَا ذِكْرَكَ وَلَا تَهْتِكْ عَنَّا سِتْرَكَ
یا اللہ! ہمیں اپنی خفیہ گرفت سے بے فکر نہ کر، اور نہ ہمیں اپنی یاد سے غافل ہونے دے اور ہماری پردہ داری کر
وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْغَافِلِیْنَ ۝ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْأَلُكَ تَعْجِیْلَ عَافِیَتِكَ
اور نہ کر ہمیں غافلوں میں سے۔ یا اللہ! میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں عافیت عاجل کی
وَدَفْعَ بَلَآئِكَ وَخُرُوْجًا مِّنَ الدُّنْیَآ اِلٰی رَحْمَتِكَ یَا مَنْ یَّكْفِیْ عَنْ كُلِّ اَحَدٍ
اور دفع بلا کی اور دنیا سے تیری رحمت کی جانب منتقل ہونے کی۔ اے وہ کہ کافی ہے وہ سب کے عوض
وَّلَا یَكْفِیْ مِنْهُ اَحَدٌ یَّآ اَحَدَ مَنْ لَّآ اَحَدَ لَهٗ یَا سَنَدَ مَنْ لَّا سَنَدَ لَهٗ
اور کوئی بھی کافی نہیں ہے اُس کے عوض۔ اے والی! اُس شخص کے جس کا کوئی والی نہیں، اے سہارے! اُس شخص کے جس کا کوئی سہارا نہیں
اِنْقَطَعَ الرَّجَآءُ اِلَّا مِنْكَ نَجِّنِیْ مِمَّآ اَنَا فِیْهِ وَاَعِنِّیْ عَلٰی مَآ اَنَا عَلَیْهِ
اُمیدیں منقطع ہو چکی ہیں مگر تجھ سے، مجھے نجات دے اُس حال سے جس میں کہ میں ہوں

ا۔ فائدہ ۱۷۵: مذکورہ دُعا کا خلاصہ یہ سمجھ میں آتا ہے کہ: جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ، حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام، تورات، انجیل، زبور اور قرآن کریم کا واسطہ دے کر درخواست کی جارہی ہے کہ: اے اللہ! مجھے ایسا قرآن کریم نصیب فرما جو میرے خون، میرے کان، میری آنکھوں میں رچ بس جائے اور میرے جسم کو اُس پر عمل کرنے والا بنادے۔ گویا دیکھوں تو قرآن ہی کی آنکھ سے۔ سنوں تو قرآن ہی کے کان سے۔ سوچوں تو قرآن ہی کے بارے میں یعنی ہر سطح ہر طرح سے قرآن ہی میرے زندگی پر چھا جائے۔ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا ایسا ابدی معجزہ ہے اِس میں اللہ تعالیٰ نے ایسی قوت اور طاقت رکھی ہے کہ اگر کوئی شخص حقیقت کے ساتھ اِن کے معانی پر غور کرے تو یہ بات نکھر کر سامنے آئے گی کہ یہ کسی بندے کا کلام نہیں ہے، اِس کلام میں کہیں دباؤ اور کہیں ضعف نظر نہیں آئے گا، بارہویں پارہ میں ارشادِ الٰہی ہے، زمین و آسمان کو اِس انداز میں حکم دیا جارہا ہے کہ: "اے زمین! پانی نگل جا اور اے آسمان! تو برسنے سے تھم جا"۔ کیا دنیا کی کوئی طاقت اِس طرح حکم دے سکتی ہے؟ یہ قوت وطاقت والا کلام صرف اللہ ہی کا کلام ہوسکتا ہے، کسی بشر کا نہیں۔

مِمَّآ نَزَلَ بِيْ بِجَاهِ وَجْهِكَ الْكَرِيْمِ وَبِحَقِّ مُحَمَّدٍ ﷺ عَلَيْكَ ۱ اٰمِيْنَ

اور جو بلا کہ نازل ہو چکی ہے اُس کے مقابلہ میں میری مدد کر صدقے اپنی ذات پاک کے اور محمد ﷺ کے اُس حق کے طفیل میں جو تجھ پر ہے۔ آمین

اَللّٰهُمَّ احْرُسْنِيْ بِعَيْنِكَ الَّتِيْ لَا تَنَامُ وَاكْنُفْنِيْ بِرُكْنِكَ الَّذِيْ لَا يُرَامُ

یا اللہ! میری نگہبانی کر اپنی اُس آنکھ سے جو کبھی سوتی نہیں اور مجھے اپنی اُس قوت کی آڑ میں لے لے جس کے پاس کوئی نہیں پھٹک سکتا

وَارْحَمْنِيْ بِقُدْرَتِكَ عَلَيَّ فَلَآ اَهْلِكَ وَاَنْتَ رَجَآئِيْ فَكَمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ

اور مجھ پر رحم کر اپنی قدرت سے جو مجھ پر ہے تا کہ میں ہلاک نہ ہوں۔ اور تو ہی میری اُمیدگاہ ہے، کتنی ہی نعمتیں

اَنْعَمْتَ بِهَا عَلَيَّ قَلَّ لَكَ بِهَا شُكْرِيْ وَكَمْ مِّنْ بَلِيَّةٍ ابْتَلَيْتَنِيْ بِهَا

تو نے مجھے دیں اور میرا اُن کے لیے شکر کم ہی رہا اور کتنی ہی مصیبتیں ہیں جن میں تو نے مجھے مبتلا کیا

قَلَّ لَكَ بِهَا صَبْرِيْ فَيَا مَنْ قَلَّ عِنْدَ نِعْمَتِهٖ شُكْرِيْ فَلَمْ يَحْرِمْنِيْ

اور میرا صبر اُن پر کم ہی رہا۔ پس! اے وہ کہ اُس کی نعمت کے وقت میرا شکر کم رہا پھر بھی مجھے محروم نہ کیا،

وَيَا مَنْ قَلَّ عِنْدَ بَلِيَّتِهٖ صَبْرِيْ فَلَمْ يَخْذُلْنِيْ وَيَا مَنْ رَّاٰنِيْ عَلَى الْخَطَايَا

اور اے وہ کہ! اُس کے ابتلاء کے وقت میرا صبر کم رہا پھر بھی اُس نے میرا ساتھ نہ چھوڑا، اور اے وہ کہ! مجھے گناہوں پر دیکھا

فَلَمْ يَفْضَحْنِيْ ۲ يَا ذَا الْمَعْرُوْفِ الَّذِيْ لَا يَنْقَضِيْ اَبَدًا وَّ يَا ذَا النَّعْمَآءِ

پھر بھی مجھے (رسوا) نہ کیا۔ اے ایسے اِحسان والے! جس کا اِحسان کبھی ختم نہ ہوا، اور اے ایسی نعمتوں والے!

الَّتِيْ لَا تُحْصٰى اَبَدًا اَسْاَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ

کہ جس کی نعمتیں کبھی شمار نہ ہو سکیں۔ میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر رحمت نازل کر،

۱۔ فائدہ ١٧٦: دُعاء مذکورہ میں بارگاہ خداوندی میں اِن الفاظ کے ساتھ التجا کی گئی ہے: اے میرے خدا! مجھے جلدی سے دکھ اور تکلیف سے باہر نکال مجھے چین اور سکھ نصیب فرما اور میری ساری بلائیں دفع فرما۔ اور پھر یہ الفاظ قابل رشک ہیں، بے کسوں اور بے سہاروں کے یکتا سہارے کہ میری ساری دنیا سے امیدیں ختم ہو چکی ہیں ایک تجھ سے امید باقی ہے، درخواست کرتا ہوں کہ: میں جس بلا میں پھنس چکا ہوں اُس میں میری مدد فرما، صدقہ آپ کی ذات پاک کا اور نبی پاک ﷺ کے وسیلہ کے اُس حق کے طفیل جو آپ نے اپنے اوپر وعدہ کے مطابق لازم قرار دیا ہے۔

۲۔ فائدہ ١٧٧: مذکورہ دُعا کے ترجمہ پر غور کیجئے جس میں اللہ جل شانہ سے یہ درخواست کی گئی ہے: اے اللہ! میری حفاظت فرما اپنی اُس آنکھ سے جو کبھی سوتی نہیں اور اپنی اُس قوت سے جس کے مقابلہ میں کوئی نہیں آ سکتا۔ اے اللہ! میں قصوروار ہوں تیری نعمت کا حق شکر بھی ادا نہیں کر سکتا۔ نہ ہی غم میں میں نے صبر کیا۔ دردمندانہ التجا ہے کہ کوتاہیوں کو نظرانداز فرما اور عافیت نصیب فرما۔ مسنون دعاؤں میں یہ ایک عجیب دعا ہے جس میں بشری کمزوری کا لحاظ رکھتے ہوئے یہ بھی تعلیم دی گئی کہ مجھے جلدی سے عافیت، راحت اور سکون عطا فرما۔

وَّبِكَ اَدْرَأُ فِيْ نُحُوْرِ الْاَعْدَآءِ وَالْجَبَابِرَةِ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى دِيْنِيْ بِالدُّنْيَا

میں تیرے زور پر بھڑ جاتا ہوں دشمنوں اورزور آوروں کے مقابلہ میں۔ یا اللہ! میرے دین پر دنیا کو مددگار بنادے

وَعَلٰى اٰخِرَتِيْ بِالتَّقْوٰى وَاحْفَظْنِيْ فِيْمَا غِبْتُ عَنْهُ وَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ

اورمیری آخرت پرتقویٰ کومددگار کردے اورتو ہی محافظ رہ میری اُن چیزوں کا جو آنکھوں سے دور ہیں اوراُن چیزوں میں جو میرے پیش نظر ہیں تو مجھے میرے نفس کے

فِيْمَا حَضَرْتُهٗ يَا مَنْ لَّا تَضُرُّهُ الذُّنُوْبُ وَلَا تَنْقُصُهُ الْمَغْفِرَةُ هَبْ لِيْ

حوالہ نہ کر اے وہ نہ اُسے گناہ نقصان پہنچا سکتے ہیں اور نہ اُس کے ہاں مغفرت کوئی کمی کرتی ہے۔ مجھے وہ چیز دے

مَا لَا يَنْقُصُكَ وَاغْفِرْ لِيْ مَا لَا يَضُرُّكَ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ اَسْأَلُكَ

جو تیرے ہاں کمی نہیں کرتی، معاف کردے مجھے وہ چیز کہ تجھے نقصان نہیں پہنچاتی۔ بے شک! تو ہی بڑا دینے والا ہے۔ میں درخواست کرتا ہوں تجھ سے

فَرَجًا قَرِيْبًا وَّ صَبْرًا جَمِيْلًا وَّ رِزْقًا وَّاسِعًا وَّ الْعَافِيَةَ مِنْ جَمِيْعِ الْبَلَآءِ

فوری کشائش کی اور صبر جمیل کی اوررزق وسیع کی، اور جملہ بلاؤں سے امن کی

وَاَسْأَلُكَ تَمَامَ الْعَافِيَةِ وَاَسْأَلُكَ دَوَامَ الْعَافِيَةِ وَاَسْأَلُكَ الشُّكْرَ

اور میں مانگتا ہوں تجھ سے پورا چین اور مانگتا ہوں تجھ سے اُس چین کا دوام اور مانگتا ہوں تجھ سے اُس چین پر

عَلَى الْعَافِيَةِ وَاَسْأَلُكَ الْغِنٰى عَنِ النَّاسِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

توفیق شکر، اور مانگتا ہوں تجھ سے مخلوق کی طرف سے بے احتیاجی اور نہ کوئی بچاؤ ہے گناہوں سے اور نہ کوئی قوت ہے طاعت کی سوائے اللہ

الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ۱ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ سَرِيْرَتِيْ خَيْرًا مِّنْ عَلَانِيَتِيْ وَاجْعَلْ

بزرگ وبرتر کے۔ یا اللہ! میرے باطن کو میرے ظاہر سے بہتر کر دے اور میرے

عَلَانِيَتِيْ صَالِحَةً اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ مِنْ صَالِحِ مَا تُؤْتِي النَّاسَ مِنَ الْمَالِ

ظاہر کو صالح بنادے۔ یا اللہ! میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں اُن اچھی چیزوں کی جو تو لوگوں کو دیتا ہے مال سے ہو

۱۔ فائدہ ۱۷۹: اِس دُعاءِ مذکورہ میں بارگاہ خداوندی میں اِس کی درخواست کی گئی ہے کہ: دنیا کو دین کی ترقی اور تقویٰ کو آخرت میں نجات کا ذریعہ بنا اور پھر یہ سبق بھی سکھلایا گیا ہے کہ اگر ساری دنیا گناہوں میں غرق ہوجائے تو تیرا ذرہ بھر بھی حرج نہیں ہوگا اور اگر تو سب کی مغفرت کردے تو تیرے خزانے میں رائی برابر بھی کمی نہیں ہوسکتی۔

وَالْاَهْلِ وَالْوَلَدِ غَيْرَ ضَآلٍّ وَّ لَا مُضِلٍّ[1] اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْ عِبَادِكَ

یا بیوی سے ہو یا بچے سے ہو۔ میں نہ گمراہ ہوں نہ گمراہ کرنیوالا ہوں۔ یا اللہ! ہمیں منتخب بندوں میں

الْمُنْتَخَبِيْنَ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ الْوَفْدِ الْمُتَقَبَّلِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْأَلُكَ

سے کر لے جن کے چہرے اور اَعضاء روشن ہوں گے اور جو مقبول مہمان ہوں گے۔ یا اللہ! میں تجھ سے ایسا

نَفْسًا بِكَ مُطْمَئِنَّةً تُؤْمِنُ بِلِقَآئِكَ وَتَرْضٰى بِقَضَآئِكَ وَتَقْنَعُ بِعَطَآئِكَ[1]

نفس مانگتا ہوں جو تجھ پر اطمینان رکھے اور تیرے ملنے کا یقین رکھے اور تیری مشیت پر راضی رہے اور تیرے عطیہ پر قناعت رکھے۔

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا دَآئِمًا مَّعَ دَوَامِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا

یا اللہ! حمد تیرے ہی لیے ہے، ایسی حمد کہ تیری ہمیشگی کے ساتھ وہ بھی ہمیشہ رہے اور تیرے لیے حمد ہے

خَالِدًا مَّعَ خُلُوْدِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا لَّا مُنْتَهٰى لَهٗ دُوْنَ مَشِيَّتِكَ

ایسی حمد کہ تیرے دوام کے ساتھ وہ بھی دائم رہے اور تیرے ہی لیے حمد ہے ایسی حمد کہ اُس کی اِنتہا تیری مشیت کے بغیر نہیں۔

وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا لَّا يُرِيْدُ قَآئِلُهٗٓ اِلَّا رِضَاكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا

اور تیرے ہی لیے حمد ہے ایسی حمد کہ اُس کے قائل کا مقصود تمام تر تیری ہی خوشنودی ہے اور تیرے ہی لیے حمد ہے ایسی حمد

عِنْدَ كُلِّ طَرْفَةِ عَيْنٍ وَّتَنَفُّسِ كُلِّ نَفْسٍ اَللّٰهُمَّ اَقْبِلْ بِقَلْبِيْٓ اِلٰى دِيْنِكَ

جو ہر پلک جھپکانے اور ہر سانس لینے کے ساتھ ہو۔ یا اللہ! متوجہ کر دے میرے دل کو اپنے دین کی طرف

وَاحْفَظْ مِنْ وَّرَآئِنَا بِرَحْمَتِكَ اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْنِيْٓ اَنْ اَزِلَّ وَاهْدِنِيْٓ اَنْ اَضِلَّ[2]

اور ہماری حفاظت اِدھر اُدھر سے رکھ اپنی رحمت کے ساتھ۔ یا اللہ! مجھے ثابت قدم رکھ کہیں ڈگ نہ جاؤں اور مجھے ہدایت پر رکھ کہ کہیں گمراہ نہ ہوجاؤں۔

١۔ فائدہ ۱۸۰: دُعاءِ مذکورہ میں باطن اور ظاہری کی درستگی کا سوال اور پھر باطن کو ظاہر سے زیادہ بہتر بنا دینے کی دُعاء کی تلقین کی جارہی ہے اور ساتھ ہی مال اولاد و اہل وعیال کے بارے میں یہ درخواست کی جارہی ہے کہ: یا اللہ! اُن سب کو گمراہیوں سے بچا نہ یہ خود گمراہ ہوں اور نہ یہ دوسروں کو گمراہ کریں، اپنی دعاؤں میں اپنے اہل وعیال کو بھی شامل رکھیں۔

٢۔ فائدہ ۱۸۱: اِس دُعاء میں یہ درخواست کی گئی ہے کہ: اے اللہ! آخرت میں ہمارے چہرے اور ہمارے اَعضاء کو روشن اور چمک دار بنا۔ اور ایسا نفس عطا کر جو تجھ پر اطمینان رکھے اور تیری ملاقات کا یقین ہو اور تیرے دیے ہوئے رزق پر قناعت رکھے۔ اور یہ بھی درخواست کی گئی ہے کہ: یا اللہ! تیرے فیصلوں پر راضی رہوں تاکہ تسلیم ورضا پر عمل ہو سکے۔

٣۔ فائدہ ۱۸۲: اِس دُعاء میں اللہ جل شانہ کی لامتناہی حمد کی گئی ہے اور پھر اِس کے ساتھ ہی یہ عجیب درخواست کی گئی ہے: اے اللہ! میرے دل کو اپنی طرف متوجہ کر۔ ہر طرف سے اپنی رحمت سے ہماری حفاظت فرما۔ ثابت قدمی عطا کر۔ ہدایت پر قائم رکھ اور گمراہی سے بچا۔ اور یہ کلمات بھی آئے ہیں: اے دلوں کے پھیرنے والے! میرے دل کو دین پر ثابت قدم رکھ۔

اَللّٰهُمَّ كَمَا حُلْتَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ قَلْبِيْ فَحُلْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ الشَّيْطَانِ وَعَمَلِهٖ

یا اللہ! تو جس طرح حائل ہے مجھ میں اور میرے دل میں پس! تو حائل رہ مجھ میں اور شیطان اور اُس کے کام میں

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا مِنْ فَضْلِكَ وَلَا تَحْرِمْنَا رِزْقَكَ وَبَارِكْ لَنَا فِيْمَا رَزَقْتَنَا

یا اللہ! ہمیں نصیب کر اپنا فضل اور ہمیں اپنے رزق سے محروم نہ رکھ اور جو رزق تو نے ہمیں دیا اُس میں برکت دے

وَاجْعَلْ غِنَآءَنَا فِيْٓ اَنْفُسِنَا وَاجْعَلْ رَغْبَتَنَا فِيْمَا عِنْدَكَ[1] اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ

اور ہمارے دلوں کو غنی کر دے اور جو کچھ تیرے پاس ہے اُس کی طرف ہمیں رغبت دیدے۔ یا اللہ! مجھے اُن میں کر دے

مِمَّنْ تَوَكَّلَ عَلَيْكَ فَكَفَيْتَهٗ وَاسْتَهْدَاكَ فَهَدَيْتَهٗ وَاسْتَنْصَرَكَ فَنَصَرْتَهٗ

جنہوں نے تجھ پر توکل کیا۔ پس! تو اُن کے لیے کافی ہوگیا اور اُنہوں نے تجھ سے ہدایت چاہی سو تو نے اُنہیں ہدایت دی اور اُنہوں نے تجھ سے مدد چاہی سو تو نے اُنہیں مدد دی۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ وَسَاوِسَ قَلْبِيْ خَشْيَتَكَ وَذِكْرَكَ وَاجْعَلْ هِمَّتِيْ وَهَوَايَ

یا اللہ! میرے دل کے وسوسوں کو اپنی خشیت اور اپنی یاد بنادے۔ اور میرے شوق اور ہمت کی چیز کو وہی کر دے

فِيْمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى اَللّٰهُمَّ وَمَا ابْتَلَيْتَنِيْ بِهٖ مِنْ رَّخَآءٍ وَّشِدَّةٍ

جسے تو اچھا سمجھتا ہو اور پسند کرتا ہو۔ یا اللہ! تو میرا اِمتحان نرمی یا سختی غرض جس چیز سے بھی کرے

فَمَسِّكْنِيْ بِسُنَّةِ الْحَقِّ وَشَرِيْعَةِ الْاِسْلَامِ[2] اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْاَلُكَ

تو مجھے طریقِ حق اور شریعت اِسلام پر جمائے رکھ۔ یا اللہ! میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں

تَمَامَ النِّعْمَةِ فِي الْاَشْيَآءِ كُلِّهَا وَالشُّكْرَ لَكَ عَلَيْهَا حَتّٰى تَرْضٰى

جملہ اشیاء میں نعمت کے پورا ہونے کی اور اُن پر تیرے شکر کی توفیق پانے کی یہاں تک کہ تو خوش ہو جائے

وَبَعْدَ الرِّضٰى الْخِيَرَةَ فِيْ جَمِيْعِ مَا يَكُوْنُ فِيْهِ الْخِيَرَةُ وَلِجَمِيْعِ

اور بعد خوش ہو جانے کے میرے لیے اِنتخاب کر دے تمام ایسی چیزوں میں جن میں اِنتخاب ہوتا ہے، اور اِنتخاب بھی

١۔ فائدہ ۱۸۳: اِس دُعاء مذکورہ میں اللہ جل شانہ سے یہ درخواست کی گئی ہے کہ: اے اللہ! آپ میرے اور شیطان کے درمیان رکاوٹ بن جائیں تاکہ میں گناہوں سے بچ سکوں اور ہمیشہ ہمیشہ تیری اِطاعت اور بندگی میں لگا رہوں نیز اس دُعا میں یہ بھی درخواست کی گئی ہے کہ: اے اللہ! اپنے فضل کے ساتھ ہمیں رزق سے محروم نہ رکھ۔ برکت والا رزق عطا فرما اور ہمارے دلوں کو ایسا غنی کر دے کہ جس میں ہماری نفسانی خواہشات مٹ جائیں اور ہم شوق اور رغبت کے ساتھ تیرے اجر وثواب کی طرف دوڑ لگا دیں۔

٢۔ فائدہ ۱۸۵: اِس دُعاء میں عجیب درخواست ہے: یا اللہ! مجھے ایسی لگن عطا فرما کہ وسوسے بھی آئیں تب بھی تیری ہی یاد اور تیری خشیت کی طرف جانے والی ہو اور ساتھ یہ بھی درخواست کی گئی ہے: اے اللہ! میرے امتحان میں مجھے حق کے راستے اور شریعت اسلام پر ثابت قدم فرما۔

مَيْسُوْرِ الْاُمُوْرِ كُلِّهَا لَا بِمَعْسُوْرِهَا يَا كَرِيْمُ اَللّٰهُمَّ فَالِقَ الْاِصْبَاحِ

سب ہی آسان کاموں کا، نہ کہ دشوار کاموں کا اے کریم! ۔یا اللہ! صبح کے نکالنے والے

وَجَاعِلَ اللَّيْلِ سَكَنًا وَّالشَّمْسِ وَالْقَمَرِ حُسْبَانًا قَوِّنِيْ عَلَى الْجِهَادِ

اور رات کو آرام کا وقت بنانے والے اور سورج اور چاند کے وقت کا مقیاس بنانے والے مجھے اپنی راہ میں

فِيْ سَبِيْلِكَ[1] اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ فِيْ بَلَآئِكَ وَ صَنِيْعِكَ اِلٰى خَلْقِكَ

جہاد کی قوت دے۔یا اللہ! تیرے ہی لیے حمد ہے تیرے ابتلاء اور تیری مخلوق کے ساتھ تیرے برتاؤ میں

وَلَكَ الْحَمْدُ فِيْ بَلَآئِكَ وَصَنِيْعِكَ اِلٰٓى اَهْلِ بُيُوْتِنَا وَلَكَ الْحَمْدُ

اور تیرے ہی لیے حمد ہے تیرے ابتلاء میں اور ہمارے گھر والوں کے ساتھ تیرے برتاؤ میں، اور تیرے ہی لیے حمد ہے

فِيْ بَلَآئِكَ وَصَنِيْعِكَ اِلٰٓى اَنْفُسِنَا خَاصَّةً وَّ لَكَ الْحَمْدُ بِمَا هَدَيْتَنَا

تیرے ابتلاء میں اور خاص ہماری جانوں کے ساتھ تیرے برتاؤ میں۔اور تیرے ہی لیے حمد ہے اِس پر کہ تو نے ہمیں ہدایت دی،

وَلَكَ الْحَمْدُ بِمَآ اَكْرَمْتَنَا وَلَكَ الْحَمْدُ بِمَا سَتَرْتَنَا وَلَكَ الْحَمْدُ بِالْقُرْاٰنِ

اور تیرے ہی لیے حمد ہے اِس پر کہ تو نے ہمیں عزّت دی۔اور تیرے ہی لیے حمد ہے کہ تو نے ہماری پردہ پوشی کی، اور تیرے ہی لیے حمد ہے قرآن پر،

وَلَكَ الْحَمْدُ بِالْاَهْلِ وَالْمَالِ وَلَكَ الْحَمْدُ بِالْمُعَافَاةِ وَلَكَ الْحَمْدُ

اور تیرے ہی لیے حمد ہے اہل پر اور مال پر اور تیرے ہی لیے حمد ہے درگذر کرنے پر، اور تیرے ہی لیے حمد

حَتّٰى تَرْضٰى وَلَكَ الْحَمْدُ اِذَا رَضِيْتَ يَآ اَهْلَ التَّقْوٰى وَاَهْلَ الْمَغْفِرَةِ[2]

ہے یہاں تک کہ تو خوش ہوجائے اور تیرے ہی لیے حمد ہے جب کہ تو خوش ہوجائے، اے وہ کہ جس ذات سے ڈرنا چاہیے، اور اے وہ کہ تو ہی مغفرت کر سکتا ہے۔

اَللّٰهُمَّ وَفِّقْنِيْ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى مِنَ الْقَوْلِ وَالْعَمَلِ وَالْفِعْلِ وَالنِّيَّةِ

یا اللہ! مجھے اُس چیز کی توفیق دے جسے تو اچھا سمجھے، خواہ وہ قول ہو یا عمل یا فعل یا نیت

---

[1] ۔فائدہ ۱۸۷: اِس دُعاء میں راہ جہاد میں قوت کی درخواست کی گئی ہے جو ہر مسلمان کی تمنا اور آرزو ہے اور یہی تمنا آنحضرت ﷺ نے اپنی ذات کے لیے فرمائی۔ اِسی کی ہم بھی درخواست کرتے ہیں۔ اے اللہ! تمام مسلمانوں کو قوّت ایمانی نصیب فرما، اور راہ حق میں سب کچھ قربان کرنے کی دولت نصیب فرما۔

[2] ۔فائدہ ۱۸۸: اِس دُعاء میں ایک عجیب سبق دیا گیا ہے کہ اِنسان کو ہر حال اور ہر صورت میں خواہ کتنے مصائب اور پریشانیوں کا شکار ہو رضا بالقضاء کا مصداق بنتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کرنی چاہیے یعنی حق جل شانہ بندے میں جو بھی تصرف فرمائیں اُس میں کوئی شکوہ وشکایت کا کلمہ زبان پر نہیں آنا چاہیے، ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور اُس کے ہر فیصلہ کے سامنے سر تسلیم خم کرنا ہی عافیت، خیر اور بھلائی ہے۔

وَالْهُدٰى اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ' اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنْ خَلِيْلٍ مَّاكِرٍ

یا طریق بے شک! تو ہی ہر چیز پر قادر ہے۔ یا اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں مکار دوست سے

عَيْنَاهُ تَرْيَانِيْ وَقَلْبُهٗ يَرْعَانِيْ اِنْ رَّاٰى حَسَنَةً دَفَنَهَا وَاِنْ رَّاٰى

جس کی آنکھیں تو مجھے دیکھتی ہوں اور اُس کا دل مجھے چرا لیتا ہو، اگر وہ بھلائی دیکھے اُسے دبا دے اور اگر برائی دیکھے

سَيِّئَةً اَذَاعَهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُؤْسِ وَالتَّبَآؤُسِ

تو اُس کا چرچا کرے۔ یا اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں شدّت فقر سے اور شدّت محتاجی سے

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنْ اِبْلِيْسَ وَجُنُوْدِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِكَ

یا اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں ابلیس اور اُس کے لشکر سے، یا اللہ !میں تیری پناہ میں آتا ہوں

مِنْ فِتْنَةِ النِّسَآءِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ تَصُدَّ عَنِّيْ وَجْهَكَ

عورتوں کے فتنہ سے۔ یا اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں اِس سے کہ تو قیامت کے دن مجھ سے

يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنْ كُلِّ عَمَلٍ يُّخْزِيْنِيْ وَاَعُوْذُبِكَ

منہ پھیر لے۔ یا اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں ہر اُس عمل سے جو مجھے رسوا کرے اور تیری پناہ میں آتا ہوں

مِنْ كُلِّ صَاحِبٍ يُّؤْذِيْنِيْ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ كُلِّ اَمَلٍ يُّلْهِيْنِيْ

ہر ایسے ساتھی سے جو مجھے تکلیف دے، اور تیری پناہ میں آتا ہوں ہر ایسے منصوبہ سے جو مجھے غافل کردے،

وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ كُلِّ فَقْرٍ يُّنْسِيْنِيْ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ كُلِّ غِنًى يُّطْغِيْنِيْ

اور تیری پناہ میں آتا ہوں ہر ایسے فقر سے جو مجھے ہول میں ڈال دے۔ اور تیری پناہ میں آتا ہوں ہر ایسی دولت سے جو میرا دماغ چلادے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنْ مَّوْتِ الْهَمِّ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ مَّوْتِ الْغَمِّ [1]

یا اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں فکر کی موت۔ سے اور تیری پناہ میں آتا ہوں غم کی موت سے۔

---

[1]۔ فائدہ ۱۸۹: مذکورہ دُعاء میرا اور میرے مشائخ کے وظائف کا حصہ ہے جس میں یہ درخواست کی گئی ہے کہ: اے اللہ! میں بہت عاجز، بے بس کمزور ہوں مجھے تو اس چیز کی توفیق عطا فرمادے جس کو تو اچھا سمجھے، میری نیت، میری زبان اور میرے تمام کام درست فرما بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

[2]۔ فائدہ ۱۹۰: اِس دُعاء میں دنیا میں رہنے والے انسانوں کے شر سے بچاؤ کا سبق دے کر یہ بتلایا جارہا ہے کہ: دنیا ایسے مکار دوستوں سے بھری پڑی ہے جو نام کے تو دوست ہیں لیکن! دل سے بدخواہ۔ جو خوبی کو چھپانے والے ہیں اور عیب کو خوب جی بھر کر پھیلانے والے ہیں۔ ایسوں سے پناہ مانگنے کا سبق دے کر ہمیں دنیا کی تکالیف سے بچاؤ کا درس دیا جارہا ہے اور ساتھ ہی یہ عجیب دُعا کہ اے اللہ! میں عورتوں کے فتنہ سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں۔ عورتوں کا فتنہ تاریخ حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹے سے شروع ہوا آج کے اِس دور میں سب سے بڑا فتنہ یہی ہے جس کی نشاندہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان الفاظ کے ساتھ فرمائی: "میرے بعد سب سے زیادہ خطرناک فتنہ مردوں کے لیے عورتیں ہیں"۔ اے اللہ! ہم سب کی اِس فتنہ اور تمام فتنوں سے حفاظت فرما۔

خطبہ مُناجاتِ مقبول

اِن دعاؤں کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ: ہر منزل سے پہلے خطبہ ذیل پڑھیں اور ہفتہ سے شروع کر کے ہر روز ایک منزل ترتیب وار پڑھ کر جمعہ کو ختم کیا کریں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے
نَحْمَدُكَ يَا خَيْرَ مَأْمُوْلٍ وَّ اَكْرَمَ مَسْؤُلٍ
ہم تیری تعریف بیان کرتے ہیں اے اُن سب سے بہتر !جن سے امید کی جا سکتی ہے اور اُن سب سے کریم تر
عَلٰى مَا عَلَّمْتَنَا مِنَ الْمُنَاجَاةِ الْمَقْبُوْلِ مِنْ قُرُبَاتٍ عِنْدَ اللّٰهِ
جن سے کچھ طلب کیا جا سکتا ہے کہ تو نے ہمیں مناجات مقبول سکھائی جو اللہ کے ہاں موجبِ قربت ہے
وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ فَصَلِّ عَلَيْهِ مَا اخْتَلَفَ الدَّبُوْرُ
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں سکھائیں۔ اے اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت کامل نازل فرما جب تک کہ مغرب
وَالْقَبُوْلُ وَ انْشَعَبَتِ الْفُرُوْعُ مِنَ الْاُصُوْلِ ثُمَّ نَسْئَلُكَ
اور مشرق کی ہوائیں چلتی رہیں اور جڑوں سے شاخیں پھوٹتی رہیں، اِس کے بعد ہم تجھ سے وہ طلب کرتے ہیں
بِمَا سَنَقُوْلُ وَمِنَّا السُّؤَالُ وَمِنْكَ الْقُبُوْلُ
جو اَبھی (آگے) عرض کرتے ہیں کہ ہمارا کام طلب کرنا ہے اور تیرا کام عطا کرنا ہے۔

ساتویں منزل بروز "جمعہ"

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا رَبِّ اَللّٰهُمَّ يَا كَبِيْرُ يَا سَمِيْعُ يَا بَصِيْرُ يَا مَنْ لَّا شَرِيْكَ لَهٗ

اے میرے رب! اے میرے رب! اے میرے رب! یا اللہ اے بڑائی والے! اے سننے والے! اے دیکھنے والے! اے وہ کہ جس کا نہ کوئی شریک ہے

وَلَا وَزِيْرَ لَهٗ وَيَا خَالِقَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ الْمُنِيْرِ وَيَا عِصْمَةَ الْبَآئِسِ

اور نہ مشیر ہے اور اے آفتاب وماہتاب روشن کے پیدا کرنے والے! اور اے مصیبت زدہ

الْخَآئِفِ الْمُسْتَجِيْرِ وَيَا رَازِقَ الطِّفْلِ الصَّغِيْرِ وَيَا جَابِرَ الْعَظْمِ الْكَسِيْرِ

ترساں وپناہ جو کے پناہ اور اے ننھے بچہ کی روزی پہنچانے والے اور اے ٹوٹی ہوئی ہڈی کے جوڑنے والے

اَدْعُوْكَ دُعَآءَ الْبَآئِسِ الْفَقِيْرِ كَدُعَآءِ الْمُضْطَرِّ الضَّرِيْرِ اَسْأَلُكَ بِمَعَاقِدِ الْعِزِّ

میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں مصیبت زدہ محتاج کی سی درخواست، بے قرار آفت زدہ کی سی درخواست تجھ سے سوال کرتا ہوں

مِنْ عَرْشِكَ وَبِمَفَاتِيْحِ الرَّحْمَةِ مِنْ كِتَابِكَ وَبِالْاَسْمَآءِ الثَّمَانِيَةِ

تیرے عرش کے بندہائے عزّت کے واسطہ سے اور تیری کتاب کی کلید ہائے رحمت کے واسطہ سے اور اُن آٹھ ناموں کے واسطہ سے

الْمَكْتُوْبَةِ عَلٰى قَرْنِ الشَّمْسِ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ رَبِيْعَ قَلْبِيْ وَجَلَآءَ حُزْنِيْ ۱

جو رخ آفتاب پر لکھے ہوئے ہیں، یہ کہ بنا دے قرآن کو میرے دل کی بہار اور میرے غم کی کشائش۔

رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا كَذَا وَكَذَا يَا مُؤْنِسَ كُلِّ وَحِيْدٍ وَّيَا صَاحِبَ كُلِّ فَرِيْدٍ

اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں عطا کر فلاں فلاں چیز۔ اے غم گسار! ہر اکیلے کے اور اے رفیق ہر تنہا کے

وَّيَا قَرِيْبًا غَيْرَ بَعِيْدٍ وَّيَا شَاهِدًا غَيْرَ غَآئِبٍ وَّيَا غَالِبًا غَيْرَ مَغْلُوْبٍ

اور اے ایسے قریب جو دور نہیں اور اے حاضر جو غائب نہیں، اور اے ایسے غالب جو مغلوب نہیں۔

۱۔ فائدہ ۱۹۱: دُعاء مذکورہ میں ننھے بچے کو روزی پہنچانے والے۔ ٹوٹی ہڈیوں کو جوڑنے والے۔ مصیبت زدہ محتاج اور بے قرار آفت زدہ کی درخواستوں کو سننے والے کا خصوصیت سے ذکر کر کے اپنی بے بسی اور خدا کی کبریائی اور سمیع وبصیر کا واسطہ دے کر دُعا مانگی جا رہی ہے جس کی قبولیت میں کوئی شک نہ ہو۔ یہ کلمات سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی اور بیان نہیں کرسکتا۔

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا نُوْرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
اے زندہ رہنے والے ،اے قائم رہنے والے، اے بزرگی اور عظمت والے اور اے آسمانوں اور زمین کے نور،
وَیَا زَیْنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا عِمَادَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
اور اے آسمانوں اورزمین کی زینت اے آسمان اور زمین کے ستون اے آسمان
یَا بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَیَا قَیَّامَ السَّمٰوٰتِ
اور زمین کے پیدا کرنے والے اور اے آسمانوں اور زمین کے قائم رکھنے والے
وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا صَرِیْخَ الْمُسْتَصْرِخِیْنَ
اور اے بزرگی اور عظمت والے اے فریادیوں کے فریاد رس،
وَمُنْتَهَی الْعَآئِذِیْنَ وَالْمُفَرِّجَ عَنِ الْمَکْرُوْبِیْنَ وَالْمُرَوِّحَ عَنِ الْمَغْمُوْمِیْنَ
اور پناہ مانگنے والوں کی آخری دوڑ، اور بے چینیوں کے کشائش دینے والے اورغم زدوں کو راحت دینے والے،
وَمُجِیْبَ دُعَآءِ الْمُضْطَرِّیْنَ وَیَا کَاشِفَ الْمَکْرُوْبِ یَآ اِلٰهَ الْعَالَمِیْنَ
اور بے قراروں کی دعا کے قبول کرنے والےاور اے صاحب کرب کو شفا دینے والے اے الٰہ العالمین
وَیَآاَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ مَنْزُوْلٌ بِکَ کُلُّ حَاجَةٍ[۱] اَللّٰهُمَّ اِنَّکَ خَلَّاقٌ عَظِیْمٌ
اور اے ارحم الرحمین تیرے ہی سامنے ہر حاجت پیش ہے۔ یا اللہ! توخالق اعظم ہے،
اِنَّکَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ اِنَّکَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ اِنَّکَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ
تو سب کچھ سنتا سب کچھ جانتا ہے تو غفور ہےتو رحیم ہے تو ہی عرش عظیم کا مالک ہے
اَللّٰهُمَّ اِنَّکَ الْبَرُّ الْجَوَّادُ الْکَرِیْمُ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ
یا اللہ! تومحسن ہے صاحب جود ہے، صاحب کرم ہے، تو مجھے بخش دے، اور مجھ پر رحم کر اور مجھے چین دے اور مجھے روزی دے،

۱۔ فائدہ ۱۹۲: اِس دُعا کے طالب کے لیے دنیا میں ("کذا وکذا" یعنی فلاں فلاں شئے عطا کر) اِن الفاظ میں یہ سکھلایا گیا ہے کہ اِن کے پڑھتے وقت جائز پسندیدہ خواہش کا تصور کرے۔ یعنی صحت وعافیت، اہل وعیال کی بھلائی، حلال اور وسیع رزق کی طلب اور سب سے بڑھ کر حسن خاتمہ کا تصور کر کے دُعا طلب کریں یا کوئی ضرورت کی چیز وغیرہ۔ اِس طویل دعا میں اللہ کی عظمت وجلال کا واسطہ دے کر یہ درخواست اِس انداز میں کی جارہی ہے کہ فریادیوں کے فریاد رس، اے غم ومصیبت میں پھنسے ہوئے لوگوں کی فریاد سننے والے، اے بے قراروں کی دعاؤں کو قبول کرنے والے، اے ارحم الراحمین! تیرے ہی سامنے میں نے اپنی تمام حاجات پیش کردی ہیں حسب وعدہ توانہیں قبول فرما۔

وَاسْتُرْنِيْ وَاجْبُرْنِيْ وَارْفَعْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَلَا تُضِلَّنِيْ وَاَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ
میری پردہ پوشی کر، میرے نقصان کو پورا کردے، مجھے بلندی دے، مجھے ہدایت دے اور مجھے گمراہ نہ کر اور مجھے جنت میں
بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اِلَيْكَ رَبِّ فَحَبِّبْنِيْ وَفِيْ نَفْسِيْ لَكَ فَذَلِّلْنِيْ
اپنی رحمت سے داخل کردے۔اے ارحم الراحمین! اے میرے رب مجھے اپنا بنالے اور میرے دل میں فرمانبرداری ڈال دے،
وَفِيْ اَعْيُنِ النَّاسِ فَعَظِّمْنِيْ وَمِنْ سَيِّءِ الْاَخْلَاقِ فَجَنِّبْنِيْ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ
اورلوگوں کی نظر میں مجھے معزز کر دے۔ اور بُرے اخلاق سے مجھے بچا دے۔ یا اللہ! تو نے
سَأَلْتَنَا مِنْ اَنْفُسِنَا مَا لَا نَمْلِكُهٗٓ اِلَّا بِكَ فَاَعْطِنَا مِنْهَا مَا يُرْضِيْكَ عَنَّا[1]
ہماری ذات سے اُن اَعمال کوطلب کیا ہے جن پر ہم کوئی اختیار بغیر تیری توفیق کے نہیں رکھتے تو تو ہمیں اُن میں سے عمل کی توفیق دے دے، جو تجھے ہم سے رضامند کردے۔
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْأَلُكَ اِيْمَانًا دَآئِمًا وَّ أَسْأَلُكَ قَلْبًا خَاشِعًا وَّ اَسْأَلُكَ
یا اللہ! میں تجھ سے طلب کرتا ہوں ہمیشہ رہنے والا ایمان اور تجھ سے طلب کرتا ہوں خشوع والا دل اور تجھ سے طلب کرتا ہوں
يَقِيْنًا صَادِقًا وَّ اَسْأَلُكَ دِيْنًا قَيِّمًا وَّ اَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ مِنْ كُلِّ بَلِيَّةٍ
سچا یقین اور تجھ سے طلب کرتا ہوں دین مستقیم، اور تجھ سے طلب کرتاہوں ہر بلا سے اَمن،
وَّاَسْأَلُكَ دَوَامَ الْعَافِيَةِ وَاَسْأَلُكَ الشُّكْرَ عَلَى الْعَافِيَةِ وَاَسْأَلُكَ الْغِنٰى
اور تجھ سے طلب کرتا ہوں اَمن کا دوام اور تجھ سے طلب کرتا ہوں اَمن پر توفیق شکر، اور تجھ سے طلب کرتا ہوں
عَنِ النَّاسِ[2] اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تُبْتُ اِلَيْكَ مِنْهُ ثُمَّ عُدْتُّ فِيْهِ
خلق کی طرف سے بے نیازی یا اللہ! تجھ سے معافی چاہتا ہوں اُس گناہ کی جس سے میں نے توبہ کی ہو اور پھر لوٹ کر اُس کو کیا ہو،

---

[1] فائدہ ۱۹۳: دُعاءِ مذکورہ کا ایک ایک کلمہ قربان ہونے کے قابل ہے جس میں بخشش کی طلب، رحم کا سوال، عافیت، رزق کی کشادگی، گناہوں کی پردہ پوشی اور آخر میں یہ کلمہ جس کا مفہوم یہ ہے کہ: اے اللہ! ان اَعمال کی توفیق عطا فرما جن کی بناء پر آپ ہم سے راضی ہوں گے۔ اور ساتھ ہی یہ دعا کہ: یا اللہ! میں بڑا گنہگار ہوں میرا پردہ اور شرم رکھنا۔ اور ساتھ ہی یہ درخواست کی گئی کہ: اے اللہ! ہمیں ہدایت نصیب فرما گمراہی سے بچا اور محض اپنی رحمت سے ہمیں جنت عطا فرما، اور یہ بشری تقاضا کے مطابق دعا سکھلائی ہے کہ: اے اللہ! لوگوں کی نظروں میں مجھے معزز فرما۔ بے مثال دعا ہے۔

[2] فائدہ ۱۹۴: (الف) اِس دُعاء میں اِیمان کی سلامتی خشوع والا دل، سچا یقین اور ہر مصیبت اور بلا سے اَمن بلکہ ایسا اَمن جس میں دوام ہو طلب کیا جا رہا ہے۔ اور آخر میں یہ الفاظ کہ: اے اللہ! مجھے مخلوق کی اِحتیاج سے بچالے۔ یہ دعا "اَسْأَلُكَ دَوَامَ الْعَافِيَةِ" اِس کا مفہوم یہ ہے کہ: اے اللہ! امن اور چین وقتی نہیں دائمی نصیب فرما اللہ جل شانہ ہم سب کے لیے قبول فرمالے۔

وَاَسۡتَغۡفِرُكَ لِمَآ اَعۡطَيۡتُكَ مِنۡ نَّفۡسِیۡ ثُمَّ لَمۡ اُوۡفِ لَكَ بِهٖ
اور تجھ سے معافی چاہتا ہوں اُس عہد کی جو میں نے اپنی جانب سے دیا ہو اور پھر اُس کو وفا نہ کیا ہو
وَ اَسۡتَغۡفِرُكَ لِلنِّعَمِ الَّتِیۡ تَقَوَّيۡتُ بِهَا عَلٰی مَعۡصِيَتِكَ وَاَسۡتَغۡفِرُكَ
اور تجھ سے معافی چاہتا ہوں اُن نعمتوں کے بارے میں جن سے میں نے قوت حاصل کی اور اُسے تیری نافرمانی میں لگایا اور تجھ سے معافی چاہتا ہوں
لِكُلِّ خَيۡرٍ اَرَدۡتُّ بِهٖ وَجۡهَكَ فَخَالَطَنِیۡ فِيۡهِ مَا لَيۡسَ لَكَ اَللّٰهُمَّ لَا تُخۡزِنِیۡ
اُس نیکی کے بارے میں کہ مَیں نے اُس کو خالصتاً تیرے لیے کرنا چاہا پھر اُس میں اُن چیزوں کی آمیزش کر لی جو صرف تیرے لیے نہ تھیں۔ یا اللہ! مجھے رسوا نہ کرنا
فَاِنَّكَ بِیۡ عَالِمٌ وَّلَا تُعَذِّبۡنِیۡ فَاِنَّكَ عَلَیَّ قَادِرٌ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبۡعِ
بے شک! تو مجھے خوب جانتا ہے اور مجھ پر عذاب نہ کرنا، بے شک! تو مجھ پر ہر طرح قدرت رکھتا ہے۔ یا اللہ! ساتوں آسمانوں کے مالک
وَرَبَّ الۡعَرۡشِ الۡعَظِيۡمِ اَللّٰهُمَّ اكۡفِنِیۡ كُلَّ مُهِمٍّ مِّنۡ حَيۡثُ شِئۡتَ
اور عرش عظیم کے مالک، یا اللہ! تو میرے لیے ہر مہم میں کافی ہو جا جس طرح تو چاہے
وَمِنۡ اَيۡنَ شِئۡتَ حَسۡبِیَ اللّٰهُ لِدِيۡنِیۡ حَسۡبِیَ اللّٰهُ لِدُنۡيَایَ
اور جس جگہ سے تو چاہے۔کافی ہے مجھے اللہ میرے دین کے لیے۔ کافی ہے مجھے اللہ میری دنیا کے لیے
حَسۡبِیَ اللّٰهُ لِمَآ اَهَمَّنِیۡ حَسۡبِیَ اللّٰهُ لِمَنۡ بَغٰی عَلَیَّ حَسۡبِیَ اللّٰهُ لِمَنۡ حَسَدَنِیۡ
کافی ہے مجھے اللہ میری فکروں کے لیے، کافی ہے مجھے اللہ اُس شخص کے مقابلہ کے لیے جو مجھ پر زیادتی کرے، کافی ہے مجھے اللہ اُس شخص کے لیے جو مجھ سے حسد کرتا ہو،
حَسۡبِیَ اللّٰهُ لِمَنۡ كَادَنِیۡ بِسُوۡٓءٍ حَسۡبِیَ اللّٰهُ عِنۡدَ الۡمَوۡتِ حَسۡبِیَ اللّٰهُ
کافی ہے مجھے اللہ اُس شخص کے لیے جو مجھے برائی کے ساتھ دھوکا دیتا ہے، کافی ہے مجھے اللہ موت کے وقت، کافی ہے مجھے اللہ
عِنۡدَ الۡمَسۡأَلَةِ فِی الۡقَبۡرِ حَسۡبِیَ اللّٰهُ عِنۡدَ الۡمِيۡزَانِ حَسۡبِیَ اللّٰهُ عِنۡدَ الصِّرَاطِ
سوال قبر کے وقت، کافی ہے مجھے اللہ میزان حشر کے پاس، کافی ہے مجھے اللہ صراط محشر کے پاس،

۱۔ فائدہ ۱۹۴: (ب) اِس دُعا میں کس قدر حقیقت اور صحیح معنی میں اِنسانی کمزوری کا ذکر کیا گیا ہے جس میں یہ ذکر ہے: اے اللہ! میں بار بار توبہ کرتا ہوں اور پھر بار بار توڑ تا ہوں۔ اور اِنہی گناہوں میں پھنس جاتا ہوں اور اس دُعا میں ایک عجیب مسنون دُعا جو سو فیصد حقائق پر مشتمل ہے ذکر ہے اُس کا مفہوم یہ ہے کہ: اے اللہ! تیری دی ہوئی نعمتوں سے فائدہ اُٹھا کر اُن نعمتوں کو آپ کی نافرمانی میں صرف کرتا رہوں تو تو مجھے معاف فرما۔ اور ساتھ ہی یہ بھی حقیقت کا اِظہار کیا جا رہا ہے کہ: اے اللہ! میں نیکیاں ارادۃً صرف تیری رضا کیلئے کرنے کی کوشش کرتا ہوں مگر بعد میں دوسری اشیاء اُس میں شامل ہو جاتی ہیں میں اُس سے توبہ کرتا ہوں۔

حَسْبِیَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَیْهِ تَوَکَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ [1]
کافی ہے مجھے وہ اللہ کہ کوئی معبود نہیں ہے سوا اُس کے اُسی پر میں نے بھروسہ کیا ہے وہی عرش عظیم کا مالک ہے۔
اَللّٰهُمَّ اِنِّیٓ اَسْاَلُكَ ثَوَابَ الشَّاكِرِیْنَ وَ نُزُلَ الْمُقَرَّبِیْنَ وَمُرَافَقَةَ النَّبِیّٖنَ
یا اللہ! میں تجھ سے مانگتا ہوں اَجر شکر گذاروں کا سا اور مہمانداری مقربین کی سی اور رفاقت انبیاء علیہم السلام کی
وَیَقِیْنَ الصِّدِّیْقِیْنَ وَذِلَّةَ الْمُتَّقِیْنَ وَاِخْبَاتَ الْمُوْقِنِیْنَ حَتّٰی تَوَفَّانِیْ عَلٰی ذٰلِكَ
اور اِعتقاد صدیقوں کا سا، اور خاکساری اہل تقویٰ کی سی اور خشوع اہل یقین کا سا، یہاں تک کہ تو اُسی حال پر مجھے اُٹھالے۔
یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ [2] اَللّٰهُمَّ اِنِّیٓ اَسْاَلُكَ بِنِعْمَتِكَ السَّابِقَةِ عَلَیَّ
اے سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحیم۔ یا اللہ! میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں بہ واسطہ اُس اِنعام کے جو سابق میں مجھ پر رہا ہے۔
وَ بَلَآئِكَ الْحَسَنِ الَّذِیْ ابْتَلَیْتَنِیْ بِهٖ وَفَضْلِكَ الَّذِیْ فَضَّلْتَ عَلَیَّ
اور بہ واسطہ اُس اَچھے امتحان کے جو تو نے لیا ہے، اور بہ واسطہ اس فضل کے جو تو نے مجھ پر کیا ہے۔
اَنْ تُدْخِلَنِی الْجَنَّةَ بِمَنِّكَ وَ فَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ [3] اَللّٰهُمَّ اِنِّیٓ اَسْاَلُكَ
یہ کہ تو مجھے اپنے اِحسان اور فضل ورحمت سے جنّت میں داخل کرے۔ یا اللہ! میں تجھ سے طلب کرتا ہوں
اِیْمَانًا دَآئِمًا وَّهُدًی قَیِّمًا وَّ عِلْمًا نَّافِعًا [4] اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ لِفَاجِرٍ
اِیمان دائم اور ہدایت محکم اور علم نفع بخش۔ یا اللہ! کسی بدکار کا مجھ پر

[1] ۔فائدہ ۱۹۵: اِس دُعاء میں ساتوں آسمان اور عرش عظیم کا واسطہ دے کر دنیا و آخرت کی تمام مہمات کا ذکر کر کے یہ دُعا کی گئی ہے کہ: اے اللہ! تو میرے لیے اِن تمام اُمور میں کافی ہو جا، میرے دین دنیا میں میری موت کے وقت قبر میں، سوال کے وقت میزان عدل کے پاس پل صراط پر یعنی دنیا و آخرت کے اِن تمام اُمور پر میرا محافظ بن جا۔ قابل رشک ہے یہ دُعا اور یہ میری انتہائی پسندیدہ دُعا ہے۔

[2] ۔فائدہ ۱۹۶: دُعاء مذکورہ میں اولیاء اور صدیقین جیسا اعتقاد، اہل تقویٰ کی سی عاجزی، شکر گزار بندوں کا سا عمل طلب کیا گیا ہے اور اِس بات کی التجاء ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ محض اپنے فضل وکرم سے انبیاء کرام علیہم السلام کی سی رفاقت نصیب فرمائے۔ اور ساتھ ہی یہ درخواست کی گئی ہے کہ: اے اللہ! میرا خاتمہ اُسی ایمان و یقین پر نصیب فرما، حسن خاتمہ کے حصول کی بہترین دعا ہے۔

[3] ۔فائدہ ۱۹۷: اِس دُعاء میں اللہ جل شانہ کے اِنعامات کا واسطہ جن کی شہادت ہر انسان کا ذرہ ذرہ دیکھے دے کر یہ درخواست کی جارہی ہے کہ: اے اللہ! تیری ہر آزمائش اور امتحان میں یقیناً بھلائی اور ہمارا ہی فائدہ ہے ہم اپنی عاجزی اور بے بسی سے یہ درخواست کرتے ہیں تو اپنے محض فضل وکرم سے جنّت میں داخلہ عطا کر دے۔

[4] ۔فائدہ ۱۹۸: اِس دُعاء میں دائمی اِیمان، ہدایت اور نفع بخش علم کی دُعا کی جارہی ہے۔ جس کا مفہوم یہ ہے کہ: اے اللہ! ہمیں اپنے فضل وکرم سے وہ علم عطا کر جس سے ہماری دنیا و آخرت کا بھلا ہو اور قبر سے جنّت تک کی تمام منازل آسان فرما۔

عِنْدِیْ نِعْمَةً اُکَافِیْهِ بِهَا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ

اِحسان نہ ہونے دے کہ مجھے اُس کا معاوضہ اَدا کرنا پڑے دنیا میں اور آخرت میں۔ یا اللہ! میرے گناہ بخش دے

وَوَسِّعْ لِیْ خُلُقِیْ وَطَیِّبْ لِیْ کَسْبِیْ وَقَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَلَا تُذْهِبْ

اور میرے اَخلاق کو وسیع کردے اور میری آمدنی کو حلال رکھ، اور جو تو نے مجھے دے رکھا ہے، اُس پر مجھے قانع کردے، اور اُس چیز کی طرف

طَلَبِیْ اِلٰی شَیْءٍ صَرَفْتَهٗ عَنِّیْ[1] اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْتَجِیْرُکَ مِنْ جَمِیْعِ

میری طلب ہی کو نہ لے جا جو تو نے مجھ سے ہٹالی ہو۔ یا اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں تمام اُن چیزوں سے

کُلِّ شَیْءٍ خَلَقْتَ وَاَحْتَرِسُ بِکَ مِنْهُنَّ وَاجْعَلْ لِّیْ عِنْدَکَ وَلِیْجَةً

جو تو نے پیدا کی ہیں، اور اُن سے تیری حفاظت میں آتا ہوں۔ اور میرے لیے اپنے ہاں دخل پیدا کردے،

وَّاجْعَلْ لِّیْ عِنْدَکَ زُلْفٰی وَحُسْنَ مَاٰبٍ وَّاجْعَلْنِیْ مِمَّنْ یَّخَافُ مَقَامَکَ

اور میرے لیے اپنے ہاں تقرب اور حسن مراجعت پیدا کردے اور مجھے اُن لوگوں میں سے کردے جو تیرے سامنے کھڑے ہونے سے

وَوَعِیْدَکَ وَیَرْجُوْ لِقَآءَکَ وَاجْعَلْنِیْ مِمَّنْ یَّتُوْبُ اِلَیْکَ تَوْبَةً نَّصُوْحًا

اور تیری وعید سے ڈرتے ہیں اور تیرے دیدار کی تمنا رکھتے ہیں اور مجھے اُن لوگوں میں سے کردے جو تیری طرف توجہ خالص کے ساتھ رجوع کرتے ہیں،

وَّ اَسْأَلُکَ عَمَلًا مُّتَقَبَّلًا وَّعِلْمًا نَّجِیْحًا وَّسَعْیًا مَّشْکُوْرًا

اور تجھ سے طلب کرتا ہوں عمل مقبول کا اور علم کارآمد کا اور سعی مشکور کی

وَّ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْأَلُکَ فِکَاکَ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ

اور تجارت کامیاب کی۔ یا اللہ! میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں کہ میری جاں بخشی کر دی جائے دوزخ سے

اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَسَکَرَاتِ الْمَوْتِ[2]

یا اللہ! میری مدد کر موت کی بے ہوشیوں پر اور سختیوں پر۔

---

[1]۔ فائدہ ۲۰۰: اِس دُعاء میں گناہوں کی بخشش، اَخلاق کی وسعت، رزق حلال اور قناعت کی طلب کے ساتھ یہ سب دُعاء مسنون ہمیں سکھائی گئی ہے کہ: اے اللہ! جو چیز میری قسمت میں ہی نہیں اُس چیز کی تمناء اور طلب میرے دل سے نکال دے۔ قناعت کے بارے میں مولانا عبد الماجد دریا آبادی رحمۃ اللہ علیہ کا جملہ نقل کرتا ہوں کہ جس کو دولت قناعت حاصل ہو وہ دولت ہفت اقلیم سے بے نیاز ہے۔ سبحان اللہ۔

[2]۔ فائدہ ۲۰۲: اِس دُعاء میں دولت سے جان بخشی کی تعلیم کی جا رہی ہے کون سا اِنسان ایسا ہوگا جو جہنّم کے عذاب کو برداشت کرنے کے لیے تیار ہو۔ اِس لیے یہ دُعا اور اُس کے ساتھ خصوصیت سے سکرات موت یعنی جان کنی کے وقت حفاظت اِیمان کی دُعا کو ساتھ ملا کر یہ دَرس دیا جا رہا ہے کہ عذاب قبر اور جہنّم سے بچاؤ کا واحد ذریعہ اِیمان کو بہ حفاظت قبر تک پہنچانا ہے اللہ ہم سب کا خاتمہ اِیمان پر فرمائے۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاَلْحِقْنِیْ بِالرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ
یا اللہ! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے اَعلیٰ رفیقوں کے ساتھ جا ملا۔ یا اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں
مِنْ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ شَیْئًا وَّ اَنَآ اَعْلَمُ بِهٖ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَآ اَعْلَمُ بِهٖ
اِس سے کہ تیرے ساتھ کچھ بھی شریک کروں اِس حال میں کہ میں اُسے جان رہا ہوں، اور تجھ سے اُس شرک کی معافی چاہتا ہوں جسے نہ جانتا ہوں
وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ یَّدْعُوَ عَلَیَّ رَحِمٌ قَطَعْتُھَا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ
اور تیری پناہ میں آتا ہوں اِس سے کہ مجھے کوئی رشتہ دار بد دعا دے جس کی میں نے حق تلفی کی ہو۔ یا اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں
مِنْ شَرِّ مَنْ یَّمْشِیْ عَلٰی بَطْنِهٖ وَمِنْ شَرِّ مَنْ یَّمْشِیْ عَلٰی رِجْلَیْنِ
اُس حیوان کے شر سے جو پیٹ کے بل چلتا ہے۔ اور اُس حیوان کے شر سے جو دو پیروں سے چلتا ہے
وَمِنْ شَرِّ مَنْ یَّمْشِیْ عَلٰٓی اَرْبَعٍ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنَ امْرَاَةٍ تُشَیِّبُنِیْ
اور اُس حیوان کے شر سے جو چاروں پیروں سے چلتا ہے۔ یا اللہ ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں ایسی عورت سے جو مجھے
قَبْلَ الْمَشِیْبِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ وَّلَدٍ یَّكُوْنُ عَلَیَّ وَبَالًا وَّ اَعُوْذُبِكَ مِنْ مَّالٍ
بڑھاپے سے پہلے ہی بوڑھا کردے۔ اور تیری پناہ میں آتا ہوں ایسی اولاد سے جو مجھ پر وبال ہو اور تیری پناہ میں آتا ہوں ایسے مال سے
یَّكُوْنُ عَلَیَّ عَذَابًا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الشَّكِّ فِی الْحَقِّ بَعْدَ الْیَقِیْنِ
جو میرے حق میں عذاب ہو جائے۔ یا اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں حق بات میں اِعتقاد کے بعد شک لانے سے
وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ یَوْمِ الدِّیْنِ
اور تیری پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے اور تیری پناہ میں آتا ہوں روز جزا کی سختی سے۔
اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنْ مَّوْتِ الْفُجَآءَةِ وَمِنْ لَّدْغِ الْحَیَّةِ وَمِنَ السَّبُعِ
یا اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں موت نا گہانی سے اور سانپ کے کاٹنے سے اور درندے کے پھاڑنے سے
وَمِنَ الْغَرَقِ وَمِنَ الْحَرَقِ وَمِنْ اَنْ اَخِرَّ عَلٰی شَیْءٍ
اور ڈوبنے سے اور جل جانے سے اور اِس سے کہ کسی چیز پر گر پڑوں

[1]۔ فائدہ ۲۰۴: (الف) اِس دُعاء میں شرک سے پناہ کے بعد خصوصیت سے ایک عظیم سبق سکھلایا جا رہا ہے جس سے کم وبیش ہر اِنسان کوتاہی اور غفلت برتتا ہے وہ یہ ہے کہ: اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اِس سے کہ مجھے کوئی میرا رشتہ دار بدُعا دے جس کی مجھ سے حق تلفی ہوگئی ہو۔

وَّمِنَ الْقَتْلِ عِنْدَ فِرَارِ الزَّحْفِ ۱

اور لشکر کے بھاگنے کے وقت مارے جانے سے۔

۱۔ فائدہ ۲۰۴: (ب) اِس دُعاء میں بیوی اور اولاد و مال کی مصیبت سے حفاظت کی دُعا کی جارہی ہے جس میں یہ سبق دیا جارہا ہے کہ: اہل وعیال بلاشبہ انسان کی راحت کی چیزیں ہیں، لیکن! کبھی کبھی یہ سب سے بڑی مصیبت اور پریشانی کا باعث بن جاتی ہیں اِس لیے یہ دُعا سکھلائی کہ: اے اللہ! میرے لیے میرے اہل وعیال کو آنکھوں کی ٹھنڈک بنا۔ اِس وقت اِس دنیا میں مال اور اولاد ایک اِمتحان کا ذریعہ ہیں

عاجزانہ التماس

اس کتاب کے اختتام پر تمام قارئین سے درخواست ہے کہ یہ دعا کردیجیے کہ جو دعائیں اس کتاب میں پڑھی گئیں ہیں، وہ ساری کی ساری درج ذیل حضرات کے لیے اللہ جل شانہٗ قبول فرمائے۔

حضرت مولانا عزیز الرحمن صاحب مدظلہ، علامہ محمد سعید الاظہری صاحب، مولانا محمد عبداللہ رشید صاحب، مفتی سید اسد علی شاہ بخاری صاحب، محترم جناب محمد اسلم صاحب، مفتی محمد ساجد صاحب اور ان کی پوری ٹیم، میرے والدین، میرے تمام اساتذہ، مشایخ اور تمام مؤمنین و مؤمنات کے حق میں قبول فرمائے، اور تمام پڑھنے والوں کو شریعت کے مطابق زندگی گذارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

والسلام

دعاؤں کے طالب

ابو محمد حذیفہ ارشاد، حفصہ ارشاد

اختتامی کلمات

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوۡلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ

الحمدللہ! آج بفضلہٖ تعالیٰ اس کتاب ''جنت کا راستہ'' کا مسودہ مغرب اور عشاء کی نماز کے درمیان ارض مقدس یعنی مسجد نبوی (مدینہ منورہ) میں پایہ تکمیل (اختتام) کو پہنچا، جہاں سے جنت میں لے جانے والے اعمال کے سفر کا آغاز ہوا تھا۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: ''میرے منبر اور میرے گھر کے درمیان والی جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔'' (بخاری، مسلم)

اس کتاب ''جنت کا راستہ'' میں جتنا بھی سرمایہ اور ذخیرہ آپ دیکھیں گے وہ سب حضرات محدثین کا ہے اور وہی اس کے مالک ہیں۔ یہ ناچیز ان کا ایک ادنیٰ غلام اور کمترین خادم ہے۔ جوہری کا کام تو یہ ہے کہ جواہرات کے صندوق لا کر سامنے رکھ دے، اب ان جواہرات کے انواع و اقسام کو علیحدہ علیحدہ کر کے ترتیب سے رکھنا یہ غلاموں اور خادموں کا کام ہے۔ چونکہ اس علم میں حضرات محدثین ہمارے استاذ ہیں، ہمارے اور نبی اکرم ﷺ کے درمیان وہی واسطہ ہیں، اس لیے محدثین کے اصول و قواعد کی اتباع ضروری اور لازم سمجھا۔

میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ مجھے اور میرے قارئین کو ان اعمال کے کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین) اس کتاب کو جنت میں جانے والے اعمال میں سے ہر عمل کو اخلاص کے ساتھ ادا کرنے پر ختم کیا ہے، اس نیت کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ مجھے ہر کام کو محض اپنی رضا کے لئے کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ عزوجل اس کتاب کو میرے لئے، میرے والدین اور پورے خاندان والوں کے لئے صدقہ جاریہ بنائے، نیز ہم سب کو اس خاندان کے ساتھ جنت میں اکٹھا فرمائے۔ جن حضرات نے اس کتاب کی تیاری میں میری مدد کی ہے ان سب کے لئے بھی اللہ پاک اس کو توشہ آخرت بنائے۔ (آمین)

گرچہ یہ ہدیہ نہ میرا قابل منظور ہے پر جو ہو مقبول کیا رحمت سے تیری دور ہے

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ وَتُبۡ عَلَیۡنَا اِنَّکَ اَنۡتَ التَّوَّابُ الرَّحِیۡمُ۔ اٰمِیۡن یَارَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ

پروردگار عالم اس پر بھی رحم فرما جو اس دُعا پر آمین کہے، خواہ آہستہ کہے یا آواز سے کہے اور اُس کی مغفرت فرما جو ہاتھ اُٹھا کر اس ناچیز کو دعائے مغفرت میں یاد کرے۔ سُبۡحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الۡعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوۡنَ وَسَلٰمٌ عَلَی الۡمُرۡسَلِیۡنَ وَ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ۔ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوۡلَانَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ الۡاَنۡبِیَاءِ وَالۡمُرۡسَلِیۡنَ وَ عَلٰی آلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَ اَزۡوَاجِہٖ وَ ذُرِّیَاتِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ۔ اٰمِیۡن

محتاجِ دُعا

ابو محمد حذیفہ ارشاد و حفصہ ارشاد

28 ربیع الاول 1447ھ 22 ستمبر 2025ء